

Sub Title:

کتاب و سنت کی روشنی میں

اہلبیت علیہم السلام

Author(s):

Ayatullah Muhammadi Rayshahri [3]

Category:

Prophethood & Imamate [4]

Topic Tags:

[اہلبیت علیہم السلام] 5

Buy Online:

http://www.al-islam.org/urdu/ahlul_bayt_kitab_sunnah [6]

عظمت اہلبیت (ع) عالم اسلام کا ایک مسلم مسئلہ ہے جس میں کسی طرح کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ عالم اسلام کی اکثریت آج تک اہلبیت (ع) کی صحیح حیثیت اور ان کے واقعی مقام سے نا آشنا ہے ... ورنہ... نہ اس طرح کی مہمل اختلافات ہوتے جن میں بلا وجہ مسلمانوں کی جانیں ضائع ہو رہی ہیں اور ان کی اجتماعی طاقت برباد ہو رہی ہے... اور نہ اس طرح کے بیجا سوالات اٹھتے کہ اہلبیت (ع) اور اصحاب میں افضل کون ہے؟ ... اور اہلبیت (ع) کا ماننا ضروری بھی ہے یا نہیں؟

یہ سارے سوالات عالم اسلام کی جہالت اور انفاقیت کی علامت ہیں، ورنہ اہلبیت (ع) عظمت و جلالت کی اس منزل پر فائز ہیں جہاں انسان ان سے آشنا ہونے کے بعد کسی بھی قیمت پر ان سے الگ نہیں رہ سکتا ہے، تاریخ کے جس دور میں بھی ... اور جس موڑ پر بھی ... کسی شخص نے ان کی معرفت حاصل کر لیا ہے ان کا کلمہ پڑھے بغیر نہیں رہ سکا ہے۔ حجر اسود سے لیکر سرزمین حل و حرم تک سب ان کی عظمت و جلالت سے باخبر ہیں اور اس کے معترف رہے ہیں، محروم و معرفت رہا ہے تو صرف نادان انسان جس نے سیاسی مفادات کے لئے دین و مذہب کو بھی قربان کر دیا ہے اور عیش و عشرت کی خاطر ضمیر کے تقاضوں کو بھی پامال کر دیا ہے۔

اہلبیت (ع) کی عظمت و جلالت کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے اور ہر دور میں لکھا گیا ہے، لیکن اس طرح کا کام کبھی منظر عام پر نہیں آسکا ہے جس طرح کا کام سرکار حجة الاسلام والمسلمین محمدی الری شہری نے انجام دیا ہے اور یہ آپ کا کمال توفیق ہے کہ قضاوت کے سب سے بڑے عہدہ پر فائز ہونے کے باوجود اپنی مصر و فیات سے اتنا وقت نکال لیا کہ ”میزان الحکمہ“ جیسی مفصل کتاب تیار کردی اور پھر اس تسلسل میں تعارف اہلبیت (ع) کے حوالہ سے زیر نظر کتاب کو مرتب کر دیا۔

اس کتاب میں عظمت اہلبیت (ع) سے متعلق ہزار سے زیادہ اقوال و ارشادات کا ذکر کیا گیا ہے اور نہایت ہی سلیقہ سے کیا گیا ہے کہ انسان زندگی کے جس شعبہ میں بھی ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہے نہایت آسانی سے حاصل کرسکتا ہے اور اس معرفت کے درجہ پر فائز ہوسکتا ہے جس کے بغیر سرکار دو عالم کے الفاظ میں انسان کی موت جاہلیت کی موت بن جاتی ہے۔

کتاب کی

تبویت

و تصنیف بے مثال ولا جواب ہے اور اس سے

مؤلف

کے کمال فن کا بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

سیکڑوں کتابوں کا خلاصہ ایک کتاب میں جمع کر دیا ہے اور بیشمار دریاؤں کو ایک کوزہ میں بند کر دیا ہے۔

کتاب واقعاً اس بات کی حقدار تھی کہ اردو دال طبقہ اس کے معلومات سے بے خبر نہ رہے لیکن افسوس کہ ”

ماہرین

ترجمہ

“

کو نہ کتاب کی ہوا لگی اور نہ ان کے توفیقات نے ساتھ دیا اور یہ شرف بھی بالآخر سرکار علامہ جوادی دام ظلہ ہی کے

حصہ میں آیا اور آپ نے ایام عزا کی بے پناہ

مصر وفيات

کے باوجود جہاں امریکہ جیسے ملک میں ایک ایک دن میں متعدد مجالس سے خطاب کرنا

ہوتا ہے

امریکہ و یورپ کے قیام کے دوران ایام عزا میں اس کا ترجمہ مکمل کر لیا اور ملک واپس آنے سے پہلے اس کی فہرست ،

بھی مکمل کر لی کہ ”بقول سرکار موصوف لندن سے واپسی پر جہاز سے اس وقت تک ایرپورٹ پر نہیں اترے جب تک کہ

کتاب کی آخری سطر مکمل نہیں کر لی، اگر چہ سارے مسافر

اتر چکے

تھے اور عملہ کا اصرار اترنے کے لئے جاری تھا، اس لئے کہ آپ نے فرمائش کرنے والوں سے یہ وعدہ کر لیا تھا کہ انشاء

اللہ یہ کام دوران سفر امریکہ و یورپ مکمل کر دیا جائے گا۔

بہر حال اب دو ماہ کی یہ کاوش آپ حضرات کے سامنے ہے۔ ادارہ اس کی اشاعت کے سلسلہ میں اپنے قدیم کرم فرما

ڈاکٹر حسن رضوی (ڈیڑائٹ) کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے گذشتہ برسوں کی طرح امسال بھی ایک کتاب کی اشاعت کا ذمہ

لے لیا اور اپنے مخصوص تعاون سے اسے مرحلہ اشاعت تک پہنچا دیا جس کا ثواب جناب ریاض حسین مرحوم، محترمہ

طیبہ خاتون اور جناب عشرت حسین مرحوم کے لئے ہدیہ کیا جا رہا ہے۔

آخر میں ہماری دعا ہے کہ پروردگار علامہ جوادی (دام ظلہ) کے سایہ کو برقرار رکھے اور ہم کو ان کے ہدایات سے

مستفید ہونے کی توفیق کرامت فرماتا رہے۔

ذاتی طور پر میں اپنے محترم بزرگ حضرت پیام اعظمی اور اپنے فعال ساتھی ضیغم زیدی کے بارے میں بھی دست

بدعاہوں کہ اول الذکر کی رہنمائی اور ثانی الذکر کی دوڑ دھوپ ہی میرے لئے طباعت و اشاعت کے سارے مراحل کو

آسان بنا دیتی ہے۔

والسلام

سید صفی حیدر

دنیا کا کونسا با شعور مسلمان ہے جو لفظ اہلبیت(ع) یا اس کے مصادیق کی عظمت سے باخبر نہ ہو، قرآن مجید نے اس

لفظ کو متعدد بار استعمال کیا ہے اور ہر مرتبہ کسی نہ کسی عظمت و جلالت کے اظہار ہی کے لئے استعمال کیا ہے۔

جناب ابراہیم (ع) کے تذکرہ میں یہ لفظ آیا ہے تو رحمت و برکت کا پیغام لے کر آیا ہے اور جناب موسیٰ (ع) کے حالات

کے ذیل میں اس لفظ کا استعمال ہوا ہے تو اسے محافظ حیات نبوت و رسالت کے عنوان سے پیش کیا گیا ہے۔

اس کے بعد یہ لفظ سرکارِ دو عالم کے مخصوص اہل خاندان کے بارے میں استعمال ہوا ہے جس کا مقصد اعلانِ تطہیر و

طہارت ہے اس کے باوجود اس میں جملہ خصوصیات و امتیازات جمع کر دیئے گئے ہیں۔

اہلبیت (ع) مرکز تطہیر و طہارت بھی ہیں اور محافظ حیات رسالت و نبوت بھی اہلبیت (ع) کی زندگی میں رحمت و برکت بھی ہے اور انہیں مالک کائنات نے مستحق صلوات بھی قرار دیا ہے۔

عصمت و عظمت کا ہر عنوان لفظ اہلبیت (ع) کے اندر پایا جاتا ہے اور پروردگار نے کسی بھی غلط اور ناقص انسان کو اس عظیم لقب سے نہیں نوازا ہے اور جب کسی انسان کے کردار پر تنقید کی ہے تو اسے اس کے گھر کا قرار دیا ہے نہ اپنے بیت کا اہل قرار دیا ہے اور نہ پیغمبر کے اہلبیت (ع) میں شامل کیا ہے۔

بیت کی عظمت خود اس بات کا اشارہ ہے کہ اہلبیت (ع) کن افراد کو ہونا چاہیئے اور انہیں کن فضائل و کمالات کا مالک ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کے بعد بھی مالک کائنات نے آیت تطہیر کے ذریعہ ان کی عظمت و طہارت کا اعلان کر دیا تا کہ ہر کس و ناکس کو اس بیت کے حدود میں قدم رکھنے کی ہمت نہ ہو اور ہر ایک کو یہ محسوس ہو جائے کہ اس میں قدم رکھنے کے لئے ہر طرح کے رجس سے دور رہنا پڑے گا اور گناہ و معصیت کے ساتھ شک و ریب کی کثافت سے بھی پاک و پاکیزہ رہنا پڑے گا اور اس کے بعد اس منزل طہارت پر رہنا ہوگا جسے حق طہارت سے تعبیر کیا جاتا ہے

اور جس سے بالاتر کسی منزل طہارت کا امکان نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ لفظ تطہیر قرآن مجید میں صرف ایک مرتبہ استعمال ہوا ہے اور دوبارہ اس کے استعمال کی نوبت نہیں آئی ہے کہ نبوت کے اہلبیت (ع) کے علاوہ کوئی دوسرا ایسا نہیں ہے جسے حق طہارت کی منزل پر فائز کیا جاسکے اور یہ ان کی بلندی کردار اور انفرادیت حیات کی بہترین علامت ہے جس میں خدائے وحدہ لا شریک نے کسی کو بھی شریک نہیں بنایا ہے اور رسول اکرم نے بھی شرکت کی خواہش کرنے والوں کی خواہش کو

صفات لفظیوں

میں مسترد کر دیا ہے اور گوشہ چادر کو بھی کھینچ لیا ہے، اگر چہ جناب ام سلمہ کو انجام بخیر ہونے کی سند بھی دیدی ہے لیکن ضمناً اس حقیقت کا بھی اعلان کر دیا ہے کہ جب انجام بخیر ہونے کی سند بھی دیدی ہے لیکن ضمناً اس حقیقت کا بھی اعلان کر دیا ہے کہ جب انجام بخیر رکھنے والی خاتون اس منزل طہارت میں قدم نہیں رکھ سکتی ہے تو دوسری کسی عورت یا دوسرے کسی مرد کا کیا امکان رہ جاتا ہے

-

یہ عالم اسلام کی بد ذوقی کی انتہا ہے کہ منزل تطہیر میں ان افراد کو بھی رکھنا چاہتے ہیں جن کا سابقہ عالم کفر سے رہ چکا ہے اور جن کی زندگی کا ایک حصہ کفر کے عالم میں گزر چکا ہے، کیا ایسا کوئی انسان اس ارادہ الہی کا مقصود ہو سکتا ہے جس میں ہر رجس کو دور رکھنا بھی شامل ہے اور کمال طہارت و عصمت بھی شامل ہے۔

اہلبیت (ع) رسالت سے مراد صرف پنجتن پاک اور ان کی اولاد ہے جن کی عظمت عالم اسلام میں مسلم ہے اور ان کے عہدہ و منصب کا انکار کرنے والوں نے بھی ان کی عظمت و جلالت اور ان کی عصمت و طہارت کا انکار نہیں کیا ہے اور انہیں ہر دور میں خمسہ نجباء یا پنجتن پاک کے نام سے یاد کیا گیا ہے اور اسی بنیاد پر بعض اہل نظر کا عقیدہ ہے کہ اہلبیت (ع) رسالت کے منصب کا انکار کرنے والا تو مسلمان رہ سکتا ہے کہ یہ عالم اسلام کا ایک اختلافی مسئلہ بن گیا ہے لیکن ان کی عظمت و جلالت کا انکار کرنے والا مسلمان بھی نہیں رہ سکتا ہے کہ یہ قرآن و حدیث کا مسلمہ ہے اور اس پر عالم اسلام کے تمام باشعور اور با ضمیر افراد کا ہر دور میں اتفاق رہا ہے۔

اور یہ انداز فکر بھی معصومہ عالم جناب فاطمہ زہرا (ع) کی ایک مزید عظمت کا اشارہ ہے کہ باقی افراد ہیں تو جہت اختلاف موجود بھی ہے کہ وہ صاحبان منصب ہیں اور منصب کا انکار ممکن ہو سکتا ہے، لیکن جناب فاطمہ (ع) کو مالک کائنات نے منصب و عہدہ سے بھی الگ رکھا ہے اور اس طرح آپ سے اختلاف کرنے کے ہر راستہ کو بند کر دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مباہلہ میں رسالت کو گواہی کی ضرورت پیش آئی تو آپ کو مکمل حجاب کے ساتھ میدان میں لے آئی اور خلافت میں امامت کو ضرورت پڑی تو آپ کو فدک کا مدعی بنا کر پیش کر دیا گیا تا کہ آپ کے بیان کو مسترد کر دینے والا اور آپ کی عصمت و طہارت کا انکار کرنے والا خود اپنے اسلام و ایمان کے بارے میں فیصلہ کرے۔

اسلامی روایات میں عظمت اہلبیت(ع) کے حوالہ سے بے شمار اقوال و ارشادات پائے جاتے ہیں، لیکن ان کی حیثیت بڑی حد تک منتشر تھی اور اہلبیت(ع) کے مکمل کردار اور ہمہ جہت کمالات کا اندازہ کرنے والے کو متعدد کتابوں کے مطالعہ کی ضرورت پڑتی تھی۔

خدا کا شکر ہے کہ سرکار حجة الاسلام والمسلمین محمدی الری شہری (دام ظلہ) کو یہ توفیق حاصل ہوئی اور انہوں نے اس سلسلہ کی ہزاروں احادیث و روایات اور اس موضوع سے متعلق سینکڑوں بیانات و اعترافات کو ایک مرکز پر جمع کر دیا اور اب قرآن و سنت سے اہلبیت(ع) کی عظمت کے پہچاننے والے کو طویل مشقت کی کوئی ضرورت نہیں رہ گئی ہے، اور صرف ایک کتاب ہی اس ضرورت کو پورا کرسکتی ہے۔

رب کریم سرکار موصوف کے توفیقات میں اضافہ فرمائے اور حقیر کو بھی ان خدمات کو اپنے ہم زبانوں کے سامنے پیش کرنے کی سعادت عطا فرماتا رہے۔ و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

جوادی

13

جمادی الاولیٰ /

1418

ء

ھ روز وفات معصومہ عالم

(ع)

ساری تعریف خدائے رب العالمین کے لئے اور صلوات و سلام اس کے بندہ منتخب حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کی آل طاہرین (ع) اور ان کے نیک کردار اصحاب کرام کے لئے۔

اما بعد، یہ کتاب جو آپ حضرات کے سامنے ہے، یہ سیکڑوں کتابوں اور ہزاروں حدیثوں کا خلاصہ اور نچوڑ ہے جسے ایک نئے انداز سے عالم حدیث اور دنیائے معارف اسلامیہ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔

یہ کتاب در حقیقت برسہا برس کی تحقیق، تلاش اور جستجو کا نتیجہ ہے جو ”میزان الحکمة“ سے الگ مستقل شکل میں پیش کی جا رہی ہے، اس کے مآخذ کی فہرست پر اجمالی نظر ڈالنے والا بھی یہ اندازہ کرسکتا ہے کہ اس کی تالیف میں کس قدر زحمت برداشت کی گئی ہے اور کتنی عرقریزی سے کام لیا گیا ہے۔

ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ

366

ء

1

ہجری شمسی میں ”میزان الحکمة“ کی مقبولیت نے بھی یہ خیال پیدا کر دیا تھا کہ اس انداز کی ایک جامع پیشکش عالم اسلام کے سامنے پیش کی جائے اور اس کام کے لئے مختلف فضلاء حوزہ علمیہ قم کی امداد سے

1374

ء ھ میں ایک ”مؤسسہ دار الحدیث“ قائم بھی

ہو گیا

تھا جس کے ذریعہ اس مفصل کتاب کا ایک بڑا حصہ منظر عام پر آچکا ہے اور امید ہے کہ فضل و کرم خداوندی سے بہت جلد یہ سلسلہ مکمل ہو جائے گا۔

اس وقت چونکہ عالم اسلام کو اس جامع کتاب کے بہت سے موضوعات کی شدید ترین ضرورت ہے اور ان کی مستقل اشاعت ضروری ہے اس لئے ہم نے مناسب خیال کیا کہ تدریجی طور پر ان موضوعات کو مستقل کتابوں کی شکل میں بھی پیش کر دیا جائے۔

چنانچہ اس سلسلہ کی پہلی کتاب ”دارالحدیث“ کی طرف سے معرفت اہلبیت(ع) کے عنوان سے پیش کی جا رہی ہے اور

اس حقیر ہدیہ کو معصومہ عالم جناب فاطمہ (ع) کی بارگاہ میں پیش کیا جا رہا ہے تا کہ ان کی دعاؤں کی برکت سے یہ ہدیہ بارگاہ الہی میں قابل قبول ہو جائے اور بعد موت کے منازل اور آخرت کے مراحل کیلئے ذخیرہ بن جائے اور دنیا میں بھی اس کے اثرات اہلبیت (ع) کے تعارف اور امت اسلامیہ کے اتحاد کے سلسلہ میں ہماری توقعات سے زیادہ ہوں۔ آخر کلام میں ہمارا فرض ہے کہ ان تمام عزیزوں کا شکریہ ادا کریں جنہوں نے اس کتاب کی تالیف میں ہماری امداد کی ہے ، خصوصیت کے ساتھ فاضل عزیز السید رسول الموسوی ... جنہوں نے اس میدان میں اپنی تمام کوششیں صرف کردی ہیں اور بیحد مشقت برداشت کی ہے۔

رب کریم انہیں اہلبیت (ع) طاہرین علیہم السلام کی طرف سے دنیا و آخرت میں بہترین جزا عنایت فرمائے۔

محمدی الری شہری

شعبان المظعم

1417

ء ه

﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ بَيْتٍ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾

(احزاب)

23

)

یہ آیت کریمہ سرکار دو عالم (ع) کے آخر دور حیات میں اس دقت نازل ہوئی ہے جب آپ جناب ام سلمہ کے گھر میں تھے اور اس کے بعد آپ نے علی (ع) و فاطمہ (ع) و حسن (ع) و حسین (ع) کو جمع کر کے ایک خبیری چادر اوڑھادی اور بارگاہ احديث میں عرض کی، خدایا یہی میرے اہلبیت (ع) ہیں، تو ام سلمہ نے گزارش کی کہ حضور میری جگہ کہاں ہے؟ فرمایا تم منزل خیر پر ہو ... یا ... تمہارا انجام بخیر ہے۔

دوسری روایت کے مطابق ام سلمہ نے عرض کی کہ کیا میں اہلبیت (ع) میں نہیں ہوں؟

تو فرمایا کہ تم خیر پر ہو۔

ایک دوسری روایت کی بنا پر ام سلمہ نے گوشہ چادرا ٹھا کر داخل ہونا چاہا تو حضور نے اسے کھینچ لیا اور فرمایا کہ تم خیر پر ہو۔

مسلمان محدثین

اور مورخین

نے اس تاریخی عظیم الشان واقع کو اپنی کتابوں میں محفوظ کیا ہے اور بقول علامہ طباطبائی طاب ثراہ اس سلسلہ کی احادیث ستر سے زیادہ ہیں، جن میں سے اہلسنت کی حدیثیں شیعوں کی حدیثوں کے مقابلہ میں اکثریت میں ہیں ان حضرات نے حضرت ام سلمہ ، عائشہ ، ابوسعید خدری، وائلہ بن الاسقع، ابوالحمراء ، ابن عباس، ثوبان (غلام پیغمبر اکرم) عبداللہ بن جعفر، حسن بن علی (ع) سے تقریباً چالیس طریقوں سے نقل کی ہے جبکہ شیعہ حضرات نے امام علی (ع) ، امام سجاد (ع) ، امام باقر (ع) ، امام صادق (ع) ، امام رضا (ع) ، ام سلمہ ، ابوذر، ابولیلی ، ابواسود دثلی ، عمر ابن میمون اور دی اور سعد بن ابی وقاص سے تیس سے کچھ زیادہ طریقوں سے نقل کیا ہے۔

(المیزان فی تفسیر القرآن)

16

/

311

)

مؤلف، عنقریب آپ دیکھیں گے کہ ان تمام احادیث کو فریقین نے امام علی (ع) ، امام حسن (ع) ، امام زین العابدین (ع) ، حضرت ام سلمہ ، عائشہ، ابوسعید خدری ابولیلی انصاری، جابر بن عبداللہ انصاری، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن عباس

سے نقل کیا ہے اور اس کے بعد خصوصیت کے ساتھ اہلسنت (ع) نے امام حسین (ع) ابوہرندہ، ابوالحرء، انس بن مالک، براء بن عازب، ثوبان، زینب بنت ابی سلمہ، صبیح، عبداللہ بن جعفر، عمر بن ابی سلمہ اور واثلہ بن الاسقع سے نقل کیا ہے جس طرح کہ اہل تشیع سے امام باقر (ع) امام صادق (ع)، امام رضا (ع) سے نقل کیا ہے اور ان روایات کو بھی نقل کیا ہے جن سے اہلبیت (ع) کے مفہوم کی وضاحت ہو جاتی ہے چاہے آیت تطہیر کے نزول کا ذکر ہو۔ مختصر یہ ہے کہ یہ واقعہ سند کے اعتبار سے یقینی ہے اور دلالت کے اعتبار سے بالکل واضح... بالخصوص اسلام نے اہلبیت (ع) کے موارد کی تعیین بھی کردی ہے کہ اب اس میں کسی طرح کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہ گئی ہے اور نہ عنوان اہلبیت (ع) میں کوئی زوجہ داخل ہوسکتی ہے اور نہ اسے مشکوک بنایا جاسکتا ہے۔ اس واقعہ کے بعد سرکار دو عالم (ع) مسلسل مختلف مواقع اور مناسبات پر لفظ اہلبیت (ع) کو انہیں قرابت داروں کے لئے استعمال کرتے رہے جن کا کوئی خاص دخل ہدایت امت میں تھا اور اس کی تفصیل آئندہ صفحات میں نظر آئیں گی۔ اس کے علاوہ سورہ احزاب کی آیت

33

کا مضمون بھی ان تمام روایات کی تائید

کرتا ہے

جو شان نزول کے بارے میں وارد ہوئی ہیں اور ان سے یہ بات مکمل طور پر واضح

ہو جاتی

ہے کہ اہلبیت (ع) کے مصداق کے بارے میں شک و شبہ کسی طرح کی علمی قدر و قیمت کے مالک نہیں ہے۔

زیر نظر کتاب میں اہلبیت (ع) کی معرفت، ان کے خصائص و امتیازات، ان کے علوم و حقوق اور ان کی محبت و عداوت سے متعلق جن احادیث کا ذکر کیا گیا ہے... ان سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ رسول اکرم نے انتہائی واضح اور بلیغ انداز سے اپنے بعض قرابتدار حضرات کو امت کا سیاسی، علمی اور اخلاقی قائد بنادیا ہے اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ حقیقی اسلام سے وابستہ رہنے اور ہر طرح کے انحراف و ضلال سے بچنے کے لئے انہیں اہلبیت (ع) سے وابستہ رہیں تا کہ واقعی توحید کی حکومت قائم کی جاسکے اور اپنی عزت و عظمت کو حاصل کیا جاسکے کہ اس عظیم منزل و منزلت تک پہنچنا قرآن و اہلبیت (ع) سے تمسک کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ واضح رہے کہ آیت تطہیر کے اہلبیت (ع) کی شان میں نازل ہونے اور اس سلسلہ میں اٹھائے جانے والے شکوک و شبہات کی تفصیل جناب سید جعفر مرتضیٰ عاملی کی کتاب ”اہل البیت (ع) کی آیہ تطہیر“ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے کہ انہوں نے اپنی مذکورہ کتاب میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث درج کردی ہے۔

واضح رہے کہ حقیقی شیعہ کسی دور میں بھی اہلبیت (ع) کے بارے میں غلو کا شکار نہیں رہے ہیں اور انہوں نے ہر دور میں غالیوں سے برائت اور بیزاری کا اعلان کیا ہے۔

اہلبیت (ع) علیہم السلام کی تقدیس و تمجید اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے سلسلہ میں ان کا عمل تامتر آیات قرآنی اور معتبر احادیث کی بنیاد پر رہا ہے جس کے بارے میں ایک مستقل باب اس کتاب میں بھی درج کیا گیا ہے۔

عالم اسلام کا سب سے زیادہ المناک باب یہ ہے کہ قرآن مجید کے ارشادات اور سرکار دو عالم (ع) کے مسلسل تاکیدات کے باوجود اہلبیت علیہم السلام ہر دور میں ایسے ظلم و ستم کا نشانہ رہے ہیں جن کے بیان سے زبان عاجز اور جن کے تحریر کرنے سے قلم درماندہ ہیں... بلکہ بجا طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر سرکار دو عالم نے انہیں اذیت دینے کا حکم دیا ہوتا تو امت اس سے زیادہ ظلم نہیں کرسکتی تھی اور مختصر منظوم میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر غم و الم، رنج و اندوہ کو مجسم کردیا جائے تو اہلبیت علیہم السلام کی زندگی کا مرقع دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ مصائب اس قابل ہیں کہ ان پر خون کے آنسو بہائے جائیں اور اگر ان کی مکمل وضاحت کردی جائے تو صاف طور پر واضح ہو جائے گا کہ قرآن مجید کو نظر انداز کردینے کا نتیجہ اور مسلمانوں کے انحطاط کا سبب اور راز کیا ہے۔

اور حقیقت امر یہ ہے کہ یہ داستان مصائب اہلبیت (ع) کی داستان نہیں ہے بلکہ ترک قرآن کی داستان ہے اور دستور اسلامی کو نظر انداز کردینے کی حکایت ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دور حاضر میں امت اسلامیہ کے تمام گزشتہ ادوار سے زیادہ بڑھتے ہوئے اسلامی شعور اور اسلامی انقلاب کے زیر اثر اسلامیات سے بڑھتی ہوئی دلچسپی نے وہ موقع فراہم کر دیا ہے کہ امت علوم اہلبیت علیہم السلام کے چشموں سے سیراب ہو اور مسلمان کتاب و سنت اور تمسک بالثقلین کے زیر سایہ اپنے کلمہ کو متحد بنالیں۔ قرآن و اہلبیت (ع) کے نظر انداز کرنے کی داستان تمام ہو اور امت رنج و الم، غم و اندوہ کے بجائے سکون و اطمینان کی طرف قدم آگے بڑھائے جس کے لئے زیر نظر کتاب ایک پہلا قدم ہے، اس کے بعد باقی ذمہ داری امت اسلامیہ اور اسلامیہ اور اس کے علماء و زعماء کرام پر ہے!۔

(فصل اول : ازواج پیغمبر اور مفہوم اہلبیت (ع)

(فصل دوم : اصحاب رسول اور مفہوم اہلبیت (ع)

(فصل سوم : اہلبیت (ع) اور مفہوم اہلبیت (ع)

(فصل چہارم: رسول اکرم اور سلام اہلبیت (ع)

(فصل پنجم : تعداد ائمہ اہلبیت(ع)

(فصل ششم : اسماء ائمہ اہلبیت(ع)

(فصل اوّل : ازدواج پیغمبر اکرم اور مفہوم اہلبیت (ع)

(- ام سلمہ (ع 1

1

- عطاء بن یسار نے جناب ام سلمہ (ع) سے روایت کی ہے کہ آیت ” اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اِہْلَ الْبَيْتِ وَ يَطْہِرَکُمْ تَطْہِیْرًا - میرے گھر میں نازل ہوئی ہے، جب رسول اکرم نے علی (ع) فاطمہ (ع) ، حسن (ع) اور حسین (ع) کو طلب کر کے فرمایا کہ ”خدا یا یہ میرے اہلبیت (ع) ہیں“ - (مستدرک علی الصحیحین

3

ص

158

ص /

4705

سنن کبریٰ ،

2

ص

214

ص /

2861

)-

2

- عطاء

بن یسار راوی ہیں کہ جناب ام سلمہ (ع) نے فرمایا کہ آیت اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہ میرے گھر میں نازل ہوئی ہے جب رسول

اکرم نے علی (ع) فاطمہ (ع) اور

(حسن

ع) و

(حسین

ع) کو طلب کرکے فرمایا کہ خدایا یہ میرے

(اہلبیت

ع) ہیں جس کے بعد ام سلمہ (ع) نے عرض کی یا رسول اللہ

کیا میں

اہلبیت (ع) میں نہیں ہوں؟ تو آپ نے فرمایا تم ”أَهْلِي خَيْرٌ“ ہو اور یہ اہلبیت (ع) ہیں خدایا میرے اہل زیادہ حقدار ہیں۔

یہ لفظ مستدرک میں اسی طرح وارد ہوا ہے حالانکہ بظاہر غلط ہے اور اصل لفظ ہے ”علیٰ خیر“ جس طرح کہ دیگر

روایات میں وارد ہوا ہے۔

3

- ابوسعید خدری نے جناب ام سلمہ سے نقل کیا ہے کہ آیت تطہیر میرے گھر میں نازل ہوئی ہے جس کے بعد میں نے

عرض کی کہ یا رسول (ع) اللہ کیا میں اہلبیت میں نہیں ہوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا انجام خیر ہے اور تم ازدواج رسول

میں ہو۔ (تاریخ دمشق حالات امام حسن (ع) ص

70

ص ،

127

حالات امام حسین (ع) ص ،

73

ص ،

106

تاریخ بغداد ص

9

ص

126

المعجم الكبير ،

3

ص

52

/

2662

)-

4

- ابوسعید خدری جناب ام سلمہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اکرم

نے علی

، (ع)

(فاطمہ

ع) اور حسن (ع) و

(حسین

(ع) کو طلب کر کے ان کے سر پر ایک خیبری چادر اوڑھادی اور فرمایا خدایا یہ ہیں میرے

(اہلبیت

(ع) لہذا ان سے رجس کو دور رکھنا اور اس طرح پاک رکھنا جو تطہیر کا حق ہے۔ جس کے بعد میں نے پوچھا کہ کیا میں ان میں سے نہیں ہوں؟ تو فرمایا کہ تمہارا انجام بخیر ہے۔ (تفسیر طبری

22

ص

7

)-

5

-ابوسعید خدری نے جناب ام سلمہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت ان کے گھر میں نازل ہوئی ہے اور میں دروازہ پر بیٹھی تھی ، جب میں نے پوچھا کہ کیا میں

(اہلبیت

(ع) میں نہیں ہوں تو فرمایا کہ تمہارا انجام بخیر ہے اور تم ازواج

رسول میں

، ہو، اس وقت گھر میں رسول اکرم

(علی

(ع) ، فاطمہ (ع) ، اور

(حسن

(ع) اور حسین (ع)

”تھے

رضی اللہ عنہم

تفسیر“

طبری

22

ص

7

-)

6

- ابوہریرہ نے جناب ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ جناب فاطمہ (ع) رسول اکرم کے پاس ایک پتیلی لے کر آئیں جس میں عصیدہ (حلوہ) تھا اور اسے ایک سینی میں رکھے ہوئے تھیں، اور اسے رسول

اکرم کے

سامنے

رکھ دیا

-

تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے ابن عم اور دونوں فرزند کہاں ہیں؟ عرض کی گھر میں ہیں فرمایا سب کو بلاؤ تو فاطمہ (ع) نے گھر آکر علی (ع) سے کہا کہ آپ کو اور آپ کے دونوں فرزندوں کو پیغمبر اکرم نے طلب فرمایا ہے۔

جس کے بعد ام سلمہ فرماتی ہیں کہ حضور نے جیسے ہی سب کو آتے دیکھا بستر سے چادر

اٹھا کر

پھیلا دی اور اس پر سب کو

بٹھا کر

اطراف سے پکڑ کر

اوڑھا دیا

اور داہنے ہاتھ سے طرف پروردگار

اشارہ کیا مالک یہ میرے اہلبیت (ع) ہیں لہذا ان سے رجس کو دور رکھنا اور

انہیں

مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا (تفسیر طبری

22

ص

7

)-

7

- حکیم بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے جناب ام سلمہ کے سامنے علی (ع) کا ذکر کیا تو

انہوں

نے فرمایا کہ آیت تطہیر انہیں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، واقعہ یہ ہے کہ رسول اکرم میرے گھر تشریف لائے اور فرمایا

کہ کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ دینا، اتنے میں فاطمہ (ع) آگئیں تو میں

انہیں

روک نہ سکی، پھر حسن (ع) آگئے تو

انہیں

بھی نانا اور ماں کے پاس جانے سے روک نہ سکی، پھر حسین (ع) آگئے تو

انہیں

بھی منع نہ کرسکی اور جب سب ایک فرش پر بیٹھ گئے تو حضور نے اپنی چادر سب کے سر پر ڈال دی اور کہا خدایا یہ

میرے اہلبیت (ع) ہیں، ان سے رجس کو دور رکھنا اور

انہیں

مکمل طور پر پاکیزہ رکھنا جس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اور میں؟ تو حضور نے

ہاں نہیں کی اور فرمایا کہ تمہارا انجام خیر ہے (تفسیر طبری

22

ص

8

)-

8

- شہر بن حوشب جناب ام سلمہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم نے

(علی

(ع) ، حسن (ع) ، حسین (ع) اور

(فاطمہ

(ع) پر چادر اوڑھادی اور فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلبیت (ع) اور خواص ہیں لہذا ان سے رجس کو دور رکھنا اور

انہیں

پاک و پاکیزہ رکھنا -

جس پر میں نے عرض کی کہ کیا میں بھی

انہیں

میں سے ہوں؟ تو فرمایا کہ تمہارا انجام خیر ہے (مسند احمد بن حنبل

10

ص

197

/

26659

سنن ترمذی ،

5

ص

699

/

3871

مسند ابویعلیٰ ،

6

ص

290

/

6985

(تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع) ،

62

ص /

88

(تاریخ دمشق حالات امام حسن (ع)

65

ص

118

)-

واضح رہے کہ ترمذی میں انا منہم کے بجائے انا معہم؟ ہے اور آخری تین مدارک میں خاصتی کے بجائے حامتی ہے۔

9

- شہر بن حوشب ام سلمہ سے راوی ہیں کہ

(فاطمہ

(ع بنت

رسول پیغمبر

اکرم کے پاس حسن (ع) و

(حسین

(ع) کو لے کر آئیں تو آپ کے ہاتھ میں

(حسن

ع) کے واسطے ایک برہمہ (پتھر کی بانڈی) تھا جسے سامنے لاکر

رکھ دیا

تو

حضور نے

دریافت کیا کہ

(ابو الحسن

ع، کہاں ہیں

(فاطمہ

ع) نے عرض کی کہ گھر میں

!ہیں

تو آپ نے

انہیں

بھی طلب کر لیا اور پانچوں حضرات بیٹھ کر کھانے لگے۔

جناب ام سلمہ کہتی ہیں کہ حضور نے آج مجھے شریک نہیں کیا جبکہ ہمیشہ شریک طعام فرمایا کرتے تھے، اس کے بعد جب کھانے سے فارغ ہوئے تو حضور نے سب کو ایک کپڑے میں جمع کر لیا اور دعا کی کہ خدایا ان کے دشمن سے دشمنی کرنا اور ان کے دوست سے دوستی فرمانا۔ (مسند ابویعلیٰ

6

ص

264

/

6915

مجمع الزوائد،

9

ص

262

/

14971

)

10

- شہر بن حوشب نے جناب ام سلمہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم نے

(فاطمہ

ع) سے فرمایا کہ اپنے شوہر اور فرزندوں کو بلاؤ اور جب سب آگئے تو ان پر ایک فدک کے علاقہ کی چادر اوڑھادی اور سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا خدایا یہ سب آل محمد ہیں لہذا اپنی رحمت و برکات کو محمد و آل محمد کے حق میں قرار دینا کہ تو قابل حمد اور مستحق مجد ہے۔

اس کے بعد میں نے چادر کو

اٹھا کر

داخل ہونا چاہا تو آپ نے میرے ہاتھ سے کھینچ لی اور فرمایا کہ تمہارا انجام بخیر ہے۔ (مسند احمد بن حنبل

10

ص

228

/

26808

- المعجم الكبير

3

ص

53

/

2664

-

23

ص

336

/

779

(تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع ،

64

ص

93

(حالات امام حسن (ع ،

65

ص ،

116

67

ص،

120

مسند ابویعلیٰ ،

6

ص

248

/

6876

-

11

- شہر بن حوشب ام سلمہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم میرے پاس تھے اور

(علی

(ع و فاطمہ (ع و

(حسن

(ع و

(حسین

ع) بھی تھے، میں نے ان کے لئے غذا تیار کی اور سب کھا کر لیٹ گئے تو

پیغمبر اکرم نے

ایک عبا یا چادر اوڑھادی اور فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلبیت (ع) ہیں، ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور

انہیں

مکمل طور سے پاک و پاکیزہ رکھنا

(تفسیر)

طبری

22

ص

6

) -

12

- زوجہ پیغمبر جناب ام سلمہ کے غلام عبداللہ بن مغیرہ کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آیت تطہیر ان کے گھر میں نازل ہوئی جبکہ رسول اکرم نے مجھے حکم دیا کہ میں علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) کو طلب کروں اور میں نے سب کو طلب کر لیا، آپ نے داہنا ہاتھ علی (ع) کے گلے میں ڈال دیا اور بائیں ہاتھ حسن (ع) کے گلے میں، حسین (ع) کو گود میں بٹھایا اور فاطمہ (ع) کو سامنے، اس کے بعد دعا کی کہ خدایا یہ میرے اہل اور میری عترت ہیں لہذا ان سے رجس کو دور رکھنا اور

انہیں

مکمل طریقہ سے پاک و پاکیزہ رکھنا ... اور یہ بات تین مرتبہ فرمائی تو میں نے عرض کی کہ پھر میں؟ تو فرمایا کہ انشاء

(اللہ تم خیر پر ہو -) امالی طوسی (ر

263

/

482

(- تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع)

67

/

97

(لیکن اس میں راوی کا نام عبداللہ بن معین ہے جیسا کہ امالی کے بعض نسخوں میں پایا جاتا ہے)

13

- عطا ابن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے جناب ام سلمہ کو یہ بیان کرتے سنا تھا کہ

رسول اکرم ان کے گھر میں تھے اور فاطمہ (ع) ایک برمہ (ہانڈی) لیکر آئیں جس میں ایک مخصوص غذا تھی اور رسول

اکرم کی خدمت میں حاضر

ہو گئیں

تو حضرت نے فرمایا کہ اپنے شوہر اور بچوں کو بلاؤ اور جب سب آگئے اور کھانا کھالیا تو ایک بستر پر لیٹ گئے جس پر

خیبری چادر بچھی ہوئی تھی اور میں حجرہ میں مشغول نماز تھی تو آیت تطہیر نازل ہوئی اور آپ نے اس چادر کو سب کے

اوپر ڈھانک دیا اور ایک ہاتھ باہر نکال کر آسمان کی طرف اشارہ کیا کہ خدایا یہ میرے اہلبیت (ع) اور خواص ہیں، ان سے

ہر رجس کو دور رکھنا اور

انہیں

مکمل طور پر پاکیزہ رکھنا ، خدایا یہ میرے اہلبیت (ع) ہیں ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور

انہیں

مکمل طور سے پاک و پاکیزہ رکھنا ۔

ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے اس گھر میں سرڈال کر

گزارش

کی کہ کیا میں بھی آپ کے ساتھ ہوں یا رسول اللہ ؟ تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا انجام خیر ہے ، تمہارا انجام بخیر ہے

۔(مسند احمد بن حنبل

10

ص

177

/

26570

۔ فضائل الصحابہ ابن حنبل

2

ص

587

/

994

(۔ تاریخ دمشق حالات امام حسن (ع)

68

ص

123

مناقب ابن مغازلی ،

304

/

348

مناقب امیر المومنین کوفی ،

2

ص

161

/

638

بروایت ابو یعلیٰ کندی)۔

14

۔ عمرہ بنت افعلی کہتی ہیں کہ میں نے جناب ام سلمہ کو یہ کہتے سنا کہ آیت تطہیر میرے گھر میں نازل ہوئی ہے جبکہ

گھر میں سات افراد تھے۔

جبرئیل ، میکائیل، رسول اللہ ، علی (ع) ، فاطمہ (ع) ، حسن (ع) ، حسین (ع) ۔

میں گھر کے دروازہ پر تھی ، میں نے عرض کی حضور کیا میں اہلبیت (ع) میں نہیں ہوں تو فرمایا کہ تم خیر پر ہو لیکن تم

(ازواج پیغمبر میں ہو ، اہلبیت (ع) میں نہیں ہو) تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع)

69
ص
102
،
68
ص
101
در منثور ،
6
ص
604
از ابن مردويه ، خصال
403
/
113
(امالی صدوق (ر ،
381
/
4
روضۃ الواعظین ص
175
تفسیر فرات کوفی ،
334
/
454
از ابوسعید)۔،
15
۔ امام رضا (ع) نے اپنے آباء و اجداد کے حوالہ سے امام زین العابدین (ع) کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جناب ام سلمہ نے فرمایا ہے کہ آیت تطہیر میرے گھر میں اس دن نازل ہوئی ہے جس دن میری باری تھی اور رسول اکرم میرے گھر میں تھے، جب آپ نے علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) کو بلایا اور جبریل بھی آگئے آپ نے اپنی خیمری چادر سب پر اوڑھا کر فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلبیت (ع) ہیں، ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انہیں مکمل طور سے پاک و پاکیزہ رکھنا جس کے بعد جبریل نے عرض کی کہ میں بھی آپ سے ہوں ؟ اور آپ نے فرمایا کہ ہاں تم ہم سے ہو اے جبریل اور پھر ام سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ اور میں بھی آپ کے اہلبیت (ع) میں ہوں اور یہ کہہ کر چادر میں داخل ہونا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو، تمہارا انجام بخیر ہے ، لیکن تم ازواج پیغمبر میں ہو جس کے بعد جبریل نے

کہا کہ یا محمد ! اس آیت کو پڑھو ” انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا“ کہ یہ آیت نبی ، علی (ع) ،
(فاطمہ (ع) ، حسن (ع) اور حسین (ع) کے بارے میں ہے (امالی طوسی ر)

368

/

783

از علی بن علی بن رزین۔

۔ عائشہ 2

16

۔ صفیہ بنت شیبہ عائشہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم ایک صبح گھر سے برآمد ہوئے جب آپ سیاہ بالوں والی
چادر اوڑھے ہوئے تھے اور اتنے میں حسن (ع) آگئے تو آپ نے
انہیں

بھی داخل کر لیا، پھر حسین (ع) آگئے اور

انہیں

بھی لے لیا ، پھر فاطمہ (ع) آگئیں تو

انہیں

بھی شامل کر لیا اور پھر علی (ع) آگئے تو

انہیں

بھی داخل کر لیا، اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرمائی (صحیح مسلم

4

/

1883

/

2424

المستدرک ،

3

ص

159

/

4707

تفسیر طبری ،

22

ص

60

^۱ اس روایت میں صرف امام حسن (ع) کا ذکر ہے، السنن الکبریٰ

2

ص

212

/

2858

المصنف ابن ابی شیبہ ،

7

ص

502

/

39

مسند اسحاق بن راہویہ

3

ص

278

/

1271

(تاریخ دمشق حالات امام حسن (ع) ،

63

/

113

)

17

- عوام بن حوشب نے تمیمی سے نقل کیا ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے یہ روایت بیان کی کہ

میں نے رسول اکرم کو دیکھا کہ آپ نے

(علی

(ع) -

(حسن

(ع) -

(حسین

(ع) کو بلایا اور فرمایا کہ خدا یہ میرے

(اہلبیت

ع

ہیں)

ان سے ہر رجب کو دور رکھنا اور ،

انہیں

مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا - (امالی

(صدوق

(ر)

5

ص

382

)

- جمیع بن عمیر کہتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حضرت عائشہ بنت ابی بکر کی خدمت میں حاضر ہوا تو میری والدہ نے سوال کیا کہ آپ فرمائیں رسول اکرم کی محبت

(علی

ع) کے ساتھ کیسی تھی؟ تو

انہوں

نے فرمایا کہ وہ تمام مردوں میں سب سے زیادہ محبوب تھے اور میں نے خود دیکھا ہے کہ آپ نے

انہیں

اور فاطمہ (ع) و حسن (ع) و حسین (ع) کو اپنی ردا میں داخل کر کے فرمایا کہ خدا یا یہ میرے اہلبیت (ع) ہیں، ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور

انہیں

مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا -

جس کے بعد میں نے چاہا کہ میں بھی چادر میں سر ڈال دوں تو آپ نے منع کر دیا تو میں نے عرض کی کیا میں اہلبیت (ع)

(میں نہیں ہوں؟ تو فرمایا کہ تم خیر پر ہو، بیشک تم خیر پر ہو ، (تاریخ دمشق حالات امام علی (ع

2

ص

164

،

642

شواہد التنزیل ،

2

ص

61

/

682

،

684

العمدة ،

40

/

23

مجمع البیان

8

/

559

-

واضح رہے کہ تاریخ دمشق میں راوی کا نام عمیر بن جمیع لکھا گیا ہے جو کہ تحریف ہے اور اصل جمیع بن عمیر ہے جیسا کہ دیگر تمام مصادر میں پایا جاتا ہے اور ابن حجر نے تہذیب میں تصریح کی ہے کہ جمیع بن عمیر التیمی الکوفی ! نے عائشہ سے روایت کی ہے اور ان سے عوام بن حوشب نے نقل کیا ہے -

آیت تطہیر کا نزول بیت ام سلمہ (ع) میں

آیت تطہیر کے نزول کے بارے میں وارد ہونے والی روایات کا جائزہ لیا جائے تو صاف طور پر یہ بات واضح ہو جاتی

ہے کہ یہ آیت جناب ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی ہے اور اس کا خود حضرت عائشہ نے بھی اقرار کیا ہے جیسا کہ ابو عبد اللہ الحدادی سے نقل کیا گیا ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے سوال کیا کہ آیت ”انما یرید اللہ“ کہاں نازل ہوئی ہے؟ تو

انہوں

نے فرمایا کہ بیت ام سلمہ میں ! (تفسیر فرات کوفی

334

/

455

)

دوسری روایت میں جناب ام سلمہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ اگر خود عائشہ سے دریافت

کرو گے

تو وہ بھی یہی کہیں گی کہ ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی ہے۔ (تفسیر فرات الکوفی

334

)

شیخ مفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان فرماتے ہیں کہ اصحاب حدیث نے روایت کی ہے کہ اس آیت کے بارے میں عمر سے دریافت کیا گیا تو

انہوں

نے فرمایا کہ عائشہ سے دریافت کرو اور عائشہ نے فرمایا کہ میری بہن ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی ہے لہذا انہیں

اس کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم ہے۔ (الفصول المختارہ ص

53

،

54

)

مذکورہ بالا اور عبد اللہ بن جعفر کی روایت سے واضح ہوتا ہے کہ جناب ام سلمہ کے علاوہ عائشہ اور زینب جیسے افراد اس واقعہ کے عینی شاہد بھی ہیں اور انہوں نے ام سلمہ کی طرح چادر میں داخلہ کی درخواست بھی کی ہے اور حضور نے انکار فرمادیا ہے لہذا بعض محدثین کا یہ احتمال دینا کہ یہ واقعہ متعدد بار مختلف مقامات پر پیش آیا ہے ، ایک بعید از قیاس مسئلہ ہے۔

(فصل دوم اصحاب پیغمبر اور مفہوم اہلبیت (ع)

(- ابو سعید خدری (ع) 1

19

- عطیہ نے ابو سعید الخدری سے رسول اکرم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ یہ آیت پانچ افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہے، میں ، علی (ع) ، فاطمہ (ع) ، حسن (ع) ، حسین (ع) - (تفسیر طبری

12

/

6

در منثور ،

6

ص

604

العمدة ،

39

ص

21

)-

20

- عطیہ نے ابوسعید خدری سے آیت تطہیر کے بارے میں روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم

(نے علی

(ع) ، فاطمہ (ع) ، حسن (ع) اور حسین (ع) کو جمع کرکے سب پر ایک چادر اوڑھادی اور فرمایا کہ یہ میرے اہلبیت (ع) ہیں،

خدایا ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انہیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا ۔

اس وقت ام سلمہ دروازہ پر تھیں اور انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں اہلبیت (ع) میں نہیں ہوں ؟ تو آپ نے فرمایا

کہ تم خیر پر ہو، یا تمہارا انجام بخیر ہے، (تاریخ بغداد

10

ص

278

شواہد التنزیل ،

2

ص

38

/

657

-

2

ص

139

/

774

تنبیہ الخواطر ،

1

ص

23

)-

21

- ابویوب الصیرفی کہتے ہیں کہ میں نے عطیہ کوفی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ابوسعید خدری سے

، دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ آیت رسول اکرم

(علی

(ع) ، فاطمہ (ع) ، حسن اور حسین (ع) کے بارے

میں نازل

ہوئی ہے

- (امالی

(طوسی ر)

248

/

438

- المعجم الكبير

3

ص

56

/

2673

(تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع) ،

75

/

108

اسباب نزول ،

قرآن 368

/

696

-)

- ابوبرزہ اسلمی 2

22

- ابوبرزہ کا بیان ہے کہ میں نے

، 17

مہینہ تک رسول اکرم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ اپنے گھر سے نکل کر فاطمہ (ع) کے دروازہ پر آتے تھے اور فرماتے

،تھے

!نماز

خدا تم پر رحمت نازل کرے اور یہ کہہ کر آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے (مجمع الزوائد

9

ص

267

/

)-

- ابوالحمراء 3

23

- ابوداؤد نے ابوالحمراء سے نقل کیا ہے کہ میں نے پیغمبر اسلام کے دور میں سات مہینہ تک مدینہ میں حفاظتی فرض انجام دیا ہے اور میں دیکھتا تھا کہ

حضور طلوع

فجر کے وقت

(علی

(ع) و فاطمہ (ع)

کے دروازہ پر آکر فرماتے تھے ، الصلوة الصلوة ، اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے۔

(تفسیر)

طبری

22

ص

6

)-

- ابولیلیٰ انصاری 4

24

- عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اپنے والد کے حوالہ سے پیغمبر اسلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ نے علی (ع) مرتضیٰ سے فرمایا کہ میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا اور اس کے بعد تم اور حسن (ع) ، حسین (ع) اور فاطمہ (ع) ... خدا یا یہ سب میرے اہل ہیں لہذا ان سے ہر جس کو دور رکھنا اور انہیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا ، خدایا ان کی نگرانی اور حفاظت فرمانا، تو ان کا ہوجا ، ان کی نصرت اور امداد فرما... انہیں عزت عطا فرما اور یہ ذلیل نہ ہونے پائیں اور مجھے انہیں میں زندہ رکھنا کہ تو ہر شے پر قادر ہے۔ (امالی طوسی (ر) ص

352

/

272

مناقب خوارزمی ،

62

/

31

)-

- انس بن مالک 5

25

- انس بن مالک کا بیان ہے کہ رسول اکرم

6

ماہ تک فاطمہ (ع) کے دروازہ سے نماز صبح کے وقت گذرتے تھے، الصلوٰۃ یا اہل البیت ... اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے (سنن ترمذی)

5

ص

352

/

3206

مسند احمد بن حنبل ،

4

ص

516

/

13730

فضائل الصحابہ ابن حنبل ،

2

/

761

/

1340

مستدرک ،

3

/

172

/

4748

المعجم الكبير ،

3

/

65

/

2671

المصنف ،

7

/

427

تفسير طبري ،

22

ص

اس کتاب میں اذاخرج کے بجائے کلما خرج ہے کہ جب بھی نماز کے لئے نکلتے تھے)۔

- براء بن عازب 6

26

- براء بن عازب کا بیان ہے کہ

(علی

ع) و فاطمہ (ع) و حسن (ع) و حسین (ع) رسول اکرم کے دروازہ پر آئے تو آپ

نے سب

کو اپنی چادر اوڑھادی اور فرمایا کہ خدایا یہ میری عترت ہے

(تاریخ

دمشق حالات امام

(علی

ع)

2

/

437

/

944

شواہد التنزیل ،

2

/

26

/

645

) -

- ثوبان 7

27

- سلیمان المبنہی نے غلام پیغمبر اسلام ثوبان سے نقل کیا ہے کہ حضور جب بھی سفر فرماتے تھے تو سب سے آخر میں

فاطمہ (ع) سے رخصت ہوتے تھے اور جب واپس آتے تھے تو سب سے پہلے فاطمہ (ع) سے ملاقات کرتے تھے، ایک

مرتبہ ایک غزوہ سے واپس آئے تو دروازہ پر ایک پردہ دیکھا اور حسن (ع) حسین (ع) کے ہاتھوں میں چاندی کے کڑے ...

تو گھر میں داخل نہیں ہوئے، جناب فاطمہ (ع) فوراً سمجھ گئیں اور پردہ کو اتار دیا اور بچوں کے کڑے بھی اتار لئے اور

توڑ دیے، بچے روتے ہوئے پیغمبر کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے دونوں سے لے لیا اور مجھ سے فرمایا کہ اسے

لے جا کر مدینہ کے فلاں گھر والوں کو دیدو کہ میں اپنے اہلبیت (ع) کے بارے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ یہ ان نعمتوں سے

زندگانی دنیا میں استفادہ کریں، پھر فرمایا ثوبان جاؤ فاطمہ (ع) کے لئے ایک عصب (...) کا ہار اور بچوں کے لئے دو عاج

(ہاتھی دانت) کے کڑے خرید کر لے آؤ (سنن ابی داؤد

4

/

87

/

4213

مسند احمد بن حنبل ،

8

/

320

/

22426

السنن الكبرى ،

1

/

41

/

91

احقاق الحق ،

10

/

234

،

291

)-

واضح رہے کہ روایت کے جملہ تفصیلات کی ذمہ داری راوی پر ہے، مصنف کا مقصد صرف لفظ اہلبیت (ع) کا استعمال ہے، جوادی -

28

- ابوہریرہ اور ثویان دونوں نے نقل کیا ہے کہ حضور اکرم اپنے سفر کی ابتدا اور انتہا بیتِ فاطمہ (ع) پر فرمایا کرتے تھے ، چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے اپنے پدر بزرگوار اور شوہر نامدار کی خاطر ایک خیبری چادر کا پردہ ڈال دیا جسے دیکھ کر حضور آگے بڑھ گئے اور آپ کے چہرہ پر ناراضگی کے اثرات ظاہر ہوئے اور منبر کے پاس آکر بیٹھ گئے ، فاطمہ (ع) کو جیسے ہی معلوم ہوا انہوں نے ہار - بُندے اور کڑے سب اتار دیے اور پردہ بھی اتار کر بابا کی خدمت میں بھیج دیا اور عرض کی کہ اسے راہ خدا میں تقسیم کر دیں، آپ نے یہ دیکھ کر تین بار فرمایا، یہ کارنامہ ہے۔ فاطمہ (ع) پر ان کا باپ قربان - آل محمد کو دنیا سے کیا تعلق ہے، یہ سب آخرت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور دنیا دوسرے افراد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ (مناقب ابن شہر آشوب

3

ص

343

)-

نوٹ: تفصیلات کے اعتبار کے لئے حضرت ابوہریرہ کا نام ہی کافی ہے - جوادی

- جابر بن عبداللہ انصاری 8

29

- ابن ابی عتیق نے جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم نے

(علی

ع) - فاطمہ (ع) اور ان کے دونوں فرزندوں کو بلا کر ایک چادر اوڑھادی اور فرمایا ، خدا یا یہ میرے اہل ہیں، یہ میرے اہل ہیں، (شواہد التنزیل

2

/

28

/

647

مجمع البیان ،

8

/

560

احقاق الحق ،

2

ص

55

نقل از عوالم العلوم

) -

30

- جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں ام سلمہ کے گھر میں رسول اکرم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آیت تطہیر نازل ہو گئی اور آپ نے

(حسن

ع) حسین (ع) اور فاطمہ (ع) کو طلب کر کے اپنے سامنے بٹھایا اور علی (ع) کو پس پشت بٹھایا اور فرمایا ، خدایا یہ میرے اہلبیت ہیں ، ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انہیں مکمل طور پر پاکیزہ رکھنا۔

ام سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں بھی ان میں شامل ہوں ؟ فرمایا تمہارا انجام بخیر ہے۔

تو میں نے عرض کی ، حضور !! اللہ نے اس عترت طاہرہ اور ذریعہ طیبہ کو یہ شرف عنایت فرمایا ہے کہ ان سے ہر رجس کو دور رکھا ہے ، تو آپ نے فرمایا ، جابر ایسا کیوں نہ ہوتا، یہ میری عترت ہیں اور ان کا گوشت اور خون میرا گوشت اور خون ہے ، یہ میرا بھائی سید الاولیاء ہے۔

اور یہ میرے فرزند بہترین فرزند ہیں اور یہ میری بیٹی تمام عورتوں کی سردار ہے اور یاد رکھو کہ مہدی بھی ہمیں میں سے ہوگا (کفایۃ الاثر ص

66

)-

- زید بن ارقم 9

31

- یزید بن حیان نے زید بن ارقم سے حدیث ثقلین کے ذیل میں نقل کیا ہے کہ میں نے دریافت کیا کہ آخر یہ اہلبیت (ع) کون ہیں ، کیا یہ ازواج ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، عورت تو مرد کے ساتھ ایک عرصہ تک رہتی ہے ، اس کے بعد اگر طلاق دیدی تو اپنے گھر اور اپنی قوم کی طرف پلٹ جاتی ہے ” اور رشتہ ختم ہوجاتا ہے“... اہلبیت (ع) وہ قرابتدار ہیں جن پر صدقہ حرام کردیا گیا ہے (صحیح مسلم

4

ص

37

/

1874

)-

- زینب بنت ابی سلمہ 10

32

- ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عمرو بن شعیب نے نقل کیا ہے کہ وہ زینب بنت ابی سلمہ کے یہاں وارد ہوئے تو انہوں نے یہ قصہ بیان کیا کہ رسول اکرم ام سلم ہکے گھر میں تھے کہ حسن (ع) و حسین (ع) اور فاطمہ (ع) آگئیں، آپ نے حسن (ع) کو ایک طرف بٹھایا اور حسین کو دوسری طرف ، فاطمہ (ع) کو سامنے جگہ دی اور پھر فرمایا کہ رحمت و برکات الہی تم اہلبیت (ع) کے لئے ہے، وہ پروردگار حمید بھی ہے اور مجید بھی ہے (المعجم الکبیر

24

ص

281

/

713

) -

- سعد بن ابی وقاص 11

33

- عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو حضور نے علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) کو طلب کرکے فرمایا کہ یہ میرے اہل ہیں (صحیح مسلم

4

/

32

/

1871

سنن ترمذی

5

/

225

/

2999

مسند ابن حنبل ،

1

/

391

/

1608

مستدرک ،

3

/

163

/

4719

السنن الکبریٰ ،

7

ص

101

/

13392

الدرالمنثور ،

2

ص

233

(تاریخ دمشق حالات اما م علی (ع) ،

1

ص

207

/

271

امالی طوسی (ر) ص ،

307

/

616

)-

34

- عامر بن سعد نے سعد سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے علی (ع) ، فاطمہ (ع) اور ان کے

فرزندوں کو چادر میں لیے کر فرمایا کہ خدایا یہی میرے اہل اور اہلبیت (ع) ہیں (مستدرک

3

ص

- سعید بن جبیر نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ میں منزل ذی طویٰ میں معاویہ کے پاس موجود تھا جب سعد بن وقاص نے وارد ہو کر سلام کیا اور معاویہ نے قوم سے خطاب کر کے کہا کہ یہ سعد بن ابی وقاص ہیں جو علی (ع) کے دوستوں میں ہیں اور قوم نے یہ سن کر سر جھکالیا اور علی (ع) کو

بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا ، سعد رونے لگے تو معاویہ

نے پوچھا

کہ آخر رونے کا سبب کیا ہے؟ سعد نے کہا کہ میں کیونکر نہ رؤں ، رسول اکرم کے ایک صحابی کو گالیاں دی جا رہی ہیں اور میری مجبوری ہے کہ میں روک بھی نہیں سکتا ہوں !

جبکہ علی (ع) میں ایسے صفات تھے کہ اگر میرے پاس ایک بھی صفت ہوتی تو دنیا اور مافیہا سے بہتر سمجھتا!۔ یہ کہہ کر اوصاف علی (ع) کو شمار کرنا شروع کر دیا ... اور کہا کہ پانچویں صفت یہ ہے کہ جب آیت تطہیر نازل ہوئی تو پیغمبر اکرم نے علی (ع) حسن (ع) ، حسین (ع) اور فاطمہ (ع) کو بلا کر فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہل ہیں ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انہیں حق طہارت کی منزل پر رکھنا (امالی طوسی (ر) ص

- سعد بن ابی وقاص کا بیان ہے کہ جب معاویہ نے انہیں امیر بنایا تو یہ سوال کیا کہ آخر تم ابوتراہب کو گالیاں کیوں نہیں دیتے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد رہیں گی جنہیں رسول اکرم نے فرمایا ہے - میں انہیں بر انہیں کہہ سکتا ہوں اور اگر ان میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہو جاتی تو سرخ اونٹوں سے زیادہ قیمتی ہوتی ... ان میں

سے ایک بات یہ ہے کہ جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو حضور نے علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) کو جمع کرکے فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہل ہیں۔ (سنن ترمذی

5

ص

638

/

3724

خصائص امیر المؤمنین (ع) للنسائی ،

44

/

9

شواہد التنزیل

332

/

36

تفسیر عیاشی ،

1

ص

177

/

69

)-

- صبیح مولیٰ ام سلمہ 12

37

- ابراہیم بن عبدالرحمن بن صبیح مولیٰ¹ ام سلمہ نے اپنے جد صبیح سے نقل کیا ہے کہ میں رسول اکرم کے دروازہ پر حاضر تھا جب علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) آئے اور ایک طرف بیٹھ گئے، حضرت باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم سب خیر پر ہو، اس کے بعد آپ نے اپنی خیبری چادر ان سب کو اوڑھا دی اور فرمایا کہ جو تم سے جنگ کرے میری اس سے جنگ ہے اور جو تم سے صلح کرے میری اس سے صلح ہے (المعجم الاوسط

3

/

407

/

2854

اسد الغابہ ،

3

/

7

/

2481

)-

- عبدالله بن جعفر 13

38

- اسماعیل بن عبدالله بن جعفر بن ابی طالب نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اکرم نے رحمت کو نازل ہوتے دیکھا تو فرمایا میرے پاس بلاؤ میرے پاس بلاؤ ... صفیہ نے کہا یا رسول اللہ کس

کو بلانا ہے؟ فرمایا میرے اہلبیت (ع) علی (ع) ، فاطمہ (ع) ، حسن ، حسین (ع)۔

چنانچہ سب کو بلاگیا اور آپ نے سب کو اپنی چادر اوڑھادی اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا خدایا یہ میری آل ہے لہذا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور اس کے بعد آیت تطہیر نازل ہوگئی (مستدرک

3

ص

160

/

4709

- شواہد التنزیل

2

ص

55

/

675

اس روایت میں صفیہ کے بجائے زینب کا ذکر ہے)۔ ،

39

- اسماعیل بن عبدالله بن جعفر طیار نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جب رسول

اللہ نے

جبریل کو آسمان سے نازل ہوتے دیکھا تو فرمایا کہ میرے پاس کون بلا دے گا ، میرے پاس کون بلا دے گا ...؟

!زینب (ع) نے کہا کہ میں حاضر ہوں کسے بلانا ہے؟ فرمایا علی (ع) ، فاطمہ (ع) حسن (ع) اور حسین (ع) کو بلاؤ ۔

پھر آپ نے حسن (ع) کو داہنی طرف ، حسین (ع) کو بائیں طرف اور علی (ع) و فاطمہ (ع) کو سامنے بٹھا کر سب پر ایک

چادر ڈال دی اور فرمایا خدایا ہر نبی کے اہل ہوتے ہیں اور میرے اہل یہ افراد ہیں جس کے بعد آیت تطہیر نازل ہوگئی اور

زینب (ع) نے گزارش کی کہ میں چادر میں داخل نہیں ہوسکتی ہوں تو آپ نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو انش تم خیر پر ہو

۔ (شواہد التنزیل

2

ص

53

/

673

فرائد السمطین ،

2

/

18

/

362

العمدة ،

04

/

24

احقاق الحق ،

9

ص

52

)-

- عبدالبہ بن عباس 14

40

- عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ میں ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا کہ نو افراد کی جماعت وارد ہوگئی اور ان لوگوں نے کہا کہ یا آپ ہمارے ساتھ چلیں یا یہیں تنہائی کا انتظام کریں؟ ابن عباس نے کہا کہ میں ہی تم لوگوں کے ساتھ چل رہا ہوں۔ اس زمانہ میں ان کی بینائی ٹھیک تھی اور نابینا نہیں ہوئے تھے، چنانچہ ساتھ گئے اور ان لوگوں نے آپس میں گفتگو شروع کردی، مجھے گفتگو

کی تفصیل تو نہیں معلوم ہے، البتہ ابن عباس دامن جھاڑتے ہوئے اور اف اور تف کہتے ہوئے واپس آئے، افسوس یہ لوگ اس کے بارے میں برائیاں کر رہے ہیں جس کے پاس دس ایسے فضائل ہیں جو کسی کو حاصل نہیں ہیں۔ یہ اس کے بارے میں کہہ رہے ہیں جس کے بارے میں رسول اکرم نے فرمایا تھا کہ عنقریب اس شخص کو بھیجوں گا جسے خدا کبھی رسوا نہیں ہونے دے گا اور وہ خدا و رسول کا چاہنے والا ہوگا ... یہاں تک کہ یہ واقعہ بھی بیان کیا کہ حضور نے اپنی چادر علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) پر ڈال دی اور آیت تطہیر کی تلاوت فرمائی ۔) مستدرک

3

/

143

/

4652

مسند ابن حنبل ،

1

/

708

/

3062

خصائص نسائی ،

70

/

23

/ (تاریخ دمشق حالات امام علی (ع) ،

189

/

250

-

41

- عمرو بن میمون نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم نے حسن (ع) و حسین (ع) اور علی (ع) و فاطمہ (ع) کو بلاکر ان پر چادر ڈال دی اور فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلبیت اور اقرباء ہیں، ان سے رجس کو دو رکھنا اور انہیں حق (طہارت کی منزل پر رکھنا)۔ (تاریخ دمشق حالات امام علی (ع)

1

ص

184

/

249

شواہد التنزیل ،

2

/

50

/

670

احقاق الحق ،

15

ص

628

-

631

)-

42

- سعید بن جبیر ابن عباس سے روایت کرتے

ہیں کہ

رسول

اکرم نے

فرمایا کہ خدا یا اگر تیرے کسی بھی نبی کے ورثہ

اور اہلبیت

(ع) ہیں تو

(علی

(ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و

(حسین

(ع) میرے

(اہلبیت

(ع) اور میرے سرمایہ ہیں لہذا ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انہیں کمال طہارت کی منزل پر رکھنا۔

43

- سعید بن المسیب نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ایک دن رسول اکرم تشریف فرماتھے اور آپ کے پاس علی (ع) اور فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) بھی تھے کہ آپ نے دعا فرمائی خدایا تجھے معلوم ہے کہ یہ سب میرے اہلبیت (ع) ہیں اور مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں لہذا ان کے دوست سے محبت کرنا اور ان کے دشمن سے دشمنی رکھنا ، جو ان سے موالات رکھے تو اس سے محبت کرنا جو ان سے دشمنی کرتے تو اس سے دشمنی کرنا ، ان کے مددگاروں کی مدد کرنا اور انہیں ہر رجس سے پاک رکھنا ، یہ گناہ سے محفوظ رہیں اور روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید کرتے رہا۔ اس کے بعد آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیا اور فرمایا خدایا میں تجھے گواہ کر کے کہہ رہا ہوں کہ میں ان کے دوستوں کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہوں ،

ان سے صلح رکھنے والے کی مجھ سے صلح ہے اور ان سے جنگ کرنے والے سے میری جنگ ہے، میں ان کے (دشمنوں کا دشمن ہوں اور ان کے دوستوں کا دوست ہوں۔ (امالی صدوق (ر

393

/

18

بشارة المصطفى ص ،

177

)-

44

-

ابن عباس حضرت

(علی

(ع) و

(فاطمہ

(ع) کے عقد کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم نے دونوں کو سینہ سے لگا کر فرمایا کہ خدایا یہ دونوں مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں... خدایا جس طرح تو نے مجھ سے رجس کو دور رکھا ہے اور مجھے پاکیزہ بنایا ہے

اسی طرح انہیں بھی طیب و طاہر رکھنا ،

- (معجم

کبیر

24

ص

134

/

362

-

22

/

412

/

1022

المصنف عبدالرزاق ،

5

/

489

/

9782

) -

- عمر بن ابی سلمہ 15

45

- عطاء بن ابی رباح نے عمر بن ابی سلمہ (پروردہ رسالت مآب) سے نقل کیا ہے کہ آیت تطہیر رسول اکرم پر ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی ہے، جب آپ نے فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و

(حسین

(ع) کو طلب کیا اور سب پر ایک چادر اوڑھادی اور

(علی

(ع) پس پشت بیٹھے تھے انہیں بھی چادر شامل کرلیا اور فرمایا خدایا یہ میرے

(اہلبیت

(ع) ہیں، ان سے رجس کو دور رکھنا اور پاک و پاکیزہ رکھنا -

جس کے بعد ام سلمہ نے فرمایا کہ یا نبی اللہ کیا میں بھی انہیں میں سے ہوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری اپنی ایک جگہ (ہے) اور تمہارا انجام بخیر ہونے والا ہے (سنن ترمذی

5

/

663

/

3787

اسدالغابہ

2

/

17

(تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع) ،

71

/

104

تفسیر طبری ،

- عمر بن الخطاب 16

- عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک نے عمر بن الخطاب سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اکرم کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں آگے آگے جارہا ہوں اور تم سب میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے والے ہو، یہ ایسا حوض ہے جس کی وسعت صنعاء سے بصریٰ کے برابر ہے اور اس میں ستاروں کے عدد کے برابر چاندی کے پیالے ہوں گے اور جب تم لوگ وارد ہو گے تو میں تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کروں گا لہذا اس کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے، یاد رکھو سب اکبر کتاب خدا ہے جس کا ایک سرا خدا کے پاس ہے اور ایک تمہارے پاس ہے، اس سے وابستہ رہنا اور اس میں کسی طرح کی تبدیلی نہ کرنا اور دوسرا ثقل میری عترت اور میری اہلبیت (ع) ہیں، خدائے لطیف و خبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں حوض کوثر تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے -

میں نے عرض کی یا

رسول اللہ یہ آپ کی عترت کون ہے

؟ تو آپ نے فرمایا میرے اہ

لبیت (ع) اولاد علی (ع) و فاطمہ

(ع) ہیں، جن میں سے نو حسین (ع) کے صلب سے ہوں گے، یہ سب ائمہ اہرار ہوں گے اور یہی میری عترت ہے جو

میرا گوشت اور میرا خون ہے۔ (کفایۃ الاثر ص

، تفسیر برہان ،

نقل از ابن بابویہ در کتاب النصوص علی الائمۃ)۔

- وائلہ بن الاسقع 17

- ابو عمار نے وائلہ بن الاسقع سے نقل کیا ہے کہ میں علی (ع) کے پاس آیا اور انہیں نہ پاسکا تو فاطمہ (ع) نے فرمایا کہ وہ رسول اکرم کے پاس انہیں مدعو کرنے گئے ہیں۔ اتنے میں دیکھا کہ حضور کے ساتھ آرہے ہیں، دونوں حضرات گھر

میں داخل ہوئے اور میں بھی ساتھ میں داخل ہو گیا ، آپ نے حسن (ع) و حسین (ع) کو طلب کرکے اپنے زانو پر بٹھایا اور فاطمہ (ع) اور ان کے شوہر کو اپنے سامنے بٹھایا اور سب پر ایک چادر ڈال دی اور آیت تطہیر کی تلاوت کرکے فرمایا کہ یہی میرے اہلبیت (ع) ہیں، خدایا میرے اہلبیت (ع) زیادہ حقدار ہیں۔ (مستدرک

3

/

159

/

4706

-

451

/

3559

)-

48

- شداد ابوعمار

ناقل ہیں کہ میں وائلہ بن الاسقع کے پاس وارد ہوا جبکہ ایک قوم وہاں موجود تھی، اچانک علی (ع) کا ذکر آگیا اور سب نے انہیں بُرا بھلا کہا تو میں نے بھی کہہ دیا ، اس کے بعد جب تمام لوگ چلے گئے تو وائلہ نے پوچھا کہ تم نے کیوں گا لیاں دیں۔ میں نے کہا کہ سب دے رہے تھے تو میں نے بھی دیدیں۔ وائلہ نے کہا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ میں نے رسول اکرم کے یہاں کیا منظر دیکھا ہے؟ میں نے اشتیاق ظاہر کیا ... تو فرمایا کہ میں فاطمہ (ع) کے گھر علی (ع) کی تلاش میں گیا تو فرمایا کہ رسول اکرم کے پاس گئے ہیں، میں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ حضور مع علی (ع) و حسن (ع) و حسین (ع) کے تشریف لائے اور آپ دونوں بچوں کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، اس کے بعد آپ نے علی (ع) و فاطمہ (ع) کو سامنے بٹھایا اور حسن (ع) و حسین (ع) کو زانو پر اور سب پر ایک چادر ڈال کر آیت تطہیر کی تلاوت فرمائی اور دعا کی کہ خدایا یہ سب میرے اہلبیت (ع) ہیں اور میرے اہلبیت زیادہ حقدار - (فضائل الصحابہ ابن حنبل

2

ص

577

مسند احمد بن حنبل ،

6

/

45

المصنف ابن ابی شیبہ، العمدۃ ،

40

/

25

معجم کبیر ،

3

/

49

/

2670

،

2669

)-

49

- شداء بن عبدالله کہتے ہیں کہ میں نے وائلہ بن الاسقع سے اس وقت سنا جب امام حسین (ع) کا سر لایا گیا اور انہوں نے اپنے غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ہمیشہ علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) سے محبت کرتا رہوں گا کہ میں نے ام سلمہ کے مکان میں حضور سے بہت سی باتیں سنی ہیں، اس کے بعد اس کی تفصیل اس طرح بیان کی کہ میں ایک دن حضرت کے پاس حاضر ہوا جب آپ ام سلمہ کے گھر میں تھے اتنے میں حسن (ع) آگئے آپ نے انہیں داہنے زانو پر بٹھایا اور بوسہ دیا ، پھر حسین (ع) آگئے اور انہیں بائیں زانو پر بٹھا کر بوسہ دیا ، پھر فاطمہ آگئیں انہیں سامنے بٹھایا اور پھر علی (ع) کو طلب کیا اور اس کے بعد سب پر ایک خیبری چادر ڈال دی اور آیت تطہیر کی تلاوت فرمائی ... تو میں نے وائلہ سے پوچھا کہ یہ رجس کیا ہے ؟ فرمایا - خدا کے بارے میں شک - (فضائل الصحابہ ابن حنبل

2

/

672

/

1149

اسد الغابہ ،

2

/

27

العمدة ،

34

/

15

)-

50

- ابوعمار

الشداد وائلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم نے

(علی

ع) کو داہنے بٹھایا اور فاطمہ (ع) کو بائیں، حسن (ع) و حسین (ع) کو سامنے بٹھایا اور سب پر ایک چادر اوڑھا کر دعا کی کہ خدایا یہ میرے اہلبیت (ع) ہیں اور اہلبیت (ع) کی بازگشت تیری طرف ہے نہ کہ جہنم کی طرف

(مسند

ابویعلی

6

/

479

/

7448

/نثر الدرا ،

236

السنن الكبرى ،

2

/

217

/

2870

) -

51

- ابوالازهر واثله بن الاسقع سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اکرم نے علی (ع) و

(فاطمہ

(ع) اور

(حسن

(ع) و حسین (ع) کو چادر کے نیچے جمع کر لیا تو دعا کی کہ خدایا تو نے اپنی صلوات و رحمت و مغفرت و رضا کو

ابراہیم اور

آل ابراہیم کے لئے قرار دیا ہے اور یہ سب مجھ سے

ہیں ان

سے ہوں لہذا اپنی صلوات و رحمت و مغفرت و رضا کو میرے اور ان کے لئے بھی قرار دیدے۔

(مناقب خوارزمی)

63

/

32

کنز العمال ،

13

/

603

/

37544

،

12

/

101

/

34186

)

(فصل سوم: اہلبیت (ع) اور مفہوم لفظ اہلبیت (ع))

52

- موسیٰ بن عبد ربہ کا بیان ہے کہ میں نے امیر المؤمنین (ع) کی زندگی میں امام حسین (ع) کو مسجد

پیغمبر میں

یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اکرم سے سنا ہے کہ میرے اہلبیت (ع) تم لوگوں کے لئے باعث امان ہیں

لہذا ان سے میری وجہ سے محبت کرو اور ان سے متمسک ہو جاؤ تا کہ گمراہ نہ ہو سکو۔

پوچھا گیا یا رسول اللہ آپ کے اہلبیت (ع) کون ہیں؟ فرمایا کہ علی (ع) اور میرے دونوں نواسے اور نو اولاد حسین (ع) جو

ائمہ معصوم اور امانتدار مذہب ہوں گے، آگاہ ہو جاؤ کہ یہی میرے اہلبیت (ع) اور میری عترت ہیں جن کا گوشت اور

خون میرا گوشت اور خون ہے۔ (کفایہ الاثر ص

171

)-

53

- امام صادق (ع) نے اپنے آباء کرام کے واسطہ سے رسول اکرم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں تمہارے درمیان دو

گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک کتاب خدا اور ایک میری عترت جو میرے اہلبیت (ع) ہیں، یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں

گئے یہاں تک کہ حوض

کوثر پر

وارد ہو جائیں اور اس حقیقت کو دو انگلیوں کو آپس میں جوڑ کر واضح کیا، جس کے بعد جابر بن عبداللہ انصاری نے اٹھ

کر دریافت کیا کہ

حضور آپ

کی عترت کون ہے؟ فرمایا علی (ع)، حسین (ع)، حسین (ع) اور قیامت تک اولاد حسین (ع) کے امام (کمال الدین ص

244

معانی الاخبار

5

/

91

)-

54

- امام

(صادق

(ع) سے ان کے آباء کرام کے واسطہ سے نقل

کیا گیا ہے

کہ امیر المؤمنین (ع) سے رسول اکرم کے اس ارشاد گرامی کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ میں دو گرانقدر چیزیں

چھوڑے جاتا ہوں ایک کتاب خدا اور ایک عترت... تو عترت سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں، حسن (ع)، حسین

(ع)، نو اولاد حسین (ع) کے امام جن کا نواں مہدی اور قائم ہوگا، یہ سب کتاب خدا سے جدا نہ ہوں گے اور نہ کتاب خدا

ان سے جدا ہوگی یہاں تک کہ رسول اکرم کے پاس حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔ (کمال الدین

240

/

64

معانی الاخبار ،

90

/

4

عیون اخبار الرضا ،

1

ص

57

/

25

-

55

- امیر المؤمنین (ع) فرماتے ہیں کہ رسول اکرم آرام فرما رہے تھے اور آپ نے اپنے پہلو میں مجھے اور میری زوجہ فاطمہ (ع) اور میرے فرزند حسن (ع) و حسین (ع) کو بھی جگہ دیدی اور سب پر ایک عبا اوڑھادی تو پروردگار نے آیت تطہیر نازل فرمادی اور جبریل نے گزارش کی کہ میں بھی آپ ہی حضرات سے ہوں جس کے بعد وہ چھٹے ہو گئے

- (خصال

(صدوق

ر) بروایت مکحول

-)

56

- امیر

(المؤمنین

ع) کا ارشاد ہے کہ رسول اکرم نے مجھے اور فاطمہ (ع) و حسن (ع) و

حسین

ع) کو ام سلمہ کے گھر میں جمع کیا اور سب کو ایک چادر میں داخل کر لیا اس کے

بعد دعا کی کہ خدایا یہ سب میرے اہلبیت (ع) ہیں لہذا ان سے رجس کو دور رکھنا اور انہیں حق طہارت کی منزل پر رکھنا ، جس کے بعد ام سلمہ نے گزارش کی کہ میں بھی شامل ہو جاؤں؟ تو فرمایا کہ تم اپنے گھر والوں سے ہو اور خیر پر ہو اور اس بات کی تین مرتبہ تکرار فرمائی (شواہد التنزیل

2

/

52

-)

57

- امیر

(المؤمنین

ع) ہی کا ارشاد ہے کہ میں رسول اکرم کے پاس ام سلمہ کے گھر میں وارد ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی اور آپ نے فرمایا

کہ یا علی (ع) یہ آیت تمہارے، میرے دونوں فرزند اور تمہاری اولاد

کے ائمہ

کے بارے میں نازل ہوئی ہے

- (

كفاية الاثر ص

156

... از عيسى بن موسى الهاشمي

) -

58

- امام حسن (ع) کا بیان ہے کہ آیت تطہیر کے نزول کے وقت رسول اکرم نے ہم سب کو جناب ام سلمہ کی خیبری چادر

کے نیچے جمع فرمایا اور دعا کی کہ خدایا یہ سب میری عترت اور میری اہلبیت (ع) ہیں

لہذا ان

سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انہیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا

- (مناقب

ابن مغازلی ص

372

(امالی طوسی ر ،

559

/

1173

مجمع البیان ،

8

/

560

بروایت

زاذان

) -

59

- امام صادق (ع) نے اپنے پدر بزرگوار اور جد امجد کے واسطہ سے امام حسن (ع) سے آیت تطہیر کی شان نزول اس

طرح نقل کی ہے کہ رسول اکرم نے مجھے، میرے بھائی ، والدہ اور والد کو جمع کیا اور جناب ام سلمہ کی خیبری چادر

کے اندر لے لیا اور یہ دعا کی کہ خدایا یہ سب میرے اہلبیت (ع) ہیں، یہ میری عترت اور میرے اہل ہیں، ان سے رجس کو

دور رکھنا اور انہیں حق طہارت کی منزل پر رکھنا ، جس کے بعد جناب ام سلمہ نے گزارش کی کہ کیا میں بھی داخل

ہوسکتی ہوں تو آپ نے فرمایا خدا تم پر رحمت نازل کرے، تم خیر پر ہو اور تمہارا انجام بخیر ہے لیکن یہ شرف صرف

میرے اور ان افراد کے لئے ہے۔

(یہ واقعہ ام سلمہ کے گھر میں پیش آیا جس دن حضور ان کے گھر میں تھے۔ (امالی طوسی ر)

564

/

2274

بروایت عبدالرحمان بن کثیر ، ینابیع المودہ

3

/

368

)-

60

- امام حسن (ع) نے اپنے اکی خطبہ میں ارشاد فرمایا ، عراق و
!الو

ہمارے بارے میں خدا سے ڈرو۔ ہم تمہارے اسیر اور مہمان ہیں ہم وہ اہلبیت (ع) ہیں جن کے بارے میں آیہ تطہیر نازل
ہوئی ہے... اور اس کے بعد اسقدر تفصیل سے خطبہ ارشاد فرمایا کہ ساری مسجد میں ہر شخص گریہ و زاری میں
مشغول ہو گیا ۔ معجم کبیر

3

ص

96

/

2761

،

مناقب ابن مغازلی

382

/

431

(تاریخ دمشق حالات اما م حسن (ع ،

180

/

304

بروایت ابی جمیلہ)-

61

- امام حسین (ع) نے مروان بن الحکم سے گفتگو کے دوران فرمایا کہ دو ر ہوجا

- تو

رجس ہے اور ہم اہلبیت (ع) مرکز طہارت ہیں، اللہ نے ہمارے بارے میں آیت تطہیر نازل کی ہے

- (مقتل

الحسین (ع) خوارزمی

1

ص

185

الفتوح ،

5

ص

17

-)

62

- ابوالدیلیم کا بیان ہے کہ اما م زین

(العابدین

ع

نے)

ایک مرد شامی سے گفتگو کے دوران فرمایا کہ کیا تو نے سورہٴ احزاب میں آیہٴ تطہیر نہیں پڑھی ہے تو اس نے کہا کہ کیا آپ وہی ہیں ؟ فرمایا بیشک (تفسیر طبری

22

/

8

)-

63

- ابونعیم نے ایک جماعت کے حوالہ سے نقل کیا ہے جو کربلا کے اسیروں کے ساتھ تھی کہ جب ہم دمشق پہنچے اور عورتوں اور قیدیوں کو بے نقاب داخل کیا گیا تو اہل شام نے کہنا شروع کیا کہ ہم نے اتنے حسین قیدی نہیں دیکھے ہیں، تم لوگ کہاں کے رہنے والے ہو تو سکیہ (ع) بنت الحسین (ع) نے فرمایا ہم آل محمد کے قیدی ہیں، جس کے بعد سب کو مسجد کے زینہ پر کھڑا کر دیا گیا اور انہیں کے درمیان حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) بھی تھے، آپ کے پاس ایک بوڑھا آدمی آیا اور کہنے لگا ، خدا کا شکر ہے کہ اس نے تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو قتل کر دیا اور فتنہ کی سینگ کاٹ دی ، اور پھر یونہی بُرا بھلا کہتا رہا ، یہاں تک کہ جب خاموش ہوا تو آپ نے فرمایا تو نے کتاب خدا پڑھی ہے ؟ اس نے کہا بے شک پڑھی ہے ! فرمایا کیا آیت مودت پڑھی ہے ؟ اس نے کہا بیشک ! فرمایا ہم وہی قرابتدار ان پیغمبر ہیں - فرمایا - کیا آیت ” آت ذا القربىٰ حقہ “ پڑھی ہے ؟ کہا بیشک ! - فرمایا ہم وہی اقربا ہیں۔ فرمایا کیا آیت تطہیر پڑھی ہے ؟ اس نے کہا بیشک ! فرمایا ہم وہی اہلبیت (ع) ہیں۔

یہ سن کر شامی نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھایا اور کہا خدایا میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور دشمنان آل محمد سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں اور ان کے قاتلوں سے برائت کرتا ہوں، میں نے قرآن ضرور پڑھا تھا لیکن سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ (حضرات وہی ہیں -) (امالی صدوق)

141

، الاحتجاج

2

/

120

، ملہوف

176

مقتل خوارزمی ،

2

ص

61

)-

64

- امام محمد باقر (ع) نے آیت تطہیر کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ آیت علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس کا نزول ام سلمہ کے گھر میں ہوا ہے جب حضور نے علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) کو جمع کر کے ایک خیبری ردا کے اندر لے لیا اور خود بھی اس میں داخل ہو کر دعا کی کہ خدایا یہ میرے اہلبیت (ع) ہیں جن کے بارے میں تو نے وعدہ کیا ہے لہذا اب ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انہیں حق طہارت کی منزل پر فائز رکھنا ، جس کے بعد ام سلمہ نے درخواست کی کہ مجھے بھی شامل فرمالیں؟ تو آپ نے فرمایا تمہارے

لئے یہ بشارت ہے کہ تمہارا انجام خیر ہے۔

اور ابوالجارود نے جناب زین بن علی (ع) بن الحسین (ع) کا یہ قول نقل کیا ہے کہ بعض جہلاء کا خیال ہے کہ یہ آیت ازواج کے بارے میں ہوئی ہے حالانکہ یہ جھوٹ اور افترا ہے، اگر مقصود پروردگار ازواج ہوتیں تو آیت کے الفاظ ”عنکن“، ”یطہرکن“ ہوتے اور کلام مونث کے انداز میں ہوتا جس طرح کہ دیگر الفاظ ایسے ہیں ”واذکرون“، ”بیوتکن“، ”تبرجن“، ”لستن“...! (تفسیر قمی

2

ص

193

)-

65

- اما م جعفر صادق (ع) نے ایک طویل حدیث میں آیہ تطہیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) تھے جنہیں رسول اکرم نے ام سلمہ کے گھر میں ایک چادر میں جمع کیا اور فرمایا کہ خدا یا ہر نبی کے اہل اور ثقل ہوتے ہیں اور میرے اہلبیت (ع) اور میرا سرمایہ یہی افراد ہیں، جس کے بعد ام سلمہ نے سوال کیا کہ کیا میں آپ کے اہل میں نہیں ہوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ بس یہی میرے اہل اور میرا سرمایہ ہیں۔ (کافی

1

/

287

(از ابوبصیر

66

- ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے امام

(صادق

! ع) سے دریافت کیا کہ آل محمد کون ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ذریت رسول

میں نے پوچھا کہ پھر اہلبیت (ع) کون ہیں؟ فرمایا ائمہ اوصیاء۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ عترت کون ہیں؟ فرمایا اصحاب کساء پھر عرض کی کہ امت کون ہے؟ فرمایا وہ مومن جنہوں نے آپ کی رسالت کی تصدیق کی ہے اور ثقلین سے تمسک کیا ہے یعنی کتاب خدا اور عترت و اہلبیت (ع) سے وابستہ رہے ہیں جن سے پروردگار نے رجس کو دور رکھا ہے اور (انہیں پاک و پاکیزہ بنایا ہے، یہی دونوں پیغمبر کے بعد امت میں آپ کے خلیفہ اور جانشین ہیں۔) (امالی صدوق ر

200

/

10

روضہ الواعظین ص

294

)-

67

- عبدالرحمان بن کنیر کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے دریافت کیا کہ آیت تطہیر سے مراد کون حضرات ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت رسول اکرم حضرت علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حضرت حسن (ع) و حسین (ع) کے بارے میں نازل ہوئی ہے، رسول اکرم کے بعد حضرت علی (ع)، ان کے بعد امام حسن (ع) اس کے بعد امام حسین (ع)۔ اس کے بعد تاویلی اعتبار سے تمام ائمہ جن میں سے امام زین العابدین (ع) بھی امام تھے اور پھر ان کی اولاد میں اوصیاء کا سلسلہ رہا جن کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت خدا کی نافرمانی ہے۔ (علل الشرائع

2

ص

205

الامامة و التبصرة ،

177

/

29

)-

68

- ريان بن الصلت کہتے ہیں کہ امام

رضا (

ع) مرو میں مامون کے دربار میں تشریف لائے تو وہاں خراسان اور عراق والوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔

یہاں تک کہ مامون نے دریافت کیا کہ عترت طاہرہ سے مراد کون افراد ہیں؟

امام رضا (ع) نے فرمایا کہ جن کی شان میں آیت تطہیر نازل ہوئی ہے، اور رسول اکرم نے فرمایا کہ میں دو گرانقدر

چیزیں چھوڑے جارہا ہوں ایک کتاب خدا اور ایک میری عترت اور میرے اہلبیت (ع) اور یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہوں

گئے جب تک حوض کوثر پر نہ وارد ہو جائیں - دیکھو خبردار اس کا خیال رکھنا کہ میرے اہل کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو

اور انہیں پڑھانے کی کوشش نہ کرنا کہ یہ تم سے زیادہ عالم اور فاضل ہیں۔ درباری علماء نے سوال اٹھادیا کہ ذرا یہ

فرمائیں کہ یہ عترت آل رسول ہے یا غیر آل رسول ہے؟ فرمایا یہ آل رسول ہی ہے لوگوں نے کہا کہ رسول اکرم سے تو یہ

حدیث نقل کی گئی ہے کہ میری امت ہی میری آل ہے اور صحابہ کرام بھی یہی فرماتے رہے ہیں کہ آل محمد امت پیغمبر

کا نام ہے جس کا انکار ممکن نہیں ہے۔

! آپ نے فرمایا ذرا یہ بتاؤ آل رسول پر صدقہ حرام ہے یا نہیں ؟ سب نے کہا بیشک

فرمایا پھر کیا امت پر بھی صدقہ حرام ہے ؟ عرض کی نہیں۔

فرمایا یہی دلیل ہے کہ امت اور ہے اور آل رسول اور ہے۔

(امالی صدوق (ر)

1

ص

422

(عیون اخبار الرضا (ع ،

1

ص

229

)-

فصل چہارم: اہلبیت (ع) پر پیغمبر اکرم کا سلام اور ان کے لئے مخصوص حکم

نماز

69

- ابوالحمراء

خادم

پیغمبر اسلام

کا بیان ہے کہ حضور طلوع فجر کے وقت خانہ

(علی

(ع) و فاطمہ (ع) کے پاس سے گذرتے تھے اور فرماتے تھے۔

السلام علیکم اہل البیت“ الصلوۃ الصلوۃ اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے ہیں۔ (اسد الغابہ

6

/

74

/

27

58

)

اسی کتاب کے صفحہ

66

پر اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے مدینہ میں قیام کے دوران چھ ماہ تک یہ منظر دیکھا ہے۔

70

- ابوالحمراء خادم پیغمبر

اکرم کا

بیان ہے کہ حضور ہر نماز صبح کے وقت دروازہ زہر

ا پر

آکر فرماتے تھے ” السلام علیکم یا اہل البیت (ع) و رحمة اللہ و برکاتہ

اور“

وہ حضرات اندر سے جوواب دیتے تھے ” وعلیکم السلام و رحمة اللہ و برکاتہ

اس“

کے بعد آپ فرماتے تھے الصلوۃ رحمکم اللہ اور یہ کہہ کر آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوالحمراء سے پوچھا کہ اس گھر میں کون کون تھا تو بتایا کہ علی (ع) - فاطمہ (ع) - حسن (ع) -

حسین (ع)۔ (شواہد التنزیل

2

/

74

/

694

)-

71

- امام علی (ع) کا بیان ہے کہ رسول

اکرم ہر

صبح ہمارے دروازہ پر آکر فرماتے

”تھے“

نماز - خدا رحمت نازل کرے۔ نماز اور اس کے بعد آیہ تطہیر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے

- (امالی

(مفید ر)

4

/

318

(امالی طوسی ر) ،

89

/

138

بشارة

المصطفی ص

264

بروایت

حارث) -

72

- امام

(صادق

ع) نے اپنے والد اور جد بزرگوار کے واسطہ سے امام حسن (ع) سے نقل کیا ہے کہ آپ نے معاویہ سے صلح کے موقع

پر حالات سے بحث کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ رسول اکرم آیہ تطہیر کے نزول کے بعد تمام زندگی نماز صبح کے وقت

ہمارے

دروازہ پر

آکر فرمایا کرتے

”تھے

نماز - خدا تم

پر رحمت

... نازل کرے - انما یرید اللہ

(امالی

طوسی ر)

)

565

/

1174

از

عبدالرحمن بن کثیر - ینابیع المودة

3

ص

386

-)

ینابیع المودة میں یہ تذکرہ بھی ہے کہ یہ کام آیت ” و امرا هلك بالصلوة“ کے نزول کے بعد ہوا کرتا تھا۔

73

- امام صادق (ع) نے اپنے آباء و اجداد کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ہر صبح کے وقت دروازہ علی (ع) و فاطمہ (ع) پر کھڑے ہو کر فرماتے تھے کہ ” تمام تعریفیں احسان کرنے والے - کرم کرنے والے - نعمتیں نازل کرنے والے اور فضل و افضال کرنے والے پروردگار کے لئے ہیں جس کی نعمتوں ہی سے نیکیاں درجہ کمال تک پہنچتی ہیں۔ وہ ہر ایک کی آواز سننے والا ہے اور سارا کام اس کی نعمتوں سے انجام پاتا ہے، اس کے احسانات ہمارے پاس بہت ہیں، ہم جہنم سے اس کی پناہ چاہتے ہیں اور صبح و شام یہی پناہ چاہتے ہیں، نماز اے اہلبیت (ع) خدا تم سے ہر رجس کو دور رکھنا چاہتا ہے اور تمہیں کمال طہارت کی منزل پر رکھنا چاہتا ہے - (امالی صدوق

124

/

14

از اسماعیل بن ابی زیاد السکونی)۔

74

- تفسیر علی بن ابراہیم میں آیت کریمہ ” و امر اہلک بالصلوة“ کے بارے میں نقل کیا گیا ہے کہ پروردگار نے خصوصیت کے ساتھ اپنے اہل کو نماز کا حکم دینے کے لئے فرمایا ہے تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آل محمد کی ایک مخصوص حیثیت ہے جو دوسرے افراد کو حاصل نہیں ہے۔

اس کے بعد جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور ہر نماز صبح کے وقت دروازہ علی (ع) و فاطمہ (ع) و حسن (ع) و حسین (ع) پر آکر فرماتے تھے ” السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ“ اور اندر سے جواب آتا تھا ” و علیک السلام یا رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

اس کے بعد آپ دروازہ کا باز و تھام کر فرمایا کرتے تھے ” الصلوۃ الصلوۃ یرحمکم اللہ “ اور یہ کہہ کر آیت تطہیر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور یہ کام مدینہ کی زندگی میں تاحیات انجام دیتے رہے۔

اور ابوالحرء خادم پیغمبر کا بیان ہے کہ میں اس عمل کا مستقل شاہد ہوں - (تفسیر طبری

22

ص/

7

درمنثور ،

6

ص

403

تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع) ص ،

60

مختصر تاریخ دمشق ،

7

/

119

کنز العمال ،

13

ص

645

شواہد التنزیل ،

2

ص

18

ينابيع المودة ،

1

ص

229

مناقب خوارزمي ،

60

فصل پنجم، تفسیر فرات کوفی ص

331

كشف الغمہ ،

1

ص

40

فصل تفسیر آل و اہل ، احقاق الحق

2

ص

501

،

562

،

3

ص

513

،

531

ص

1

/

69

،

14

ص

40

،

105

،

18

ص

359

،

382

بحار الانوار ،

35

ص

206

)-

تحقیق احادیث سلام پیغمبر اسلام

کھلی ہوئی بات ہے کہ اس واقعہ کو اکابر محدثین نے مختلف شخصیات کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور اس طرح یہ واقعہ تاریخی مسلمات میں شامل ہے جس میں کسی شک اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

(اس سلسلہ میں جن شخصیات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ان میں خود اہلبیت علیہم السلام شامل ہیں) امالی صدوق (ر

1

ص

429

عیون اخبار الرضا ،

1

ص

240

ینابیع المودة ،

2

ص

59

مقتل خوارزمی ،

1

ص

67

تفسیر فرات کوفی ص ،

339

-

صحابہ کرام میں ابوسعید خدری ہیں۔(درمنثور

6

ص

606

المعجم الكبير ،

3

ص

56

/

2671

،

2674

مناقب خوارزمی ،

60

ص

280

شواہد التنزیل ،

2

ص

46

مجمع البیان ،

7

ص

59

)-

انس بن مالک ہیں اور عبداللہ بن عباس ہیں - (درمنثور

6

ص

606

احقاق الحق ،

9

ص

56

)-

اس کے بعد یہ مسئلہ کہ یہ واقعہ کتنی مرتبہ پیش آیا ہے۔؟ اس سلسلہ میں تین طرح کی روایات ہیں۔

قسم اول! وہ روایات جن میں روزانہ سرکار دو عالم کا یہ طرز عمل نقل کیا گیا ہے کہ جب نماز صبح کے لئے مسجد کی طرف تشریف لے جاتے تھے تو علی (ع) و فاطمہ (ع) کے دروازہ پر کھڑی ہو کر سلام کر کے ، آیت تطہیر کی تلاوت فرما کر انہیں قیام نماز کی دعوت دیا کرتے تھے۔

قسم دوم ! وہ روایات ہیں جن میں راوی نے متعدد بار اس عمل کے مشاہدہ کا ذکر کیا ہے۔ (در منثور

6

ص

606

تفسیر طبری ،

22

/

6

تاریخ کبیر ،

8

ص

725

امالی طوسی

251

،

447

شواہد التنزیل ،

2

ص

81

/

700

-

قسم سوم ! وہ روایات ہیں جن میں روزانہ کے معمول کا ذکر نہیں ہے بلکہ معینہ ایام کا ذکر ہے اور یہ بات قسم اول سے مختلف ہے، معینہ ایام کے بارے میں بھی بعض روایات میں

40

دن کا ذکر ہے۔ (در منثور

6

ص

606

مناقب خوارزمی ص ،

60

/

28

(مالی صدوق (ر ،

1

ص

429

)-

بعض روایات میں ایک ماہ کا ذکر ہے۔ (اسدالغابہ

5

ص

381

/

5390

مسند ابوداؤد طیالسی ص

274

)-

بعض روایات میں چھ ماہ کا ذکر ہے۔ (تفسیر طبری

22

ص

6

درمنثور ،

6

ص

606

ینابیع المودة

2

ص

119

نخائر العقبیٰ ص ،

24

العمدة ص ،

45

-

بعض روایات میں آٹھ ماہ کا ذکر ہے۔ (درمنثور

6

ص

606

کفاية الطالب ص

377

)-

بعض روایات میں

9

ماہ کا ذکر ہے۔ (مناقب خوارزمی

60

/

29

مشکل الآثار

1

ص

337

العمدة ،

41

/

27

نخائر العقبیٰ ص ،

-

کھلی ہوئی بات ہے کہ پہلی اور دوسری قسم میں کسی طرح کا تضاد نہیں ہے اور انہیں دونوں قسموں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ قسم سوم کی تمام روایات اگر اپنی اصلی حالت پر باقی ہیں اور ان میں کسی طرح کی تحریف نہیں ہوئی ہے تو ان کا مقصد بھی افراد کے مشاہدہ کا تذکرہ ہے۔ اعداد کا محدود کر دینا نہیں ہے جو بات عقل و منطق کے مطابق ہے کہ ہر شخص کا مشاہدہ الگ الگ ہوسکتا ہے۔

جس کا مقصد یہ ہے کہ رسول اکرم لفظ اہل البیت (ع) اور لفظ اہل کی وضاحت کے لئے ایک مدت تک روزانہ نماز صبح کے وقت در علی (ع) وفاطمہ (ع) پر آکر انہیں اہل البیت (ع) کہہ کر سلام کیا کرتے تھے اور آیت تطہیر کی تلاوت کر کے نماز کی دعوت دیا کرتے تھے اور دنوں کا اختلاف صرف رایوں کے مشاہدہ کا فرق ہے، اس سے اصل عدد کے انحصار کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

البتہ بعض روایات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس عمل کا آیت تطہیر سے نہیں بلکہ آیت ”و امراہلک بالصلوة“ سے تعلق تھا جیسا کہ ابوسعید خدری سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور آیت نماز کے نزول کے بعد آٹھ ماہ تک در فاطمہ (ع) پر آکر فرمایا کرتے تھے ”الصلوة رحمکم اللہ اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (در منثورہ ص

اخراج ابن مردویہ ، ابن عساکر، ابن النجار)۔ ،

جس کے بارے میں علامہ طباطبائی نے فرمایا ہے کہ اس روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آیت ”و امر اہلک بالصلوة“ مدینہ میں نازل ہوئی ہے ، حالانکہ یہ کہنے والا کوئی نہیں ہے لہذا واقعہ کا تعلق آیت تطہیر سے ہے آیت نماز سے نہیں ہے۔۔۔ مگر یہ کہ اس واقعہ کی اس طرح تاویل کی جائے کہ آیت مکہ میں نازل ہوئی تھی لیکن حضور نے عمل مدینہ میں کیا ہے جو بات الفاظ روایات سے کسی طرح بھی ہم آہنگ نہیں ہے۔ (تفسیر المیزان

(فصل پنجم: عدد ائمہ اہلبیت (ع)

- جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرم سے جمعہ کے دن ”رجمِ اسلمی کی شام“ یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ دین یونہی قائم رہے گا جب تک قیامت نہ آجائے یا تم پر میرے بارہ خلفاء قائم رہے گا جب تک قیامت نہ آجائے یا تم پر میرے بارہ خلفاء نہ گذر جائیں جو سب کے سب قریش سے ہوں گے۔ (صحیح مسلم

/

/

/

20869

مسند ابویعلیٰ ،

6

/

473

/

7429

- آخر الذکر دونوں روایات میں ”یا“ کے بجائے ”اور“ کا ذکر کیا گیا ہے۔

76

- جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم کو یہ کہتے سنا ہے کہ امت کے بارہ امیر ہوں گے، اس کے بعد کچھ اور فرمایا جو میں سن نہیں سکا تو میرے والد نے فرمایا کہ وہ کلمہ یہ تھا کہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔ (صحیح بخاری

6

/

2640

/

6796

) -

77

- جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول

اکرم کو یہ

فرماتے سنا ہے کہ یہ امر دین یونہی چلتا رہے

گا جب

تک بارہ افراد کی حکومت رہے گی اس کے بعد کچھ اور فرمایا جو میں نے سن سکا تو والد سے دریافت کیا اور انہوں نے بتایا

”کہ

کلہم من قریش

فرمایا“

تھا۔

(صحیح

مسلم

3

ص

1452

خصال

473

/

27

) -

78

- جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ حضور نے فرمایا کہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے، اس کے بعد کچھ اور فرمایا جو میں نہ سمجھ سکا اور قریب والے سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ ”کلہم من قریش“ کہا تھا۔ (سنن ترمذی

4

ص

501

/

2223

مسند ابن حنبل ،

7

/

430

/

20995

)-

79

- جابر بن

!سمرہ

میں نے رسول اکرم کی زبان سے سنا کہ اسلام بارہ خلفاء تک باعزت رہے گا، اس کے بعد کچھ اور فرمایا جو میں نہ سمجھ سکا تو والد سے دریافت کیا اور انہوں نے فرمایا کہ ”کلہم من قریش“ فرمایا تھا۔ (صحیح مسلم

3

ص

1453

مسند ابن حنبل ،

7

/

412

/

20882

سنن ابی داؤد ،

4

/

106

/

4280

)-

80

- ابوجحیفہ کا بیان ہے کہ میں اپنے چچا کے ساتھ رسول اکرم کی خدمت میں تھا جب آپ نے فرمایا کہ میرے امت کے

امور درست رہیں گے یہاں تک کہ بارہ خلیفہ گذر جائیں، اس کے بعد کچھ اور فرمایا جو میں نہ سن سکا تو میں نے چچا سے دریافت کیا جو میرے سامنے کھڑے تھے تو انہوں نے بتایا کہ کلہم من قریش فرما یا تھا۔ (مستدرک

716

/

6589

المعجم الكبير ،

22

/

120

/

308

تاریخ کبیر ،

8

/

411

/

5320

(امالی صدوق) ر ،

255

/

8

)-

81

- جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ یہ امر دین تمام نہ ہوگا جب تک بارہ خلیفہ نہ گذر جائیں، اس کے بعد کچھ اور فرمایا جو میں سمجھ نہ سکا تو اپنے والد سے دریافت کیا اور انہوں نے بتایا کہ آپ نے کلہم من قریش فرمایا

تھا (تاریخ

واسط ص

98

خصال ص ،

1670

) -

82

- جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اکرم کے پاس تھا جب آپ سے یہ ارشاد سنا کہ میرے بارہ خلیفہ ہوں گے ، اس کے بعد آپ کی آواز دھیمی ہو گئی اور میں نہ سن سکا تو بابا سے دریافت کیا کہ یہ دھیرے سے کیا فرمایا تھا تو

انہوں نے

بتایا

کہ

كلهم من بني هاشم

فرمایا“

تھا

- (ینایع

المودة

3

ص

290

احقاق الحق ،

13

ص

30

-)

83

- مسروق کا بیان ہے کہ یہ سب عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے اور وہ قرآن پڑھا رہے تھا کہ ایک شخص نے

دریافت

”کرلیا

یا ابا عبدالرحم

!ان

کیا آپ نے کبھی حضور سے دریافت کیا ہے کہ اس امت میں کتنے خلفاء حکومت کریں گے ! تو ابن مسعود نے کہا کہ

جب سے میں عراق سے آیا ہوں آج تک

کسی نے یہ سوال نہیں کیا لیکن تم نے پوچھ لیا ہے تو سنو ! میں نے حضور سے دریافت کیا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا

بارہ - جتنے بنی اسرائیل کے نقیب تھے - (مسند ابن حنبل

2

ص

55

/

3781

مستدرک ،

4

ص

546

/

8529

-)

84

-ابوسعید نے امام (ع) باقر کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا کہ میری اولاد میں بارہ نقیب پیدا ہوں گے

جو سب کے سب طیب و طاہر اور خدا کی طرف سے صاحبان فہم اور محدث ہوں گے، ان کا آخری حق کے ساتھ قیام

کرنے والا ہوگا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح ظلم و جور سے بھری ہوگی

- (کافی

1

ص

534

/

18

) -

85

- ابن عباس نے ”والسما ذات البروج“ کی تفسیر میں رسول اکرم سے نقل کیا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ سماء میری ذات ہے اور بروج میرے اہلبیت (ع) اور میری عترت کے ائمہ ہیں جن کے اول علی (ع) ہیں اور آخر مہدی ہوں گے اور کل کے کل

12

ہوں گے - (ینابیع المودة

3

ص

254

)-

86

- امام باقر (ع) نے اپنے والد کے والد کے حوالہ سے امام حسین (ع) سے نقل کیا ہے کہ میں اپنے برادر امام حسن (ع) کے ساتھ جد بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ہم دونوں کو زانو پر بٹھالیا اور بوسہ دے کر فرمایا کہ میرے ماں باپ قربان ہوجائیں تم جیسے صالح اماموں پر خدا نے تمہیں میری اور علی (ع) و فاطمہ (ع) کی نسل میں منتخب قرار دیا ہے اور اے حسین (ع) تمہارے صلب سے نواماموں کا انتخاب کیا ہے جن میں کانواں قائم ہوگا اور سب کے سب فضل و منزلت میں پیش پروردگار ایک جیسے ہوں گے - (کمال ادین

269

/

12

از ابوحمزہ ثمالی) -

87

- امام (ع) باقر ہی سے نقل کیا گیا ہے کہ آل محمد کے بارہ امام سب کے سب وہ ہوں گے جن سے ملائکہ باتیں کریں گے اور سب اولاد

رسول اور

اولاد علی (ع) میں ہوں گے، والدین سے مراد رسول اکرم اور حضرت

(علی

(ع) ہی ہیں۔

(کافی

1

ص

525

من لا يحضره الفقيه ،

4

/

179

/

5406

، خصال ص ،

466

، عيون اخبار الرضا ص ،

40

(امالی صدوق (ر

97

، کمال الدين ص ،

206

، ارشاد ،

2

ص

345

، كفاية الاثر ،

69

از انس بن مالک ص

143

، از امام علی (ع) ص ،

187

از عائشه ص

193

از جناب فاطمه (ع) ص

180

از ام سلمه ص

244

از امام باقر (ع) ، اعلام الورى ص

361

، الغيبة طوسی (ر) ص ،

92

(احتجاج طبرسی (ر ،

1

ص

169

کامل الزيارات ص

52

روضة الواعظين ص ،

115

كتاب سليم بن قيس الهلالي ،

2

ص

616

اليقين ابن طاؤس ص ،

244

فرائد السمطين ،

2

ص

329

بشارة المصطفى ص ،

192

اختصاص ص ،

233

جامع الاخبار ص ،

61

احقاق الحق ،

2

ص

353

4

ص

103794

-

356

،

5

ص

493

7

ص

477

،

13

ص

1

-

74

،

19

ص

628

،

20

ص

538

-

(تحقیق احادیث عدد ائمہ ع)

ان احادیث کا مضمون

75

ء سے

83

ء تک اہل سنت کے مصادر سے نقل کیا گیا ہے اور انہیں احادیث کا تذکرہ شیعہ مصادر میں بھی پایا جاتا ہے۔ شیخ صدوق (ر) نے خصال میں اس مضمون کی

32

احادیث کا تذکرہ کیا ہے جس طرح کہ مسند احمد بن حنبل میں جابر بن سمرہ سے تیس روایتیں نقل کی گئی ہیں اور اس ، طرح اصل مضمون متفق علیہ ہے اور تفصیلات کا اختلاف غالباً سیاسی مقاصد کے تحت پیدا کیا گیا ہے۔

جہاں بعض روایات میں لفظ بعدی حذف کر دیا گیا ہے۔

بعض میں لفظ کو امیر سے بدل دیا گیا ہے۔

#

بعض میں خلیفہ کے بجائے قَیْم یا ملک کہا گیا ہے۔ (معجم کبیر

2

ص

196

/

1794

، خصال ص)،

471

/

19

-

بعض میں قیامت تک اسلام کے مسائل کو بارہ خلفاء سے مربوط کیا گیا ہے اور بعض میں قیامت کا ذکر نکال دیا # گیا ہے۔

بعض میں مصالح امت کو خلفاء کی ولایت سے مربوط کیا گیا ہے اور بعض میں اس نکتہ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

بعض روایات میں اسلامی سماج کے جملہ معاملات کو ان حضرات کی ولایت سے متعلق کیا گیا ہے اور بعض میں اس

کے بیان سے پہلو تہی کی گئی ہے۔

اور اس طرح مختلف سیاسی حالات نے مختلف طرح کی ترمیم کرا دی ہے لیکن مجموعی طور پر دو باتوں پر اتفاق پایا # جاتا ہے۔

1

- سرکار

دو

(عالم

ع) نے ان افراد کی تعیین کردی ہے جو ایک طویل مدت تک اسلامی قیادت کی اہلیت رکھتے ہیں۔

2

- جن ائمہ کی قیادت کو سرکار دو عالم کی تائید حاصل ہے۔ ان کی تعداد بارہ ہے، نہ کم ہے اور نہ زیادہ۔

اور اس طرح روایات شیعہ کو دیکھنے کے بعد یہ حقیقت اور واضح تر ہو جاتی ہے کہ ان حضرات نے ائمہ کے اسماء گرامی اور ان کے جملہ صفات و کمالات کا بھی تذکرہ کیا ہے جس کی وضاحت کا ایک تذکرہ ص

84

سے

87

تک ہو چکا ہے اور ایک تذکرہ آئندہ فصل میں کیا جائے گا۔

اس کے بعد اس نکتہ کا اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ سرکار دو عالم (ع) نے یہ بات حجة الوداع کے موقع پر ارشاد فرمائی ہے۔ (مسند ابن حنبل

7

ص

405

/

20840

)-

اور میدان عرفات یا منیٰ میں فرمائی ہے یا دونوں جگہ تکرار فرمائی ہے۔ (مسند ابن حنبل

7

ص

429

/

20991

)-

اور یہی وہ مواقع ہیں جہاں حدیث ثقلین کا بھی تذکرہ فرمایا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ قریش سے مراد یہی ائمہ اہلبیت (ع) ہیں جیسا کہ امیر المؤمنین (ع) نے اپنے خطبہ ص

144

میں فرمایا ہے کہ ائمہ قریش بنی ہاشم ہی میں پیدا ہوئے ہیں اور ان کے علاوہ یہ منصب کسی کے لئے نہیں ہے اور نہ کسی قبیلہ میں ایسے صالح حکام پیدا ہو سکتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ روایات میں ان خلفاء کے اوصاف و کمالات کے تذکرہ کا نظر انداز کر دینا صرف سیاسی مصالح کی بنیاد پر تھا جس کی وضاحت اس نکتہ سے بھی ہو سکتی ہے کہ بارہ خلفاء ائمہ اہلبیت (ع) کے علاوہ اور کسی مقام پر پیدا نہیں ہوئے ہیں اور اگر اس نکتہ کو بعد تواتر نقل ہونے والی حدیث ثقلین سے جوڑ دیا جائے تو بات واضح ہو جاتی

ہے اور مزید ثابت ہوجاتی ہے کہ سرکار دو عالم نے مستقبل کی قیادت کے جملہ علامات اور نشانات کا تذکرہ کردیا تھا اور کسی طرح بھی مسئلہ کو مشتتبہ نہیں رہنے دیا تھا۔

اور بعض علماء محققین نے اس حقیقت کو اس طرح بھی واضح کیا ہے کہ ائمہ قریش سے مراد ”خلفاء راشدین“ کو لیا جائے تو ان کی تعداد بارہ سے کم ہے اور ان میں خلفاء بنی امیہ کو جوڑ لیا جائے تو یہ عدد بارہ سے کہیں زیادہ ہوجاتا ہے اور ان میں خلافت کی صلاحیت بھی نہیں تھی کہ عمر بن عبدالعزیز کے علاوہ سب ظالم اور نالائق تھے اور ایسا انسان خلیفہ رسول نہیں ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کا شمار بنی ہاشم میں نہیں ہوتا ہے اور بعض روایات میں بنی ہاشم کی تصریح موجود ہے۔

یہی حال اس وقت ہوگا جب ان خلفاء سے مراد خلفاء بنی عباس کو لے لیا جائے کہ ان کی تعداد بھی بارہ سے زیادہ ہے اور ان کے کردار میں بھی ظلم و ستم کی کوئی کم نہیں ہے اور انہوں نے یہ آیت مودت کی کوئی پرواہ کی ہے اور نہ حدیث کساء کی۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ خلفاء قریش سے مراد صرف ائمہ اہلبیت (ع) ہیں جو اپنے زمانہ میں سب سے اعلم، افضل، اکمل، اورع، اتقی، اکمل و اجمل تھے، نہ نسب میں کوئی ان کا جیسا بلند اور نہ حسب میں کوئی ان سے افضل و برتر، یہ خدا کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مقرب اور رسول اکرم سے سب سے زیادہ قریب تر تھے۔

اس حقیقت کی تائید حدیث ثقلین اور دیگر احادیث صحیحہ سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

ملاصدرا علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ خلفاء قریش کی روایات برادران اہلسنت کے صحاح اور اصول میں موجود ہے اور ان کی سندیں بھی مذکور ہیں اور ان کے علاوہ وہ صحاح و مسانید کی روایات بھی ہیں جن میں اس حقیقت کا ذکر کیا گیا ہے کہ میرے بعد ائمہ میری عترت سے ہوں گے۔

ان کی تعداد نقباء بنی اسرائیل کے برابر ہوگی اور نوحسین (ع) کے صلب سے ہوں گے، جنہیں پروردگار نے میرے علم و فہم کا وارث بنایا ہے اور ان کا نواں مہدی ہوگا۔

اور پھر صحاح ستہ میں یہ روایات بھی ہیں کہ مہدی میری عترت میں اولاد فاطمہ (ع) میں ہوگا اور ہ ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا اور دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک عرب میں میرے اہلبیت (ع) میں سے وہ شخص حکومت نہ کرے جس کا نام میرا نام ہوگا۔

یا اگر عمر دنیا میں ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو پروردگار اس دن کو طول دے گا یہاں تک کہ میری نسل سے اس شخص کو بھیج دے جس کا نام میرا نام ہوگا اور ہ ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

چنانچہ شارح مشکوٰۃ نے بھی لکھا ہے کہ اس قسم کی روایات سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ خلافت صرف قریش کا حصہ ہے اور ان کے علاوہ کسی اور کے لئے نہیں ہوسکتی ہے اور یہ حکم رہتی دنیا تک جاری رہے گا چاہے دو ہی افراد باقی رہ جائیں۔

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی عقل میں فتور اور آنکھ میں اندھاپن نہیں ہے تو وہ اس حقیقت کا بہر حال اعتراف کرے گا کہ رسول اکرم کے بعد ان کے خلفاء یہی بارہ امام ہیں جو سب قریش سے ہیں، انہیں سے دین کا قیام اور اسلام کا استحکام ہے اور یہ عدد اور یہ اوصاف و کمالات ائمہ اثنا عشر کے علاوہ کہیں نہیں پائے جاتے ہیں لہذا یہی سرکار دو عالم کے خلفاء و اولیاء ہیں اور انہیں کا قیام دنیا تک رہنا ضروری ہے کہ زمین حجت خدا سے خالی نہیں ہوسکتی ہے۔

(فصل ششم: اسماء ائمہ اہلبیت (ع))

- جابر بن عبداللہ انصاری نقل کرتے ہیں کہ میں جناب فاطمہ (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے ایک تختی رکھی تھی جس میں آپ کی اولاد کے اولیاء کے نام درج تھے چنانچہ میں نے کل بارہ نام دیکھے جن میں سے ایک قائم تھا اور تین محمد تھے اور چار علی (ع)۔ (الفقیہ

ان تمام روایات کے راوی ابوالجارود ہیں جنہوں نے امام باقر (ع) سے نقل کیا ہے اور کافی میں چار علی (ع) کے بجائے (تین کا ذکر ہے اور یہ اشتباہ ہے یا اس سے مراد اولاد فاطمہ کے علی ہیں کہ وہ بہر حال تین ہی ہیں اگرچہ اس طرح اولاد فاطمہ (ع) کے اولیاء کے اولیاء بارہ نہیں ہیں بلکہ گیارہ ہی ہیں اور ایک مولائے کائنات ہیں واللہ اعلم - جوادی۔

بن یزید الجعفی کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری کی زبان سے سنا ہے کہ جب آیت اولی الامر نازل ہوئی تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے خدا و رسول کو پہچان بھی لیا اور ان کی اطاعت بھی کی تو یہ اولی الامر کون ہیں جن کی اطاعت کو آپ کی اطاعت کے ساتھ ملادیا گیا ہے؟ تو فرمایا کہ جابر! یہ سب میرے خلفاء اور میرے بعد مسلمانوں کے ائمہ ہیں جن میں سے اول علی (ع) بن ابی طالب (ع) ہیں، اس کے بعد حسن (ع) پھر حسین (ع) پھر علی (ع) بن الحسین (ع) پھر محمد بن علی (ع) جن کا نام توریت میں باقر (ع) ہے اور اے جابر عنقریب تم ان سے ملاقات کرو گے اور جب ملاقات ہو جائے تو میرا سلام کہہ دینا۔ اس کے بعد جعفر (ع) بن محمد (ع) - پھر موسیٰ بن جعفر (ع) ، پھر علی (ع) بن موسیٰ^۱ (ع) ، پھر محمد (ع) بن علی (ع) پھر علی (ع) بن محمد ، پھر حسن (ع) پھر میرا ہمنام و ہم کنیت جو زمین میں خدا کی حجت اور بندگان خدا میں بقیۃ اللہ ہوگا یعنی فرزند حسن (ع) بن علی (ع) ، یہی دو ہوگا جسے پروردگار مشرق و مغرب پر فتح عنایت کرے گا اور اپنے شیعوں سے اس طرح غائب رہے گا کہ اس غیبت میں ایمان پر صرف وہی افراد قائم رہ جائیں گے جن کے دل کا پروردگار نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہوگا۔ (کمال الدین

/

3

مناقب ابن شہر آشوب ،

1

ص

282

کفاية الاثر ص ،

53

)-

90

- جابر بن عبداللہ انصاری کا بیان ہے کہ جندل بن جنادہ بن جبیر الیہودی رسول

اکرم کی

خدمت میں حاضر ہوا اور ایک طویل گفتگو کے دوران عرض کی کہ خدا کے رسول ذرا اپنے اوصیاء کے بارے

میں باخبر

کریں تا کہ میں ان سے متمسک رہ سکوں۔ تو فرمایا کہ میرے اوصیاء بارہ ہوں گے۔ جندل

نے عرض

کی کہ یہی تو میں نے توریت میں پڑھا ہے لیکن ذرا ان کے نام

تو ارشاد

فرمائیں؟

فرمایا اول سید الاوصیاء ابوالائمہ علی (ع) اس کے بعد ان کے دو فرزند حسن (ع) و حسین (ع) ، دیکھو ان سب متمسک رہنا

اور خبردار تمہیں جاہلوں کا جھل دھوکہ میں نہ مبتلا کر دے۔ اس کے بعد جب علی بن الحسین (ع) کی ولادت ہوگی تو

تمہاری زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا اور تمہاری آخری غذا دودھ ہوگی۔

جندل نے کہا کہ حضور میں نے توریت میں ایلیا۔ شبر، شبیر پڑھا ہے، یہ تو علی (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) ہو گئے

تو ان کے بعد والوں کے اسماء ہیں؟ فرمایا حسین (ع) کے بعد ان کے فرزند علی (ع) جن کا لقب زین العابدین (ع) ہوگا۔

اس کے بعد ان کے فرزند محمد (ع) جن کا لقب باقر (ع) ہوگا۔ اس کے بعد ان کے فرزند محمد (ع) جن کا لقب تقی (ع) و

زکی ہوگا، اس کے بعد ان کے فرزند علی (ع) جن کا لقب نقی (ع) اور ہادی (ع) ہوگا، اس کے بعد ان کے فرزند حسن (ع)

جن کا لقب عسکری (ع) ہوگا، اس کے بعد ان کے فرزند محمد (ع) جن کا لقب مہدی (عج) ، قائم (عج) ہوگا، جو پہلے

غائب ہوں گے پھر ظہور کریں گے اور ظہور کے بعد ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے،

خوشا بحال ان کا جو ان کی غیبت میں صبر کرسکیں اور ان کی محبت پر قائم رہ سکیں یہی وہ افراد ہیں جن کے بارے میں

پروردگار کا ارشاد ہے کہ یہ حزب اللہ میں اور حزب اللہ کامیاب ہونے والا ہے اور یہی وہ متقین ہیں جو غیبت پر ایمان

رکھنے والے ہیں (ینابیع المودة

2

ص

283

/

2

)-

91

- ابن

عباس کا بیان ہے کہ ایک یہودی رسول

اکرم کی

خدمت میں حاضر ہوا جسے نعتل کہا جاتا تھا اور اس نے کہا کہ یا محمد میرے دل میں کچھ شبہات ہیں، ان کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں... ذرا یہ فرمائیے کہ آپ کا وصی کون ہوگا ، اس لئے کہ پر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے جس طرح ہمارے پیغمبر موسیٰ بن عمران نے یوشع بن نون کو

اپنا وصی

نامزد کیا تھا۔؟ فرمایا کہ میرا وصی اور میرے بعد میرا خلیفہ علی (ع) بن ابی طالب (ع) ہوگا اور ان کے بعد میرے دونوں

سے حسن (ع) و حسین (ع) ہوں گے، اس کے بعد صلب حسین (ع) سے نو ائمہ اہرار ہوں گے۔

اس نے کہایا محمد! ذرا ان کے نام بھی ارشاد فرمائیں؟ فرمایا کہ حسین (ع) کے بعد ان کے فرزند علی (ع) ، ان کے بعد ان

کے فرزند محمد (ع) ، ان کے بعد ان کے فرزند جعفر (ع)... جعفر (ع) کے بعد ان کے فرزند موسیٰ (ع)... موسیٰ (ع) کے بعد

ان کے فرزند علی (ع) ، علی (ع) کے بعد ان کے فرزند محمد (ع) ، محمد (ع) کے بعد ان کے فرزند علی (ع) ، علی (ع) کے

بعد ان کے فرزند حسن (ع) ، اس کے بعد حجت بن الحسن (ع) یہ کل بارہ امام ہیں جن کا عدد بنیاسرائیل کے نقیبوں کے

برابر ہے۔

اس نے دریافت کیا کہ ان سب کی جنت میں کیا جگہ ہوگی؟ فرمایا میرے ساتھ میرے درجہ ہیں۔ (فرائد السمطين

2

ص

133

،

134

/

430

)-

92

- نضر بن سوید نے عمرو بن ابی المقدام سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام جعفر

(صادق

(ع) کو میدان عرفات میں

دیکھا کہ لوگوں کو باواز بلند پکار رہے ہیں اور فرما رہے ہیں ایہا

الناس!

رسول اکرم قوم کے قائد تھے ، ان کے بعد علی (ع) بن ابی طالب (ع) تھے، اس کے بعد حسن (ع) پھر حسین (ع) پھر علی

(ع) بن الحسین (ع) پھر محمد (ع) بن علی (ع) اور پھر میں ہوں اور یہ باتیں چاروں طرف رخ کر کے تین مرتبہ دہرائی۔ (کافی

1

ص

286

عیون اخبار الرضا ،

1

ص

40

الفقیہ ،

4

ص ،

180

/

5408

كمال الدين ،

1

ص

250

،

285

الغيبته النعماني ص ،

57

مناقب ابن المغازلي ص ،

304

احقاق الحق ،

4

ص

83

،

13

ص

49

كفاية الاثر ص ،

149

،

150

،

177

،

264

300

،

306

-

فصل اول: قيمت معرفت

(فصل دوم : عظمت اہلبیت (ع)

فصل سوم : تنبيه بر عدم معرفت

فصل چہارم: منزلت اہلبیت (ع) روز قیامت

(فصل اوّل: قیمت معرفت اہلبیت (ع)

93

- رسول اکرم - جس شخص کو پرورگار نے میرے اہلبیت (ع) کی معرفت اور محبت کی توفیق دید گویا اس کے لئے تمام خیر جمع کر دیا

- (

امالی

(صدوق

ر)

383

/

9

بشارة المصطفى ص ،

186

-)

94

- رسول اکرم- معرفت آل محمد جہنم سے نجات

کا وسیلہ

ہے اور حب آل محمد صراط سے گزرنے کا ذریعہ ہے اور ولایت آل محمد عذاب الہی سے امان ہے

- (ینابیع

المودة

1

ص

78

/

16

فرائد السمطين ،

2

ص

257

احقاق الحق ،

18

/

496

-

9

/

494

-)

- سلمان فارسی میں رسول

اکرم کی

خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ پروردگار نے ہر نبی اور رسول کے لئے بارہ نقیب معین فرمائے ہیں تو میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ قربان۔ ان بارہ کی معرفت کا فائدہ کیا ہے؟ فرمایا سلمان ! جس نے ان کی مکمل معرفت حاصل کر لی اور اقتدا کر لی کہ ان کے دوست سے محبت کی اور دشمن سے بیزاری اختیار کی وہ خدا کی قسم ہم سے ہوگا اور وہیں وارد ہوگا جہاں ہم وارد ہوں گے اور وہیں رہے گا جہاں ہم رہیں گے۔ (بحار الانوار

53

/

142

-

162

،

25

ص

6

،

9

)-

96

- امیر المومنین (ع) ، خوش بخت ترین انسان وہ ہے جس نے ہمارے فضل کو پہچان لیا اور ہمارے ذریعہ خدا کا قرب اختیار کیا اور ہماری محبت میں اخلاص پیدا کیا اور ہماری دعوت پر عمل کیا اور ہمارے روکنے سے رک گیا ، یہی شخص ہم سے ہے اور جن میں ہمارے ساتھ ہوگا

- (غرر

الحکم ص

3297

) -

97

-

(امام

(ع) صادق کا بیان ہے کہ امام حسین (ع) اپنے اصحاب کے مجمع میں آئے اور فرمایا کہ پروردگار نے بندوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ اسے پہچانیں اس کے بعد جب پہچان لیں گے تو عبادت بھی کریں گے اور جب اس کی عبادت کریں گے تو اغیار کی عبادت سے بے نیاز ہوجائیں گے۔

ایک شخص نے عرض کی کہ معرفت خدا کا مفہوم اور وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا ہر زمانہ کا انسان اس دور کے اس امام کی معرفت حاصل کرے جس کی اطاعت واجب کی گئی ہے (اور اس کے ذریعہ پروردگار کی معرفت حاصل کرے) (علل

الشرائع

9

/

1

ز سلمہ بن عطاء ، کنز الفوائد

1

ص

328

احقاق الحق ،

11

/

594

)-

98

- امام

(باقر

ع

)!

خدا کو وہی شخص پہچان سکتا ہے اور اس کی عبادت کر سکتا ہے جو ہم اہلبیت (ع) میں سے زمانہ کے امام کی معرفت حاصل کر لے۔ (کافی

1

/

181

از جابر)-

99

- زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے امام

(صادق

(ع) سے عرض کیا کہ ذرا معرفت امام کے بارے میں فرمائیں کہ کیا یہ تمام مخلوقات پر واجب ہے ؟ فرمایا کہ پروردگار نے حضرت محمد کو تمام عالم انسانیت کے لئے رسول اور تمام مخلوقات کے لئے اپنی حجت بنا کر بھیجا ہے لہذا جو شخص بھی اللہ اور رسول اللہ پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق اور ان کا اتباع کرے اس پر امام اہلبیت (ع) کی معرفت بہر حال واجب ہے۔ (کافی

1

ص

180

/

3

)-

100

-

!سالم

میں نے امام محمد باقر (ع) سے اس آیت کریمہ کے بارے میں سوال کیا ” ہم نے اپنی کتاب کا وارث اپنے منتخب بندوں کو قرار دیا ہے جن میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں، بعض درمیانی راہ پر چلنے والے ہیں اور بعض

نیکوں کے ساتھ سبقت کرنے والے ہیں ” کہ ان سب سے مراد کون لوگ ہیں؟“

فرمایا سبقت کرنے والا امام ہوتا ہے، درمیانی راہ پر چلنے والا اس کا عارف ہوتا ہے اور ظالم اس کی معرفت سے محروم شخص ہوتا ہے۔ (کافی

1

ص

214

/

1

)-

101

-

!زرعہ

میں نے امام صادق (ع) سے عرض کی کہ معرفت کے بعد سب سے عظیم عمل کونسا ہے؟ فرمایا معرفت کے بعد نماز کے ہم پہلہ کوئی عمل نہیں ہے اور معرفت و نماز کے بعد زکوٰۃ کے برابر کوئی کام نہیں ہے اور ان تینوں کے بعد روزہ جیسا کوئی عمل نہیں ہے اور روزہ کے بعد حج جیسا کوئی عمل نہیں ہے لیکن یہ یاد رکھنا کہ ان سب اعمال کا آغاز و (انجام ہم اہلبیت (ع) کی معرفت ہے اور اس کے بغیر کسی شے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ (امالی طوسی ر

694

/

1478

)-

102

- امام صادق (ع) فرماتے ہیں کہ ہم وہ ہیں جن کی اطاعت پروردگار نے واجب قرار دی ہے اور کسی شخص کو ہماری معرفت سے آزاد نہیں رکھا گیا ہے اور نہ اس جہالت میں معذور قرار دیا گیا ہے۔... اگر کوئی شخص ہماری معرفت حاصل نہ کرے اور ہمارا انکار بھی نہ کرے تو بھی گمراہ رہے گا جب تک راہ راست پر واپس نہ آجائے اور ہماری اطاعت ہیں داخل نہ ہوجائے ورنہ اگر اسی ضلالت پر مرگیا تو پروردگار جو چاہے گا برتاؤ کرے گا۔ (کافی

1

ص

187

/

11

)-

103

- اما م

(صادق

(ع) نے آیت

”کریمہ

جسے حکمت دیدی گئی اسے خیر کثیر دیدیا گیا

”کی

تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ حکمت سے مراد امام کی اطاعت اور اس

کی معرفت

ہے

(-

کافی

1

ص

185

/

11

- از ابوبصیر

) -

104

- اما م صادق (ع) نے زرارہ کو یہ دعا تعلیم کرائی ، خدایا مجھے اپنے معرفت عطا فرما کہ اگر میں تجھے نہ پہچان سکا تو تیرے نبی کو بھی نہ پہچان سکوں گا اور پھر اپنے رسول کی معرفت عطا فرما کہ اگر انہیں نہ پہچان سکا تو تیری حجت کو بھی نہ پہچان سکوں گا اور پھر اپنی حجت کی معرفت عطا فرما کہ اگر اس سے محروم رہ گیا تو دین سے گمراہ ہو جاؤ گا ۔ (کافی

1

ص

337

/

5

از زرارہ)۔

105

- اما م

(رضا

ع) ائمہ معصومین کی قبروں کی زیارت کے ذیل میں فرمایا کرتے تھے کہ سلام ہو ان پر جو معرفت خدا کا مرکز تھے... جس نے ان کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا اور جو ان کی معرفت سے جاہل رہ گیا وہ خدا سے بے خبر رہ گیا ۔ (کافی

4

ص

578

/

2

کامل الزیارات ص ،

315

از

علی بن حسنّان

) -

(فصل دوم: مقام اہلبیت (ع)

- مثال سفینہ نوح 1

106

- حنش کنانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر کو در کعبہ پکڑ کر یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ کہ جس نے مجھے پہچان لیا وہ تو جانتا ہی ہے اور اگر کسی نے نہیں پہچانا تو پہچان لے میں ابوذر ہوں اور میں نے جانتا ہی ہے اور اگر کسی نے نہیں پہچانا

تو پہچان لے میں ابوذر ہوں اور میں نے رسول اکرم کی زبان سے سنا ہے کہ میرے اہلبیت (ع) کی مثال سفینہ نوح کی مثال ہے کہ جو اس پر سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو الگ ہو گیا وہ ڈوب مرا۔ (مستدرک

3

ص

163

/

4720

فرائد السمطين ،

2

ص

246

-

519

ینابیع المودة ،

1

ص

94

/

5

شرح الاخبار

2

ص

501

/

887

(امالی طوسی (ر ،

6

ص

88

،

733

،

1532

کمال الدین ص ،

239

/

59

احتجاج ،

1

ص

361

کتاب سلیم بن قیس ،

2

ص

937

،

مناقب ابن مغزلی ص

132

،

134

بشارة المصطفی ص ،

88

رجال کشی

1

ص

115

/

52

)-

107

-

رسول اکرم

کا ارشاد ہے کہ ہم سب سفینہ نجات ہیں جو ہم سے وابستہ ہو گیا نجات پا گیا اور جو الگ ہو گیا وہ ہلاک ہو گیا ۔ جس

کو اللہ سے کوئی حاجت طلب کرنا ہو وہ ہم اہلبیت (ع) کے وسیلہ سے طلب کرے

- (

فرائد السمطين

1

ص

37

از ابوہریرہ، احقاق الحق

- امام علی (ع) نے کمیل سے فرمایا کہ کمیل رسول اکرم نے

رمضان کو عصر کے بعد مجھ سے یہ بات اس وقت فرمائی جب انصار و مہاجرین کا ایک گروہ سامنے تھا اور آپ منبر پر کھڑے تھے۔ یاد رکھو کہ علی (ع) اور ان کے دونوں پاکیزہ کردار فرزند مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، یہ سب سفینہٴ نجات ہیں جو ان سے وابستہ ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو الگ ہو گیا وہ بہک گیا، نجات پانے والے کی جگہ جنت ہے اور بہکنے والے کا ٹھکانا جہنم کے شعلے ہیں۔ (بشارة المصطفى ص

از بصیر بن زید بن ارطاة)۔

- امیر

(المؤمنین

(ع) نے اصحاب سے خطاب کر کے فرمایا خدا کی قسم میں نے کسی امر کی طرف اقدام نہیں کیا مگر یہ کہ میرے پاس رسول اکرم کی ہدایت موجود تھی خوشا بہ حال ان کا جن کے دلوں میں ہماری محبت راسخ ہو جائے

اور اس کے وسیلہ سے ایمان کو احد سے زیادہ مستحکم اور پائیدار ہو جائے اور یاد رکھو جس کے دل میں ہماری محبت ثابت نہ ہوگی اس کا ایمان اس طرح پگھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

خدا کی قسم - عالمین میں رسول اکرم کے نزدیک میرے ذکر سے زیادہ محبوب کوئی شے نہیں تھی اور نہ کسی نے میری طرح دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھی ہے۔ میں نے بلوغ سے پہلے سے نماز ادا کی ہے اور یہ فاطمہ بنت رسول جو پارہ جگر پیغمبر ہے یہ میری شریک حیات ہے اور اپنے دور میں مریم بنت عمران کی مثال ہے۔

اور تیسری بات یہ ہے کہ حسن (ع) و حسین (ع) جو اس امت میں سبط رسول ہیں اور پیغمبر کے لئے دونوں آنکھوں کی حیثیت رکھتے ہیں جس طرح میں آپ کے لئے دونوں ہاتھوں کی جگہ پر تھا اور فاطمہ (ع) آپ کے وجود میں قلب کی حیثیت رکھتی تھیں، ہماری مثال سفینہٴ نوح کی ہے کہ جو اس پر سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو الگ رہ گیا وہ ڈوب مرا۔ (کتاب سلیم بن قیس

- امیر

(المؤمنین

(ع) کا ارشاد ہے کہ جس نے ہمارا اتباع کر لیا وہ نیکیوں کی طرف آگے بڑھ گیا اور جو ہمارے علاوہ کسی دوسرے سفینہ پر سوار ہو گیا وہ غرق ہو گیا

- (غرر

الحکم ص

7894

،

7893

) -

111

- امام زین

(العابدین

(ع) ہم ہیں جو شدتوں کی گہرائیوں میں چلنے والے سفینوں کی حیثیت رکھتے ہیں کہ جو ان سے وابستہ ہو گیا وہ محفوظ ہو گیا اور جس نے انہیں چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا

- (ینابیع

المودة

1

ص

76

/

12

) -

112

- امام

(صادق

(ع) فرماتے ہیں کہ

(حضرت علی

(ع) بن الحسین (ع) زوال آفتاب کے وقت نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے اور اس طرح صلوات بھیجتے تھے۔
خدایا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما جو نبوت کے شجر اور رسالت کے مرکز تھے، ان کے گھر ملائکہ کی آمد و رفت تھی اور وہ علم کے خزانہ دار اور وحی کے اہلبیت (ع) تھے، خدایا آل محمد پر رحمت نازل فرما جو شدتوں کے سمندروں میں نجات کے سفینے تھے کہ جو ان سے وابستہ ہو گیا وہ محفوظ ہو گیا اور جس نے انہیں چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا، ان سے آگے بڑھ جانے والا دین سے نکل جاتا ہے اور ان سے دور رہ جانے والا ہلاک ہو جاتا ہے۔ بس ان سے وابستہ ہو جانے والا ہی ان کے ساتھ رہتا ہے۔ (جمال الاسبوع ص

251

-

- مثال باب حطہ 2

113

- رسول

اکرم کا ارشاد ہے کہ تمہارے درمیان میرے اہلبیت (ع) کی مثال بنیاسرائیل میں باب حطہ کی ہے کہ جو اس میں داخل ہو گیا اسے بخش دیا گیا

- (المعجم

الوسط

6

ص

85

/

5870

المعجم الصغير ،

2

ص

22

صواعق محرقہ ص ،

152

غیبت نعمانی ص ،

44

) -

114

- رسول

اکرم نے فرمایا کہ جو میرے دین کو اختیار کرے اور میرے راستہ پر رہے اور میری سنت کا اتباع کرے اس کا فرض ہے کہ ائمہ اہلبیت (ع) کو تمام امت پر مقدم رکھے کہ ان کی مثال اس امت میں بنی اسرائیل کے بابِ حطہ جیسی ہے - (امالی

صدوق 69

/

6

تنبیہ الخواطر

2

ص

156

) -

115

- رسول اکرم کا ارشاد ہے کہ میرے بعد بارہ امام ہوں گے

جن میں

سے نو صلب

(حسین

ع) سے ہوں گے اور نواں قائم ہوگا ، یاد رکھو ان سب کی مثال سفینہ نوح کی ہے کہ جو سوار ہوگیا وہ نجات پاگیا اور جو الگ رہ گیا وہ ہلاک ہوگیا اور ان کی مثال بنی اسرائیل کے بابِ حطہ جیسی ہے

- (مناقب

ابن شہر آشوب

1

ص

295

کفایۃ الاثر ص ،

38

از ابوذر

) -

116

- عباد بن عبد اللہ لا سدی کا بیان ہے کہ میں مقام رحبہ میں امیر المؤمنین (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آکر اس آیت کے معنی دریافت کرے ... کیا وہ شخص جو پروردگار کی طرف سے دلیل رکھتا ہو اور اس کے ساتھ اس کا گواہ بھی ہو... تو آپ نے فرمایا کہ قریش کے کسی شخص پر لمحات عقیقہ کا گذر نہیں ہوا مگر اس کے بارے میں قرآن میں کچھ نہ کچھ نازل ضرور ہوا ہے۔ خدا کی قسم یہ لوگ ہم اہلبیت (ع) کے فضائل اور رسول اکرم کی زبان سے بیان ہونے والے مناقب کو سمجھ لیں تو یہ ہمارے لئے اس وادی رحبہ کے سونے چاندی سے بھر جانے سے زیادہ قیمتی ہے۔ خدا کی قسم اس امت ہماری مثال سفینہ نوح (ع) کی ہے اور نبی اسرائیل کے باب حطہ کی ہے۔ (کنز العمال

2

ص

434

/

4429

امالی مفید ،

145

/

5

شرح الاخبار

2

ص

480

،

843

تفسیر فرات کوفی ص

190

/

243

)-

117

- ابوسعید خدری ، رسول

اکرم نے

نماز جماعت پڑھائی اور اس کے بعد قوم کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا - میرے

صحابیو!

میرے اہلبیت (ع) کی مثال تمہارے درمیان کشتی نوح (ع) اور باب حطہ کی ہے لہذا میرے بعد ان اہلبیت (ع) اور میری

ذریعت کے ائمہ راشدین سے متمسک رہنا کہ اس طرح کبھی بھی گمراہ نہیں ہوسکتے ہو۔

لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ، آپ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟ فرمایا کہ میرے اہلبیت (ع) اور میری عترت میں بارہ

امام ہوں گے۔

فرمایا کہ میرے اہلبیت (ع) اور میری عترت میں بارہ امام ہوں گے۔ (کفایۃ الاثر ص

33

-

34

)-

118

- امام

(علی

ع

)!)

ہم باب حطہ اور باب السلام ہیں، جو اس دروازہ میں داخل ہو جائے گا نجات پائے گا اور جو اس سے الگ رہ جائے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔ (خصال

626

/

10

از ابوبصیر و محمد بن مسلم از امام صادق (ع) تفسیر فرات کوفی

367

/

499

غمر الحکم ،

10002

)-

119

- امام

(علی

(ع) - آگاہ ہو جاؤ کہ جو علم لے کر آدم

آئے تھے

اور جو فضائل تمام انبیاء و مرسلین کو دیئے گئے ہیں وہ سب خاتم

النبیین کی

عترت میں موجود ہیں تو تمہیں کہاں گمراہ کیا جا رہا ہے اور تم کہاں چلے جا رہے ہو؟ اے اصحاب سفینہ کی اولاد ،

تمہارے درمیان وہ مثال موجود ہے کہ جس طرح اس سفینہ پر سوار ہونے والے نجات پا گئے تھے اسی طرح عترت سے

تمسک کرنے والے نجات پا جائیں گے اور میں اس کا ذمہ دار ہوں ، ویل ہے ان کے لئے جو ان سے الگ ہو جائیں، ان

کی مثال اصحاب کہف اور باب حطہ جیسی ہے۔ یہ سب باب السلام ہیں لہذا سلم میں داخل ہو جاؤ اور خبردار شیطان کے

اقدامات کی پیروی نہ کرنا۔ (تفسیر عیاشی

1

ص

102

/

از مسعده بن صدقه ، الغیبتہ نعمانی ص،

44

ینابیع المودة ،

1

ص

332

/

4

المستر شده ص

406

)-

120

- امام محمد

(باقر

ع

)!

ہم تمہارے لئے باب حطہ ہیں۔ (تفسیر عیاشی

1

ص

47

از سلیمان جعفری از امام رضا (ع) ، مجمع البیان

1

ص

247

)-

- مثال خانہ خدا3

121

- رسول اکرم نے اما م علی (ع) سے فرمایا کہ یا علی (ع) تمہاری مثال بیت اللہ کی مثال ہے کہ جو اس میں داخل ہو گیا وہ

عذاب الہی سے محفوظ ہو گیا اور اسی طرح جس نے تم سے محبت کی اور تمہاری

ولایت کا اقرار کیا وہ عذاب جہنم سے محفوظ ہو گیا اور جس نے تم سے بغض رکھا وہ جہنم میں ڈال دیا گیا۔ یا علی (ع)

لوگوں کا فریضہ ہے کہ خانہ خدا کا ارادہ کریں اگر ان میں استطاعت پائی جاتی ہے لیکن اگر کوئی مجبور ہے تو اس کا

عذر اس کے ساتھ ہے یا اگر فقیر ہے تو معذور ہے یا اگر مریض ہے تو معذور ہے لیکن تمہاری محبت اور ولایت میں

کو تاہی

کرنے والے کو ہرگز معاف نہیں کیا جائیگا چاہے فقیر ہو یا غنی - بیمار ہو یا صحیح، اندھا ہو یا بصارت والا۔ (خصائص

الائمہ ص

77

از عیسیٰ بن المنصور)-

- مثال نجوم فلک4

122

- رسول

اکرم!

جس طرح ستارے اہل زمین کے لئے ڈوبنے سے بچنے کا ذریعہ ہیں اسی طرح ہمارے اہلبیت (ع) اختلاف سے بچنے کا وسیلہ ہیں لہذا جب بھی عرب کا کوئی قبیلہ ان سے اختلافات کرے گا وہ شیطان کے گروہ میں شامل ہو جائے گا۔) مستدرک

3

ص

162

/

4715

)-

123

- رسول اکرم نے اما م

(علی

(ع) سے فرمایا - یا

(علی

ع

)!)

تمہاری اور تمہاری اولاد کے ائمہ کی مثال سفینہ نوح کی ہے کہ جو اس سفینہ پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے الگ رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا اور پھر تمہاری مثال آسمان کے ستاروں کی ہے کہ جب ایک ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا طالع ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ یونہی قیامت تک جاری رہے گا۔ (امالی صدوق (ر) ص

22

/

18

کمال الدین ص ،

241

/

65

بشارة المصطفى ص ،

32

جامع الاخبار ،

52

/

59

مائتہ منقبہ ص ،

65

فرائد السمطين ص ،

243

،

517

از ابن عباس -

124

- رسول

!اکرم

اہلبیت (ع) کی مثال میری امت میں آسمان کے ستاروں جیسی ہے کہ جب ایک ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا نکل آتا ہے یہ سبب امام ہادی اور مہدی ہیں ، انہیں نہ کسی کا مکر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ کسی کا انحراف بلکہ یہ کام انحراف کرنے والوں ہی کو نقصان پہنچائے گا ۔ یہ سب زمین پر اللہ کی حجت ہیں اور اس کی مخلوقات پر اس کے گواہ ہیں۔ جو ان کی اطاعت کرے گا اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جو ان کی نافرمانی کرے گا اس نے اللہ کی نافرمانی کی ۔ یہ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے۔ نہ یہ اس سے الگ ہوں گے۔ اور نہ وہ ان سے الگ ہوگا یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہو جائیں۔ ان ائمہ میں سب سے پہلا میرا بھائی علی (ع) ہے ، اس کے بعد میرا فرزند حسن (ع) ، اس کے بعد میرا فرزند حسین (ع) ، اس کے بعد اولاد حسین (ع) کے نو افراد۔ (الغیبتہ النعمانی

84

/

12

کتاب سلیم بن قیس ،

2

/

686

/

14

فضائل ابن شاذان ص ،

114

مشارق انوار الیقین ص ،

192

-)

125

- امام

(علی

ع

!)

آگاہ ہوجاؤ کہ آل محمد کی مثال آسمان کے ستاروں جیسی ہے کہ جب کوئی ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا طالع ہوجاتا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ

100

-)

126

- امام

(صادق

ع) کوئی عالم ہمارے علاوہ ایسا نہیں ہے جو دنیا سے جائے تو اپنا جیسا خلف

چھوڑ جائے

- البتہ ہم میں سے جب کوئی جاتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا اس کا جیسا موجود رہتا ہے کہ ہماری مثال آسمان کے

ستاروں جیسی ہے

- (جامع

الاحادیث قمی ص

249

از حصین بن

مخارق) -

- مثال دو چشم 5

127

- رسول

اکرم!

دیکھو میرے اہلبیت (ع) کو اپنے درمیان وہی جگہ دو جو جسم میں سرکی اور سرمیں دونوں آنکھوں کی ہوتی ہے کہ جسم

(سر کے بغیر اور سر آنکھوں کے بغیر ہدایت نہیں پاسکتا ہے۔) (امالی طوسی ر

482

/

1053

کشف الغمہ ،

2

ص

35

از ابوذر ، کفایۃ الاثر ص

111

از وائلہ بن الاسقع)۔

(فصل سوم: آگاہی از عدم معرفت اہلبیت (ع)

128

-رسول اکرم ، جو بغیر امام کے مرتاہے وہ جاہلیت کی موت مرتاہے ، (مسند ابن حنبل

6

ص

22

/

16876

المعجم الکبیر ،

19

ص ،

388

/

910

الملاحم والفتن ص ،

153

از معاویہ ، مسند ابوداؤد طیالسی ص

259

از

ابن عمر ، تفسیر

عیاشی 2

ص

303

/

119

از عمار الساباطی ، الاختصاص ص ،

268

از

¹ عمر بن یزید از امام موسی

(کاظم

ع)

-)

129

- رسول اکرم جو اس حال میں مرجائے کہ اس کے سر پر کوئی امام نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرتاہے

- (کافی

1

ص

397

، از سالم بن ابی حفصہ /

8

ص

146

/

123

از بشیر کناسی، المعجم الاوسط

6

ص /

70

/

5820

مسند ابویعلیٰ ،

13

ص

366

/

7375

از معاویہ ، المعجم الكبير ،

10

ص

289

/

1687

از ابن

عباس) -

130

- رسول اکرم جو امام کی معرفت کے بغیر مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرتاہے

- (کافی

2

ص

20

/

6

ثواب الاعمال ص ،

244

/

1

المحاسن ،

1

ص

252

/

475

از عیسیٰ بن السری

-)

131

- رسول اکرم - جو شخص اس حالت

میں مرجائے

کہ اس

کی گردن میں کوئی بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ (صحیح مسلم

3

ص

1478

/

58

،

السنن الکبریٰ

8

ص

270

/

16612

از عبدالله بن عمر، المعجم الکبیر

19

ص

334

/

769

از معاویہ

) -

132

- رسول

!اکرم

جو شخص اس حالت میں مرجائے کہ اس کے پاس میری اولاد میں سے کوئی امام نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور

اس نے جاہلیت یا اسلام میں جو کچھ کیا ہے

سب کا حساب لیا جائے گا۔ (عیون اخبار الرضا

2

ص

58

/

214

از ابومحمد الحسن بن عبدالله الرازی التمیمی ، کنز الفوائد

1

ص

327

)-

133

- ابان بن عیاش نے سلیم بن قیس الہلالی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے سلمان، ابوذر اور مقداد سے یہ حدیث سنی ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا کہ جو شخص مرجائے اور اس کا کوئی امام نہ ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔ اس کے بعد اس حدیث کو جابر اور ابن عباس کے سامنے پیش کیا تو دونوں نے تصدیق کی اور کہا کہ ہم نے بھی سرکار دو عالم سے سنا ہے اور سلمان نے تو حضور سے یہ بھی سوال کیا تھا کہ یہ امام کون ہوں گے؟ تو فرمایا کہ میرے اوصیاء میں ہوں گے اور جو بھی میری امت میں ان کی معرفت کے بغیر مرجائے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا، اب اگر ان سے بے خبر اور ان کا دشمن بھی ہوگا تو مشرکوں میں شمار ہوگا اور اگر صرف جاہل ہوگا نہ ان کا دشمن اور نہ ان کے دشمنوں کا دوست تو جاہل ہوگا لیکن مشرک نہ ہوگا۔ (کمال الدین

413

/

15

)-

134

- عیسیٰ بن السری کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر

(صادق

(ع) سے سوال کیا کہ مجھے ارکان دین اسلام سے باخبر کریں تا کہ انہیں اختیار کرلوں تو میرا عمل پاکیزہ ہو جائے اور پھر باقی چیزوں کی جہالت نقصان نہ پہنچا سکے؟ تو فرمایا کہ ”لا الہ الا اللہ“ محمد رسول اللہ کی شہادت اور ان تمام چیزوں کا اقرار جنہیں پیغمبر لے کر آئے تھے اور اموال سے زکوٰۃ ادا کرنا اور ولایت آل محمد جس کا خدا نے حکم دیا ہے کہ رسول اکرم نے صاف فرمایا ہے جو اپنے امام کی معرفت کے بغیر مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور مالک کائنات بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ”اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو اور اولیاء امر میں پہلے علی (ع) اس کے بعد حسن (ع)، اس کے بعد حسین (ع)، اس کے بعد علی (ع) بن الحسین (ع)، اس کے بعد محمد (ع) بن علی (ع) اور یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا

اور زمین امام کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی ہے اور جو شخص بھی امام کی معرفت کے بغیر مرجائے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

(کافی

2

ص

21

/

9

تفسیر عیاشی،

1

ص

252

/

175

از یحییٰ بن السری)-،

135

- امام محمد

(باقر

ع

!)

جو شخص بھی اس امت میں امام عادل کے بغیر زندہ رہے گا وہ گمراہ اور بہکابو ہوگا اور اگر اسی حال میں مرگیا تو کفر و نفاق کی موت مرے گا۔ (کافی

1

ص

375

/

2

از محمد بن مسلم)۔

136

- امام

(صادق

ع

!)

رسول اکرم کا ارشاد ہے کہ جو شخص بھی اپنے امام کی معرفت کے بغیر مرجائے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا لہذا تمہارا فرض ہے کہ تم امام کی اطاعت کرو۔ تم نے اصحاب علی (ع) کو دیکھا ہے اور تم ایسے امام کے تابع ہو جس سے بے خبر رہنے میں کوئی شخص معذور نہیں ہے۔ قرآن کے تمام مناقب ہمارے لئے ہیں۔ ہم وہ قوم ہیں جن کی اطاعت اللہ نے واجب قرار دی ہے۔ انفاق اور منتخب اموال ہمارا ہی حصہ ہیں۔ (محاسن

1

ص

251

/

474

از بشیر الدبّان)۔

137

- امام

(صادق

ع

!)

جو شخص بھی اس حال میں مرجائے کہ اس کی گردن میں کسی امم کی بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ (اعلام الدین ص

459

)

138

- امام موسیٰ

(کاظم

ع

!)

جو شخص اپنے اما م کی معرفت کے بغیر مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرتاہے اور اس سے جملہ اعمال کا محاسبہ کیا

جائے گا۔

(مناقب ابن شہر آشوب)

4

ص

295

(از ابوخالد)

139

- امام رضا (ع)

)!

(جو شخص بھی ائمہ اہلبیت (ع) کی معرفت کے بغیر مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرتاہے۔ (عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

122

/

1

از فضل بن شاذان، الکافی

1

ص

376

محاسن ،

1

ص

251

بحار الانوار ،

23

/

76

-)

احادیث تنبیہ کی تحقیق

تمام مسلمانوں کا اس نقطہ پر اتفاق ہے کہ جن روایات نے اس مضمون کی نشاندہی کی ہے کہ امام کے بغیر مرنے والا جاہلیت کی موت مرتاہے۔ قطعی طور پر سرکار دو عالم (ع) سے صادر ہوئی ہیں اور ان میں کسی طرح کے شک اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

مفہوم اور مقصود میں اختلاف ہوسکتاہے لیکن اصل مضمون میں کسی طرح کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ مضمون اس قدر شہرت اور اعتبار پیدا کرچکا تھا کہ حکام ظلم و جور بھی اس کا انکار نہ کرسکے اور بدرجہء مجبوری تحریف و ترمیم پر اتر آئے۔ جیسا کہ علامہ امینی طاب ثراہ نے ان احادیث کو صحاح اور مسانید نے محفوظ کیا ہے لہذا اس کے مضمون کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے اور کسی مسلمان کا اسلام اس کے مقصود کو تسلیم کئے بغیر مکمل نہیں ہوسکتاہے۔ اس حقیقت میں نہ دورائے ہے اور نہ کسی ایک نے شک و شبہ کا

اظہار کیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ بغیر امام مرنے والے کا انجام بدترین انجام ہے اور اس کے مقدر میں کسی طرح کی کامیابی اور فلاح نہیں ہے۔ جاہلیت کی موت سے بدتر کوئی موت نہیں ہے کہ یہ موت در حقیقت کفر و الحاد کی موت ہے اور اس میں کسی اسلام کا شائبہ بھی نہیں ہے۔ (الغدیر

10

ص

360

)-

رہ گیا حدیث کا مفہوم تو اس کی وضاحت کے لئے دور جاہلیت کی تشریح ضروری ہے اور اس کے بغیر مسئلہ کی مکمل توضیح نہیں ہوسکتی ہے قرآن مجید اور احادیث اسلامی میں رسول اکرم کے دور بعثت کو علم و ہدایت کا دور اور اس کے پہلے کے زمانہ کو جہالت اور ضلالت کا دور قرار دیا گیا ہے، اس لئے کہ اس دور میں آسمانی ادیان میں تحریف و ترمیم کی بنا پر راہ ہدایت و ارشاد کا پالینا ممکن نہ تھا۔ اس دور میں انسانی سماج میں دین کے نام پر جو نظام چل رہے تھے وہ سب اوہام و خرافات کا مجموعہ تھے اور یہ تحریف شدہ ادیان و مذاہب حکام ظلم و جور کے ہاتھوں میں بہترین حربہ کی حیثیت رکھتے تھے جن کے ذریعہ انسانوں کے مقدرات پر قبضہ کیا جاتا تھا اور انہیں اپنی خواہشات کے اشارہ پر چلایا جا رہا تھا۔

لیکن اس کے بعد جب سرکار دو عالم کی بعثت کے زیر سایہ علم و ہدایت کا آفتاب طلوع ہوا تو آپ کی ذمہ داریوں میں اہم ترین ذمہ داری ان اوہام و خرافات سے جنگ کرنا اور حقائق کو واضح و بے نقاب کرنا تھا، چنانچہ آپ نے ایک مہربان باپ کی طرح امت کی تعلیم و تربیت کا کام شروع کیا اور صاف لفظوں میں اعلان کر دیا کہ میں تمہارے باپ جیسا ہوں اور تمہاری تعلیم کا ذمہ دار ہوں (مسند ابن حنبل

3

ص

53

/

7413

سنن نسائی ،

1

ص

38

سنن ابن ماجہ ،

1

ص

114

-

313

الجامع الصغیر ،

1

ص

394

/

2580

)-

آپ کا پیغام عقل و منطق سے تمام تر ہم آہنگ تھا اور اس کی روشنی میں صاحبان علم کے لئے صداقت تک پہنچنا بہت آسان تھا اور وہ صاف محسوس کرسکتے تھے کہ اس کا رابطہ عالم غیب سے ہے۔ آپ برابر لوگوں کو تنبیہ کیا کرتے تھے کہ خبردار جن چیزوں کو عقل و منطق نے ٹھکرادیاہے۔ ان کا اعتبار نہ کریں کہ بغیر علم و اطلاع کے کسی چیز کے پیچھے نہ دوڑ پڑی۔ (سورہ اسراء آیت

36

)

اس تمہید سے یہ بات مکمل طور پر واضح ہوجاتی ہے کہ ہر دور کے امام کی معرفت انسانوں کا انفرادی مسئلہ نہیں تھی کہ اگر کوئی شخص امام کی معرفت حاصل کئے بغیر مرجائے گا تو صرف اس کی موت جاہلیت کی موت ہوجائے گی بلکہ دراصل یہ ایک اجتماعی اور پوری امت کی زندگی کا مسئلہ تھا کہ بعثت پیغمبر اسلام کے سورج کے طلوع کے ساتھ جو علم و معرفت کا دور شروع ہوا ہے اس کا استمرار اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک مسلمان اپنے دور کے امام کو پہچان کر اس کی اطاعت نہ کرلیں۔

یا واضح الفاظ میں یوں کہا جائے کہ امامت ہی اس عصر علم و عرفان کی تنہا ضمانت ہے جو سرکار دو (ع) عالم کی بعثت کے ساتھ شروع ہوا ہے اور اس ضمانت کے مفقود ہوجانے کا فطری نتیجہ اس دور اسلام و عرفان کا خاتمہ ہوگا جس کا لازمی اثر دور جاہلیت کی واپسی کی صورت میں ظاہر ہوگا اور پورا معاشرہ جاہلیت کی موت مرجائے گا جس کی طرف قرآن مجید نے خود اشارہ کیا تھا کہ مسلمانوں۔ دیکھو محمد اللہ کے رسول کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں اور ان سے پہلے بہت سے رسول گذرچکے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ مرجائیں یا قتل ہوجائیں تو تم الٹے پاؤں جاہلیت کی طرف پلٹ جاؤ" گویا مسلمانوں میں جاہلیت کی طرف پلٹ جانے کا اندیشہ تھا اور سول اکرم اس کا علاج معرفت امام کے ذریعہ کرنا چاہتے تھے اور بار بار اس امر کی وضاحت کردی تھی کہ امت دوبارہ جاہلیت کی دلدل میں پھنس سکتی ہے اور جاہلیت کی موت مرسکتی ہے اور اس کا واحد سبب امامت و قیادت امام عصر (ع) سے انحراف کی شکل میں ظاہر ہوگا۔

کس امام کی معرفت ؟

اگر گذشتہ احادیث میں ذرا غور و فکر کرلیا جائے تو اس سوال کا جواب خود بخود واضح ہوجائے گا کہ سرکار دو عالم نے کس امام اور کس طرح کے امام کی معرفت کو ضروری قرار دیاہے کہ جس کے بغیر نہ اصلی اسلام باقی رہ سکتاہے اور نہ جاہلیت کی طرف پلٹ جانے کا خطرہ ٹل سکتاہے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ اس معرفت سے مراد ہر اس شخص کی معرفت اور اس کا اتباع ہو جو اپنے بارے میں امامت کا دعویٰ کردے اور اسلامی سماج کی زمام پکڑ کر بیٹھ جائے اور باقی افراد اس کی اطاعت نہ کرکے جاہلیت کی موت مرجائیں اور اس کے کردار کا جائزہ نہ لیا جائے اور اس ظلم کو نہ دیکھا جائے جو انسان کو ان اماموں میں قرار دیدیتاہے جو جہنم کی دعوت دینے والے ہوتے ہیں ؟

ائمہ جور نے ہر دور تاریخ میں یہی کوشش کی ہے کہ حدیث کی ایسی ہی تفسیر کریں اور اسے اپنے اقتدار کے استحکام کا ذریعہ قرار دیں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس کے راویوں میں ایک معاویہ بھی شامل ہے جسے اس حدیث کی سخت ضرورت تھی اور کھلی ہوئی بات ہے کہ جب روایت بیان کردیگا تو درباری علماء اس کی ترویج و تبلیغ کا کام شروع کردیں گے اور اس طرح حدیث کی روشنی میں معاویہ جیسے افراد کی حکومت کو مستحکم و مضبوط بنادیا جائے گا۔ اگر چہ یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ یہ صرف لفظی بازی گری ہے اور اس کا تفسیر و تشریح حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ اسے خطائے اجتہادی کہا جاسکتاہے اور نہ سوء فہم بھلا کون یہ تصور کرسکتاہے کہ عبداللہ بن عمر کا بیعت امیر المومنین (ع) سے انکار کردینا کسی بصیرت کی کمزوری یا فکر کی سطحیت کا نتیجہ تھا اور انہیں آپ کی شخصیت کا اندازہ نہیں تھا اور راتوں رات دوڑ کر حجاج بن یوسف کے دربار میں جا کر عبدالملک بن مروان کے لئے بیعت کرلینا واقعاً اس احتیاط کی بنا پر تھا کہ کہیں زندگی کی ایک رات بلابیعت امام نہ گذر جائے اور ارشاد پیغمبر کے مطابق جاہلیت کی موت نہ واقع ہوجائے جیسا کہ ابن ابی الحدید نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ نے پہلے حضرت علی (ع) کی بیعت سے انکا کردیا اور اس کے بعد ایک رات حجاج بن یوسف کا دروازہ کھٹکھٹانے لگے تا کہ اس کے ہاتھ خلیفہ وقت عبدالملک بن

مروان کے لئے بیعت کرلیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک رات بلا بیعت امام گذر جائے جبکہ سرکار دو عالم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی بیعت امام کے بغیر مرجائے تو جاہلیت کی موت مرتا ہے، اور حجاج نے بھی اس جہالت اور پست فطرتی کا اس انداز سے استقبال کیا کہ بستر سے پیر نکال دیا کہ اس پر بیعت کرلو، تم جیسے لوگ اس قابل نہیں ہو کہ ان سے ہاتھ پر بیعت لی جائے۔ (شرح نہج البلاغہ)

13

ص

242

)-

کھلی ہوئی بات ہے کہ جو حضرت علی (ع) کو امام تسلیم نہ کرے گا اس کا امام عبدالملک بن مروان ہی ہوسکتا ہے جس کی بیعت سے انکار انسان کو جاہلیت مار سکتا ہے اور اس کے ضروری ہے کہ رات کی تاریکی میں انتہائی ذلت نفس کے ساتھ حجاج بن یوسف جیسے جلاد کے دروازہ پر حاضری دے اور عبدالملک جیسے بے ایمان کی خلافت کے لئے بیعت کر لے اور اس کا آخری نتیجہ یہ ہو کہ اس یزید کو بھی حدیث مذکور کا مصداق قرار دیدے جس کے دونوں ہاتھ اسلام اور آل رسول کے خون سے رنگین ہوں۔

مورخین کا بیان ہے کہ اہل مدینہ نے

36

ہء میں یزید کے خلاف آواز بلند کی اور اس کے نتیجہ میں واقعہ حرہ پیش آگیا جس کے بعد عبداللہ بن عمر نے اس انقلاب میں قریش کے قائد عبداللہ بن مطیع کے پاس حاضر ہو کر کچھ کہنا چاہا تو عبداللہ نے ان کے لئے تکیہ لگوا کر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ابن عمر نے فرمایا کہ میں بیٹھنے نہیں آیا ہوں۔ میں صرف یہ حدیث پیغمبر سنا نے آیا ہوں کہ اگر کسی کے ہاتھ اطاعت سے الگ ہو گئے تو وہ روز قیامت اس عالم میں محشور ہوگا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور کوئی دلیل نہ ہوگی اور کوئی اپنی گردن میں بیعت امام رکھے بغیر مرگیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ (صحیح مسلم

3

/

1478

/

1851

)-

نرا ملاحظہ فرمائیے کہ اس ضمیر فروش انسان نے کس طرح حدیث شریف کا رخ بالکل ایک متضاد جہت کی طرف موڑ دیا اور اسے یزید کی حکومت کی دلیل بنادیا جس موذی مرض کی طرف رسول اکرم نے اس حدیث میں اور دیگر متعدد احادیث میں اشارہ کیا تھا اور آپ کا مقصد تھا کہ لوگ ائمہ حق و ہدایت کی اطاعت کریں لیکن ارباب باطل و تحریف نے اس کا رخ ہی بدل دیا اور اسے باطل کی ترویج کا ذریعہ بنالیا اور اس طرح اسلامی احادیث ہی کو اسلام کی عمارت کے منہدم کرنے کا وسیلہ بنادیا اور دھیرے دھیرے اسلام اور علم کا وہ دور گذر گیا اور امت اسلامیہ ائمہ حق و انصاف کی بے معرفتی اور ان کے انکار کے نتیجہ میں جاہلیت کی طرف پلٹ گئی اور جاہلیت و کفر کی موت کا سلسلہ شروع ہو گیا جب کہ روایات کا کھلا ہوا مفہوم یہ تھا کہ آپ امت کو اس امر سے آگاہ فرما رہے تھے کہ خبردار ائمہ اہلبیت (ع) کی امامت و قیادت سے غافل نہ ہو جانا اور اہلبیت (ع) سے تمسک کو نظر انداز نہ کر دینا کہ اس کا لازمی نتیجہ دور علم و ہدایت کا خاتمہ اور دور کفر و جاہلیت کی واپسی کی شکل میں ظاہر ہوگا جس کی طرف حدیث ثقلین، حدیث غدیر اور دوسری سینکڑوں حدیثوں میں اشارہ کیا گیا تھا اور ائمہ اہلبیت (ع) سے تمسک کا حکم دیا گیا تھا۔

(فصل چہارم: روز قیامت منزلت اہلبیت (ع)

140

- رسول

!اکرم

سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر میرے اہلبیت (ع) وارد ہوں گے اور امت میں میرے واقعی چاہنے والے۔ (السنہ لابن ابی عاصم

324

/

748

کنز العمال ،

12

/

100

/

34178

)-

141

- رسول

!اکرم

تم میں سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے والا اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا علی (ع) بن ابی طالب (ع) ہے۔ (مستدرک

3

ص

147

/

2662

تاریخ بغداد ،

2

ص

81

مناقب ابن المغازلی ،

16

/

22

مناقب خوارزمی ،

52

/

15

)

142

- امام علی (ع)

)!)

میرے پاس رسول اکرم تشریف لے آئے جب میں بستر پر تھا، آپ سے حسن (ع) یا حسین (ع) نے پانی مانگا اور آپ نے بکری کو دوہ کر دینا چاہا کہ دوسرا بھائی سامنے آیا، آپ نے اسے سامنے سے ہٹادیا تو فاطمہ زہرا نے کہا کہ کیا وہ آپ کو زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا نہیں بات یہ ہے کہ اس نے پہلے تقاضا کیا ہے اور یاد رکھو کہ میں - تم اور بستر پر آرام کرنے والا سب روز قیامت ایک مقام پر ہوں گے - (مسند ابن حنبل

1

ص

217

/

792

از عبدالرحمان ازرق ، المعجم الكبير

3

ص

41

/

2622

از ابی فاختر ، مسند ابوداؤد طیالسی

26

/

190

(تاریخ دمشق حالات امام حسن (ع) ،

110

/

182

-

118

/

191

اسد الغابہ ،

7

/

220

السنة لابن ابی عاصم ،

584

/

1322

(تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع) ،

111

/

115

کتاب سلیم بن قیس ،

2

ص

732

/

21

)-

143

- امیر

(المومنین

(ع) فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اکرم نے فرمایا کہ جنت میں سب سے پہلے ہیں -

(فاطمہ

، (ع

(حسن

(ع) اور حسین (ع) داخل ہوں گے تو میں نے عرض کی اور ہمارے چاہنے والے؟ فرمایا تمہارے پیچھے پیچھے

-(مستدرک

3

ص

164

/

4723

از عاصم بن ضمہ ، ذخائر العقبیٰ ص

123

بشارة المصطفیٰ ص ،

46

)-

144

-

!رسول اکرم

ہم - علی (ع) - فاطمہ (ع) - حسن (ع) اور حسین (ع) سب روز قیامت زیر عرض الہی ایک قبہ میں ہوں گے - (کنز العمال

12

ص

100

/

34177

مجمع الزوائد ،

9

ص

276

/

15022

شرح الاخبار ،

3

ص

4

/

914

از ابوموسیٰ اشعری، مناقب خوارزمی

303

/

298

بشارة المصطفیٰ ص ،

48

-

145

- رسول

!اکرم

وسیلہ ایک درجہ ہیجس سے بالاتر کوئی درجہ نہیں ہے۔ پروردگار سے طلب کرو کہ وہ مجھے وسیلہ عنایت فرمادے۔)

مسند ابن حنبل

4

ص

165

/

11783

از ابوسعید خدری

3

ص

86

/

7601

ص

292

/

8778

از ابو پريره

2

ص

571

/

6579

از عبدالله بن عمرو ابن العاص ، صحيح بخارى

1

/

222

/

589

صحيح مسلم ،

1

ص

289

/

384

سنن ابى داؤد ،

1

ص

144

/

523

ص

146

/

529

سنن ترمذى ،

5

ص

586

/

3612

سنن نسائى ،

2

ص

25

/

671

ص ،

27

/

673

سنن ابن ماجہ ،

1

ص

239

/

722

-

146

- رسول اکرم

، جنت ،

میں ایک درجہ ہے جسے وسیلہ کہا جاتا ہے، اگر تمہیں اللہ سے کوئی سوال کرنا ہے تو میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو ،
لوگوں نے عرض کی کہ اس میں آپ کے ساتھ کون کون رہے گا ؟

فرمایا علی (ع) -

فاطمہ (ع) - حسن (ع) حسین (ع) (کنز العمال

12

ص

103

/

34195

-

13

ص

139

/

37616

تفسیر ابن کثیر ،

2

ص

68

بشارہ المصطفیٰ ص ،

270

معانی الاخبار ،

116

/

1

تفسیر قمی ،

2

ص

324

علل الشرائع ،

164

/

6

بصائر الدرجات ،

416

/

11

روضۃ الواعظین ،

2

ص

127

-

147

-رسول

!اکرم

(جنت کا مرکزی علاقہ میرے اور میرے اہلبیت (ع) کے لئے ہوگا - (عیون اخبار الرضا (ع

2

ص

68

/

314

از حسن بن عبداللہ التمیمی)-

148

-

!حذیفہ

میری والدہ نے پوچھا کہ تمہارا رسول اکرم کا ساتھ کب سے ہے؟ میں نے عرض کی فلاں وقت سے اس نے مجھے بُرا بھلا کہا تو میں نے کہا للہ خاموش ہو جائیے۔ میں رسول اکرم کے ساتھ نماز مغرب کے لئے جا رہا ہوں ، نماز کے بعد ان سے درخواست کروں گا کہ میرے اور آپ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ یہ کہہ کر میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مغرب و عشاء کی نماز ادا کی ، اس کے بعد آپ جانے لگے تو میں ساتھ ہولیا۔ راستہ میں ایک شخص مل گیا اس سے آپ نے باتیں کیں۔ پھر روانہ ہو گئے اور میں پھر ساتھ چلا، ایک مرتبہ میری آواز سن کر فرمایا کون ؟ میں نے عرض کی حذیفہ۔

فرمایا کیوں آئے ؟ میں نے ماجرا بیان کیا۔ فرمایا خدا تمہیں اور تمہاری ماں کو بخش دے۔ کیا تم نے راستہ میں ملنے والے کو بھی دیکھا ہے؟ عرض کی بیشک ! فرمایا یہ ایک فرشتہ ہے جو آج پہلی مرتبہ آسمان سے نازل ہوا ہے اور یہ خدا

سے اجازت لے کر مجھے سلام کرنا چاہتا تھا اور یہ بشارت دینا چاہتا تھا کہ حسن (ع) و حسین (ع) جوانان جنت کے سردار ہیں۔ اور فاطمہ (ع) جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں اور پروردگاران سب سے راضی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل 9 / 91 / 23389 سنن ترمذی ، 5 ص 326 / 3870 خصائص نسائی ص ، 239 / 130 مجمع الزوائد 9 ص 324 / 15192 حلیۃ الاولیاء ، 4 / 190 اسد الغابہ ، 7 ص 304 / 7410 - المصنف لابن ابی شیبہ 7 ص 164 (تاریخ دمشق حالات امام علی (ع) ، 51

ص

72

ص

73

ذخائر العقبيٰ ص ،

121

(امالی مفید ر) ،

23

/

4

بشارة المصطفیٰ ص ،

277

كمال الدين ص ،

263

/

10

شرح الاخبار ،

3

ص

65

/

990

ص

75

/

995

-

149

- رسول

!اکرم

میں ایک شجر ہوں اور فاطمہ (ع) اس کی شاخ ہے اور علی (ع) اس کا شگوفہ ہے اور حسن (ع) و حسین اس کے پھل ہیں اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں ، اس شجر کی اصل جنت عدن میں ہے اور باقی حصہ ساری جنت میں پھیلا ہوا ہے۔)
مستدرک علی الصحیحین

3

ص

174

/

4755

از عبدالرحمن بن عوف)۔

فصل اول: مختلف اہم ترین خصوصیات

فصل دو م: جامع خصوصیات

فصل اول: اہم ترین خصوصیات

طہارت 1

﴿انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت و يطهرکم تطهیرا﴾

150

- رسول

اکرم!

ہم وہ اہلبیت (ع) ہیں جن سے خدا نے ہر برائی کو دور رکھا ہے چاہے وہ ظاہری ہوں یا باطنی (الفردوس

1

ص

54

/

144

)

151

- رسول

اکرم!

پروردگار نے مخلوقات کو دو قسموں پر تقسیم کیا اور مجھے بہترین قسم میں قرار دیا جس کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ کچھ اصحاب الیمین ہیں اور کچھ اصحاب الشمال ، ہمارا تعلق اصحاب الیمین سے ہے اور میں ان میں بہترین قسم میں ہوں۔

اس کے بعد اس نے دونوں قسموں کو تین حصوں میں تقسیم کیا اور مجھے ان کے بہترین حصہ میں قرار دیا جس کی طرف اصحاب میمنہ کے ساتھ ”السابقون السابقون“ کے ذریعہ اشارہ کیا گیا ہے کہ ہمارا شمار سابقین میں ہے اور میں ان میں بھی سب سے بہتر ہوں۔ اس کے بعد ان تینوں حصوں کو قبائل میں تقسیم کیا گیا اور مجھے سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا گیا جس کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ پروردگار نے تمہیں شعوب اور قبائل میں تقسیم کیا ہے تا کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو اور تم میں سب سے زیادہ محترم وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔ میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ متقی اور پیش پروردگار مکرم ہوں لیکن یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے، یہ مقام شکر ہے، اس کے بعد مالک نے قبائل کو خاندانوں میں تقسیم کیا اور مجھے بہترین گھر میں قرار دیا جسکی طرف آیت تطہیر میں اشارہ کیا گیا ہے تو مجھے اور میرے اہلبیت (ع) سب کو گناہوں سے پاک و پاکیزہ قرار دیا گیا ہے۔ (دلائل النبوة بیہقی

1

ص

170

البدایة والنهاية ،

2

ص

257

الدر المنثور ،

6

ص

605

(مناقب أمير المؤمنين (ع) ،

الكوفي

1

ص

127

/

70

ص

406

/

324

مجمع البيان ،

9

ص

207

اعلام الورى ص ،

16

المعجم الكبير ،

12

ص

81

/

12604

،

3

ص

57

/

74

26

امالي الشجرى ،

1

ص

151

امالي صندوق ص ،

503

/

1

تفسیر قمری

2

ص

347

)-

152

- رسول

!اکرم

میں اور علی (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) اور نو اولاد حسین (ع) سب پاک و پاکیزہ اور معصوم قرار دیے گئے ہیں (کمال الدین ص

280

/

28

(عیون اخبار الرضا (ع ،

1

ص

64

/

30

مناقب ابن شہر آشوب ،

1

ص

295

کفایۃ الاثر ص

19

الصراط المستقیم ،

2

ص

110

ینابیع المودة ،

3

ص

291

/

9

فرائد السمطین ،

2

ص

133

/

430

)-

153

- رسول

!اکرم

میرے بعد بارہ امام مثل نقباء بنی اسرائیل ہوں گے اور سب کے سب دین خدا کے امانتدار - پرہیزگار اور معصوم ہوں گے۔ (جامع الاخبار

62

/

80

)-

154

- رسول

!اکرم

ہم وہ اہلبیت (ع) ہیں جنہیں پروردگار نے پاکیزہ قرار دیا ہے - ہم شجرہ نبوت اور موضع رسالت ہیں۔ ہمارے گھر ملائکہ کی آمد و رفت رہتی ہے۔ ہمارا گہرانہ رحمت کا ہے اور ہم علم کا معدن ہیں۔ (الدر المنثور

6

ص

606

از ضحاک بن مزاحم۔

155

- رسول

اکرم - جو شخص بھی اس سرخ لکڑی کو دیکھنا چاہتا ہے جسے مالک نے اپنے دست قدرت سے بویا ہے اور اس سے متمسک رہنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ

(علی

ع) اور ان کی اولاد

کے ائمہ

سے محبت کرے کہ یہ سب خدا کے منتخب اور پسندیدہ بندے ہیں اور ہر گناہ اور ہر خطا سے معصوم ہیں

- (امالی

(صدوق

ر) ص

467

/

26

عیون اخبار الرضا ص ،

57

/

211

از محمد بن علی

التمیمی) -

156

- امام علی (ع)

)!)

پروردگار نے رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے اس لئے کہ وہ معصوم اور پاکیزہ کردار ہیں اور کسی معصیت کا حکم نہیں دے سکتے ہیں اس کے بعد اس نے اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا ہے کہ وہ بھی معصوم اور پاکیزہ کردار ہیں اور کسی معصیت کا حکم نہیں دے سکتے ہیں (خصال ص

139

/

158

علل الشرائع ص ،

123

کتاب سلیم بن قیس ،

2

ص

884

/

54

)-

157

- امام علی (ع) - پروردگار نے ہم اہلبیت (ع) کو فضیلت عنایت فرمائی ہے اور کیوں نہ ہوتا جبکہ اس نے ہمارے بارے میں آیت تطہیر نازل کی ہے اور ہمیں تمام برائیوں سے پاکیزہ قرار دیا ہے ، چاہے کھلی ہوئی ہوں یا مخفی ہوں ، ہم ہی میں جو حق کے راستہ پر ہیں -

تاویل)

الآیات الظاہرہ ص

450

) -

150

- امام حسن (ع) - ہم ہ اہلبیت (ع) ہیں جنہیں مالک نے اطاعت کے ذریعہ محترم بنایا ہے اور ہمیں منتخب اور مصطفیٰ و مجتبیٰ قرار دیا ہے

- ہم

سے ہر رجس کو دور رکھا ہے اور ہمیں مکمل طور پر پاکیزہ قرار دیا ہے - اور شک رجس ہے لہذا ہمیں خدایا دین خدا کے بارے میں کبھی شک نہیں ہو سکتا ہے - اس نے ہمیں ہر طرح کے انحراف اور گمراہی سے پاکیزہ رکھا ہے - (امالی

طوسی (ر) ص

562

/

1174

از

عبدالرحمان بن

کثیر) -

159

- امام باقر (ع

)!

ہماری توصیف ممکن نہیں ہے۔ ان کی توصیف کون کر سکتا ہے جن سے اللہ نے ہر رجس اور شک کو دور رکھا ہے۔

کافی

2

ص

182

/

16

)-

160

- امام

(صادق

ع

)!

انبیاء اور اولیاء کی زندگی میں کوئی گناہ نہیں ہوتا ہے۔ یہ سب معصوم اور مطہر ہوتے ہیں۔ (خصال ص

608

/

9

)-

161

- امام

(صادق

ع

)!

شک اور معصیت کی جگہ جہنم ہے اور ان کا تعلق کسی طرح بھی ہم سے نہیں ہے۔ (کافی

2

ص

400

/

5

)-

162

- امام صادق (ع)

!)

آیت تطہیر میں رجس سے مراد ہر طرح کا شک ہے۔ (معانی الاخبار

138

/

1

)-

163

- امام رضا (ع)

!)

امامت وہ مرتبہ ہے جسے پروردگار نے جناب ابراہیم (ع) کو نبوت کے بعد عنایت فرمایا ہے اور تیسرا مرتبہ خلت کا ہے، امامت ہی کے ذریعہ انہیں مشرف کیا ہے اور اس ذریعہ سے ان کے ذکر کو محترم بنایا ہے۔ ”انی جاعلک للناس اماماً“۔ خلیل خدا نے اس مرتبہ کو پانے کے بعد کمال مسرت سے گزارش کی کہ خدایا اور میری ذریت؟ فرمایا یہ عہدہ ظالموں تک نہیں جاسکتا ہے لہذا آیت کریمہ نے قیامت تک کہ ظالموں کی امامت کو باطل قرار دیدیا ہے اور یہ صرف منتخب افراد کا حصہ ہوگئی ہے۔ اس کے بعد پروردگار نے اسے ان کی اولاد کے پاکیزہ افراد کا حصہ قرار دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ ”ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب جیسی اولاد عطا فرمائی ہے اور سب کو صالح قرار دیا ہے“۔۔۔ پھر ارشاد ہوا ”ہم نے انہیں امام بنایا ہے کہ ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت دیں اور ان کی طرف وحی کی ہے کہ نیکیاں انجام دیں۔ نماز قائم کریں۔ زکوٰۃ ادا کریں اور یہ سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔ (کافی

1

ص

199

/

1

کمال الدین ص ،

676

/

31

(امالی صدوق ر)

537

/

1

معانی ،

الاخبار

97

/

2

(عیون اخبار الرضا (ع ،

1

ص

۔ امام ہادی (ع) زیارت جامعہ میں فرماتے ہیں۔ آپ حضرات سب ائمہ راشدین مہدی ، معصوم اور مکرم ہیں ، پروردگار نے آپ حضرات کو لغزش سے محفوظ رکھا ہے ۔ فتنوں سے بچا کر رکھا ہے ، برائیوں سے پاک رکھا ہے اور آپ سے ہر رجس کو دور کر کے پاک و پاکیزہ قرار دیا ہے۔ (تہذیب

۔ ہم پلہ قرآن 2

۔ زید بن ارقم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم نے مکہ و مدینہ کے درمیان خم نامی مقام پر خطبہ ارشاد فرمایا اور حمد و ثنائی الہی کے بعد وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگو! میں بھی ایک بشر ہوں اور قریب ہے کہ میرے پاس داعی الہی آجائے اور میں اس کی آواز پر لبیک کہتا ہوا چلا جاؤں تو آگاہ رہنا کہ میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جارہا ہوں ایک کتاب خدا جس میں

نور اور ہدایت ہے اسے پکڑے رہو اور اس سے وابستہ رہو ۔ یہ کہہ کر اس کے بارے میں ترغیب و تنبیہ فرمائی ۔ اس کے بعد فرمایا کہ اور ایک میرے اہلبیت (ع) ہیں جن کے بارے میں تمہیں خدا کو یاد دلارہا ہوں اور اس جملہ کو تین مرتبہ دہرایا۔ (صحیح مسلم

-

2408

سنن دارمی ،

2

/

889

/

3198

مسند ابن حنبل ،

7

/

75

/

19285

سنن کبریٰ ،

10

/

194

/

20335

تہذیب تاریخ دمشق ،

5

ص

439

فرائد السمطین

2

ص

234

/

513

-

166

- رسول اکرم نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان وہ چیزیں چھوڑے جارہا ہوں جن سے متمسک رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے، ان میں ایک دوسرے سے بزرگتر ہے اور وہ کتاب خدا ہے جو ایک ریسمان ہدایت ہے جس کا سلسلہ آسمان سے زمین تک ہے اور ایک میری عترت اور میرے اہلبیت (ع) ہیں اور یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہونگے جب تک میرے پاس حوض کوثر پر وارد نہ ہو جائیں - دیکھو اس کا خیال رکھنا کہ تم میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو۔ (سنن ترمذی

5

ص

663

/

3788

از زید بن ارقم)۔

167

- زید بن

!ارقم

جب رسول اکرم حجة الوداع سے واپسی پر مقام غدیر خم پر پہنچے تو آپ نے درختوں کے نیچے زمین صاف کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا کہ گویا میں داعی الہی کو لبیک کہنے جارہا ہوں لہذا یاد رکھنا کہ میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جارہا ہوں جن میں ایک دوسرے سے بڑی ہے، کتاب خدا اور میری عترت لہذا یہ خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو۔ اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہو جائیں اور یہ کہہ کر فرمایا کہ اللہ میرا مولا ہے اور میں تمام مومنین کا مولیٰ ہوں اور پھر علی (ع) کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علی (ع) بھی مولا ہے، خدا اسے دوست رکھنا جو اس سے دوستی رکھے اور اس اپنا دشمن قرا ر دیدینا جو اس سے دشمنی کرے۔ (مستدرک

3

ص

118

/

4576

، خصائص نسائی ،

150

/

79

، کمال الدین ،

234

/

250

، الغدير ،

1

ص

30

،

34

،

302

)-

168

- جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم کو حج کے موقع پر روز عرفہ یہ خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا ہے کہ اِیہا

الناس!

میں تم میں انہیں چھوڑے جارہا ہوں جن سے متمسک رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے - کتاب خدا اور میرے عترت۔۔۔
و اہلبیت (ع) - (سنن ترمذی

5

ص

662

/

3786

)-

169

- رسول اکرم - ایہا الناس میں آگے آگے جارہا ہوں اور تم سب کو میرے پاس حوض کوثر پر آنا ہے جہاں میں تم سے
ثقلین کے

بارے میں

سوال کروں گا

لہذا اس

کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو۔ ثقل

اکبر کتاب

خدا ہے

جس کا ایک سراپروردگار کے ہاتھوں میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھوں میں ہے لہذا اس سے متمسک رہنا اور ہرگز نہ
گمراہ ہونا اور نہ اس میں کوئی تبدیلی پیدا کرنا

- (تاریخ

بغداد

8

ص

442

از حدیفہ بن اسید

-)

170

- حدیفہ

بن اسید الغفار

ی!

جب رسول اکرم حجة الوداع سے فارغ ہو کر چلے تو آپ نے اصحاب کو منع کیا کہ درختوں کے نیچے پناہ نہ لیں اور اس
جگہ کو صاف کرا کے آپ نے نماز ادا فرمائی اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا - ایہا الناس ! مجھے خدا نے لطیف و
خیبر نے خبر دی ہے کہ ہر نبی کی زندگی اس سے پہلے والے سے نصف رہی ہے لہذا قریب ہے کہ میں بلالیا جاؤں اور
چلا جاؤں اور مجھ سے بھی سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی سوال کیا جائے گا تو بتاؤ کہ تم کیا کہنے والے ہو؟ لوگوں
نے عرض کی کہ ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے تبلیغ فرمائی اور اس راہ میں زحمت گوارا فرمائی اور ہمیں نصیحت فرمائی
- خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

فرمایا کیا اس بات کی گواہی نہ دو گے کہ خدا وحدہ لا شریک ہے اور محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں ؟ اور جنت و جہنم
برحق ہیں اور موت بھی برحق ہے اور موت کے بعد کی زندگی بھی برحق ہے اور بلاشبہ قیامت آنے والی ہے اور خدا

لوگوں کو قبروں سے نکالنے والا ہے؟ سب نے عرض کی بیشک ہم گواہی دیتے ہیں! فرمایا خدا یا تو بھی گواہ رہنا۔ اس کے بعد فرمایا کہ لوگو! خدا میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور ان کے نفوس سے اولیٰ ہوں اور جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علی (ع) بھی مولا ہے۔ خدایا جو اس سے محبت کرے اس سے محبت کرنا اور جو اس سے دشمنی رکھے اس سے دشمنی کرنا۔

پھر فرمایا ایہا الناس! میں آگے آگے جارہا ہوں اور تم سب میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے والے ہو۔ وہ حوض جس کی وسعت بصرہ اور صنعاء کی مسافت سے زیادہ ہے اور وہاں ستاروں کے عدد کے برابر چاندی کے پیالے رکھے ہوئے ہیں اور میں تمہارے والد ہونے کے بعد تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کروں گا کہ تم نے میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ ان میں ثقل اکبر کتاب خدا ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھوں میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اس سے وابستہ رہنا کہ گمراہ نہ ہو اور اس میں تبدیلی نہ کرنا۔ دوسرا ثقل میری عترت اور میری اہلبیت (ع) ہیں۔ خدائے لطیف و خبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ ان کا سلسلہ پرگز ختم نہ ہوگا جب تک میرے پاس حوض کوثر پر نہ وارد ہوجائیں۔ (المعجم الکبیر)

3

ص

180

/

352

)-

171

- معروف بن خربوذ نے ابوالطفیل عامر بن واثلہ کے حوالہ سے حذیفہ بن اسید الغفاری سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اکرم حجة الوداع سے واپس ہوئے تم ہم لوگ آپ ہمراہ تھے۔ جحفہ پہنچ کر آپ نے اصحاب کو قیام کا حکم دیا اور سب اونٹوں سے اتر آئے پھر نماز کی اذان ہوئی اور آپ نے اصحاب کے ساتھ دو رکعت نماز (ظہر قصر) ادا فرمائی۔ اس کے بعد ان کی طرف رخ کر کے فرمایا کہ مجھے خدائے لطیف و خبیر نے خبر دی ہے کہ مجھے بھی مرنا ہے اور تم سب کو مرنا ہے اور گویا کہ میں اب داعی الہی کو لبیک کہنے والا ہوں اور مجھ سے میری رسالت کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا اور کتاب خدا اور حجت الہی کو چھوڑے جارہا ہوں اس کے بارے میں بھی سوال ہوگا اور تم سے بھی سوال کیا جائے گا تو بتاؤ کہ تم لوگ پروردگار کی بارگاہ میں کیا کہو گے؟ لوگوں نے عرض کی کہ ہم آپ کی

تبلیغ، کوشش اور نصیحت کی گواہی دیں گے خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

فرمایا کیا توحید الہی، میری رسالت، جنّت و جہنم اور حشر و نشر کے برحق ہونے کی گواہی نہ دو گے؟ عرض کی بیشک گواہی دیں گے، فرمایا خدا یا تو بھی ان کے بیان پر گواہ رہنا۔

اچھا اب میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اس امر کا گواہ ہوں کہ خدامیرا مولا ہے اور میں ہر مسلمان کا مولا ہوں اور مومنین سے ان کے نفس کی یہ نسبت زیادہ اولیٰ ہوں کیا تم لوگ بھی اس کا اقرار کرتے ہو اور اس کی گواہی دیتے ہو؟ سب نے عرض کی۔ بیشک ہم گواہی دیتے ہیں۔

فرمایا تو آگاہ ہوجاؤ کہ جس کا میں مولا ہوں۔ اس کا یہ علی (ع) بھی مولا ہے۔

یہ کہہ کر علی (ع) کو اس قدر بلند کیا کہ سفیدی بغل نمایان ہو گئی۔ اور فرمایا خدایا اس سے محبت کرنا جو اس سے محبت کرے اور اس سے عداوت رکھنا جو اس سے دشمنی کرے۔ اس کی مدد کرنا جو اس کی مدد کریا اور اسے چھوڑ دینا جو اس سے الگ ہوجائے۔

آگاہ ہوجاؤ کہ میں تم سے آگے آگے جارہا ہوں اور تم میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے والے ہو۔ یہی کل میرا حوض ہوگا اور اس کی وسعت بصرہ سے صنعاء کے برابر ہوگی جس پر ستاروں کے برابر چاندی کے پیالے رکھے ہوں گے اور میں تم سے اس کے بارے میں سوال کروں گا جس کا آج گواہ بنارہا ہوں اور پوچھوں گا کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ لہذا خبردار اس کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کرو گے اور میرے پاس کس

طرح حاضر ہوگئے۔

لوگوں نے عرض کی کہ حضور یہ ثقلین کیا ہیں ؟ فرمایا ثقل اکبر کتاب خدا ہے جو ایک ریسمان ہدایت ہے جس کا ایک سرکار تمہارے ہاتھوں میں ہے اور ایک پروردگار کے ہاتھوں میں ہے اس میں تمام ماضی اور قیامت تک کے مستقبل کا سارا علم جود ہے۔

اور دوسرا ثقل قرآن کا حلیف یعنی علی (ع) بن ابی طالب (ع) اور ان کی اولاد ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا

نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔

معروف بن خربوز کہتے ہیں کہ میں نے اس کلام کو امام ابو جعفر (ع) کے سامنے پیش کیا تو فرمایا کہ ابوالطفیل نے سچ کہا ہے۔ اس حدیث کو میں نے اسی طرح کتاب علی (ع) میں پایا ہے اور ہم اسے پہچانتے ہیں۔

خصال ص

65

/

98

)

172

- رسول

!اکرم

میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جس کے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے ، ایک کتاب خدا ہے اور ایک میری عترت اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔ (مجمع الزوائد

9

ص

256

/

1458

کمال الدین ص ،

235

/

47

از ابوہریرہ۔ اس روایت میں کتاب اللہ کے ساتھ نسبتی کے بجائے سنتی ہے۔

173

- رسول

!اکرم

میں نے تمہارے درمیان ثقلین کو چھوڑ دیا ہے جن میں ایک دوسرے سے بزرگ تر ہے۔ کتاب خدا ہے جس کا سلسلہ آسمان سے زمین تک ہے اور میری عترت و اہلبیت (ع) ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔ (مسند ابن حنبل

4

ص

54

/

1121

از ابوسعید خدری)۔

174

- ابوسعید خدری - رسول اکرم نے اپنی زندگی کا آخری خطبہ مرض الموت میں فرمایا تھا جب آپ حضرت

(علی

ع) اور میمونہ پر تکیہ دیکر تشریف لائے اور منبر پر بیٹھ فرمایا کہ ایہا الناس - میں تمہارے درمیان ثقلین کو چھوڑے

-- جارہا ہوں

اور کہہ

کر خاموش ہوئے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے

لگا کہ

یہ ثقلین کون ہیں ؟ جسے سنکر آپ کو غصہ آگیا اور چہرہ سرخ ہوگیا - فرمایا کہ میں تمہیں ثقلین کے بارے میں باخبر کرنا چاہتا تھا لیکن حالات نے اجازت نہیں دی تو اب سنو - ایک وہ ریسمان ہدایت ہے جس کا ایک سرا خدا سے ملتا ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھوں میں ہے - اس کے بارے میں اس طرح عمل کرنا ہوگا اور وہ قرآن حکیم ہے اور دوسرا ثقل میرے اہلبیت (ع) ہیں - خدا کی قسم میں یہ بات کہہ رہا ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ کفار کے اصلا ب میں ایسے اشخاص موجود ہیں جن سے تم سے زیادہ امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں اور یاد رکھو خدا گواہ ہے کہ جو شخص بھی اہلبیت (ع) سے محبت کرے گا پروردگار اسے روز قیامت ایک نور عطا کرے گا جس کی روشنی میں حوض کوثر پر وارد ہوگا اور (جوان سے دشمنی کرے گا پروردگار اپنے اور اس کے درمیان حجاب حائل کردے گا -) امالی مفید (ر

135

/

3

)-

175

- محمد بن عبداللہ الشیبانی نے اپنے صحیح اسناد کے ذریعہ ثقہ سے ثقہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر اسلام مرض الموت کے دوران گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے ستون سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو کر یہ خطبہ ارشاد فرمایا کہ ایہا الناس کوئی نبی دنیا سے نہیں گیا مگر یہ کہ اس نے اپنا ترکہ چھوڑا ہے اور میں بھی تمہارے درمیان ثقلین کو چھوڑے جارہا ہوں، ایک کتاب خدا ہے اور ایک میرے اہلبیت (ع) ، یاد رکھو جس نے انہیں ضائع کردیا خدا اسے برباد کردیگا۔ (احتجاج

1

ص

171

/

36

)

176

- زید بن علی (ع) نے اپنے آباء کرام کے حوالہ سے امیر المؤمنین (ع) سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ کا مرض الموت سنگین ہوگیا اور آپ کا گھر اصحاب سے بھر گیا تو آپ نے فرمایا کہ حسن (ع) و حسین (ع) کو بلاؤ۔ میں نے دونوں کو طلب کیا اور آپ نے دونوں کو گلے لگا کر بوسہ دینا شروع کردیا یہاں تک کہ غشی طاری ہوگئی - حضرت علی (ع) نے دونوں کو سینہ سے اٹھالیا تو آپ نے آنکھیں کھول دیں اور فرمایا کہ انہیں رہنے دو تا کہ یہ مجھ سے سکون حاصل کریں اور میں ان سے سکون حاصل کروں۔ اس لئے کہ میرے بعد انہیں قوم کی بدنفسی کا سامنا کرنا ہے۔ پھر فرمایا ایہا الناس ! میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں کو چھوڑا ہے، کتاب خدا اور میری سنت و عترت و اہلبیت (ع)

کتاب خدا کو ضائع کرنے والا میری سنت کو برباد کرنے والا ہے اور سنت کو ضائع کرنے والا عترت کو ضائع کرنے والا ہے۔

یاد رکھو کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میں حوض کوثر پر ملاقات کروں۔ (مسند زید ص 404)

)-

177

- سعد

!الاسکاف

میں نے امام ابو جعفر (ع) سے اس قول رسول کے بارے میں دریافت کیا کہ میں تم میں ثقلین کو چھوڑے جارہا ہوں ان سے وابستہ رہنا اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہو جائیں؟ تو حضرت نے فرمایا کہ کتاب خدا بھی ہمیشہ رہے گی اور ہم میں سے ایک رہنما بھی رہے گا جو اس کی طرف رہنمائی کرتا رہے گا یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔ (بصائر الدرجات

6

/

414

)-

178

- امام

(علی

(ع) نے جناب کمیل کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا - کمیل ہم ثقل اصغر ہیں اور قرآن خدا ثقل اکبر ہے اور رسول اکرم نے یہ بات قوم کو بار بار سنادی ہے اور نماز

جماعت کے

بعد اس کا مسلسل اعلان فرمادیا ہے۔

ایک دن آپ نے سارا مجمع کے سامنے حمد و ثنائی الہی کے بعد فرمایا کہ لوگو! میں خدا کی طرف سے یہ بات پہنچا رہا ہوں اور یہ میری ذاتی بات نہیں ہے لہذا جو تصدیق کرے گا وہ اللہ کیلئے کرے گا اور اسے صلہ میں جنت ملے گی اور جو تکذیب کرے گا وہ اللہ کی تکذیب کرے گا اور اس کا انجام جہنم ہوگا۔

اس کے بعد حضرت نے مجھے آواز دی اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور اپنے سینہ سے لگالیا اور حسن (ع) و حسین (ع) کو داہنے بائیں رکھ کر آواز دی ایہا الناس - ! جبریل امین نے یہ حکم پروردگار پہنچایا ہے کہ میں تمہیں یہ بتا دوں کہ قرآن ثقل اکبر ثقل اصغر کی گواہی دیتا ہے اور ثقل اصغر ثقل اکبر کا شاہد ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور خدا کی بارگاہ میں حاضری کے وقت تک ساتھ رہیں گے اس کے بعد وہ ان دونوں اور بندوں کے درمیان اپنا فیصلہ سنائے گا۔

(بشارة المصطفى ص)

29

)-

179

- عمر

بن ابی سلمہ ناقل ہیں کہ امیر المؤمنین (ع) نے انصار و مہاجرین کی جماعت کے سامنے ارشاد فرمایا کہ میں تم سے خدا کو گواہ کر کے دریافت کرتا ہوں کہ کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ رسول اکرم نے آخری خطبہ میں

فرمایا میں

فرمایا تھا کہ ایہا

الناس!

میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جن سے تمسک رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ کتاب خدا اور میری عترت اہلبیت (ع)۔ خدائے لطیف و خبیر نے مجھے بتایا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔ لوگوں نے کہا بیشک ہمیں معلوم ہے اور حضور نے ہمارے سامنے فرمایا ہے۔ (کتاب سلیم بن قیس

2

ص

763

)

180

- ہشام بن حسان - میں نے امام حسن (ع) کو بیعت خلافت کے بعد یہ خطبہ دیتے سنا ہے کہ ہم اللہ کے غالب آنے والے گروہ ہیں اور رسول اکرم کی عترت واقربا ہیں۔ ہمیں ان کے اہلبیت (ع) طیبین و طاہرین ہیں اور ثقلین کی ایک فرد ہیں جنہیں رسول اکرم نے اپنی امت میں چھوڑا ہے اور دوسری شے کتاب خدا ہے جس میں ہر شے کی تفصیل ہے اور باطل کا اس کی طرف کسی رخ سے گذر نہیں ہے۔ اس کی تفسیر میں ہم پر اعتماد کیا جانا چاہیئے کہ ہم گمان سے بات نہیں کرتے ہیں بلکہ یقین سے بات کرتے ہیں اور اس کے حقائق کا (یقین رکھتے ہیں)۔ (امالی طوسی ر)

121

/

188

-

691

/

1469

(امالی مفید ر)

4

ص

349

بشارة المصطفى ص ،

106

ینابیع المودة ،

1

ص

74

الاحتجاج ،

2

ص

94

مناقب ابن شہر آشوب ،

-ثورین ابی فاختہ نے امام

(ابو جعفر

(ع) سے نقل کیا ہے کہ آپ نے عمرو بن ذر القاص سے فرمایا کہ تم ان احادیث کے بارے میں کیوں گفتگو نہیں کرتے جو تمہاری طرف ساقط ہوئی ہیں؟ ابن ذر نے کہا آپ فرمائیں - فرمایا انی تارک فیکم الثقلین ... میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جن میں ایک دوسرے سے عظیم تر ہے ایک کتاب اللہ ہے اور ایک میری عترت اور اہلبیت (ع) جب تک ان دونوں سے وابستہ رہو گے پرگز گمراہ نہ ہو گے۔

دیکھو ابن ذر ! کل جب رسول اکرم سے ملاقات کرو گے اور انہوں نے پوچھ لیا کہ ثقلین کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے تو کیا جواب دو گے؟ یہ سننا تھا کہ ابن ذر نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی اور کہا کہ ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ اکبر کو پارہ پارہ کر دیا اور اصغر کو قتل کر دیا - (رجال کشی

- امام باقر (ع) فرماتے ہیں کہ مولائے کائنات نے نہروان سے واپسی پر کوفہ میں خطبہ ارشاد فرمایا جب آپ کو یہ اطلاع ملی کہ معاویہ آپ پر لعنت کر رہا ہے اور گالیان دے رہا ہے اور آپ کے اصحاب کو قتل کر رہا ہے تو حمد و ثنائے الہی اور صلوات و سلام کے بعد اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر قرآن مجید کا یہ حکم نہ ہوتا کہ نعمت پروردگار کو بیان کرتے رہو تو میں اس وقت یہ خطبہ نہ دیتا لیکن اب حکم خدا کی تعمیل ہیں یہ کہہ رہا ہوں کہ پروردگار تیرا شکر ہے ان نعمتوں پر جن کا شمار نہیں اور اس فضل و کرم پر جو بھالیا نہیں جاسکتا ہے۔

ایہا الناس ! میں عمر کی ایک منزل تک پہنچ چکا ہوں اور قریب ہے کہ دنیا سے رخصت ہو جاؤں لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے میرے معاملات کو نظر انداز کر دیا ہے اور میں تمہارے درمیان انہیں دو چیزوں کو چھوڑے جا رہا ہوں جنہیں رسول اکرم نے چھوڑا ہے یعنی کتاب اور میری عترت اور یہی عترت ہادی راہ نجات۔ خاتم الانبیاء، سید الانبیاء اور نبی مصطفیٰ کی بھی عترت ہے۔ (معانی الاخبار

بشارة المصطفى ص ،

- امام علی (ع) - پروردگار نے ہمیں پاک اور معصوم بنایا ہے اور ہمیں اپنی مخلوقات کا نگراں اور زمین کی حجت قرار دیا ہے۔ ہمیں قرآن کے ساتھ رکھا ہے اور قرآن کو ہمارے ساتھ - نہ ہم اس سے جدا

ہوسکتے ہیں

اور نہ وہ ہم سے جدا ہوسکتا ہے

- (کافی

1

ص

191

کمال الدین ،

240

/

63

بصائر الدرجات ،

83

/

6

از سلیم بن قیس

(الہلالی

تحقیق حدیث ثقلین

یہ حدیث ثقلین جس میں رسول اسلام نے اہلبیت (ع) کو قرآن مجید کا شریک اور ہم پلہ قرار دے کر امت اسلامیہ کو ان سے تمسک کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ ان متواتر احادیث میں ہے جس پر تمام رواۃ اور محدثین نے اتفاق کیا ہے اور قطعی طور پر

23

- اصحاب رسول نے اسے نقل کیا ہے جن کے اسماء گرامی بالترتیب یہ ہیں۔

ابوایوب انصاری۔ ابوذر غفاری، ابورافع غلام رسول اکرم ابوسعید الخدری ، ابوشریح الخزاعی، ابوقدامہ الانصاری ، ابولیلی انصاری ، ابوالمیثم ابن التبیان ، ابوہریرہ، ام سلمہ ،ام ہانی ، انس بن مالک، البراء بن عازب ، جابر بن عبداللہ الانصاری جبیر بن مطعم، حذیفہ بن اسید الغفاری ، حذیفہ بن الیمان، خزیمہ بن ثابت ذوالشہادتین ، زید بن ارقم - زید بن ثابت ، سعد بن ابی وقاص ، سلمان الفارسی ، سہل بن سعد، ضمیرہ الاسلمی ، طلحہ بن عبیداللہ التمیمی ، عامر بن لیلی ، عبدالرحمان بن عوف ، عبداللہ بن حنطب ، عبداللہ بن عباس ، عدی بن حاتم ، عقبہ بن عامر ، عمر بن الخطاب، عمرو بن العاص (صحیح مسلم

4

ص

1874

سنن ترمذی ،

5

/

662

/

2786

/

2788

سنن دارمی ،

2

/

889

/

3198

مسند ابن حنبل ،

4

/

30

/

11104

/

36

/

11131

-

54

/

11211

،

7

ص

84

/

19332

،

8

ص

138

/

21634

ص ،

154

/

21711

،

118

/

11561

مستدرک ،

3

ص

118

/

4577

حصائص نسائي ،

150

/

79

تاريخ بغداد ،

8

ص

422

الطبقات الكبرى

2

ص

196

المعجم الكبير ،

3

ص

65

،

67

/

2678

،

2681

،

2683

الدر المنثور ،

2

ص

60

كنز العمال ،

1

ص

172

ينابيع المودة ،

1

ص

95

/

126

مجمع الزوائد ،

9

ص

257

اسدالغابه ،

3

/

136

/

2739

ص

219

/

2907

الصواعق المحرقة ص ،

226

البدايته والنهايه ،

7

ص

349

جامع الاصول ،

9

ص

158

احقاق الحق ،

9

ص

309

،

375

نفحات الازهار خلاصه عبققات الانوار ،

2

ص

88

،

227

الخصال ،

65

/

97

،

459

/

2

(امالی طوسی ر) ،

1

ص

255

2

ص

490

كمال الدين ،

234

،

241

معاني الاخبار ،

90

/

3

امالی مفید ص ،

46

/

6

امالی صدوق ص ،

339

ارشاد

1

/

233

كفايته الاثر ص ،

92

،
128

،
137

-
اس کے علاوہ صاحب عبقات الانوار کے بیان کے مطابق

19
تابعین ہیں جنہوں نے اس حدیث شریف کو نقل کیا ہے اور تین سو سے زیادہ علماء و مشاہیر و حافظین احادیث ہیں جنہوں نے دوسری صدمی سے چودھویں صدی تک اپنی کتابوں اور اپنے بیانات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ (نفحات الازہار
2

ص
90
)۔
واضح رہے کہ صاحب نہایتہ نے ثقلین کی توجیہ اس طرح کی ہے کہ ان کا اختیار کرنا اور ان کے مطابق عمل کرنا بہت سنگین کام ہے اور اس کے علاوہ ہر گرانقدر چیز کو ثقل کہا جاتا ہے اور پیغمبر اکرم نے انہیں ثقلین اسی اعتبار سے قرار دیا ہے۔

نیز یہ بھی واضح رہے کہ صاحب عبقات کے بیان کے مطابق سخاوی نے ”استجلاب ارتقاء الغرف“ میں اور سہروردی نے ”جواہر العقیدین“ میں بیس اصحاب کے روایت کرنے کا اعتراف کیا ہے حالانکہ در حقیقت ان کی تعداد

33
ہے جیسا کہ گذشتہ سطروں میں تفصیلی تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ ،
صحابہ کرام ، تابعین ، علماء و محدثین کے علاوہ ائمہ اہلبیت (ع) نے بھی اس حدیث مبارک کا مسلسل تذکرہ فرمایا ہے اور اس کی اجمالی فہرست یہ ہے۔

جناب فاطمہ (ع) سے یہ حدیث ینابیع المودۃ

1
ص
123

نفحات الازہار ،

2
ص
236

میں نقل کی گئی ہے۔

#

امام حسن (ع) سے ینابیع المودۃ

1
ص
74

کفایۃ الاثر ص ،

162

نفحات الازہار ،

2

ص

67

میں نقل کی گئی ہے۔

#

امام حسین (ع) سے کمال الدین ص

240

64

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

/

67

میں نقل کی گئی ہے۔

#

امام محمد (ع) باقر سے کافی

3

ص

432

امالی طوسی (ر) ص

163

روضۃ الواعظین ص ،

300

میں نقل کی گئی ۔

#

امام جعفر صادق (ع) سے کافی

1

ص

294

کمال الدین ،

1

ص

244

تفسیر عیاشی ،

1

ص

5

/

9

میں نقل کی گئی ہے۔

#

امام علی (ع) رضا سے عیون الاخبار

2

ص

58

بحار

10

ص

369

میں نقل کی گئی ہے۔

#

امام علی (ع) نقی سے تحف العقول ص

458

الاحتجاج ،

2

ص

488

میں نقل کی گئی ہے۔

حدیث مبارک کے صدور اور اس کی مناسبت کے بارے میں تحقیق کی جائے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور نے اس کی بار بار تکرار فرمائی ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ امت اسلامیہ کا سماجی اور سیاسی مستقبل انہیں سے وابستہ ہے اور ان کے بغیر تباہی اور گمراہی کے علاوہ

کچھ نہیں ہے۔ ذیل میں ان مقامات کی جمالی نشاندہی کی جا رہی ہے۔

1

- حجة الوداع کے موقع پر

روز عرفہ

(سنن)

ترمذی

5

/

262

/

3786

) -

2

- مسجد خیف میں - اس کے راوی سلیم بن قیس ہیں

(-

ینابیع المودة

1

ص

109

/

31

) -

3

- غدیر خم میں - اس کے راوی زید بن ارقم ہیں

- (مستدرک

3

ص

118

/

4576

/

3

ص

613

/

6272

خصائص نسائی ص ،

150

کمال الدین ص ،

234

/

45

ص

238

/

55

) -

واضح رہے کہ صاحب مستدرک نے دونوں مقامات پر اس امر کی تصریح کی ہے کہ اس حدیث کی سند بخاری اور مسلم دونوں کے اصول پر صحیح ہے مگر ان حضرات نے اسے اپنی کتاب میں جگہ نہیں دی ہے۔

4

- مرض الموت کے دوران حجرہ کے اندر جب حجرہ اصحاب سے بھرا ہوا تھا۔ یہ روایت جناب فاطمہ (ع) سے نقل کی گئی ہے

- (ینابیع

المودة

1

ص

124

پر ابن حجر کا بیان ہے کہ حدیث تمسک کے مختلف طرق ہیں جن میں اس حدیث کو بیس سے زیادہ صحابہ کرام سے نقل کیا گیا ہے اور بعض میں یہ تذکرہ ہے کہ حضور نے اسے حجة الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں فرمایا ہے۔ بعض میں مدینہ میں حجرہ کے اندر کا ذکر ہے بعض روایات میں حج سے واپسی پر غدیر خم کا حوالہ ہے اور ان میں کوئی تضاد نہیں ہے کہ اس بات کا امکان بہر حال پایا جاتا ہے کہ حضور نے یہ بات بار بار ارشاد فرمائی ہو کہ کتاب عزیز اور عترت طاہرہ (ع) دونوں اس قابل ہیں کہ ان کے بارے میں تاکید اور اہتمام سے کام لیا جائے۔

۔ سند حدیث ثقلین 1

ب ۔ تاریخ صدور حدیث

۔ خلفاء اللہ 3

۔ کمیل بن زیاد راوی ہیں کہ امیر

(المؤمنین

(ع) میرا ہاتھ پکڑ کر صحرا کی طرف لے گئے اور وہاں جاکر ایک آہ سرد کہیںچ کر

فرمایا ” بیشک

زمین حجت خدا کو قائم رکھنے والے سے خالی نہیں ہوسکتی ہے چاہے ظاہر بظاہر ہو یا پردہ غیب میں ہوتا کہ اللہ کے

دلائل و بینات باطل نہ ہونے پائیں۔ مگر یہ کتنے ہیں اور کہاں ہیں ؟ خدا کی قسم عدد کے اعتبار سے بہت تھوڑے ہیں اگر

چہ قدر و منزلت کے اعتبار سے بہت عظیم ہیں۔ انہیں کے ذریعہ

پروردگار اپنے حج و بینات کا تحفظ کرتا ہے یہاں تک کہ اپنے امثال کے حوالہ کردیں اور اپنے جیسے افراد کے دلوں

میں ثابت کردیں۔ انہیں علم نے حقیقت بصیرت تک پہنچا دیا ہے اور روح یقین ان کے اندر پیوست ہوگئی ہے۔ جسے

دنیا دار سخت سمجھتے ہیں وہ ان کے لئے نرم ہے اور جس سے جاہلوں کو وحشت ہوتی ہے اس سے انہیں انس حاصل

ہوتا ہے۔ یہ دنیا میں ان اجسام کے ساتھ زندہ رہتے ہیں جن کی روحوں عالم اعلیٰ سے وابستہ رہتی ہیں۔

یہ زمین میں ” خلفاء اللہ “ اور اس کے دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں ۔ ہائے مجھے کس قدر اشتیاق ہے انہیں

دیکھنے کا ۔ (نہج البلاغہ حکمت ص

زین العابدین (ع) دعائے عرفہ میں فرماتے ہیں - خدایا رحمت نازل فرما ان پاکیزہ کردار اہلبیت (ع) پر جنہیں تو نے اپنے امر کے لئے منتخب کیا ہے اور اپنے علم کا خزانہ بنایا ہے اور اپنے دین کا محافظ قرار دیا ہے اور وہ زمین میں

تیرے خلفاء

اور“

بندوں پر تیری حجت ہیں - انہیں ہر رجس اور کثافت سے پاک بنایا ہے اور اپنی بارگاہ کے لئے وسیلہ اور اپنی جنت کے لئے سیدھا راستہ قرار دیا ہے

- (صحیفہ

سجادیہ دعاء ص

- امام رضا (ع) - ائمہ زمین میں پروردگار کے خلفاء ہوتے ہیں - کافی

1

ص

193

) -

187

- علی بن

!حسان

امام رضا (ع) سے امام موسیٰ (ع) کاظم کی زیارت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا اطراف قبر میں جس مسجد میں چاہونماز ادا کرو اور زیارت کے لئے ہر مقام پر اسی قدر کافی ہے ” سلام ہو اولیاء و اصفیاء پروردگار پر - سلام ہو ائمہ و احباء الہی پر - سلام ہو انصار و خلفاء اللہ پر - (الفقیہ

2

ص

608

عیون اخبار الرضا (ع) ص ،

2

ص

271

کامل الزیارات ص ،

315

کافی ،

4

ص

579

) -

واضح رہے کہ کافی کی روایت میں زیارت قبر امام حسین (ع) کا ذکر کیا گیا ہے۔

188

- امام

(علی نقی

(ع) نے زیارت جامعہ میں ارشاد

”فرمایا ہے

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حضرات ائمہ

راشدین و مہدیین ہیں۔

خدا نے

اپنی روح سے آپ حضرات کی تائید کی ہے اور آپ کو زمین پر اپنا خلیفہ انتخاب فرمایا ہے۔

(تہذیب)

6

ص

97

/

177

) -

- خلفاء النبی 4

189

- رسول

!اکرم

میرے خلفاء - اولیاء اور میرے بعد مخلوقات پر حجت پروردگار بارہ افراد ہوں گے۔ اول میرا برادر اور آخر میرا فرزند ! سوال کیا گیا کہ یہ برادر کون ہیں ؟ فرمایا علی (ع) بن ابی طالب ! اور فرزند کون ہے ؟ فرمایا وہ مہدی جو ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیگا ۔ (کمال الدین ص

280

/

27

فرائد السمطین ،

2

ص

312

/

562

از عبدالله بن عباس)۔

190

- امام علی (ع) حضرت مہدی (ع) کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں - وہ حکم کی زرہ سے آراستہ ہوگا اور اس کے تمام آداب پر عامل ہوگا کہ اس کی طرف متوجہ بھی ہوگا اور اس کی معرفت بھی رکھتا ہوگا اور اس کے لئے اپنے کو فارغ رکھے گا ، گویا اس کا گمشدہ ہے جس کی تلاش جاری ہے اور ایک ضرورت ہے جس کے بارے میں جستجو کر رہا ہے۔ وہ اس وقت غریب و مسافر ہو جائے گا جب اسلام غربت کا شکار ہوگا اور تھکے ماندہ اونٹ کی طرح سینہ زمین پر ٹیک دیا ہوگا اور دم مار رہا ہوگا - وہ اللہ کی باقیماندہ حجتوں کا بقیہ ہے اور اس کے انبیاء کے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ

182

)۔

191

- امیر

(المومنین

ع) آل محمد کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ ائمہ طاہرین اور عترت معصومین ہیں - یہی ذریت محترم ہیں اور یہی خلفاء راشدین ہیں

- (مشارق

انوار

اليقين ص118

از طارق بن

(شہاب)

-

192

- امام

(صادق

(ع) ، ائمہ رسول اکرم کی منزل میں ہوتے ہیں لیکن رسول نہیں ہوتے ہیں اور نہ ان کے لئے وہ چیزیں حلال ہیں جو صرف پیغمبر کے

لئے حلال ہیں۔ اس کے

علاوہ وہ

پر مسئلہ میں رسول

اکرم کی

منزلت میں ہیں

- (کافی

1

ص

270

از محمد بن

مسلم) -

- اوصیاء نبی 5

193

- رسول

اکرم!

میں سید الانبیاء والمرسلین اور افضل از ملائکہ مقربین ہوں اور میرے اولیاء تمام انبیاء و مرسلین کے اوصیاء کے سردار ہیں۔ (امالی صدوق (ر) ص

245

بشارة المصطفیٰ ص ،

34

)-

194

- رسول

اکرم!

میں انبیاء کا سردار ہوں اور علی (ع) بن ابی طالب (ع) اوصیاء کے سردار ہیں اور میرے اوصیاء میرے بعد کل بارہ ہوں گے جن کے اول علی (ع) بن ابی طالب ہوں گے اور آخری قائم۔ (کمال الدین ص

280

(عیون اخبار الرضا (ع) ،

1

ص

64

فرائد السمطين ،

2

ص

313

-

195

- رسول

!اکرم

ہر نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے اور علی (ع) میرا وصی اور وارث ہے (الفردوس

3

ص

336

)-

(تاریخ دمشق حالات امیر المؤمنین (ع

3

ص

5

/

1021

،

1022

مناقب خوارزمی ،

84

/

74

مناقب ابن المغازلی ص ،

200

/

238

)-

196

-

!سلمان

میں نے رسول اکرم سے عرض کی کہ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے تو آپ کا وصی کون ہے ؟ آپ خاموش ہو گئے ، اس کے بعد جب مجھے دیکھا تو آوازی دی ، میں دوڑ کر حاضر ہوا - فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ موسیٰ (ع) کا وصی کون ہے ؟ میں نے عرض کی یوشع بن نون ! فرمایا کیسے ؟ عرض کی کہ وہ سب سے بہتر تھے - فرمایا تو میرا وصی اور میرے اس امر کا مرکز اور میری تمام امت میں سب سے بہتر، میرے تمام وعدوں کو پورا کرنے والا اور میرے قرض کا ادا کرنے والا علی (ع) بن ابی طالب ہوگا - (المعجم الكبير

6

ص

221

/

63

60

کشف الغمہ ،

1

ص

157

)-

197

- رسول اکرم حدیث معراج میں فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی خدایا میرے اوصیاء کون ہیں ؟ ارشاد ہوا - اے محمد ! تمہارے اوصیاء کون ہیں ؟ ارشاد ہوا - اے محمد ! تمہارے اوصیاء وہی ہیں جن کے نام ساق عرش پر لکھے ہوئے ہیں تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا اور بارہ نور چمکتے ہوئے دیکھے اور ہر نور پر ایک سبز لکیر دیکھی جس پر میرے ایک وصی کا نام لکھا ہوا تھا جس میں پہلے علی (ع) بن ابی طالب تھے اور آخری مہدی (ع)۔

میں نے عرض کی خدایا یہی میرے اوصیاء ہیں ؟ ارشاد ہوا ، اے محمد ! تمہارے اوصیاء وہی ہیں جن کے نام ساق عرش پر لکھے ہوئے ہیں تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا اور بارہ نور چمکتے ہوئے دیکھے اور ہر نور پر ایک سبز لکیر دیکھی جس پر میرے ایک وصی کا نام لکھا ہوا تھا جس میں پہلے علی (ع) بن ابی طالب تھے اور آخری مہدی (ع) میں نے عرض کی خدایا یہی میرے بعد میرے اوصیاء ہیں ؟ ارشاد ہوا اے محمد ! یہی میرے اولیاء ، احباء ، اصفیاء اور تمہارے بعد مخلوقات پر میری حجت ہیں اور یہی تمہارے اوصیاء خلفاء اور تمہارے بعد بہترین مخلوقات ہیں۔ (علل الشرائع

6

ص

1

(عیون اخبار الرضا (ع ،

1

ص

264

کمال ،

الدین ص

256

از عبدالسلام بن صالح الہروی از امام رضا (ع) -

198

- رسول اکرم کا وقت آخر تھا اور جناب فاطمہ (ع) فریاد کر رہی تھیں کہ آپ کے بعد میرے اور میری اولاد کے برباد ہوجانے کا خطرہ ہے ، امت کے حالات آپ کی نگاہوں کے سامنے ہیں تو آپ نے فرمایا ، فاطمہ (ع) !

کیا تمہیں نہیں معلوم ہے کہ پروردگار نے ہم اہلبیت (ع) کے لئے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی ہے اور تمام مخلوقات کے لئے فنا کو مقدر کر دیا ہے ، اس نے ایک مرتبہ مخلوقات پر نگاہ انتخاب ڈالی تو تمہارے باپ کو منتخب کر کے نبی قرار دیا اور دوبارہ نگاہ ڈالی تو تمہارے شوہر کا انتخاب کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں تمہارا عقد ان کے ساتھ کر دوں اور انہیں اپنا ولی اور وزیر قرار دیدوں اور امت میں اپنا خلیفہ نامزد کر دوں تو اب تمہارا باپ تمام انبیاء و مرسلین سے بہتر ہے اور

تمہارا شوہر تمام اولیاء سے بہتر ہے اور تم سب سے پہلے مجھ سے ملنے والی ہو۔
اس کے بعد مالک نے تیسری نگاہ ڈالی تو تمہیں اور تمہارے دونوں فرزندوں کا انتخاب کیا، اب تم سردار نساء اہل جنت ہو
اور تمہارے دونوں فرزند سرداران جنت ہیں اور تمہاری اولاد میں قیامت تک میرے اوصیاء ہوں گے جو ہادی
اور مہدی ہوں گے، میرے اوصیاء میں سب سے پہلے میرے بھائی علی (ع) ہیں، اس کے بعد حسن (ع) اس کے بعد حسین
(ع) اور اس کے بعد نو اولاد حسین (ع) یہ سب کے سب میرے درجہ میں ہوں گے اور جنت میں خدا کی بارگاہ میں میرے
درجہ سے اور میرے باپ ابراہیم کے درجہ سے قریب تر کوئی درجہ نہ ہوگا۔ (کمال الدین ص

263

از سلیم بن قیس الہلالی)۔

199

- امام حسین (ع)

!)

پروردگار عالم نے حضرت محمد کو تمام مخلوقات میں منتخب قرار دیا ہے، انہیں نبوت سے سرفراز کیا ہے، رسالت کے
لئے انتخاب کیا ہے، اس کے بعد جب انہیں واپس بلایا، اس وقت جب وہ بندوں کو نصیحت کرچکے اور پیغام الہی کو
پہنچا چکے تو ہم ان کے اہلبیت (ع) اولیاء، اوصیاء، ورثہ اور تمام لوگوں سے زیادہ ان کی جگہ کے حقدار تھے لیکن قوم
نے ہم پر زیادتی کی تو ہم خاموش ہو گئے اور ہم نے کوئی تفرقہ پسند نہیں کیا بلکہ عافیت کو ترجیح دی جبکہ ہمیں معلوم
ہے کہ ہم ان تمام لوگوں سے زیادہ حقدار میں جنہوں نے اس جگہ پر قبضہ کر لیا تھا، - (تاریخ طبری

5

ص

357

از ابو عثمان نہدی، البدایۃ والنہایۃ

8

ص

157

)-

200

- امام محمد باقر (ع)

!)

پروردگار کی بارگاہ میں سب سے زیادہ قریب تر، لوگوں سے سب سے اعلم اور مہربان حضرت محمد اور ائمہ کرام ہیں
لہذا جہاں یہ داخل ہوں سب داخل ہو جاؤ اور جس سے یہ الگ ہو جائیں سب الگ ہو جاؤ، حق انہیں میں ہے اور یہی
اوصیاء میں اور یہی ائمہ ہیں، جہاں انہیں دیکھو ان کا اتباع شروع کردو (کمال الدین ص

328

از ابو حمزہ الثمالی)۔

201

- محمد بن مسلم! میں نے امام صادق (ع) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کی کچھ مخصوص مخلوق ہے جسے اس
نے اپنے نور اور اپنی رحمت سے پیدا کیا ہے، رحمت سے رحمت کے لئے، یہی خدا کی نگرانی کرنے والی آنکھیں اس
کے سننے والے کان، اس کی اجازت سے بولنے والی زبان اور اس کے تمام احکام و بیانات کے امانتدار ہیں، انہیں کے
ذریعہ وہ برائیوں کو محو کرتا ہے، ذلت کو دفع کرتا ہے، رحمت کو نازل کرتا ہے، مردوہ کو زندہ کرتا ہے، زندہ کو مردہ
بناتا ہے، لوگوں کی آزمائش کرتا ہے، مخلوقات میں اپنے فیصلے نافذ کرتا ہے۔ تو میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ
قربان، یہ کون حضرات ہیں، فرمایا یہ اوصیاء ہیں۔ (التوحید ص

(ع) نے زیارت جامعہ میں فرمایا کہ سلام ہو ان پر جو معرفت الہی کے مرکز- برکت الہی کے مسکن، حکمت الہی کے معدن، راز الہی کے محافظ، کتاب الہی کے حافظ ، رسول اللہ کے اوصیاء اور ان کی ذریت ہیں، انہیں پر رحمت اور انہیں پر برکات

مولف! واضح رہے کہ ائمہ اہلبیت (ع) کے اوصیاء رسول ہونے کی روایات بہت زیادہ ہیں جن کے بارے میں ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی کا ارشاد ہے کہ قوی اسناد کے ساتھ صحیح اخبار میں اس حقیقت کا اعلان کیا گیا ہے کہ رسول اکرم نے اپنے معاملات کی وصیت حضرت علی (ع) بن ابی طالب (ع) کو فرمائی اور انہوں نے امام حسن (ع) کو ... اور انہوں نے امام حسین (ع) کو ... اور انہوں نے علی بن الحسین (ع) کو ... اور انہوں نے محمد بن علی (ع) کو ... اور انہوں نے علی بن محمد (ع) کو ... اور انہوں نے حسن (ع) بن علی (ع) کو ... اور انہوں نے اپنے فرزند حجت قائم کو فرمائی کہ اگر عمر دنیا میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تو خدا اس دن کو اس قدر طول دے گا کہ وہ منظر عام پر آکر ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں، پروردگار کی صلوات و رحمت ان پر اور ان کے جملہ آباء طاہرین پر - (الفقیہ

- پیغمبر اسلام کے محبوب ترین 6

ام سلمہ کہتی ہیں کہ ایک دن رسول اکرم تشریف فرما تھے کہ اچانک فاطمہ (ع) ایک مخصوص غذا لے کر حاضر ہو گئیں، آپ نے فرمایا کہ

(ع) اور ان کے فرزند کہاں ہیں ؟ جناب فاطمہ (ع) نے عرض کی کہ گھر میں ہیں۔

فرمایا انہیں طلب کرو ! اتنے میں علی (ع) و حسن (ع) و حسین (ع) آگئے اور آپ نے سب کو دیکھ کر اپنی خبیری چادر کو اٹھایا اور سب کو اوڑھا کر فرمایا خدا یا یہ میرے اہلبیت (ع) اور ” تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب “ ہیں ، لہذا ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انہیں کمال طہارت کی منزل پر رکھنا جس کے بعد آیت تطہیر نازل ہوگئی ۔ (کشف الغمہ

1

ص

45

)-

204

- امام علی (ع)

)!

ایک شخص رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ حضور سب سے زیادہ محبوب آپ کی نظر میں کون ہے؟ فرمایا کہ یہ (علی(ع)) اور اس کے دونوں فرزند اور ان کی ماں(فاطمہ(ع)) یہ سب مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور یہ جنت میں میرے ساتھ اسی طرح ہوں گے جس طرح یہ دونوں انگلیاں۔(امالی طوسی ص

452

/

100

از زید بن علی (ع))۔

205

- جمیع بن عمیر التیمی! اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہوا اور میری پھوپھی نے سوال کیا کہ رسول اکرم کے سب سے زیادہ محبوب شخصیت کون تھی؟ تو انہوں نے فرمایا فاطمہ (ع) ! پھوپھی نے پوچھا اور مردوں میں؟ فرمایا، ان کے شوہر، وہ ہمیشہ دن میں روزے رکھتے تھے اور رات بھر نمازیں پڑھا کرتے تھے (سنن ترمذی

5

ص

701

/

3874

)-

206

- جمیع بن

!عمیر

میں ایک مرتبہ اپنی ماں کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہوا اور میری ماں نے یہی سوال تو انہوں نے فرمایا کہ تم محبوب ترین خلائق کے بارے میں دریافت کر رہی ہو تو ان کے محبوب ترین بیٹی کا شوہر ہے، میں نے خود حضور کو دیکھا ہے کہ انہوں نے علی (ع) ، فاطمہ اور حسن (ع) و حسین (ع) کو جمع کر کے ان پر چادر اوڑھا کر یہ دعا کی تھی کہ خدایا یہ سب میرے اہلبیت (ع) میں ان سے رجس کو دور رکھنا اور انہیں پاک پاکیزہ رکھنا، جس کے بعد میں بھی قریب گئی اور دریافت کیا ، کیا میں بھی اہلبیت (ع) میں شامل ہوں؟ تو فرمایا دور رہو تم خیر پر ہو۔ (مناقب امیر المومنین (ع)

الکوفی

2

ص

132

/

617

)-

7 - افضل خلائق

207

- رسول

!اکرم

تمہارے بزرگوں میں سب سے بہتر علی (ع) بن ابی طالب (ع) ہیں، تمہارے جوانوں میں سب سے افضل حسن (ع) و حسین (ع) ہیں اور تمہاری عورتوں میں سب سے بالاتر فاطمہ (ع) بنت محمد ہیں۔ (تاریخ بغداد)

4

/

392

/

2280

)-

208

- رسول

!اکرم

میں اور میرے اہلبیت (ع) سب اللہ کے مصطفیٰ اور تمام مخلوقات میں منتخب بندہ ہیں۔ (احقاق الحق

9

/

483

)-

209

- رسول

اکرم نے جناب فاطمہ (ع) سے فرمایا۔ فاطمہ (ع)

)!

ہم اہلبیت (ع) کو پروردگار نے وہ سات خصال عطا فرمائے ہیں جو نہ ہم سے پہلے کسی کو عطا کئے ہیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو عطا کرے گا، مجھے خاتم النبیین اور تمام مرسلین میں سب سے بزرگ تر اور تمام مخلوقات میں سب سے محبوب تر قرار دیا ہے میں تمہارا باپ ہوں اور میرا وصی جو تمام اوصیاء سے بہتر اور نگاہ پروردگار میں محبوب تر ہے وہ تمہارا شوہر ہے، ہمارا شہید بہترین شہداء ہے اور خدا کے نزدیک محبوب ترین ہے جو تمہارے باپ اور شوہر کے چچا ہیں، ہمیں میں سے وہ شخصیت ہے جسے پروردگار نے فضائل جنت میں ملائکہ کے ساتھ پرواز کرنے کے لئے دو سبز پر عنایت فرمادیے ہیں اور وہ تمہارے باپ کے ابن عم اور تمہارے شوہر کے حقیقی بھائی ہیں اور ہمیں میں سے اس امت کے سبطین ہیں یعنی تمہارے دونوں فرزند حسن (ع) و حسین (ع) ہیں جو جوانان جنت کے سردار ہیں اور پروردگار کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے ان کا باپ ان سے بھی بہتر ہے، فاطمہ (ع)! خدائے برحق کی قسم انہیں دونوں کی اولاد میں اس امت کا مہدی بھی ہوگا (المعجم الکبیر

3

ص

57

/

2675

از علی المکی الہلالی ، امالی طوسی (ر) ص

154

،

256

الخصال ص ،

412

، /

16

الغیبة طوسی (ر) ص ،

191

،

154

کشف الغمہ ،

1

ص

154

کفاية الاثر ص ،

63

)-

210

- رسول اکرم ، میں سید النبیین ہوں علی (ع) بن ابی طالب (ع) سید الوصیین ہیں حسن (ع) و حسین (ع) سردار جوانان جنت ہیں، ان کے بعد کے ائمہ سردار متقین ہیں ، ہمارا دوست خدا کا دوست ہے اور ہمارا دشمن خدا کا دشمن ہے، ہماری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ہمارا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ خدا ہمارے

لئے کافی ہے اور وہی ہمارا ذمہ دار ہے (امالی صدوق (ر) ص

448

) -

211

- رسول اکرم ، علی (ع) بن ابی طالب (ع) اور ان کی اولاد کے ائمہ سب اہل زمین کے سردار اور روز قیامت روشن پیشانی لشکر کے قائد ہیں

- (

امالی

(صدوق

ر)

466

/

از عمرو بن ابی

(سلمہ)

212

- رسول

اکرم!

یا علی (ع)! تم اور تمہاری اولاد کے ائمہ سب دنیا کے سردار اور آخرت کے شہنشاہ ہیں جس نے ہمیں پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا اور جس نے ہمارا انکار کر دیا اس نے خدا کا انکار کر دیا۔ (امالی صدوق (ع) ص

523

/

6

از سلیمان بن مہران ص

448

(از حسن بن علی (ع) بن فضال، عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

57

/

210

ملوک فی الارض)۔

213

- ابن عباس راوی ہیں کہ رسول اکرم نے عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا کہ تم سب میرے اصحاب ہو اور علی (ع) بن ابی

، (طالب مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، وہ میرے علم کا دروازہ اور میرے وصی ہیں، وہ فاطمہ (ع

(حسن

(ع) اور حسین (ع) سب اصل و شرف اور کرم کی اعتبار سے تمام اہل زمین سے افضل و برتر

ہیں (ینابیع

المودة

2

ص

333

/

973

مائتہ منقبہ ص ،

122

مقتل خوارزمی ،

1

ص

60

) -

- امیر المؤمنین (ع) رسول اکرم کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کی عترت بہترین عترت ، آپ کا خاندان بہترین خاندان اور آپ کا شجرہ بہترین شجرہ ہے

- (نہج

البلاغہ خطبہ

94

-)

- مباہلہ میں شرکت 8

315

- عبدالرحمان بن کثیر نے جعفر بن محمد، ان کے والد بزرگوار کے واسطہ سے امام حسن (ع) سے نقل کیا ہے کہ مباہلہ کے موقع پر آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول اکرم نے نفس کی جگہ میرے والد کو لیا، ابنائنا میں مجھے اور بھائی کو لیا، نساء نامیں میری والدہ فاطمہ (ع) کو لیا اور اس کے علاوہ کائنات میں کسی کو ان الفاظ کا مصداق نہیں قرار دیا لہذا ہمیں ان کیا اہلیت (ع) گوشت و پوست اور خون و نفس ہیں، ہم ان سے ہیں اور وہ ہم (سے ہیں)۔ (امالی (ع) طوسی ر)

564

/

1174

ینابیع المودة ،

1

ص

165

/

1

)-

216

-

!جابر

رسول اکرم کے پاس عاقب اور طیب (علماء نصاریٰ) وارد ہوئے تو انہیں اسلام کی دعوت دی ، ان دونوں نے کہا کہ ہم تو پہلے ہی اسلام لاچکے ہیں ، آپ نے فرمایا کہ بالکل جھوٹ ہے اور تم چار ہو تو میں بتا سکتا ہوں کہ تمہارے لئے اسلام سے مانع کیا ہے؟ ان لوگوں نے کہا فرمائیے؟ فرمایا کہ صلیب کی محبت ، شراب اور سور کا گوشت اور یہ کہہ کر آپ نے انہیں مباہلہ کی دعوت دیدی اور ان لوگوں نے صبح کو آنے کا وعدہ کر لیا، اب جو صبح ہوئی تو رسول اکرم نے علی (ع) ، حسن (ع) ، حسین (ع) کو ساتھ لیا اور پھر ان دونوں کو مباہلہ کی دعوت دی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور سپر انداختہ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس نے مجھے نبی بنایا ہے کہ اگر ان لوگوں نے مباہلہ کر لیا ہوتا تو یہ وادی آگ سے بھر جاتی ، اس کے بعد جابر کا بیان ہے کہ انہیں حضرات کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے فقل تعالو ندع ابنائنا و ابنائکم و... نساءنا و نسائکم و انفسنا و انفسکم

شعب نے جابر کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ انفسنا میں رسول اکرم تھے اور حضرت علی (ع) ، ابنائنا میں حسن (ع) و حسین (ع) تھے اور نساءنا میں فاطمہ (ع) (دلائل النبوة ابونعیم

- زمخشری کا بیان ہے کہ جب رسول اکرم نے انہیں مباہلہ کی دعوت دی تو انہوں نے اپنے دانشور عاقب سے مشورہ کیا کہ آپ کا خیال کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور انہوں نے حضرت مسیح (ع) کے بارے میں قول فیصل سنایا ہے اور خدا گواہ ہے کہ جب بھی کسی قوم نے کسی نبی برحق سے مباہلہ کیا ہے تو نہ بوڑھے باقی رہ سکے ہیں اور نہ بچے نیپ سکے ہیں اور تمہارے لئے بھی ہلاکت کا خطرہ یقینی ہے ، لہذا مناسب ہے کہ مصالحت کرلو اور اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ۔

دوسرے دن جب وہ لوگ رسول اکرم کے پاس آئے تو آپ اس شان سے نکل چکے تھے کہ حسین (ع) کو گود میں لئے تھے، حسن (ع) کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے فاطمہ (ع) آپ کے پیچھے چل رہی تھیں اور علی (ع) ان کے پیچھے۔ اور آپ فرما رہے تھے کہ دیکھو جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔

اسقف نجران نے یہ منظر دیکھ کر کہا کہ خدا کی قسم میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر خدا پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹانا چاہے تو ان کے کہنے سے ہٹا سکتا ہے، خبردار مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور روئے زمین پر کوئی ایک عیسائی باقی نہ رہ جائے گا۔

چنانچہ ان لوگوں نے کہا یا ابا القاسم ! ہماری رائے یہ ہے کہ ہم مباہلہ نہ کریں اور آپ اپنے دین پر رہیں اور ہم اپنے دین پر رہیں ؟ آپ نے فرمایا کہ اگر مباہلہ نہیں چاہتے ہو تو اسلام قبول کرلو تا کہ مسلمانوں کے تمام حقوق و فرائض میں شریک ہو جاؤ!

!ان لوگوں نے کہا یہ تو نہیں ہوسکتا ہے

فرمایا پھر جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ، کہا اس کی بھی طاقت نہیں ہے، البتہ اس بات پر صلح کرسکتے ہیں کہ آپ نہ جنگ کریں نہ ہمیں خوفزدہ کریں، نہ دین سے الگ کریں، ہم ہر سال آپ کو دو ہزار حلے دیتے رہیں گے، ایک ہزار صفر کے ! مہینہ میں اور ایک ہزار رجب کے مہینہ میں اور تیس عدد آہنی زر ہیں

چنانچہ آپ نے اس شرط سے صلح کرلی اور فرمایا کہ ہلاکت اس قوم پر منڈ لارہی تھی، اگر انہوں نے لعنت میں حصہ لے لیا ہوتا تو سب کے سب بندر اور سور کی شکل میں مسخ ہو جاتے اور پوری وادی آگ سے بھر جاتی اور اللہ اہل نجران کو

جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیتا اور درختوں پر پرندہ تک نہ رہ جاتے اور ایک سال کے اندر سارے عیسائی تباہ ہو جاتے ۔
اس کے بعد زمخشری نے یہ تبصرہ کیا ہے کہ آیت شریف میں ابناء و نساء کو نفس پر مقدم کیا گیا ہے تا کہ ان کی عظیم منزلت اور ان کے بلندترین مرتبہ کی وضاحت کردی جائے اور یہ بتادیا جائے کہ یہ سب نفس پر بھی مقدم ہیں اور ان پر نفس بھی قربان کیا جاسکتا ہے اور اس سے بالاتر اصحاب کساء کی کوئی دوسری فضیلت نہیں ہوسکتی ہے ۔ (تفسیر کشاف

1

ص

193

تفسیر طبری ،

3

ص

299

تفسیر فخر الدین رازی ص ،

8

ص

88

ارشاد ،

1

ص

166

مجمع البیان ،

2

ص

762

تفسیر قمی ،

1

ص

104

-

واضح رہے کہ فخر رازی نے اس روایت کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کی صحت پر تقریباً تمام اہل تفسیر و حدیث کا اتفاق و اجماع ہے ۔

۔ اولو الامر9

یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ (نساء آیت

59

)

218

۔ امام علی (ع

)!)

رسول اکرم نے فرمایا کہ اولو الامر وہ افراد ہیں جنہیں خدا نے اطاعت میں اپنا اور میرا شریک قرار دیا ہے اور حکم دیا

ہے کہ جب کسی امر میں اختلاف کا خوف ہو تو انہیں سب کی طرف رجوع کیا جائے۔ تو میں نے عرض کی کہ حضور وہ کون افراد ہیں؟ فرمایا کہ ان میں سے پہلے تم ہو (شواہد التنزیل

1

ص

189

/

202

الاعتقادات ،

5

ص

121

کتاب سلیم ،

6

ص

626

)-

219

- امیر المؤمنین (ع) نے کوفہ میں وارد ہونے کے بعد فرمایا اہل

کوفہ!

تمہارا فرض ہے کہ تقوائے الہی اختیار کرو اور تمہارے پیغمبر کے اہلبیت (ع) جو اللہ کے اطاعت گزار ہیں ان کی اطاعت کرو کہ یہ اطاعت کے زیادہ حقدار ہیں، ان لوگوں کی بہ نسبت جو ان کے مقابلہ میں اطاعت کے دعویدار ہیں اور انہیں کی وجہ سے صاحبان فضیلت بن گئے ہیں اور پھر ہمارے فضل کا انکار کر دیا ہے اور ہمارے حق میں ہم سے جھگڑا کر کے ہمیں محروم کرنا چاہتے ہیں ، انہیں اپنے کئے کا مزہ معلوم ہو چکا ہے اور عنقریب گمراہی کا انجام دیکھ لیں گے۔)

امالی مفید

127

/

5

ارشاد ،

1

/

260

)-

220

- ہشام بن حسان، امام حسن (ع) نے لوگوں سے بیعت لینے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا کہ ہماری اطاعت کرو یہ اطاعت تمہارا فریضہ ہے، یہ اطاعت خدا و رسول کی اطاعت سے ملی ہوئی ہے ”اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم“ ...

(امالی مفید ص)

349

(امالی طوسی ر) ،

احتجاج ،

ص

مناقب ابن شہر آشوب ،

ص

)-

- امام حسین (ع) نے میدان کربلا میں فوج دشمن سے خطاب کرکے فرمایا ”ایہا الناس“ اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور حق کو اس کے اہل کے لئے پہچان لو تو اس میں رضائے خدا زیادہ ہے، دیکھو ہم پیغمبر کے اہلبیت (ع) ہیں اور ان مدعیوں سے زیادہ امر رسالت کے حقدار ہیں جو ظلم و جور کا برتاؤ کر رہے ہیں اور اگر اب تم ہمیں ناپسند کر رہے ہو اور ہمارے حق کا انکار کر رہے ہو تو یہ تمہاری نئی رائے ہے، اس کے خلاف جو تمہارے خطوط میں درج ہے اور جس کا اشارہ تمہارے رسائل نے دیا ہے اور اس بنیاد پر ہیں واپس بھی جاسکتا ہوں۔ (ارشاد

ص

وقعة الطف ص ،

کامل ،

ص

)-

- امام زین العابدین (ع) اپنی دعا میں فرماتے ہیں، خدایا اپنی محبوب ترین مخلوق

محمد اور

ان کی منتخب

عترت پر

رحمت نازل فرما جو پاکیزہ کردار ہیں اور ہمیں انکی باتوں کا سننے والا اور ان کی اطاعت کرنے والا قرار دیدے جس

طرح تو

نے ان کی اطاعت کا حکم دیا ہے

- (صحیفہ

سجادیہ دعاء ص

(ع) نے اطیعو اللہ و اطیعو الرسول کے ذیل میں فرمایا کہ اولی الامر صرف ہم لوگ ہیں جن کی اطاعت کا حکم قیامت تک کے صاحبان ایمان کو دیا گیا ہے

- (الكافی

میں نے آیت اطاعت کے بارے میں امام صادق (ع) سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت علی (ع) ، امام حسن (ع) ، امام حسین (ع) کے بارے میں نازل ہوئی ہے ! میں نے عرض کی کہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ خدا نے ان کا نام کیوں نہیں لیا؟ فرمایا کہ جب خدا نے نماز کا حکم نازل کیا جب بھی تین رکعت اور چار رکعت کا نام نہیں لیا اور رسول اکرم ہی نے اس کی تفسیر کی ہے ، اسی طرح جب زکوٰۃ کا حکم نازل کیا تو چالیس میں ایک کا ذکر نہیں کیا اور رسول اکرم نے اس کی تفسیر کی ہے ، یہی حال حج کا ہے کہ اس میں طواف کے سات چکر کا ذکر نہیں ہے اور یہ بات رسول اکرم نے بتائی ہے تو جس طرح آپ نے تمام آیات کی تفسیر کی ہے ، اسی طرح اولی الامر کی بھی تفسیر کردی ہے اور وقت نزول جو افراد موجود تھے ان کی نشاندہی کردی ہے۔ (الكافی

1

ص

229

/

169

)-

225

- امام

(صادق

(ع) نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اولو الامر ائمه اہلبیت (ع) ہیں اور بس

ینابیع

المودة

1

ص

341

/

2

مناقب ابن شہر آشوب ،

3

/

15

)

-

226

- ابن ابی

یعفور!

میں امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ کے پاس بہت سے اصحاب موجود تھے ... تو آپ نے فرمایا ، ابن ابی یعفور ! پروردگار نے اپنی، رسول اور صاحبان امر کی اطاعت کا حکم دیا ہے جو صیاء رسول اکرم ہیں، دیکھو ہم بندوں پر خدا کی حجت ہیں اور مخلوقات پر اس کی طرف سے نگراں ہیں ، ہمیں زمین کے امین ہیں اور علم کے خزانہ دار، اس کی طرف دعوت دینے والے ہیں اور اس کے احکام پر عمل کرنے والے، جس نے ہماری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے ہماری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی ۔ (الزہد للحسین بن سعید ص

104

/

286

، الکافی ،

1

ص

185

بحار الانوار ،

23

/

283

احقاق الحق ص ،

224

،

14

ص

348

)-

۔ اہل الذکر 10

227

۔ رسول

اکرم

فاسئلوا اہل الذکر کے ذیل میں فرمایا کہ ذکر سے مراد میں ہوں اور اہل ذکر ائمہ ہیں (الکافی

1

ص

210

)-

228

۔ اما م علی (ع

)!)

ہم میں اہل ذکر - (ینابیع المودہ

1

ص

357

مناقب ابن شہر آشوب ،

3

ص

98

العمدة ص ،

288

/

468

)-

229

-

!حارث

میں نے امام علی (ع) سے آیت اہل الذکر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم ہی اہل ذکر ہیں اور ہمیں اہل علم اور ہمیں معدن تنزیل و تاویل ہیں، میں نے خود رسول اکرم کی زبان سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں شہر علم ہوں اور علی (ع) اس کا دروازہ ہے، جسے بھی علم لینا ہے اسے دروازہ سے آنا ہوگا (شواہد التنزیل)

1

ص

432

/

459

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

179

)-

230

- امام علی (ع)

)!

آگاہ ہو جاؤ کہ ذکر رسول اکرم ہیں اور ہم ان کے اہل میں اور راسخون فی العلم ہیں اور ہمیں ہدایت کے منارہے اور تقویٰ کے پرچم ہیں اور ہمارے ہی لئے ساری مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ (مناقب ابن شہر آشوب

3

ص

89

)-

231

- امام محمد باقر (ع) نے آیت اہل الذکر کی تفسیر میں فرمایا کہ اہل ذکر ہم لوگ ہیں۔ (تفسیر طبری

10

/

17

ص

5

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

178

تفسیر فرات کوفی ص ،

235

،

315

تاویل الآیات الظاہرہ ص ،

24

میں ہے۔ (ینابیع المودہ

1

ص

357

/

14

)-

235

- امام

(صادق

(ع) مالک کائنات کے ارشاد فاسئلوا اہل الذکر ... میں کتاب ذکر ہے اور اہلبیت (ع) و آل

محمد اہل

ذکر ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جاہلوں سے سوال کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے

- (کافی

1

ص

295

-)

236

- امام

(صادق

(ع) ، ذکر قرآن

ہے اور

ہم اس کی قوم ہیں اور ہمیں سے سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے

- (کافی

1

ص

211

تفسیر قمی ،

2

ص

286

-)

بصائر الدرجات

1

ص

37

-)

- ابن بکیر نے حمزہ بن محمد الطیار سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے امام

(صادق

ع) کے سامنے ان کے پدر بزرگوار کے بعض خطبوں کو پیش کیا تو ایک منزل پر پہنچ کر آپ نے فرمایا کہ اب خاموش

رہو

! -

اس کے بعد فرمایا کہ جس بات کے بارے میں تم نہیں جانتے ہو۔ مناسب یہی ہے کہ خاموش رہو اور تحقیق کرو اور آخر

میں ائمہ ہدیٰ کے حوالہ کردو تا کہ وہ تمہیں صحیح راستہ پر چلائیں اور تاریکی کو دور کریں اور حق سے آگاہ کریں

جیسا کہ آیت فاسئلوا اہل الذکر میں بتایا گیا ہے۔ (کافی

1

ص

50

محاسن ،

1

ص

341

تفسیر عیاشی ،

2

ص

260

)-

238

- امام صادق (ع) نے اپنے اصحاب کے نام ایک خط لکھا، اے دو گروہ جس پر خدا نے مہربانی کی ہے اور اسے کامیاب

بنایا ہے،

دیکھو!

خدائے تمہارے لئے خیر کو مکمل کر دیا ہے اور یہ بات امر الہی کے خلاف ہے کہ کوئی شخص دین میں خواہش، ذاتی

خیال اور قیاس سے کام لے، خدا نے قرآن کو نازل کر دیا ہے اور اس میں ہر شے کا بیان موجود ہے، پھر قرآن اور تعلیم

قرآن کے اہل بھی مقرر کر دیئے ہیں اور جنہیں اس کا اہل قرار دیا ہے انہیں بھی اجازت نہیں ہے کہ وہ اس میں خواہش،

رائے اور قیاس کا

استعمال کریں اس لئے کہ اس نے علم قرآن دے کر اور مرکز قرآن بنا کر ان باتوں سے بے نیاز بنادیا ہے، یہ مالک کی

مخصوص کرامت ہے، جو انہیں دی گئی ہے اور وہی اہل ذکر ہیں جن سے سوال کرنے کا امت کو حکم دیا گیا ہے)

کافی

8

ص

5

ص

210

بحار ،

23

ص

172

امالی طوسی ،

664

، /

1290

روضۃ الواعظین ص ،

224

بصائر الدرجات ،

5

/

37

1

ص

40

،

23

/

511

کامل الزیارات ص ،

54

احقاق الحق ،

2

ص

482

،

483

،

14

ص

371

375

)-

۔ محافظین دین 11

239

۔ رسول اکرم نے امام علی (ع) سے فرمایا، یا علی (ع)

)!

میں ، تم تمہارے دونوں فرزند حسن (ع) و حسین (ع) اور اولاد حسین (ع) کو نو فرزند دین کے ارکان اور اسلام کے ستون

ہیں ، جو ہمارا اتباع کرے گا نجات پائے گا اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا اس کا انجام جہنم ہوگا ۔ (امالی مفید ص

217

بشارة المصطفى ص ،

49

)-

140

- رسول اکرم میری امت کی ہر نسل میں میرے اہلبیت (ع) کے عادل افراد رہیں گے جو اس دین سے غالیوں کی تحریف ،

اہل باطل کی تزویر اور جاہلوں کی تاویل کو رفع

کرتے رہیں

گے، دیکھو تمہارے ائمہ خدا کی بارگاہ کی طرف تمہارے قائد ہیں لہذا اس پر نگاہ رکھنا کہ تم اپنے دین اور نماز میں کس

کی اقتدار کر رہے ہو

- (کمال

الدین ص

221

قرب الاسناد ،

77

/

250

مناقب ابن شہر آشوب

1

ص

245

کنز الفوائد ،

1

ص

330

-)

241

- امام صادق (ع

)!)

علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں کہ انبیاء و درہم و دینار جمع کر کے اس کا وارث نہیں بناتے ہیں بلکہ اپنی احادیث کا

وارث بناتے ہیں لہذا جو شخص بھی اس میراث کا کوئی حصہ لے لے گویا اس نے بڑا حصہ حاصل کر لیا لہذا اپنے علم

کے بارے میں دیکھتے رہو کہ کس سے حاصل کر رہے ہو، ہمارے اہلبیت (ع) میں سے ہر نسل میں ایسے عادل افراد

رہیں گے جو دین سے غالیوں کی تحریف ، باطل پرستوں کی جعل سازی اور جاہلوں کی تاویل کو دفع کرتے رہیں گے ۔-

کافی

1

ص

32

بصائر الدرجات ،

10

/

1

)-

242

- امام رضا (ع)

)!

امام بندگان خدا کو نصیحت کرنے والا اور دین خدا کی حفاظت کرنے والا ہوتا ہے۔ (کافی

1

ص

202

از عبدالعزیز بن مسل)-

- ابواب اللہ 12

243

- رسول اکرم ، ہم وہ خدائی دروازے ہیں جن کے ذریعہ خدا تک رسائی ہوتی ہے اور ہمارے ہی ذریعہ سے طالبان ہدایت

ہدایت پاتے ہیں

- (فضائل

الشیعہ

50

/

7

تاویل الآیات الظاہرہ ص ،

498

از ابوسعید خدری

) -

244

- امام علی (ع) ، ہمیں دین کے شعار اور اصحاب ہیں اور ہمیں علم کے خزانے اور ابواب میں اور گھروں میں دروازہ کے

علاوہ کہیں سے داخلہ نہیں ہوتا

اور جو

دوسرے راستہ سے آتا ہے اسے چور شمار کیا جاتا ہے

- (نہج

البلاغہ خطبہ ص

154

) -

245

- امام علی (ع) ، پروردگار اگر چاہتا تو وہ براہ راست بھی بندوں کو اپنی معرفت دے سکتا تھا لیکن اس نے ہمیں اپنی

معرفت کا دروازہ اور راستہ بنادیا ہے اور ہمیں وہ چہرہ حق ہیں جن کے ذریعہ اسے پہچانا جاتا ہے لہذا جو شخص بھی

ہماری ولایت سے انحراف کرے گا یا غیروں کو ہم پر فضیلت دے گا وہ راہ حق سے بہکا ہوا ہوگا اور یاد رکھو کہ تمام

وہ لوگ جن سے لوگ وابستہ ہوتے ہیں سب ایک جیسے نہیں ہوتے ہیں بعض گندے چشمے کے مانند ہیں جو دوسروں کو بھی گندہ کر دیتے ہیں اور ہم وہ شفاف

چشمے میں جواہر خدا سے جاری ہوتے ہیں اور ان کے ختم ہونے یا منقطع ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ (کافی

1

ص

184

مختصر بصائر الدرجات ص ،

55

تفسیر فرات کوفی ص ،

142

/

174

)-

246

- امام

(صادق

ع

)!)

اوصیاء پیغمبر وہ دروازہ ہیں جن سے حق تک پہنچا جاتا ہے اور یہ حضرات نہ ہوتے تو کوئی خدا کو نہ پہچانتا پروردگار نے انہیں کے ذریعہ مخلوقات پر حجت تمام کی ہے۔ (کافی

1

/

193

از ابی بصیر)۔

۔ عرفاء اللہ 13

247

- رسول اکرم نے امام علی (ع) سے فرمایا یہ تین چیزیں ہیں جن کے بارے میں قسم کھاتا ہوں کہ یہ برحق ہیں، تم اور تمہارے بعد کے اوصیاء سب وہ عرفاء ہیں جن کے بغیر خدا کی معرفت ممکن نہیں ہے اور وہ عرفاء میں جن کے بغیر جنت میں داخلہ ممکن نہیں ہے کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جو انہیں پہچانتا ہوگا اور جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور یہی وہ عرفاء ہیں کہ جو ان کا انکار کر دے یا وہ اس کا انکار کر دیں اس کا انجام جہنم ہے۔ (خصال

150

/

183

از نصر العطار)۔

248

- رسول اکرم نے فرمایا کہ یا علی (ع

)!)

تم اور تمہاری اولاد کے اوصیاء جنت و جہنم کے درمیان اعراف کا درجہ رکھتے ہیں کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جو

تمہیں پہچانے اور تم اسے پہچانوا ور جہنم میں وہی داخل ہوگا تو تمہارا انکار کردے اور تم اسے پہچاننے سے انکار کردو (دعائم الاسلام

1

ص

725

ارشاد القلوب ص ،

298

از سلیم بن قیس، مناقب ابن شہر آشوب ،

3

ص

233

تفسیر عیاشی ،

2

ص

18

/

44

اس روایت میں اولاد کے بجائے تمہارے بعد کے اوصیاء کا لفظ ہے، ینابیع المودہ

1

ص

304

/

3

از سلمان فارسی)-

249

- امام علی (ع) ، ائمہ پروردگار کی طرف سے مخلوقات کے نگراں اور بندوں کیلئے عرفاء ہیں

کہ جنت

میں صرف وہی داخل ہوگا جو انہیں پہچانے اور

وہ اس

کو پہچانیں

اور جہنم میں صرف وہی جائے گا جو ان کا انکار کردے اور وہ اس کا انکار کردیں

- (نہج

البلاغہ خطبہ ص

152

غرر الحکم ص ،

3911

-)

250

- امام علی (ع) قیامت کے حالات کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اوصیاء اصحاب صراط میں جو صراط پر کھڑے رہیں گے

اور جنت میں اسی کو داخل کریں گے جو انہیں پہچانے گا اور وہ اسے پہچانیں گے اور جہنم میں وہی جائے گا جو ان کا انکار کرے گا اور وہ اس کا انکار کریں گے۔ یہی عرفاء اللہ ہیں جنہیں خدا نے بندوں سے عہد لیتے وقت پیش کیا تھا اور انہیں کے بارے میں فرمایا ہے کہ اعراف پر کچھ ہوں گے جو سب کو ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے۔“
یہی تمام اولیاء کے گواہ ہوں گے اور رسول اکرم ان کے گواہ ہوں گے۔ (بصائر الدرجات ص

498

/

9

از زرین حبیش ، مختصر بصائر الدرجات ص

53

)-

251

-

!ہلقام

میں نے امام باقر (ع) سے ” علی الاعراف رجال“ کے بارے میں دریافت کیا کہ اس سے مراد کیا ہے؟ فرمایا کہ جس طرح قبائل میں عرفاء ہوتے ہیں جو ہر شخص کو پہچانتے ہیں اس طرح ہم عرفاء اللہ میں اور تمام لوگوں کو ان کے علامات سے پہچان لیتے ہیں (تفسیر عیاشی

2

ص

18

/

43

)-

252

- ابان بن

عمر!

میں امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ سفیان بن مصعب العبدی حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ میری جان قربان، آیتہ ” علی الاعراف رجال“ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا یہ آل محمد کے بارہ اوصیاء ہیں کہ جن کی معرفت کے بغیر خدا کا پہچاننا ناممکن ہے۔

عرض کی یہ اعراف کیا ہے؟ فرمایا یہ مشک کے ٹیلے ہوں گے جن پر رسول اکرم اور ان کے اوصیاء ہوں گے اور یہ تمام لوگوں کو ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے۔ (بحار الانوار

24

/

253

/

13

مناقب ابن شہر آشوب ،

3

ص

233

)-

- ارکان زمین 14

253

- امام باقر (ع) ، رسول اکرم وہ دروازہ رحمت میں جس کے بغیر جنت میں داخلہ ممکن نہیں ہے ، وہ راہ ہدایت ہیں کہ جو اس پر چلا وہ خدا تک پہنچ گیا یہی کیفیت امیر المومنین (ع) اور ان کے بعد کے جملہ ائمہ کی ہے، پروردگار نے انہیں زمین کا رکن بنایا ہے تا کہ اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے اور اسلام کا ستون قرار دیا ہے اور راہ ہدایت کا محافظ بنایا ہے، کوئی راہنما ان کے بغیر ہدایت نہیں پاسکتا ہے اور کوئی شخص اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتا ہے جب تک ان کے حق میں کوتاہی نہ کرے ، یہ خدا کی طرف سے نازل ہونے والے جملہ علوم ،بشارتیں، انذار سب کے امانتدار ہیں اور اہل زمین پر اس کی حجت ہیں ، ان کے آخرکے لئے خدا کی طرف سے وہی ہے جو اول کے لئے ہے اور اس مرحلہ تک کوئی شخص امداد الہی کے بغیر نہیں پہنچ سکتا ہے۔(کافی

1

ص

198

/

3

اختصاص ص ،

21

بصائر الدرجات ،

199

/

1

)-

254

- امام باقر (ع) نے امیر المومنین (ع) کی زیارت میں فرمایا آپ اہلبیت (ع) رحمت ، ستون دین ، ارکان زمین اور شجرہ طیبہ ہیں ۔(تہذیب

6

ص

28

،

53

از موسیٰ بن ظبیان ، الفقیہ

2

ص

591

،

3197

،

3197

کامل الزیارات ص ،

45

)-

255

- امام

(باقر

(ع) ، ہم زمین کی بنیادیں ہیں اور ہمارے شیعہ اسلام کے حاصل کرنے کے وسائل ہی

- (

تفسیر عیاشی

2

ص

243

/

18

از ابوبصیر ،

-)

- ارکان عالم 15

256

- رسول اکرم اولاد علی (ع) کے ائمہ کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں یہ سب میرے خلفاء - اوصیاء میری اولاد اور

میری عترت ہیں انہیں کے ذریعہ پروردگار آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے اور انہیں کے ذریعہ زمین

اپنے باشندوں

سمیت مرکز سے ہٹنے سے محفوظ ہے۔

(کمال الدین)

258

/

3

احتجاج ،

1

ص

168

/

34

کفایتۃ الاثر ص ،

145

از علی بن ابی حمزہ از امام صادق (ع) - ،

257

- امام

زین

(العابدین)

ع

)!)

ہم مسلمانوں کے امام اور عالمین پر اللہ کی حجت ہیں، مومنین کے سردار اور روشن پیشانی لشکر کے قائد ہیں، ہمیں مومنین کے مولا ہیں اور ہمیں اہل زمین کے لئے باعث امان ہیں جس طرح ستارے آسمان والوں کے لئے باعث امان ہیں ہمیں وہ ہیں جن کے ذریعہ پروردگار آسمانوں کو زمین پر گرنے اور زمین کو اس کے باشندوں سمیت مرکز سے کھسک جنے سے روکتا ہے ، ہمارے ہی ذریعہ باران رحمت کا نزول ہوتا ہے اور ہمارے ہی وسیلہ سے رحمت نشر کی جاتی ہے اور زمین کے برکات باہر آتے ہیں، اگر زمین کے برکات کا وسیلہ ہم نے ہوتے تو یہ اہل زمین سمیت دھنس جاتی (-) (امالی صدوق (ر

156

/

15

کمال الدین ،

207

،

22

ینابیع المودة ،

1

ص

75

/

11

فرائد

السمطين

1

ص

6

/

45

/

11

روایت اعمش از امام صادق (ع) روضة الواعظین ص

220

روایت عمرو بن دینار)۔

258

- امام علی نقی (ع) زیارت جامعہ میں ارشاد فرماتے ہیں، ہمارے

!آقاؤ

ہم نے تمہاری مدح و ثنا کا احصاء کر سکتے ہیں اور نہ تمہاری تعریف کی گہرائیوں تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ تمہاری

توصیف کی حدوں تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں، تم نیک کرداروں کے لئے نمونہ، نیک انسانوں کے لئے رہنما اور پروردگار کی طرف سے حجت ہو، تمہارے ہی ذریعہ آغاز ہوتاہے اور تمہیں پر خاتمہ ہے، تمہارے ہی ذریعہ رحمت کا نزول ہوتاہے اور تمہارے ہی ذریعہ پروردگار آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے۔ (تہذیب

6

ص

99

)-

۔ امان اہل ارض 16

259

- رسول

!اکرم

ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں کہ وہ ختم ہوجائیں تو اہل آسمان کا خاتمہ ہوجائے اور اسی طرح ہمارے اہلبیت (ع) اہل زمین کیلئے امان ہیں کہ ان کا سلسلہ ختم ہوجائے تو سارے اہل زمین فنا ہوجائیں گے، (فضائل الصحابہ ابن حنبل

2

ص

671

/

1145

الفردوس ،

4

ص

311

/

6913

ینابیع المودة ،

1

ص

17

/

1

(بروایت امام علی (ع) ، امالی طوسی (ر

379

/

812

جامع الاحادیث قمی ص ،

259

بروایت ابن عباس، اس روایت میں اہل زمین کے بجائے امت کا لفظ ہے۔ ،

260

- رسول اکرم ، ستارے اہل آسمان کے لئے امان

!ہیں

اور میرے اہلبیت (ع) اہل زمین کے لئے امان ہیں ، اگر اہلبیت (ع) کا سلسلہ ختم ہوجائے تو وہ عذاب نازل ہوجائے جس کی وعید وارد ہوئی ہے۔ (ینابیع المودة

1

ص

71

/

2

بروایت انس، مستدرک

2

ص

486

/

3676

مناقب کوفی ص ،

142

،

623

علل الشرائع ص ،

123

/

2

)-

261

- امام علی (ع)

!)

ہم نبوت کے گھرانے والے اور حکمت کے معدن ہیں ، اہل زمین کے لئے باعث امان اور طلبگار نجات کے لئے وجہ نجات ہیں ۔ (نثر الدر

1

ص

310

)-

- معدن رسالت 17

262

- رسول

!اکرم

ہم شجرہ نبوت کے اہلبیت (ع) اور رسالت کے معدن ہیں، ہمارے اہلبیت (ع) سے افضل ہمارے علاوہ کوئی نہیں ہے۔)

امالی الشجرى

1

ص

154

روایت امام علی (ع) ، احقاق الحق

9

ص

378

نقل از مناقب ابن المغازلی)-

263

- امام حسین (ع) نے عتبہ بن ابی سفیان سے فرمایا، ہم اہلبیت (ع) کرامت ، معدن رسالت و اعلام حق ہیں جن کے دلوں میں حق کو امانت رکھا گیا ہے اور وہ ہماری زبان سے بولتا ہے

- (امالی

صدوق

130

/

1

(روایت عبداللہ بن منصور از امام صادق (ع)

-)

264

- امام حسین (ع) نے والی مدینہ ولید سے فرمایا، اے حاکم ، ہم لوگ نبوت کے اہلبیت (ع) ہیں اور رسالت کے معدن ، ملائکہ کی آمد و رفت ہمارے گھر رہتی ہے اور رحمت کا نزول ہمارے یہاں ہوتا ہے۔ ہمارے ہی ذریعہ پروردگار نے شروع کیا ہے اور ہمیں پر ہر امر کا خاتمہ ہے

- (مقتل

خوارزمی

1

ص

184

الملہوف ص

98

-)

265

- امام رضا (ع) (ع)! ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے کتاب میں خود اپنی تعریف کی ہے اور رحمت خدا حضرت محمد پر ہے جو خاتم الانبیاء اور بہترین خلائق ہیں اور پھر ان کی آل پر جو آل رحمت ، شجرہ نبوت، معدن رسالت اور مرکز رفت و آمد ملائکہ ہیں۔ (کافی

5

ص

373

/

تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ حضرت محمد و علی (ع) و فاطمہ (ع) و حسن (ع) و حسین (ع) ہیں کہ یہی اہل ذکر و علم و عقل و بیان ہیں یہی نبوت کے اہلبیت (ع) ، رسالت کے معدن اور مرکز نزول ملائکہ ہیں

- (احقاق

الحق

روز وفات پیغمبر ملک الموت نے دروازہ فاطمہ (ع) پر کھڑے ہو کر کہا کہ سلام ہو تم پر اے اہلبیت (ع) نبوت ، معدن

رسالت، مرکز نزول ملائکہ اور اس کے بعد اجازت طلب کی جس پر جناب فاطمہ (ع) نے فرمایا کہ بابا ملاقات نہیں

کرسکتے ہیں، اور ملک الموت نے تین مرتبہ اجازت لی اور رسول اکرم نے التفات کرکے فرمایا کہ یہ ملک الموت ہیں۔)

احقاق الحق

- امام علی نقی (ع) زیارت جامعہ میں فرماتے ہیں سلام ہو تم پر اے اہل بیتِ نبوت، معدن رسالت، مرکز نزول ملائکہ، منزل وحی الہی اور مصدر رحمت پروردگار
- (تہذیب

6

ص

96

/

177

) -

- ستون حق 18

269

- رسول

!اکرم

یہ سب ائمہ ابرار ہیں، یہ حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے۔ (کفایۃ الاثر ص

177

روایت عطاء از امام حسین (ع) - ،

270

- امام علی (ع)

)!

آگاہ ہوجاؤ کہ پروردگار نے انہیں خیر کا اہل، حق کا ستون اور اطاعت کے لئے تحفظ قرار دیا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ

214

)-

271

- امام علی (ع)

)!

ہم حق کے داعی، خلق کے امام اور صداقت کی زبان ہیں، جس نے ہماری اطاعت کی سب کچھ حاصل کرلیا اور جس نے ہماری مخالفت کی وہ ہلاک ہوگیا۔ (غرر الحکم

10001

)-

272

- امام علی (ع)

)!

ہم نے ستون حق کو قائم کیا اور لشکر باطل کو شکست دی ہے۔ (غرر الحکم

9969

)-

273

- امام علی (ع)

)!

ہم خدا کے بندوں پر اس کے امین اور اس کے شہروں میں حق کے قائم کرنے والے ہیں، ہمارے ہی ذریعہ دوستوں کو نجات ملتی ہے اور دشمن ہلاک ہوتے ہیں۔ (غرر الحکم

10004

)-

274

- امام

(علی

ع

)!

خبردار حق سے الگ نہ ہوجانا کہ جو شخص بھی ہم اہلبیت (ع) کا بدل تلاش کرے گا وہ ہلاک ہوجائے گا اور دنیا و آخرت دونوں سے محروم ہوجائے گا۔ (غرر الحکم

10413

، خصال ،

626

/

10

، بروایت ابوبصیر و محمد بن مسلم)- ،

275

- امام حسین (ع)

)!

ہم رسول اللہ کے اہلبیت (ع) ہیں، حق ہمارے اندر رکھا گیا ہے اور ہماری زبانیں ہمیشہ حق کے ساتھ کلام کرتی ہیں۔ (الفتوح

5

ص

17

، مقتل الحسين (ع) خوارزمی ،

1

ص

185

)-

276

- امام ہادی (ع)! اے ائمہ کرام ! حق آپ کے ساتھ آپ کے اندر آپ سے اور آپ کی طرف ہے اور آپ ہی اس کے اہل اور معدن ہیں۔ (تہذیب

6

ص

97

/

177

)-

۔ امراء الکلام 19

277

۔ امام علی (ع)

)!

ہم کلام کے امراء ہیں، ہمارے ہی اندر اس کی جڑیں پیوست ہیں اور ہمارے ہی سر پر اس کی شاخیں سایہ افکن ہیں۔)
نہج البلاغہ خطبہ

233

غرر الحکم ص ،

2774

اس روایت میں عروق و غصون کے بجائے فروغ و اغصان کا لفظ وارد ہوا ہے۔) ،

278

۔ امام

(صادق

ع

)!

پروردگار نے ائمہ طاہرین (ع) کو مخلوقات کی زندگی تاریکی کا چراغ اور کلام کی کلید قرار دیا ہے۔) کافی

1

ص

204

/

2

روایت اسحاق بن غالب)۔

۔ صلح و جنگ پیغمبر 20

279

۔ زید بن

!ارقم

رسول اکرم نے علی (ع) و فاطمہ (ع) و حسن (ع) و حسین (ع) سے خطاب کرکے فرمایا کہ جس سے تمہاری جنگ ہے
اس سے میری جنگ ہے اور جس سے تمہاری صلح ہے اس سے میری صلح ہے۔) (سنن ترمذی

5

ص

699

/

3870

سنن ابن ماجہ ،

1

ص
52
/
145
مستدرک ،
3
ص
161
/
4714
المعجم الكبير ،
3
ص
40
/
2619
مناقب کوفی ،
2
ص
156
/
634
بشارة المصطفى ص ،
61
ص
64
كشف الغمہ ،
2
ص
154
-
280
-زید بن
!ارقم
رسول اکرم نے اپنے مرض الموت میں علی (ع) و فاطمہ (ع) و حسن (ع) و حسین (ع) کی طرف جھک کر فرمایا کہ تم سے
جنگ کرنے والے کی جنگ مجھ سے ہے اور تم سے صلح رکھنے والے کی صلح مجھ سے ہے۔ (تہذیب تاریخ دمشق
ص
319
امالی طوسی ص ،

336

/

680

)-

281

-

!ابوہریرہ

رسول اکرم نے علی (ع) و حسن (ع) ، حسین (ع) و فاطمہ (ع) کو دیکھ کر فرمایا کہ جو تم سے جنگ کرے اس سے میری جنگ ہے اور جو تم سے صلح رکھے اس سے میری صلح ہے۔ (مسند ابن حنبل

3

ص

446

/

9704

، مستدرک ،

31

ص

161

/

4713

، تاریخ بغداد ، ص ،

137

المعجم الكبير ،

3

ص

40

/

2621

، البداية والنهاية ،

8

ص

36

، العمدة ،

51

/

45

، روضة الواعظین ص ،

175

، الغدير ،

ہم رسول اکرم کی خدمت میں تھے، آپ حجرہ کے اندر تھے اور وحی کا نزول ہو رہا تھا اور ہم باہر انتظار کر رہے تھے، یہاں تک کہ گرمی شدید ہو گئی اور علی (ع) و فاطمہ و حسن (ع) و حسین (ع) بھی آگئے اور سایہ دیوار میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگے، اس کے بعد جب رسول اکرم برآمد ہوئے تو ان حضرات کے پاس گئے اور سب کو ایک چادر اوڑھا کر جس کا ایک سرا آپ کے ہاتھ میں تھا اور دوسرا علی (ع) کے ہاتھ میں، ہمارے پاس آئے اور دعا کی خدایا میں انہیں دوست رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرمانا۔

میں ان سے صلح کرنے والے کا ساتھی ہوں اور ان سے جنگ کرنے والے کا، دشمن ہوں... اور یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی

- رسول اکرم نے مسلمانوں سے خطاب کر کے ارشاد فرمایا، مسلمانو! جو اہل خیمہ کے ساتھ صلح رکھے اس سے میری صلح ہے اور جو ان سے جنگ کرے اس سے میری جنگ ہے، میں ان کے دوستوں کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہوں، ان کا دوست صرف خوش نصیب اور حلال زادہ ہوتا ہے اور ان سے دشمنی صرف بدقسمت اور پست نسب انسان کرتا ہے۔ (مناقب خوارزمی ص

روایت زید بن یثیع از ابی بکر۔ - ،

واضح رہے کہ اس وقت خیمہ میں صرف علی (ع) و فاطمہ (ع) و حسن (ع) و حسین (ع) تھے اور بس۔

- امام زین العابدین (ع)

ایک اور رسول اکرم تشریف فرما تھے اور ان کے پاس حضرت علی (ع) و حسن (ع) و حسین (ع) حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے بشیر بنا کر بھیجا ہے کہ روئے زمین پر خدا کی نگاہ میں ہم سب سے زیادہ محبوب اور محترم کوئی نہیں ہے، پروردگار نے میرا نام اپنے نام سے نکالا ہے کہ وہ محمود ہے اور میں محمد ہوں اور یا علی (ع) تمہارا نام بھی اپنے نام سے نکالا ہے کہ وہ علی اعلیٰ ہے اور تم علی (ع) ہو اور اے حسن (ع) ہو اور اے حسین (ع)! تمہارا نام بھی اپنے نام سے نکالا ہے کہ وہ ذو الاحسان ہے اور تم حسین (ع) ہو اور اے فاطمہ (ع)! تمہارا نام بھی اپنے نام سے مشتق کیا ہے کہ وہ فاطر ہے اور تم فاطمہ (ع) ہو،

اس کے بعد فرمایا کہ خدایا میں تجھے گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جو ان سے صلح رکھے اس سے میری صلح ہے اور جو ان سے جنگ کرے اس سے میری جنگ ہے میں ان کے دوست کا دوست اور ان کے دشمن کا دشمن ہوں۔ ان سے

بغض رکھنے والے سے مجھے بغض ہے اور ان سے محبت کرنے والے سے میری محبت ہے۔ یہ سب مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ (معانی الاخبار)

55

/

3

روایت عبداللہ بن الفضل الهاشمی)۔

۔ آغاز و انجام دین 21

285

۔رسول

اکرم!

اللہ نے دین کا آغاز و انجام ہمیں کو قرار دیا ہے اور وہ ہمارے ہی ذریعہ بغض و عداوت کے بعد دلوں میں الفت پیدا کرتا ہے، (امالی مفید

251

/

4

امالی طوسی ،

21

/

24

روایت عمر بن علی (ع)۔

286

۔ امام علی (ع)

!)

رسول اکرم نے اپنے بعد کے حوادث کا ذکر کرتے ہوئے مہدی کے بارے میں فرمایا تو میں نے عرض کی کہ وہ ہم میں سے ہوگا یا غیروں میں سے؟ فرمایا، ہمیں میں سے ہوگا، پروردگار نے ہمارے ہی ذریعہ دین

کا آغاز کیا ہے، اور ہمیں پر تمام کرے گا، ہمارے ہی ذریعہ شرک کے بعد دلوں میں الفت پیدا کی ہے اور ہمارے ہی ذریعہ فتنہ کے بعد الفت پیدا کرے گا! تو میں نے عرض کی خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں یہ فضل و شرف عنایت

(فرمایا ہے)۔ (امالی طوسی ر)

66

/

96

(امالی مفید ر) ،

9

ص

290

شرح نہج البلاغہ معتزلی ،

9

ص

)-

287

- عمر بن علی (ع) نے امام علی (ع) سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم سے پوچھا کہ مہدی ہم میں ہوگا یا ہمارے غیر میں سے؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ ہمیں میں سے ہوگا اللہ ہمارے ہی ذریعہ دین کو مکمل کرے گا جس طرح ہمارے ہی ذریعہ آغاز کیا ہے اور لوگوں کو شرک سے نکالا ہے، اب فتنوں سے نکال کر دلوں میں الفت پیدا کرے گا جس طرح شرک کی عداوت کے بعد الفت پیدا کی ہے۔

میں نے عرض کی کہ یہ لوگ مومن ہوں گے یا کافر؟ فرمایا کہ فتنہ میں مبتلا اور کافر (المعجم الاوسط

1

ص

57

/

157

الحادی الفتاوی ،

2

ص

217

)-

288

- امام علی (ع) ، رسول اکرم نے فرمایا کہ یا علی (ع) اس امر کا آغاز بھی تمہیں سے ہے اور اختتام بھی تمہیں پر ہوگا، صبر کرنا تمہارا فرض ہے کہ انجام کار بہر حال صاحبان تقویٰ کے ہاتھوں میں ہے

- (امالی

مفید

110

/

9

(روایت محمد بن عبداللہ از امام رضا (ع)

)-

289

- امام علی

(ع

)!

اللہ نے ہمیں سے اسلام کا افتتاح کیا ہے اور ہمیں پر اس کا اختتام کرے گا - (احتجاج

1

ص

544

/

131

روایت اصنعب بن نباتہ)-

290

- امام علی (ع) ، ہمیں سے اللہ افتتاح کرتا ہے اور ہمیں پر کام کا اختتام ہوتا ہے

- (خصال

626

/

10

روایت ابو بصیر و محمد بن

مسلم) -

291

- امام

علی (ع

)!

ایہا النَّاس ! ہم وہ اہلبیت (ع) ہیں جن سے خدا نے جھوٹ کو دور رکھا ہے اور ہمارے ہی ذریعہ زمانہ کے شر سے نجات

دیتا ہے، ہمارے ہی واسطہ سے تمہاری گردنوں سے ذلت کے پھندے کو جدا کرتا ہے اور ہمیں سے آغاز و اختتام

ہوتا ہے۔ (کتاب سلیم بن قیس

2

ص

717

/

17

)-

292

- امام

(باقر

ع

)!

ایہا النَّاس ! تم لوگ کدھر جا رہے ہو اور تمہیں کدھر لیجایا جا رہا ہے؟ اللہ نے ہمارے ذریعہ تمہارے اول کو ہدایت دی

ہے اور ہمارے ہی ذریعہ

آخر میں اختتام کرے گا۔ (کافی ص

271

/

5

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

189

،

190

روایت ابوبکر الخصرمی)۔

-

امام رضا

(ع

)!

ہمارے ہی ذریعہ خدا نے دین کا آغاز کیا ہے اور ہمارے ہی ذریعہ ختم کرے گا۔ (تفسیر قمی

2

ص

104

از عبداللہ بن جندب)۔

294

- امام ہادی (ع

)!

زیارت جامعہ ... آپ ہی حضرات کے ذریعہ خدا شروع کرتا ہے اور آپ ہی پر خاتمہ کرتا ہے۔ (تہذیب

6

ص

99

/

177

، کامل الزیارات ص ،

199

بحار الانوار ،

23

ص

218

/

19

/

26

،

248

/

18

، احقاق الحق ،

13

ص

128

مجمع الزوائد ص ،

616

/

12409

کنز العمال ،

4

ص

598

/

39682

)-

۔ ان کا قیاس ممکن نہیں ہے 22

295

- رسول اکرم ، ہم اہل بیت وہ ہیں جن پر کسی کا قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے - (الفردوس

4

ص

283

،

6838

فرائد السمطين ،

1

ص

45

نخائر العقب ص ،

17

روایت انس ، ینابیع المودہ ،

2

ص

114

/

322

روایت ابن عباس)-

296

- رسول

اکرم!

ہم اہلبیت (ع) وہ ہیں جن کا مقابلہ کسی شخص سے نہیں کیا جاسکتا ہے، جو ہمارا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے۔)

ارشاد القلوب ص

404

)-

297

- امام علی (ع)

!)

آل محمد پر اس امت میں سے کسی شخص کا قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے اور ان کے برابر اسے نہیں قرار دیا جاسکتا ہے جس پر ہمیشہ ان کی نعمتوں کا سلسلہ رہا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ نمبر

2

غیر الحکم ،

10902

)-

298

-امام علی (ع)

،)

ہم اہلبیت (ع) ہیں، ہم پر کسی آدمی کا قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ہمارے گھر میں قرآن نازل ہوا ہے اور ہمارے یہاں رسالت کا معدن ہے

- (

عیون اخبار

(الرضا

(ع)

2

ص

66

/

297

کشف الغمہ ،

1

ص

40

-)

299

-امام علی (ع)

!)

ہم نجیب افراد ہیں، ہماری اولاد انبیاء کی اولاد ہیں اور ہمارا گروہ اللہ کا گروہ ہے ، ہمارا باغی گروہ شیطانی گروہ ہے اور جو ہمارے اور دشمن کے درمیان مساوات قائم کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (فضائل الصحابہ ابن حنبل

2

ص

279

/

1160

(تاریخ دمشق حالات امام علی (ع) ،

3

ص

144

/

1189

(امالی طوسی (ر ،

270

/

502

بشارة المصطفیٰ ص ،

128

روایت حبہ عرنی ، مناقب امیر المؤمنین (ع) کوفی

2

ص

107

-

300

-

!حارث

امیر المؤمنین (ع) نے فرمایا کہ ہم اہلبیت (ع) کا قیاس لوگوں پر نہیں کیا جاسکتا ہے... تو ایک شخص نے ابن عباس سے دریافت کیا - کیا یہ بات صحیح ہے؟ انہوں نے کہا بیشک! جس طرح پیغمبر کا قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے اور علی (ع) کے بارے میں تو صاف اعلان قدرت ہے "جن لوگوں نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا وہ بہترین مخلوقات ہیں۔ (مناقب ابن شہر آشوب

3

ص

68

نقل از کتاب " ما نزل من القرآن فی علی (ع) " ابونعیم اصفہانی)۔

301

-عباد بن

!صہیب

میں نے امام صادق سے دریافت کیا کہ ابوذر افضل ہیں یا آپ اہلبیت (ع)! فرمایا ابن صہبی! سال کے کتنے مہینے ہوتے ہیں؟

میں نے عرض کی بارہ... فرمایا محترم کتنے ہیں؟

میں نے عرض کی چار

فرمایا کیا ماہ رمضان ان میں ہے؟ میں نے عرض کی نہیں

فرمایا پھر ماہ رمضان افضل ہے یا یہ چار؟

میں نے عرض کی ماہ رمضان

فرمایا اسی طرح ہم اہلبیت (ع) ہیں کہ ہمارا قیاس کسی پر نہیں کیا جاسکتا ہے اور یاد رکھو کہ خود ابوذر اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جب اصحاب میں افضل اصحاب کے بارے میں بحث ہو رہی تھی تو ابوذر نے کہا کہ افضل اصحاب علی (ع) بن ابی طالب ہیں ، کہ وہی قسیم جنت و نار ہیں اور وہی صدیق و فاروق امت ہیں اور وہی قوم پر

پروردگار کی حجت ہیں... جس پر ہر شخص نے منہ پھیر لیا اور ان کی تکذیب کرنے لگا ، یہاں تک کہ ابوامامہ باہلی نے رسول اکرم کو واقعہ کی خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی ایسے شخص پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اس کا بوجھ نہیں اٹھایا جو ابوذر سے زیادہ صادق القول ہو۔ (علل الشرائع

3

/

177

)-

فصل دوم: جامع خصوصیات

302

- رسول

!اکرم

پروردگار نے مجھ میں اور میرے اہلبیت (ع) میں فضیلت، شرف، سخاوت، شجاعت، علم اور حلم سب کو جمع کر دیا ہے، ہمارے لئے آخرت ہے اور تمہارے لئے دنیا - (ینابیع المودة

2

ص

302

/

863

از ابن عمر، احقاق الحق

18

ص

532

از مودة القربى) -

303

- رسول

!اکرم

ہم اہلبیت (ع) کو سات فضائل دئے گئے ہیں جو نہ ہم سے پہلے کسی کو دیئے گئے ہیں اور نہ ہمارے بعد دیئے جائیں گے صباحت ، فصاحت، سماحت، شجاعت، حلم، علم ، خواتین کی قدردانی و محبت (الجعفریات ص

182

نوادر راوندی ص ،

15

مناقب ابن مغازلی ،

295

/

337

)-

304

- رسول

!اکرم

میں نے پروردگار سے دعا کی کہ علم و حکمت کو میری اولاد اور میری کشتِ حیات میں قرار دیدے تو میرے دعا قبول ہوگئی۔ (ینابیع المودة

1

ص

74

/

9

کفایۃ الاثر ص ،

165

لفظ زرعی تک)۔

305

- رسول اکرم پروردگار عالم نے ہم

میں دس

خصائل کو جمع کر دیا ہے جو نہ ہم سے پہلے کسی میں جمع ہوئے ہیں اور نہ ہمارے بعد ہوں گے۔

حکمت ، علم ، نبوت، سماحت، شجاعت، میانہ روی ، صداقت، عبادت، عفت ... ہم کلمہ تقویٰ ، سبیل ہدایت۔ مثل اعلیٰ ، حجت عظمیٰ ، عروۃ الوثقیٰ اور حبل المتین میں اور ہمیں وہ ہیں جن کی محبت کا حکم دیا گیا اور ” ہدایت کے بعد ضلالت کے علاوہ کچھ نہیں ہے تو تم لوگ کدھر لے جائے جا رہے ہو“ ۔ (خصال

432

/

14

از عبداللہ بن عباس ، تفسیر فرات کوفی

178

/

203

،

307

/

412

)۔

306

- رسول

!اکرم

دربارہٴ علی (ع) ! یہ سید الاوصیاء ہیں، ان سے ملحق ہوجانا سعادت ہے اور ان کی اطاعت پر مرنا شہادت ہے، ان کا نام توریت میں میرے نام کے ساتھ ہے اور ان کی زوجہ میری دختر صدیقہ کبریٰ ہے اور ان کے فرزند میرے فرزند سرداران جوانان جنت ہیں، یہ تینوں اور ان کے بعد کے تمام ائمہ انبیاء کے بعد مخلوقات پر اللہ کی حجت ہیں ، یہ سب امت میں میرے علم کے دروازے ہیں ، جو ان کا اتباع کرے گا نجات پائے گا اور جو ان کی اقتدا کرے گا اسے صراط مستقیم کی ہدایت مل جائیگی۔ پروردگار نے کسی شخص کو ان کی محبت نہیں عطا فرمائی مگر یہ کہ وہ داخل جنت ہوگیا۔ (امالی

صدوق

28

/

5

مشارق انوار اليقين ص ،

56

حلية الابرار ،

1

ص

235

)-

307

- امام على (ع

)!)

ہم اہلبیت (ع) شجرہ نبوت ، محل رسالت ، مرکز رفت و آمد ملائکہ ، بیت رحمت ا ور معدن علم ہیں ۔ (کافی

1

ص

221

بصائر الدرجات ،

1

ص

56

)-

308

- امام على (ع

)!)

پروردگار نے ہمیں پانچ خصوصیات عنایت فرمائے ہیں فصاحت صباحت ، بخشش ، نجدہ (دلیری) عورتوں کے نزدیک

محبت ۔(خصال

286

/

40

نثر الدر ،

1

ص

270

)-

309

- امام على (ع

)!)

جب آپ سے قریش کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ بنو مخزوم گل قریش ہیں ، ہم ان کے مردوں کی گفتگو کو پسند کرتے ہیں اور ان کی عورتوں سے عقد کو پسندیدہ قرار دیتے ہیں ، لیکن بنو عبد شمس انتہائی بے عقل اور بخیل ہیں اور ہم اہلبیت (ع) اپنی دولت کے عطا کرنے والے ، ہنگام موت جان قربان کرنے والے ہیں ، بنو عبد شمس اکثریت میں ہیں لیکن مکار اور بدصورت ہیں اور ہم صاحبان فصاحت و نصیحت و صباحت ہیں ۔ (نہج البلاغہ حکمت ص

120

)-

310

- امام

علی (ع

)!

اہلبیت (ع) ہی کے گھر میں قرآن کریم کی عظیم آیات ہیں اور یہی رحمان کے خزانے ہیں ، جب بولتے ہیں تو سچ بولتے ہیں اور جب چپ رہتے ہیں تب بھی کوئی ان سے آگے نہیں جاسکتا ہے ۔ (نہج البلاغہ خطبہ ص

154

)-

311

- امام

علی (

ع) (ع)! خدا کی قسم ہمیں تبلیغ رسالت ، ایفائے وعدہ اور تمام کلات کا علم دیا گیا ہے ، ہمارے پاس حکم کے پاس حکم کے ابواب اور امر کی روشنی ہے ۔ (نہج البلاغہ خطبہ ص

120

)-

312

- امام علی (ع

) ہمارے

ذریعہ تم نے تاریکیوں میں ہدایت پائی ہے اور بلندیوں کی منزل تک پہنچے ہو اور ہمارے ہی ذریعہ اندھیروں سے روشنی میں آئے ہو۔ وہ کان بہرے ہیں جو حرف حق کو سنن نہ سکیں اور ہلکی آواز کو وہ کیا محسوس کرے گا جسے شور و شعب نے بہرہ بنادیا ہے مطمئن وہی دل ہے جو مسلسل دھڑکتا رہے

- (نہج

البلاغہ خطبہ ص

4

)-

313

- امام علی (ع

)!

آگاہ ہوجاؤ کہ ہم اہلبیت (ع) حکمت کے ابواب ، ظلمت کے نور ، اور امت کی روشنی ہیں ۔ (غرر الحکم ص

2786

)-

314

- امام علی (ع

!)

ہم زمین و آسمان کے انوار اور نجات کے سفینے ہیں، ہمارے ہی پاس پوشیدہ ، اسرار علم ہیں اور ہماری ہی طرف امور کی بازگشت ہے ، ہمارے مہدی کے ذریعہ تمام دلائل کو قطع کیا جائے اور وہ خاتم الائمہ -ہوگا، وہی امت کو تباہی سے نکالنے والا ہوگا اور وہ نور کی انتہا، خدا کا راز سرہستہ ہوگا، خوش بخت ہے وہ جو ہم سے متمسک ہو جائے اور ہماری محبت پر محشور ہو۔ (تذکرۃ الخواص ص

130

مروج الذهب ،

1

ص

33

)-

315

- امام علی (ع)

!)

ایہا الناس ، ہم حکمت کے دروازے ، رحمت کی کلید، امت کے سردار، کتاب کے امین ، حرف آخر کہنے والے ہیں ہمارے ہی وسیلہ سے ثواب ملتا ہے اور ہماری ہی مخالفت میں عذاب ملتا ہے۔ (مشارق انوار الیقین ص

51

)-

316

- ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ امیر المومنین (ع) نے خطبہ ارشاد فرمایا تو حمد و ثنائی الہی کے بعد فرمایا کہ پروردگار نے حضرت محمد کو رسالت کے لئے منتخب کیا اور وحی کے ذریعہ باخبر بنایا اور لوگوں میں درجہ کمال عنایت فرمایا۔ ہم اہلبیت (ع) کے گھر میں علم کے مرکز ، حکمت کے ابواب اور امور کی وضاحت ہے، جو ہم سے محبت کرے گا اس کا ایمان کارآمد ہوگا اور عمل بھی مقبول ہوگا اور جو ہم سے محبت نہ کرے گا اس کا ایمان بے فائدہ ہوگا اور عمل بھی قابل قبول نہ ہوگا۔ (بصائر الدرجات

365

/

12

)-

317

- جناب فاطمہ (ع)

!)

خطبہ فدک کے ذیل میں (پروردگار نے ایمان کو لازم قرار دیا کہ تمہیں شرک سے پاک کرے اور ہماری اطاعت کو ملت) کا نظام اور ہماری امامت کو تفرقہ سے امان کا ذریعہ قرار دیا ، ہماری محبت عزت اسلام ہے ، ہم ہمیشہ حکم دیتے رہے اور تم عمل کرتے رہے یہاں تک کہ اسلام کی چکی ہماری بدولت چلنے لگی اور فوائد حاصل ہونے لگے شرک کا نعرہ دب گیا اور جنگ کی آگ بجھ گئی ، ہنگاموں کی آواز دھیمی پڑ گئی اور دین کا نظام مرتب ہو گیا۔ (بلاغات النساء ص

30

روایت زید بن علی (ع) ، احتجاج

1

ص

258

،

271

کشف الغمہ ،

2

ص

109

،

117

مناقب ابن شہر آشوب ،

2

ص

207

دلائل الامامة ،

113

/

36

)-

318

- جناب فاطمہ (ع)

!)

اللہ سے ڈرو جوڈر نے کا حق ہے ، ہم مخلوقات میں اس کا وسیلہ اور اس کے خواص ہیں ، ہم اس کی پاکیزگی کا مرکز اور غیب میں اس کی حجت ہیں اور ہمیں انبیاء کے وارث ہیں۔ (شرح نہج البلاغہ

16

ص

211

از کتاب ابوبکر احمد بن عبدالعزیز الجوبری ، دلائل الامامة

113

/

36

)-

319

- امام حسین (ع) بروز عاشور

ہم اس علی (ع) کے فرزند ہیں جو بنی ہاشم میں سب سے افضل ہے اور یہی ہمارے فخر کے واسطے کافی ہے۔

ہمارا جد رسول اکرم ہے جو روئے زمین پر قدرت کا روشن چراغ ہے۔

ہماری مادر گرامی فاطمہ (ع) بنت رسول ہیں اور ہمارے چچا حضرت جعفر طیار ہیں۔

ہمارے ہی گھر میں قرآن نازل ہوا ہے اور ہمارے ہی یہاں ہدایت اور وحی کا مرکز ہے۔

ہم مخلوقات کے لئے وجہ امان ہیں اور اس بات کا خفیہ و اعلانیہ ہر طرح وجود پایا جاتا ہے۔

ہم حوض کوثر کے مختار ہیں جہاں اپنے دوستوں کو رسول اکرم کے جام سے سیراب کریں گے۔

ہمارے شیعہ بہترین شیعہ ہیں اور ہماری دشمن روز قیامت خسارہ میں رہیں گے۔ (مناقب ابن شہر آشوب

4

/

80

احتجاج ،

2

ص

25

ینابیع المودة ،

3

ص

75

(موسوعہ کلمات الامام الحسین (ع) ،

498

/

286

)-

320

(- امام زین العابدین (ع)

خطبہ)

(دربار یزید

ایہا الناس ہمیں چھ کمالات دیئے گئے ہیں اور سات اعتبارات سے فضیلت دی گئی ہے ، ہمارے لئے قدرت کے عطایا علم ، حلم ، سماحت ، فصاحت ، شجاعت اور مومنین کے دلوں میں محبت ہے اور ہماری فضیلت کے جہات یہ ہیں کہ رسول مختار ہمیں میں سے ہیں ، صدیق (حضرت علی (ع)) ہمیں میں سے ہیں - طیار (جعفر) ہمیں میں سے ہیں... اسداللہ و اسدالرسول (حمزہ) ہمیں میں سے ہیں و سیدۃ النساء العالمین فاطمہ (ع) بتول ہمیں میں سے ہیں ، سبطین امت سرداران جوانان اہل جنت ہمیں میں سے ہیں - (مقتل الحسین خوارزمی

2

ص

69

)-

(واضح رہے کہ ساتویں فضیلت یہ ہے کہ مہدی امت بھی ہمارے ہی گھرانے کی ایک فرد ہے۔(جوادی

221

- امام زین

(العابدین

ع

)!)

اہلبیت (ع) ایک مبارک شجرہ کی شاخیں ہیں اور ان منتخب افراد کی نسل ہیں جنہیں ہر رجس سے دور رکھا گیا ہے اور کمال طہارت کی منزل پر رکھا گیا ہے ، اللہ نے انہیں تمام عیوب سے دور رکھا ہے اور ان کی موت کو قرآن میں واجب قرار دیا ہے ، یہی عروۃ الوثقیٰ ہیں اور یہی معدن تقویٰ ہیں ، بہترین ریسمان ہدایت اور مضبوط ترین وسیلہ نجات (ینابیع

المودة

2

ص

367

كشف الغمہ ،

2

ص

311

صواعق محرقہ ص ص ،

152

)-

332

(- امام (ع

باقر!

ہم حجت خدا ، باب اللہ ، لسان اللہ ، وجہ اللہ ، عین اللہ اور بندوں میں والی امر الہی ہیں ۔ (کافی

1

ص

145

بصائر الدرجات ،

1

ص

61

بحار الانوار ،

25

ص

384

)-

323

- امام محمد

(باقر

ع

)!

ہم اہلبیت (ع) رحمت ، شجرہ نبوت ، معدن حکمت، محل نزول ملائکہ اور مرکز نزول وحی الہی ہیں ۔ (ارشاد

2

ص

168

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

206

الخرائج و الجرائح ،

2

ص

892

بصائر الدرجات ،

5

ص

57

حلیۃ الابرار ،

2

ص

95

)-

324

-امام

(باقر

ع

)!

ہم وہ ہیں جن سے آغاز ہوتا ہے اور ہم وہ ہیں جن پر اختتام ہوتا ہے، ہم ائمہ ہدی اور تاریکیوں کے چراغ ہیں ، ہمیں ہدایت کے منارے ہیں ، ہمیں سب سے سابق ہیں اور ہمیں سب سے آخر ہیں۔ (کمال الدین ص

206

/

20

امالی طوسی ،

654

/

1354

بصائر الدرجات ،

63

/

10

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

206

ارشاد القلوب ص ،

418

روایت خثیمہ الجعفی)۔

325

- امام

(باقر

ع

)!

ہم جب کسی شخص کو دیکھتے ہیں تو اسے حقیقت ایمان اور حقیقت نفاق دونوں کے ذریعہ پہچان لیتے ہیں۔ (کافی

1

ص

238

عیون اخبار الرضا ،

2

ص

227

اختصاص ،

278

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

188

بصائر الدرجات ،

5

ص

288

)-

326

- امام صادق (ع

)!

ہم وہ قوم ہیں جن کی اطاعت پروردگار نے واجب قرار دی ہے ، اتفاق ہمارے ہی لئے ہیں اور منتخب اموال بھی ہمارا ہی حصہ میں ہمیں راسخوں فی العلم ہیں اور راسخوں فی العلم ہیں اور ہمیں وہ محسود ہیں جن کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہے کیا یہ لوگ ہمارے بندوں سے اس بات پر حسد کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں اپنے فضل سے بہت کچھ عطا کر دیا ہے۔ (

کافی

1

ص

186

تہذیب ،

4

ص

132

تفسیر عیاشی ،

1

ص

247

بصائر الدرجات ص ،

202

)-

237

- امام

(صادق

ع

)!-

ہم اہلبیت (ع) ہیں ہمارے پاس علم کے مرکز ، نبوت کے آثار ، کتاب کا علم اور فیصلہ کی مکمل صلاحیت ہے۔)

اختصاص ص

309

بصائر الدرجات ،

4

ص

363

)-

328

- امام

(صادق

ع

)!-

پروردگار نے ہم اہلبیت (ع) کے ذریعہ اپنے دین کی وضاحت کی ہے اور ہدایت کے راستہ کو روشن کیا ہے اور علم کے

چشموں کو جاری کیا ہے۔) کافی

1

ص

20

الغیبتہ نعمانی ص ،

224

)-

329

- امام صادق (ع

)!-

ہم شجرہ نبوت، بیت رحمت ، مفاتیح حکمت، معدن علم ، محل رسالت، مرکز آمد و رفت ملائکہ ، موضع راز الہی ، بندوں

میں اللہ کی امانت، خدا کا حرم اکبر ، مالک کا عہد و پیمان ہیں، جو ہمارے عہد کو وفا

کرے گا اس نے عہد الہی کو وفا کیا ہے اور جس نے ہمارے عہد کی حفاظت کی اس نے عہد الہی کی حفاظت کی ، اور

جس نے اسے توڑ دیا اس نے عہد الہی کو توڑ دیا ۔) کافی

-امام صادق (ع)

!)

ہم ہر خیر کی اصل ہیں اور ساری نیکیاں ہماری فروع ہیں، نیکیوں میں عقیدہ توحید، نماز، روزہ، غصہ کو ضبط کرنا، خطاکار کو معاف کر دینا، فقیروں پر رحم کرنا، ہمسایہ کا خیال رکھنا، صاحبان فضل کے فضل کا اقرار کرنا سب شامل ہیں، ہمارے دشمن برائیوں کی جڑ ہیں اور ان کے فروع میں ہر برائی اور بدکاری شامل ہے جس میں سے جھوٹ، بخل، چغلیخوری، قطع رحم، سود خواری، مال یتیم کا کھا جانا، حدود الہی سے تجاوز کرنا، فواحش کا ارتکاب، چوری اورا سکے جملہ امثال ہیں۔

جھوٹا ہے وہ شخص جس کا خیال یہ ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے اور پھر ہمارے اغیار کے فروع سے وابستہ ہے۔) کافی

8

ص

242

تاویل الآيات الظاہرہ ص،

22

)-

334

-امام صادق (ع)

!)

ہم کتاب خدا کی کلیدیں ہمارے ہی ذریعہ اہل علم بولتے ہیں، ہم نہ ہوتے تو سب گونگے رہ جاتے۔) (اختصاص ص

90

بروایت حمید بن المثنیٰ العجل)۔،

335

- امام

رضا (

ع

!)

ہم مخلوقات پر اللہ کی حجت اور بندوں میں اس کے خلیفہ ہیں۔ اس کے راز کے امانتدار، کلمہ تقویٰ اور عروۃ الوثقیٰ ہیں۔) (کمال الدین

6

ص

202

ارشاد القلوب ص،

417

)-

336

- امام

رضا (

ع

!)

ہم آل محمد جادہء وسطی ہیں ، غالی ہم کو پا نہیں سکتا ہے اور پیچھے رہ جانے والا ہم سے آگے نہیں جاسکتا ہے۔ (کافی

1

ص

101

التوحید ،

114

/

13

)-

337

-امام رضا (ع)

)!

ہم اہلبیت (ع) وہ ہیں جن کے بچے بزرگوں کے مکمل وارث ہوتے ہیں۔ (کافی

1

ص

320

ارشاد ،

2

ص

276

اختصاص ص ،

279

بصائر الدرجات ص ،

296

الخرائج والجرائح ،

2

ص

899

/

4

روایت معمر بن خالد)۔

338

- امام رضا (ع)

)!

ہماری آنکھیں دوسرے لوگوں جیسی نہیں ہیں ، ہم میں ایک ایسا نور پایا جاتا ہے جس میں شیطان کا کوئی حصہ نہیں

ہے۔ (امالی طوسی (ر) ص

245

/

427

بصائر الدرجات ص ،

419

)-

239

- امام

(جواد

ع

)!

ہم میں جو شخص بھی ہے وہ امر الہی کے ساتھ قیام کرنے والا اور دین خدا کی ہدایت دینے والا ہے۔ (کمال الدین

378

احتجاج ،

2

ص

481

)-

340

- امام

(جواد

ع

)!

حمد سے اس خدا کے لئے جس نے ہمیں اپنے نور اور اپنے دست قدرت سے خلق کیا اور تمام مخلوقات میں منتخب

قرار دیا اور تمام کائنات کے لئے اپنا امین بنادیا۔ (دلائل الامۃ

384

/

342

روایت محمد بن اسماعیل از عسکری ، مناقب ابن شہر آشوب

4

387

)-

342

-امام ہادی (ع

)!

ہم وہ کلمات الہی ہیں جو تمام نہیں ہوسکتے اور ہمارے فضائل کا ادراک نہیں ہوسکتا ہے۔ (اختصاص ص

94

تحف العقول ص ،

479

از موسی المبرقع ، مناقب ابن شہر آشوب

4

ص

- موسیٰ بن عبداللہ النخعی کہتے ہیں کہ میں نے امام

(علی نقی

ع) سے گزارش کی کہ مجھے ایک ایسے

جامع اور

بلیغ کلام کی تعلیم دیں جس کے ذریعہ آپ حضرات میں ہر ایک کی زیارت کرسکوں ؟ فرمایا غسل کرکے حرم کے دروازہ پر جا کر کھڑے ہوجاؤ اور کلمہ شہادتیں زبان پر جاری کرکے یوں کہو۔

سلام ہو آپ حضرات پر اے اہلبیت(ع) نبوت اور معدن رسالت ملائکہ کی رفت و آمد کے مرکز اور وحی کے نزول کی ” منزل ، رحمت کے معدن اور علم کے خزانہ دار، حلم کی منزل آخر اور کرم کے اصول ، امتوں کے قائد اور نعمتوں کے مالک ، نیک بندوں کی اصل اور نیک کردار وں کے ستون، بندوں کے منتظم اور شہروں کے ارکان، ایمان کے ابواب اور رحمان کے امانتدار، انبیاء کی ذریت اور مرسلین کے منتخب روزگار اور رب العالمین کے پسندیدہ بندہ کی عترت ... اور آپ ہی پر تمام رحمتیں اور برکتیں ہوں ۔(تہذیب

مولف ! اس مقام پر اس مکمل زیارت کا مطالعہ ضروری ہے کہ اس سے تمام خصائص اہلبیت (ع) کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتاہے ۔

(عسکری

ع

)!)

ہم پناہ کے طلب گاروں کی جائے پناہ، روشنی حاصل کرنے والوں کی روشنی ، تحفظ چاہنے والوں کے لئے وسیلہ حفاظت ہیں ، جو ہم سے محبت کرے گا ہمارے ساتھ بلندترین منزل پر ہوگا اور جو ہم سے انحراف کرے گا اس کی جگہ جہنم ہوگی۔(رجال کشی

/

1018

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

435

الخراج والخراج ،

2

ص

840

/

54

كشف الغمہ ،

3

ص

211

روایت محمد بن الحسن بن میمون)۔

3

- امام مہدی (ع

)!

اللہ نے انہیں اوصیاء کے ذریعہ دین کو زندہ رکھا، نور کو تمام کیا اور ان کے اور ان کے تمام برادران ، ابناء عم، قرابتداروں کے درمیان واضح فرق رکھا کہ جس کے ذریعے حجت کو اس سے جس پر حجت تمام کی جائے اور امام کو ماموم سے جدا کر دیا جائے ، انہیں گناہوں سے محفوظ اور عیوب سے پاکیزہ کر دیا ، کثافت سے پاک رکھا اور شبہات سے منزل قرار دیا ، انہیں علم کا خزانہ دار، حکمت کا امانتدار اور اسرار کی منزل قرار دیا اور پھر دلائل سے ان کی تائید کی کہ ایسا نہ ہوتا تو تمام لوگ ایسے جیسے ہوجاتے اور ہر شخص امر آلہی کا دعویدار بن جاتا، نہ حق باطل سے الگ پہچانا جاتا اور نہ عالم و جاہل میں کوئی امتیاز ہوتا ۔(الغیبتہ طوسی (ر) ص

288

/

246

احتجاج ج ،

2

ص

540

/

343

روایت احمد بن اسحاق)۔

فصل اول : خصائص علوم

فصل دوم: ابواب علوم

فصل سوم : مبادی علوم

فصل چہارم: صفت علوم

(فصل اول: خصائص علوم اہلبیت (ع)

- خزانہ دار علوم الہیہ 1

347

- رسول

اکرم!

پروردگار نے اہلبیت (ع) کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ سب تمہارے بعد میرے علوم کے خزانہ دار ہیں۔ (کافی

1

ص

193

/

4

بصائر الدرجات ،

105

/

12

روایت ابو حمزہ ثمالی از امام (ع) باقر۔ ،

348

- امام باقر (ع) خدا کی قسم ہم زمین و آسمان میں اللہ کے خزانہ دار ہیں لیکن اس کے خزانہ

علم ...

کے خزانہ دار نہ کہ سونے اور چاندی کے

- (کافی

1

ص

192

/

2

-)

349

- امام

(باقر

ع

!)

ہم علم خدا کے خزانہ دار اور وحی الہی کے ترجمان ہیں۔

(کافی

1

ص

192

/

3

روایت سدید

1

ص

269

/

6

اس مقام پر وحی کے بجائے امر کا لفظ ہے، اعلام الوری ص

277

روایت سدید)۔

350

۔ امام باقر (ع

)!

پروردگار کے لئے ایک علم خاص ہے اور ایک علم عام، علم خاص وہ ہے جس کی اطلاع ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کو بھی نہیں ہے، اور علم عام وہ ہے جسے اس نے ملائکہ اور مرسلین کو عنایت فرمادیا ہے اور ہم تک یہ علم رسول اکرم کے ذریعہ پہنچا ہے۔ (التوحید

138

/

14

روایت ابن سنان از امام صادق، بصائر الدرجات

111

/

12

روایت حنان کنندی)۔

351

۔ امام

(صادق

ع

)!

ہم انبیاء کے وارث ہیں اور ہمارے پاس حضرت موسیٰ کا عصا ہے، ہم زمین میں پروردگار کے خزانہ دار ہیں لیکن سونے چاندی کے نہیں۔ (تفسیر فرات کوفی

107

/

101

از ابراہیم)۔

352

- امام صادق (ع)

!)

ہم علم کے شجر ہیں اور نبی کے اہلبیت (ع) ہمارے گھر میں جبریل کے نزول کی جگہ ہے اور ہم علم الہی کے خزانہ دار ہیں، ہم وحی خدا کے معدن ہیں اور جو ہمارا اتباع کرے گا وہ نجات پائے گا اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا، یہی پروردگار کا عہد ہے۔ (امالی (ر) صدوق

252

/

15

بشارة المصطفى ص ،

54

از ابوبصیر ، روضة الواعظین ص

299

بصائر الدرجات ص

103

باب

19

)-

- ظرف علم الہی 2

353

- امام زین

(العابدین

ع

!)

ہم خدا کے ابواب ہیں اور ہمیں صراط مستقیم ہیں، ہمیں اس کے علم کے ظرف ہیں اور ہمیں اس کی وحی کے ترجمان ، ہمیں توحید کے ارکان ہیں اور ہمیں اس کے اسرار کے مرکز (معانی الاخبار

35

/

5

ینابيع المودة ،

3

ص

359

/

1

روایت ثابت ثمالی)-

354

- اما م صادق (ع)

!)

ہم امر الہی کے والی ، علم الہی کے خزانہ دار اور وحی خدا کے ظروف ہیں۔ (کافی

1

ص

192

/

1

بصائر الدرجات ،

61

/

3

،

105

/

8

روایت عبدالرحمان بن کثیر)۔

355

- امام

(صادق

ع) - پروردگار نے ہمیں اپنے لئے منتخب کیا ہے اور تمام مخلوقات میں منتخب قرار دیا ہے ، ہمیں وحی کا امین اور

زمین میں اپنا خزانہ بنایا ہے ، ہمیں اس کے اسرار کے محل اور اس کے علم کے ظرف ہیں

- (

بصائر الدرجات

62

/

7

روایت عباد بن سلیمان ،

-)

356

- وہب بن منبہ راوی ہیں کہ پروردگار نے جناب موسیٰ کی طرف وحی کی کہ محمد

اور ان

کے اوصیاء کے ذکر سے متمسک رہو کہ یہ سب میرے علم کے خزانہ دار - میرے حکمت کے ظروف اور میرے نور کے

معدن ہیں

- (بحار

51

ص /

149

/

24

-)

- جناب فاطمہ صغریٰ نے واقعہ کربلا کے بعد اہل کوفہ سے خطاب کر کے ارشاد فرمایا، اے اہل کوفہ!

اے اہل مکاری و غداری و فریب کاری! ہم وہ اہلبیت (ع) ہیں جن کے ذریعہ پروردگار نے تمہارا امتحان لیا ہے اور بہترین امتحان لیا ہے، اس نے اپنے علم و فہم کا مرکز ہمیں بنایا ہے اور ہم اس کے علم کا ظرف، فہم و حکمت کا محل اور زمین میں بندوں پر اس کی حجت میں اس نے ہمیں اپنی کرامت سے مکرم بنایا ہے اور اپنے نبی (ع) کے ذریعہ تمام مخلوقات سے افضل قرار دیا ہے۔ (احتجاج

2

ص

106

ملہوف،

195

مشیر الاحزان،

87

، بغیر ذکر ظرف فہم)۔

- ورثہ علوم انبیاء 3

- رسول اکرم، روئے زمین پر پہلے وصی جناب ہبۃ اللہ بن آدم (ع) تھے، اس کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں تھا جس کا کوئی وصی نہ رہا ہو، جبکہ انبیاء کی تعداد ایک لاکھ، (چوبیس ہزار تھی اور ان میں سے پانچ اولوالعزم تھے نوح (ع)، ابراہیم (ع)، موسیٰ (ع)، عیسیٰ (ع) محمد -

علی بن ابی طالب محمد کے لئے ہبۃ اللہ تھے اور انہیں تمام اوصیاء اور سابق کے اولیاء کا ورثہ ملا تھا جس طرح کہ محمد تمام انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ (کافی

1

ص

224

/

2

از عبدالرحمان بن کثیر، بصائر الدرجات

121

/

1

عبدالرحمان بن کبیر، اعلام الدین ص،

464

)۔

359

- امام علی (ع)

)!

آگاہ ہوجاؤ کہ جو علوم لیے کر آدم (ع) آئے تھے اور جس کے ذریعہ تمام انبیاء کو فضیلت حاصل ہوئی ہے سب کے سب خاتم النبیین کی عترت میں پائے جاتے ہیں تو آخر تم لوگ کدھر بہک رہے ہو اور کدھر چلے جا رہے ہو؟ (ارشاد

1

ص

232

تفسیر عیاشی ،

1

ص

102

/

300

از مسعدہ بن صدقہ تفسیر قمی

2

ص

367

از ابن اذینہ)۔

360

- امام

(صادق

ع

!)

ہم سب انبیاء کے وارث ہیں، رسول اکرم نے حضرت علی (ع) کو زیر کساء لیے کر ایک ہزار کلمات کی تعلیم دی اور ان پر ہر کلمہ سے ہزار کلمات روشن ہو گئے۔ (خصال ص

651

/

49

از ذریعہ المحاربی)۔

361

-امام

(باقر

ع)! آدم (ع) جو علم لیے کر آئے تھے وہ واپس نہیں گیا بلکہ یہیں اس کی وراثت چلتی رہی اور حضرت علی (ع) اس امت کے عالم تھے اور ہم میں سے کوئی عالم دنیا سے نہیں جاتا ہے مگر یہ کہ اپنا جیسا عالم چھوڑ کر جاتا ہے یا جیسا خدا چاہتا ہے۔ (کافی

1

ص

222

/

2

از زرارہ و فضیل ، کمال الدین

از فضیل) -

کمال الدین میں یہ اضافہ بھی ہے کہ علم وراثت میں چلتا رہتا ہے اور جو علم یا جو آثار انبیاء و مرسلین اس گھر کے باہر اسے حاصل ہوں ، وہ سب باطل ہیں -

362

- امام

(باقر

ع

!)!

ایہا الناس - تمہارے پیغمبر کے اہلبیت (ع) کو پروردگار نے اپنی کرامت سے مشرف کیا ہے اور اپنی ہدایت سے معزز بنادیا ہے، اپنے دین کے لئے مخصوص کیا ہے اور اپنے علم سے فضیلت عطا کی ہے پھر اپنے علم کا محافظ اور امین قرار دیا ہے۔

اہلبیت (ع) امام ، داعی دین ، قائد ، ہادی ، حاکم ، قاضی ، ستارہ ہدایت ، اسوہ حسنہ ، عترت طاہرہ ، امت وسط ، صراط واضح ، سیل مستقیم ، زینت نجباء اور ورثہ انبیاء ہیں،۔ (تفسیر فرات کوفی ص

337

،

460

از فضل بن یوسف القصبانی) -

363

-

!ابوبصیر

میں امام باقر (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کیا آپ حضرات رسول اکرم کے وارث ہیں؟ فرمایا بیشک میں نے عرض کی کہ رسول اکرم تو تمام انبیاء کے وارث اور ان کے علوم کے عالم تھے؟ فرمایا بیشک (ہم بھی ایسے ہی ہیں) کافی

1

ص

47

/

3

رجال کشی ،

1

ص

408

/

298

بصائر الدرجات ،

269

/

1

دلائل الامامہ ،

226

/

153

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

184

الخرائج والجرائج ،

2

ص

711

/

8

فصول مہمہ ص

215

-

364

- امام

!صادق

حضرت علی عالم تھے اور علم ان کی وراثت میں چلتا رہتا ہے کہ جب کوئی عالم مرتا ہے تو اس کے بعد اسی علم کا وارث آجاتا ہے یا جو خدا چاہتا ہے۔ (کافی

1

ص

221

/

1

علل الشرائع ص ،

591

/

40

بصائر الدرجات ،

118

/

2

الامامة والتبصرہ ص ،

225

/

75

از محمد بن مسلم کمال الدین

223

/

13

)-

365

- امام

(صادق

ع)! جو علم حضرت آدم (ع) کے ساتھ آیا تھا وہ واپس نہیں گیا اور کوئی بھی عالم مرتا ہے تو اس کے علم کا ورث موجود رہتا ہے ، یہ زمین کسی وقت بھی عالم سے خالی نہیں ہوتی - (کافی

1

ص

223

/

8

کمال الدین

224

/

19

بصائر الدرجات ،

116

/

9

از حارث بن المغیرہ)-

366

- ضریس

!کناسی

میں امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر تا اور ابوبصیر بھی موجود تھے کہ حضرت نے فرمایا کہ داؤد علوم انبیاء کے وارث تھے اور ہم حضرت محمد کے وارث ہیں ، ہمارے پاس حضرت ابراہیم (ع) کے صحیفے اور حضرت موسیٰ (ع) کی تختیاں سب موجود ہیں -

ابوبصیر نے عرض کی کہ حضور یہ تو واقعی علم ہے ، فرمایا یہ علم نہیں ہے ، علم وہ جو روز و شب روزانہ اور ساعت بہ ساعت تازہ ہوتا رہتا ہے - (کافی

1

ص

225

/

4

بصائر الدرجات،

135

/

1

)-

168

- امام

!ہادی

در زیارت جامعہ، سلام ہو ائمہ ہدیٰ پر چو تاریکیوں کے چراغ ہدایت، علم، صاحبان عقل، ارباب فکر، پناہ گاہ خلافت، ورثہ انبیاء، مثل اعلیٰ، دعوت خیر اور دنیا و آخرت سب پر اللہ کی حجت ہیں اور انہیں پر رحمت و برکات ہوں - (تہذیب

6

ص

96

/

177

)-

- ان کی حدیث حدیث رسول ہے 4

369

- امام

(باقر

ع

)!

سوال کیا گیا کہ اگر آپ کی حدیث کو بلاسند بیان کریں تو اس کی سند کیا ہے؟ فرمایا ایسی حدیث کی سند یہ ہے کہ میں نے اپنے والد سے انہوں نے

اپنے والد سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے رسول اکرم سے نقل کیا ہے اور آپ نے جبریل سے نقل کیا ہے۔ (ارشاد

2

ص

167

الخرائج و الجرائع،

2

ص

893

روضۃ الواعظین ص،

226

)-

370

- امام

(باقر

ع

)!

ہم وہ اہلبیت (ع) ہیں جنہیں علم خدا سے عالم بنایا گیا ہے اور ہم نے اس کی حکمت سے حاصل کیا ہے اور قول صادق کو سنا ہے لہذا ہمارا اتباع کرو تا کہ ہدایت حاصل کرلو۔ (مختصر بصائر الدرجات ص

63

بصائر الدرجات ،

514

/

34

از جابر بن یزید)۔

371

- امام

(باقر

ع

)!

اگر ہم اپنی رائے سے حدیث بیان کرتے تو اسی طرح گمراہ ہوجاتے جس طرح پہلے والے گمراہ ہوگئے تھے، ہم اس دلیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں جسے پروردگار نے اپنے پیغمبر کو عطا کیا ہے اور انہوں نے ہم سے بیان کیا ہے۔ (اعلام

الوری ص

294

اختصاص ص ،

281

از فضیل بن یسار) -

372

-

جابر!

میں نے امام محمد باقر (ع) سے عرض کیا کہ جب آپ کوئی حدیث بیان کریں تو اس کی سند بھی بیان فرمادیں؟ فرمایا ہماری ہر حدیث کی سند ، والد محترم جد بزرگوار، ان کے والد محترم، پیغمبر اسلام اور آخر میں جبریل امین ہیں۔ (امالی

مفید

42

/

10

حلیۃ الابرار ،

2

ص

95

)-

373

- امام

صادق (ع) ، ہماری حدیث ہمارے والد کی حدیث ہے ، ان کی حدیث ہمارے جد کی حدیث ہے، ان کی حدیث امام حسین (ع)

کی حدیث

ہے، ان کی حدیث امام حسن (ع) کی حدیث ہے، ان کی حدیث امیر المؤمنین (ع) کی حدیث ہے، ان کی حدیث رسول اللہ کی حدیث ہے اور

رسول اللہ

کی حدیث قول پروردگار ہے

- (کافی

1

ص

53

/

14

از حماد بن عثمان، روضة الواعظین ص

233

-)

374

- امام

(صادق

ع

!)

اللہ نے ہماری ولایت کو فرض قرار دیا ہے اور ہماری محبت کو واجب کیا ہے، خدا گواہ ہے کہ ہم اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے ہیں اور نہ اپنی رائے سے کام کرتے ہیں ، ہم وہی کہتے ہیں و ہمارے پروردگار نے کہا ہے - (امالی مفید

60

/

4

از محمد بن شریح)۔

375

- امام موسیٰ

(کاظم

ع) نے خلف بن حماد کوفی کے سخت ترین سوال کے جواب میں فرمایا کہ میں رسول اکرم اور جبریل کے حوالہ سے بیان کر رہا ہوں

- (کافی

3

ص

94

/

1

-)

376

- امام رضا (ع)

)!

ہم ہمیشہ اللہ اور رسول کی طرف سے بیان کرتے ہیں۔ (رجال کشی

2

ص

490

/

401

از یونس بن عبدالرحمان)۔

- اعلم الناس 5

377

- رسول

اکرم!

میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں۔ اگر تم ان دونوں کو اختیار کرلو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب خدا ہے اور ایک میری عترت اہلبیت (ع)، ایہا الناس! میری بات سنو! میں نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے کہ تم سب عنقریب میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہو گے تو میں سوال کروں گا کہ تم نے ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اور یہ ثقلین کتاب خدا اور میرے اہلبیت (ع) ہیں، خبردار ان سے آگے نہ بڑھ جانا کہ ہلاک ہو جاؤ اور انہیں پڑھانے کی کوشش بھی نہ کرنا کہ یہ تم سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ (کافی

1

ص

294

/

3

از عبدالحمید بن ابی الدیلم از امام صادق (ع)، تفسیر عیاشی

1

ص

250

/

169

- از ابوبصیر)۔

378

- رسول

اکرم!

یاد رکھو کہ میری عترت کے نیک کردار اور میرے خاندان کے پاکیزہ نفس افراد بچوں میں سب سے زیادہ ہوشمند اور بزرگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم ہوتے ہیں، خبردار انہیں تعلیم نہ دینا کہ یہ تم سب سے اعلم ہیں۔ یہ نہ تمہیں ہدایت (کے دروازہ سے باہر لے جائیں گے اور نہ گمراہی کے دروازہ میں داخل کریں گے۔ (عیون اخبار الرضا (ع

1

ص

204

/

171

احتجاج

2

ص

236

شرح نہج البلاغہ معتزلی ،

1

ص

276

ازامام صادق (ع) -

379

- امام علی (ع)

!)

اصحاب پیغمبر میں حافظان حدیث جانتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں اور میرے اہلبیت (ع) سب پاک و پاکیزہ ہیں، ان سے آگے نہ بڑھ جانا کہ گمراہ ہو جاؤ اور ان کی مخالفت نہ کرنا کہ جاہل رہ جاؤ اور انہیں پڑھانے کی کوشش نہ کرنا کہ یہ تم سے اعلم ہیں اور بزرگی میں تمام لوگوں سے اعلم اور کمسنی میں تمام بچوں سے زیادہ ہوشمند ہوتے ہیں

0

تفسیر قمی

1

ص

4

اثبات الہدایۃ

1

ص

631

/

724

)-

380

- جابر بن یزید، ایک طویل حدیث کے ذیل میں نقل کرتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ انصاری امام زین العابدین (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اثنائے گفتگو امام محمد باقر (ع) بھی آگئے ، بچپنے کا زمانہ تھا اور سر پہ گیسو تھے لیکن جابر نے دیکھا تو کانپنے لگے اور جسم کے رنگتے کھڑے ہو گئے ، غور سے دیکھنے کے بد کہا !فرزند

، ذرا آگے بڑھو؟ آپ آگے بڑھے، پھر کہا ذرا پیچھے ہٹیں

آپ پیچھے ہٹے، جابر نے یہ دیکھ کر کہا کہ رب کعبہ کی قسم بالکل رسول اکرم کا انداز ہے اور پھر سوال کیا کہ آپ کا نام کیا ہے؟...فرمایا محمد (ع) ! میری جان قربان ، یقیناً آپ ہی باقر (ع) ہیں؟ فرمایا بیشک تو اب اس امانت کو پہنچا دو جو

رسول اللہ نے تمہارے حوالہ کی ہے! جابر نے کہا مولا! حضور نے مجھے بشارت دی تھی کہ آپ کی ملاقات تک زندہ رہوں گا اور فرمایا تھا کہ جب ملاقات ہو جائے تو میرا سلام کہہ دینا لہذا پیغمبر اکرم کا سلام لیلیں۔

امام باقر (ع) نے فرمایا جابر! رسول اکرم پر میرا سلام جب تک زمین و آسمان قائم رہیں اور تم پر بھی میرا سلام جس طرح تم نے میرا سلام پہنچایا ہے اس کے بعد جابر برابر آپ کی خدمت میں آتے رہے اور آپ سے علم حاصل کرتے رہے، ایک مرتبہ آپ نے جابر سے کوئی سوال کیا تو جابر نے کہا کہ میں رسول اللہ کے حکم کی خلافت ورزی نہیں کرسکتا ہوں، آپ نے خبر دی ہے کہ آپ اہلبیت (ع) کے تمام ائمہ ہدایہ بچپنے میں سب سے زیادہ ہوشمند اور بڑے ہو کر سب سے زیادہ اعلم ہوتے ہیں اور کسی کو حق نہیں ہے کہ آپ حضرات کو تعلیم دے کہ آپ سب سے زیادہ اعلم ہوتے ہیں۔

امام باقر (ع) نے فرمایا کہ میرے جد نے سچ فرمایا ہے، میں اس مسئلہ کو تم سے بہتر جانتا ہوں جو میں نے دریافت کیا ہے اور مجھے بچپنے ہی سے حکمت عطا کردی گئی ہے اور یہ سب ہم اہلبیت (ع) پر پروردگار کا فضل و کرم ہے۔

کمال الدین

253

/

3

)-

381

- جبکہ بن المصنف نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ امام علی (ع) نے فرمایا کہ اے برادر بنی عام جو چاہو مجھ سے سوال کرو کہ ہم اہلبیت (ع) خدا و رسول کے ارشادات کو سب سے بہتر جانتے ہیں۔ (الطبقات)

الکبریٰ

6

ص

240

)-

382

- امام علی (ع)

)!-

ہمارے علم کی گہرائیوں پر غور کرنے والے کے علم کا آخری انجام جہالت ہے۔ (الطبقات الکبریٰ)

6

ص

240

)-

382

- امام علی (ع)

)!-

ہمارے علم کی گہرائیوں پر غور کرنے والے کے علم کا آخری انجام جہالت ہے۔ (شرح نہج البلاغہ معتزلی)

20

ص

307

/

)-

383

- امام

(باقر

(ع) نے سلمہ بن کہیل اور حکم بن عتیبہ سے فرمایا کہ جاؤ مشرق و مغرب

کے چکر

لگاؤ کوئی علم

صحیح ایسا نہ پاؤ گے جو ہم اہلبیت (ع

کے)

گھر سے نکلا ہو

- (کافی

1

ص

299

/

3

بصائر الدرجات ،

10

ابومریم ،

-)

384

- ابوبصیر ناقل ہیں کہ امام صادق (ع) نے فرمایا کہ حکم بن عتیبہ ان لوگوں میں سے ہے جس کے بارے میں ارشاد قدرت

ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ اللہ اور آخرت پر ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں، اس سے

کچھ دو کہ جائے مشرق و مغرب کے چکر لگائے ، خدا کی قسم کہیں علم نہ ملے گا مگر یہ کہ اسی گھر سے نکلا ہوگا

جس میں جبریل کا نزول ہوتا ہے۔ (بصائر الدرجات

9

ص

2

کافی ،

1

ص

299

/

4

روایت مضمربہ)۔

385

- امام باقر (ع) کسی شخص کے پاس نہ کوئی حرف حق ہے اور نہ حرف راست اور نہ کوئی صحیح فیصلہ کرنا جانتا ہے

مگر یہ کہ وہ علم ہم اہلبیت (ع) ہی کے گھر سے نکلا ہے اور جب بھی امور میں اختلاف نظر آئے تو سمجھ لو کہ غلطی قوم

کی طرف سے ہے اور حرف راست حضرت علی (ع) کی طرف سے ہے۔ (کافی

1

ص

399

/

1

بصائر الدرجات ،

519

/

12

المحاسن ،

1

ص

243

/

448

امالی مفید ،

96

/

6

روایت محمد بن مسلم)۔

386

-

!زارہ

میں امام محمد باقر (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک مرد کوفی نے امیر المومنین (ع) کے اس ارشاد کے بارے میں دریافت کیا کہ جو چاہو پوچھ لو ، میں تمہیں بتا سکتا ہوں! فرمایا کہ بیشک کسی شخص کے پاس کوئی علم نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا مصدر امیر المومنین (ع) کا علم ہے، لوگ جدھر چاہیں چلے جائیں بالآخر مصدر یہی گھر ثابت ہوگا۔ (کافی

1

ص

399

/

2

)-

387

- امام

(باقر

ع

)!

جو علم بھی اس گھر سے نکلا ہوسمجھ لو کہ باطل اور بیکار ہے۔(مختصر بصائر الدرجات

میں نے امام باقر (ع) کو اس وقت فرماتے سنا ہے جب آپ کے پاس بصرہ کا عثمان اعمیٰ نامی شخص موجود تھا اور آپ نے فرمایا کہ حسن بصری کا خیال ہے کہ جو لوگ اپنے علم کو پوشیدہ رکھتے ہیں ان کی بدبو سے اہل جہنم کو بھی اذیت ہوگی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن آل فرعون بھی ہلاک ہوگیا حالانکہ جناب نوح کے زمانہ سے علم ہمیشہ پوشیدہ رہا ہے اور حسن بصری سے کہہ دو کہ داہنے بائیں ہائیں ہر جگہ دیکھ لے اس گھر کے علاوہ کہیں علم نہ ملے گا ۔)

کافی

1

ص

51

/

15

، احتجاج ،

2

ص

193

/

212

)۔

389

-

!ابوبصیر

میں نے امام باقر (ع) سے سوال کیا کہ ولد الزنا کی گواہی جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا نہیں... میں نے عرض کی کہ حکم بن عتبہ تو اسے جائز جانتا ہے؟ فرمایا، خدایا اس کے گناہ کو معاف نہ کرنا ، پروردگار نے قرآن کو اس کے اور اس کی قوم کے لئے ذکر نہیں قرار دیا ہے، اس سے کہہ دو کہ مشرق و مغرب سب دیکھ لے ، علم صرف اس گھر میں ملے گا جس میں جبریل کا نزول ہوتا ہے) کافی

1

ص

400

/

5

)۔

390

- امام

(صادق

(ع) نے یونس سے فرمایا کہ اگر علم صحیح درکار ہے تو

(اہلبیت

(ع) سے حاصل کرو کہ اس کا علم ہمیں کو دیا گیا ہے اور ہمیں حکمت کی شرح اور حرف آخر عطا کیا گیا ہے، پروردگار نے ہمیں منتخب کیا ہے اور وہ سب کچھ عطا کر دیا ہے جو عالمین میں کسی کو نہیں دیا ہے

- (بحار

الانوار

26

ص

158

/

5

الصراط المستقیم

2

ص

157

اثبات الہدایۃ ،

1

ص

602

از

یونس بن ظبیان

-)

391

- امام

(صادق

(ع) کے پاس ایک جماعت حاضر تھی جب آپ نے فرمایا کہ حیرت انگیز بات ہے کہ لوگوں نے رسول اکرم سے علم حاصل کیا اور عالم بن گئے اور ہدایت یافتہ ہو گئے اور ان کا خیال ہے کہ اہلبیت (ع) نے حضور کا علم نہیں لیا ہے، حالانکہ ہم

(اہلبیت

(ع) ان کی ذریت ہیں اور وحی ہمارے ہی گھر میں نازل ہوئی ہے اور علم ہمارے ہی گھر سے نکل کر لوگوں تک گیا ہے! کیا ان کا خیال ہے کہ یہ سب عالم اور ہدایت یافتہ ہو گئے ہیں اور ہم جاہل اور گمراہ رہ گئے ہیں، یہ تو بالکل امر محال ہے (کافی

1

ص

398

/

1

امالی مفید ،

122

/

6

بصائر الدرجات ،

12

/

3

روایت یحییٰ بن عبداللہ)۔

392

۔ امام رضا (ع)

!)

انبیاء اور ائمہ وہ ہیں جنہیں پروردگار توفیق دیتا ہے اور اپنے علم و حکمت کے خزانہ سے وہ سب کچھ عنایت کر دیتا ہے جو کسی کو نہیں دیتا ہے ان کا علم تمام اہل زمانہ کے علم سے بالاتر ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد قدرت ہے ”کیا جو شخص حق کی ہدایت دیتا ہے وہ زیادہ پیروی کا حقدار ہے یا وہ شخص جو اس وقت تک ہدایت بھی نہیں پاتا ہے جب تک اسے ہدایت نہ دی جائے، آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے اور تم کیا فیصلہ کر رہے ہو“۔ (یونس آیت

35

)-

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے ”جسے حکمت دیدی جائے اسے خیر کثیر دیدیا گیا ہے۔ (بقرہ آیت

269

)-

پھر جناب طالوت کے بارے میں ارشاد ہوا ہے کہ ”اللہ نے انہیں تم سب میں منتخب قرار دیا ہے اور علم و جسم کی طاقت میں وسعت عطا فرمائی ہے اور اللہ جس کو چاہتا ہے ملک عنایت کرتا ہے کہ وہ صاحب وسعت بھی ہے اور صاحب علم بھی ہے۔ بقرہ آیت

247

کافی“

1

ص

202

/

1

کمال الدین ،

280

/

31

امالی صدوق ،

540

/

1

(عیون اخبار الرضا (ع

1

ص

221

/

1

معانی الاخبار ،

100

/

2

تحف العقول ص ،

441

احتجاج ،

2

ص

445

/

310

روایت عبدالعزیز بن مسلم)۔

۔ راسخون فی العلم6

393

۔ اما م علی (ع

)!

کہاں ہیں وہ لوگ جن کا خیال ہے کہ ہمارے بجائے وہی ” راسخون فی العلم“ ہیں حالانکہ یہ صریحی جھوٹ ہے اور ہمارے اوپر ظلم ہے کہ خدا نے ہمیں بلند بنایا ہے اور انہیں پست قرار دیا ہے، ہمیں علم عنایت فرمایا ہے اور انہیں اس علم سے الگ رکھا ہے، ہمیں اپنی بارگاہ میں داخل کیا ہے اور انہیں دور رکھا ہے، ہمارے ہی ذریعہ ہدایت حاصل کی جاتی ہے، اور تائیکیوں میں روشنی تلاش کی جاتی ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ

124

مناقب ابن شہر آشوب

1

ص

285

غرر الحکم ص ،

2826

)۔

394

۔ امام علی (ع

!)!

پروردگار نے امت پر اولیاء امر کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے کہ وہ اس کے دین کے ساتھ قیام کرنے والے ہیں جس طرح کہ اس نے رسول کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے ”اطيعوا لله و اطيعوا الرسول و اولی الامر منکم“ اس کے بعد ان اولیاء امر ، کی منزلت کی وضاحت تاویل قرآن کے ذریعہ کی ہے ”و لو ردوه الی الرسول و الی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم“ (نساء آیت

83

اگر یہ لوگ مسائل کو رسول اور اولی الامر کی طرف پلٹا دیتے تو دیکھتے کہ یہ حضرات تمام امور کے استنباط کی طاقت رکھتے ہیں ۔ اور ان کے علاوہ ہر شخص تاویل قرآن کے علم سے بے خبر ہے ، اس لئے کہ یہی راسخون فی العلم“ آل عمران آیت

7

(بحار)

69

ص

79

/

29

)-

395

- یزید بن

!معاویہ

میں نے امام محمد باقر (ع) سے آیت کریمہ ”و ما یعلم تاویلہ الا الله و الراسخون فی العلم“ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ پورے قرآن کی تاویل کا راز خدا اور راسخون فی العلم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے۔ رسول اکرم ان تمام افراد میں سب سے افضل ہیں کہ پروردگار نے انہیں تمام تنزیل اور تاویل کا علم عنایت فرمایا ہے اور کوئی ایسی شے نازل نہیں کی جس کی تاویل کا علم انہیں نہ دیا اور پھر ان کے اوصیاء کو عنایت فرمایا گیا اور جب جاہلوں نے یہ سوال کیا کہ ہم کیا کریں ؟ تو ارشاد ہوا ” یقولون امنا

به کل من عند ربنا “ تمہاری شان یہ ہے کہ سب پر ایمان لے آو اور کہو کہ سب پروردگار کی طرف سے ہے۔

دیکھو قرآن میں خاص بھی ہے اور عالم بھی، ناسخ بھی ہے اور منسوخ بھی ، محکم بھی ہے اور متشابہ بھی اور راسخون فی العلم ان تمام امور کو بخوبی جانتے ہیں ۔ (تفسیر عیاشی

1

ص

164

/

6

، کافی ،

1

ص

213

/

2

تاویل الآيات الظاہرہ ص ،

107

بصائر الدرجات ص ،

204

/

8

تفسیر قمی ،

1

ص

96

مجمع البیان ،

2

ص

701

)-

396

امام

(صادق

ع

)!

ہم ہی راسخون فی العلم ہیں اور ہمیں تاویل قرآن کے جاننے والے ہیں ۔ (کافی

1

ص

213

/

1

بصائر الدرجات ،

5

ص

204

-

تفسیر عیاشی

1

ص

164

/

8

تاویل الآيات الظاہرہ ص

106

از ابوصیر)۔

397

- امام

(صادق

ع

)!

راسخون فی العلم امیر المومنین (ع) ہیں اور انکے بعد کے ائمہ - (کافی

1

ص

213

/

3

روایت عبدالرحمان بن کثیر)۔

7۔ معدن العلم

398

- رسول

اکرم!

ہم اہلبیت(ع) رحمت کی کلید، رسالت کا محل ، ملائکہ کے نزول کی منزل اور علم کے معدن ہیں۔ (فرائد السمطين

1

ص

44

/

9

از ابن عباس)۔

399

- حمید بن عبداللہ بن یزید المدنی ناقل ہے کہ رسول اکرم کے سامنے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا جو علی (ع) بن ابی طالب

(ع) نے صادر کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم

(اہلبیت

(ع) کے گھر میں حکمت قرار دی ہے

- (

فضائل الصحابہ ابن حنبل

2

ص

654

/

1113

شرح الاخبار ،

2

ص

309

/

631

) -

400

- امام علی (ع)

!)

ہم شجرہٴ نبوت ، محل رسالت ، منزل ملائکہ ، معدن علم چشمہ حکمت ہیں ، ہمارا دوست اور مددگار ہمیشہ منتظر رحمت رہتا ہے اور ہمارا دشمن اور بغض رکھنے والا ہمیشہ عذاب کے انتظار میں رہتا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ص

109

غرر الحکم ،

10005

)-

401

- امام

(علی

(ع)

نئے مدینہ

میں ایک خطبہ کے دوران فرمایا، آگاہ

!ہوجاؤ

قسم اس پروردگار کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا ہے اور ذی روح کو پیدا کیا ہے اگر تم لوگ علم کو اس کے معدن سے حاصل کرتے اور پانی کو اس کی

شیرنی کے ساتھ پیتے اور خیر کا ذخیرہ اس کے مرکز سے حاصل کرتے اور واضح راستہ کو اختیار کرتے اور حق کے منہاج پر گامزن ہوتے تو تمہیں صحیح راستہ مل جاتا اور نشانیاں واضح ہوجاتیں اور اسلام روشن ہوجاتا۔ (کافی

8

ص

32

/

5

)-

402

- امام حسین (ع)

!)

میں نہیں جانتا کہ لوگ ہم سے کس بات پر عداوت رکھتے ہیں جبکہ ہم رحمت کے گھر ، نبوت کے شجر اور علم کے معدن ہیں۔ (نزہۃ الناظرہ

85

/

21

)-

403

- امام زین

(العابدین

ع

)!

لوگ ہم سے کسی بات پر بیزار ہیں ، ہم تو خدا کی قسم کے شجرہ میں ہیں، رحمت کے گھر ، حلم کے معدن اور ملائکہ کی آمد و رفت کے مرکز ہیں۔(کافی

1

ص

221

/

1

روایت ابوالجاروڈ، نزہۃ الناظر

85

/

21

)-

204

- امام

(باقر

ع

)(

ع

)!

کتاب خدا اور سنت پیغمبر کا علم ہمارے مہدی کے دل میں اسی طرح ظاہر ہوگا، جس طرح بہترین زمین پر زراعت کا ظہور ہوتا ہے لہذا شخص بھی اس وقت تک باقی رہ جائے اور ان سے ملاقات کرے وہ سلام کرے، سلام ہو تو پر اے اہلبیت (ع) رحمت و نبوت و معدن علم و مرکز رسالت ! (کمال الدین ص

603

/

18

روایت جابر ، بحار الانوار

52

/

307

/

16

نقل از العدد القویہ)۔

405

- امام

(باقر

ع

)!

وہ درخت جس کی اصل رسول اللہ ہیں اور فرع امیر المومنین (ع) ڈالی جناب فاطمہ (ع) ہیں اور پھل حسن (ع) و حسین (ع) ... یہ نبوت کا شجر اور رحمت کی پیداوار ہے، یہ سب حکمت کی کلید، علم کا معدن، رسالت کا محل، ملائکہ کی منزل، اسرار الہیہ کے امانتدار، امانت پروردگار کے حامل، خدا کے حرم اکبر اور اس کے بیت العتیق اور حرم ہیں۔ (الیقین ص 318

تفسیر فرات ،

395

/

527

اس میں نبت الرحمہ کے بجائے بیت الرحمہ ہے اور حرم کے بجائے ذمہ کی لفظ ہے اور روایت زیاد بن المنذر سے (ہے)۔

406

- امام صادق (ع)

)!

امام علی (ع) بن الحسین (ع) زوال آفتاب کے بعد نماز ادا کر کے یہ دعا پڑھا کرتے تھے ” خدایا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما جو نبوت کے شجر رسالت کا محل، ملائکہ کی منزل، علم کا معدن اور وحی کے اہلبیت (ع) ہیں (جمال الاسبوع ص

250

مصباح المتہجد ص ،

361

)۔

نوٹ! اس موضوع کے ذیل میں احقاق الحق

10

ص

409

(کا مطالعہ بھی کیا جاسکتا ہے جہاں امام صادق (ع) ، امام کاظم (ع)

اور امام رضا (ع) کے حوالہ سے اس تعبیر کا ذکر کیا گیا ہے۔

- زندگانی علم 8

407

- امیر المومنین (ع) آل محمد کے صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں، یہ حضرات علم کی زندگی اور جہالت کی موت ہیں، ان کا حلم ان کے علم کی خبر دے گا اور ان کا ظاہر ان کے باطن کے بارے میں بتائے گا اور ان کی خاموشی ان کے نطق کی حکمت کی دلیل ہے، یہ نہ حق کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ اس میں اختلاف کرتے ہیں، اسلام کے ستون ہیں اور تحفظ کے وسائل، انہیں کے ذریعہ حق اپنی منزل پر واپس آیا ہے اور باطل اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے۔ اور اس کی زبان جڑ سے کٹ گئی ہے۔ انہوں نے دین کو پورے شعور کے ساتھ محفوظ کیا ہے اور صرف سماعت اور روایت پر بھروسہ نہیں کیا ہے۔ اس لئے کہ علم کی روایت کرنے والے بہت ہیں اور اس کی رعایت و حفاظت کرنے والے

بہت کم ہیں۔ (نہج البلاغہ خطبہ

239

تحف العقول ،

22

)-

408

- امام علی (ع) (ع)! یاد رکھو کہ تم ہدایت کو اس وقت تک نہیں پہچان سکتے ہو جب تک اسے چھوڑنے والوں کو نہ پہچان لو اور میثاق کتاب کو اس وقت تک اختیار نہیں کرسکتے ہو جب تک اس عہد کے توڑنے والوں کو نہ پہچان لو اور اس سے متمسک نہیں ہوسکتے ہو جب تک نظر انداز کرنے والوں کی معرفت نہ حاصل کرلو لہذا ہدایت کو اس کے اہل سے حاصل کرو کہ یہی لوگ علم کی زندگی ہیں اور جہالت کی موت، یہی وہ ہیں جن کا حکم ان کے علم کی خبر دے گا اور ان کی خاموشی ان کے تکلم کا پتہ دے گی، ان کا ظہر ان کے باطن کی بہترین دلیل ہے ، یہ نہ دین کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ اس میں اختلاف پیدا کرتے ہیں یہ دین ان کے درمیان ایک سچا گواہ اور ایک خاموش ترجمان ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ

147

کافی ،

8

ص

390

/

586

روایت محمد بن الحسین)-

(فصل دوم: ابواب علوم اہلبیت(ع)

- علم الکتاب1

409

-ابوسعید

!خدری

میں نے رسول اکرم سے آیت شریفہ ” و من عنده علم الکتاب“ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ اس سے میرا بھائی علی (ع) بن ابی طالب مراد ہے۔ (شواہد التنزیل

1

ص

400

/

422

)-

410

- ابوسعید

!خدری

میں نے رسول اکرم سے ارشاد احديث ” قال الذین عنده علم من الکتاب“ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ میرے

بھائی سلیمان بن داود کا وصی تھا، پھر دریافت کیا کہ ” قل کفی باللہ شہیدا بینئ و بینکم و من عندہ علم الکتاب“ سے مراد (کون ہے تو فرمایا کہ یہ میرا بھائی علی (ع) بن ابی طالب ہے۔) (امالی صدوق ر)

453

/

3

)-

411

- امام علی (ع) نے آیت شریفہ و من عندہ علم الکتاب کے ذیل میں فرمایا کہ میں وہ ہوں جس کے پاس کل کتاب کا علم ہے

- (بصائر

الدرجات

216

/

21

) -

412

- امام حسین (ع)

)!:

ہم وہ ہیں جن کے پاس کل کتاب کا علم اور اس کا بیان موجود ہے اور ہمارے علاوہ ساری مخلوقات میں کوئی ایسا نہیں ہے اس لئے کہ ہم اسرار الہیہ کے اہل ہیں۔ (مناقب ابن شہر آشوب

4

/

52

از اصبع بن نباتہ)-

413

- عبداللہ بن

!عطاء

میں امام باقر (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ ادھر سے عبداللہ بن سلام کے فرزند کا گذر ہو گیا ، میں نے عرض کی کہ میری جان آ پر قربان، کیا یہ مصداق ”الذی عندہ علم الکتاب“ کا فرزند ہے؟ فرمایا ہرگز نہیں ، اس سے مراد علی (ع) بن ابی طالب (ع) ہیں جن کے بارے میں بہت سی آیات نازل ہوئی ہیں۔ (مناقب ابن المغازلی

314

/

358

شواہد التنزیل ،

1

ص

402

/

425

ینابیع المودہ ،

11

ص

305

العمدة ص ،

290

/

476

تفسیر عیاشی ،

2

ص

220

/ ،

77

مناقب ابن شہر آشوب ،

2

ص

29

)-

414

- امام محمد باقر (ع

)!)

آیت شریفہ قل کافی کے ذیل میں فرمایا کہ اس سے مراد ہم اہلبیت (ع) ہیں اور علی (ع) ہمارے اول و افضل اور رسول اکرم کے بعد سب سے بہتر ہیں۔) کافی

1

ص

229

/

6

تفسیر عیاشی ،

2

ص

220

/

76

روایت برید بن معاویہ ، بصائر الدرجات ،

214

/

7

روایت عبدالرحمان بن کثیر از امام صادق (ع)۔

415

۔ عبدالرحمان بن کثیر نے امام صادق (ع) سے آیت شریفہ ”قال الذی عنده علم من الكتاب“ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن کے پاس ساری کتاب کا علم ہے۔ (کافی

1

ص

229

/

5

ص

257

/

3

از سدید ، بصائر الدرجات

21

/

2

)-

416

۔ ابوالحسن محمد بن یحییٰ الفارسی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابونو اس نے امام (ع) رضا کو مامون کے یہاں سے سواری پر نکلتے دیکھا تو قریب جا کر سلام عرض کیا اور کہا کہ فرزند رسول میں نے آپ حضرات کے بارے میں کچھ شعر لکھے ہیں اور چاہتا ہوں کہ آپ سماعت فرمائیں ، فرمایا سناؤ۔

ابونو اس نے اشعار پیش کئے۔

یہ اہلبیت (ع) وہ افراد ہیں جن کا لباس کردار بالکل پاک و صاف ہے اور ان کا ذکر جہاں بھی آتا ہے صلوات کے ساتھ ”آتا ہے۔

جو شخص بھی اپنی نسبت علی (ع) سے نہ رکھتا ہو اس کے لئے زمانہ میں کوئی شے باعث فخر نہیں ہے۔

اے اہلبیت (ع) ! پروردگار نے جب مخلوقات کو خلق کیا ہے تو تمہیں کو منتخب اور مصطفیٰ قرار دیا ہے۔

تمہیں ملاء اعلیٰ ہو اور تمہارے ہی پاس علم الکتاب ہے اور تمام سوروں کے مضامین ہیں۔“

(یہ سنکر حضرت نے فرمایا کہ ایسے شعر تم سے پہلے کسی نے نہیں کہے ہیں۔) عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

143

/

10

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

366

)-

- تاویل قرآن2

417

- رسول

!اکرم

میرے بعد علی (ع) ہی لوگوں کو تاویل قرآن کا علم دیں گے اور انہیں باخبر بنائیں گے۔ (شواہد التنزیل

1

ص

39

/

28

از انس)۔

418

- امام علی (ع)

)!)

مجھ سے کتاب الہی کے بارے میں جو چاہو دریافت کرلو کہ کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں مجھے یہ نہ معلوم ہو کہ دن میں نازل ہوئی ہے یا رات میں ، صحرا میں نازل ہوئی ہے یا پہاڑ پر (الطبقات الکبریٰ

2

ص

338

تاریخ الخلفاء ص ،

218

(تاریخ دمشق حالات امام علی (ع) ،

3

ص

21

/

1039

تفسیر عیاشی ،

2

ص

383

/

31

روایت ابوالطفیل ، امالی صدوق

227

/

13

امالی مفید ،

/

3

)-

419

- امام علی (ع)

)!

مجھ سے کتاب خدا کے بارے میں دریافت کرو، خدا کی قسم کوئی آیت دن میں یا رات میں ، سفر میں یا حضر میں ایسی نازل نہیں ہوئی جسے رسول اکرم نے مجھے سنایا نہ ہو اور اس کی تاویل نہ بتائی ہو۔

یہ سن کر ابن الکواء بول پڑا کہ بسا اوقات آپ موجود بھی نہ ہوتے تھے اور آیت نازل ہوتی تھی۔؟

فرمایا کہ رسول اکرم اسے محفوظ رکھتے تھے یہاں تک کہ جب حاضر ہوتا تھا تو مجھے سنادیا کرتے تھے اور فرماتے تھے یا علی (ع) ! اللہ نے تمہارے بعد یہ آیات نازل کی ہیں اور ان کی یہ تاویل ہے اور مجھے تنزیل و تاویل دونوں سے (باخبر فرمادیا کرتے تھے) (امالی طوسی ر)

523

/

1158

بشارة المصطفى ص ،

219

از مجاشعی از امام رضا (ع) ، الاحتجاج

1

ص

617

/

140

از امام صادق (ع) ، کتاب سلیم بن قیس ص

214

)-

420

- امام علی (ع)

)!

رسول اکرم پر کوئی بھی آیت قرآن نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ مجھے سنا بھی دیا اور لکھا بھی دیا اور میں نے اپنے قلم سے لکھ لیا اور پھر مجھے اس کی تاویل و تفسیر سے بھی باخبر فرما دیا اور ناسخ و منسوخ ، محکم و متشابہ اور خاص و عام بھی بتادئے۔ (کافی

1

ص

64

/

1

خصال ص ،)

217

/

131

کمال الدین ،

284

/

37

تفسیر عیاشی ،

1

ص

253

از کتاب سلیم بن قیس)۔

421

- عبدالله بن

!مسعود

قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے اور ہر حرف کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور علی (ع) بن ابی طالب (ع) کے پاس ظاہر کا علم بھی ہے اور باطن کا علم بھی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء

1

ص

65

(تاریخ دمشق حالات امام علی (ع) ،

3

/

25

/

1048

ینابیع المودہ ،

1

ص

215

/

24

)-

422

- امام حسن (ع) نے معاویہ کے دربار میں فرمایا کہ میں بہترین کنیز خدا اور سیدہ النساء کا فرزند ہوں ، مجھے رسول اکرم نے علم خدا کی غذا دی ہے اور تاویل قرآن اور مشکلات احکام سے باخبر کیا ہے ، ہمارے لئے غالب آنے والی عزت بلندترین کلمہ اور فخر و نورانیت ہے

- (احتجاج

2

ص

47

) -

423

- امام باقر (ع)

!)

کسی شخص کے امکان میں نہیں ہے کہ یہ دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس تمام قرآن کے ظاہر و باطن کا علم ہے، سوائے اوصیاء پیغمبر اسلام کے۔ (کافی

1

ص

228

/

2

بصائر الدرجات ،

193

از جابر۔

424

- امام باقر (ع) جس شخص نے بھی یہ دعویٰ کیا کہ اس نے سارا قرآن تنزیل کے مطابق جمع کیا ہے وہ جھوٹا ہے... قرآن کو تنزیل کے مطابق صرف حضرت علی (ع) بن ابی طالب نے جمع کیا ہے اور ان کی اولاد نے محفوظ رکھا ہے۔ (کافی

1

ص

228

/

1

از جابر

) -

425

- فضیل بن

یسار!

میں نے امام باقر (ع) سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا کہ قرآن کی ہدایت میں ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ، آخر ظاہر و باطن سے مراد کیا ہے ؟ فرمایا اس سے مراد تاویل قرآن ہے جس کا ایک حصہ گذرچکا ہے اور ایک حصہ مستقبل میں پیش آنے والا ہے ، قرآن کا سلسلہ شمس و قمر کی طرح چلتا رہے گا اور جب کوئی واقعہ پیش آجائے گا قرآن منطبق ہو جائے گا ، پروردگار نے فرمایا ہے کہ اس کی تاویل کا علم صرف خدا اور راسخوں فی العلم کو ہے اور راسخوں سے مراد ہم لوگ ہیں۔ (تفسیر عیاشی

1

ص

11

/

خدا کی قسم مجھ سے امام باقر (ع) نے فرمایا ہے کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کو تنزیل و تاویل دونوں کا علم دیا ہے اور انہوں نے سب علی (ع) بن ابیطالب (ع) کے حوالہ کر دیا ہے اور پھر یہ علم ہمیں دیا گیا ہے۔ (کافی

- امام علی نقی (ع) نے صاحب الامر کی زیارت کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ خدایا تمام ائمہ راشدین، فائیدین ہادیین، سادات معصومین (ع) ، اتقیاء ابرار پر رحمت نازل فرما جو سکون و وقار کی منزل ، علم کے خزانہ دار، حلم کی انتہاء ، بندوں کے منتظم ، شہروں کے ارکان ، نیکی کے راہنما، صاحبان عقل و بزرگی ، شریعت کے علماء ، کردار کے زہاد، تاریکی کے چراغ ، حکمت کے چشمے، نعمتوں کے مالک ، امتوں کے محافظ ، تنزیل کے ساتھی ، تاویل کے امین و ولی ، وحی کے ترجمان و دلائل تھے۔ (بحار الانوار

۔ اسم اعظم 3

428

۔ امام علی (ع

)!

قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور جاندار کو پیدا کیا کہ میں زمین و آسمان کے ملکوت میں وہ اختیارات رکھتا ہوں کہ اگر تمہیں اس کے ایک حصہ کا بھی علم ہو جائے تو تم برداشت نہیں کر سکتے ہو۔ پروردگار کے

72

اسم اعظم ہیں جن میں سے آصف بن برخیا کو ایک معلوم تھا اور اس کے پڑھتے ہی زمینیں پست ہو گئیں اور انہوں نے ملک سبا سے تخت بلقیس اٹھالیا اور پھر زمینیں برابر ہو گئیں اور ہمارے پاس کل

72

اسماء کا علم ہے، صرف ایک نام ہے جسے خدا نے اپنے علم غیب کا حصہ بنا کر رکھا ہے۔ (بحار الانوار

27

/

37

/

5

البرہان ،

2

ص

490

/

2

روایت سلمان فارسی)۔

429

۔ امام صادق (ع

)!

جناب عیسیٰ بن مریم کو دو حرف عطا ہوئے تھے جن سے سارا کام کر رہے تھے اور جناب موسیٰ کو چار حرف عطا ہوئے تھے۔

حضرت ابراہیم کو

8

حرف ملے تھے اور حضرت نوح کو

15

حرف اور حضرت آدم کو

25

حرف اور اللہ نے حضرت محمد کے لئے سب جمع کر دیے مالک کے

73

اسم اعظم ہیں جن میں سے ،

72

اپنے پیغمبر کو عنایت فرمائے ہیں اور ایک اپنی ذات کے لئے مخصوص کر لیا ہے۔ (کافی ،

1

ص

230

/

2

بصائر الدرجات)

208

/

2

تاویل الآيات الظاہرہ ص ،

479

روایت ہارون بن الجہم)۔

430

- امام ہادی (ع

)!

اللہ کے اسم اعظم

73

ہیں آصف بن برخیا کے پاس ایک تھا جس کا حوالہ دینے سے ملک سبا تک کی زمینیں پست ہو گئیں اور انہوں نے تخت بلقیس کو اٹھا کر جناب سلیمان کے سامنے پیش کر دیا اور اس کے بعد پھر ایک لمحہ میں برابر ہو گئیں اور ہمارے پاس ان میں سے

72

ہیں

8

صرف ایک نام خدا نے اپنے لئے مخصوص کر رکھا ہے۔ (کافی

1

ص

230

/

3

مناقب ابن شہر آشوب

4

ص

406

اثبات الوصیہ ،

254

روایت علی بن محمد النوفلی)۔

۔ جملہ لغات 4

431

۔ امام علی (ع)

!)

یزدجرد کی بیٹی سے نام دریافت کرنے پر جب اس نے اپنا نام جہاں بانو بتایا تو فرمایا کہ نہیں شہر بانو اور یہ بات بھی فارسی زبان میں فرمائی ۔ (مناقب ابن شہر آشوب

2

ص

65

)-

432

۔ سماعہ بن مہران نے بعض شیوخ کے حوالہ سے امام باقر (ع) کے اس واقعہ کو نقل کیا ہے کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب دہلیز میں پہنچا تو سنا کہ آپ سریانی زبان میں کچھ پڑھ رہے ہیں اور گریہ فرما رہے ہیں یہاں تک کہ ہم لوگوں پر بھی گریہ طاری ہو گیا

۔ (مناقب

ابن شہر آشوب

4

ص

195

) -

433-

موسیٰ بن اکیل النمیری کا بیان ہے کہ ہم امام (ع) باقر کے دروازہ پر اذن باریابی کے لئے حاضر ہوئے تو عبرانی زبان میں ایک دردناک آواز سنائی دی اور حاضری کے بعد ہم نے دریافت کیا کہ اس کا قاری کون تھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایلیا کی مناجات یاد آگئی تو مجھ پر گریہ طاہری ہو گیا۔ (مناقب ابن شہر آشوب

4

ص

195

)-

434

۔ احمد بن قابوس نے اپنے والد کے حوالہ سے امام صادق (ع) کے بارے میں نقل کیا ہے کہ آپ کے پاس اہل خراسان کی ایک جماعت حاضر ہوئی تو آپ نے بغیر کسی تمہید کے فرمایا کہ جو شخص بھی مال جس قدر جمع کرے گا اللہ اس پر اسی اعتبار سے عذاب کرے گا... تو ان لوگوں نے عرض کی کہ ہم عربی زبان نہیں جانتے ہیں تو آپ نے فارسی میں فرمایا

پر کہ درم اندوز و جزایش دوزخ باشد

435

-

!ابوبصیر

میں نے حضرت ابوالحسن (ع) سے عرض کی کہ میں آپ پر قربان، امام کی معرفت کا ذریعہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ

بہت سے اوصاف ہیں جنمیں پہلا وصف یہ ہے کہ اس کے پدر بزرگوار کی طرف سے اس کے بارے میں اشارہ ہوتا ہے تا کہ لوگوں پر حجت تمام ہو جائے اور اس سے سوال کیا جائے اور وہ جواب دے گا اور اگر دریافت نہ کیا جائے تو خود! ابتدا کرے اور مستقبل کے حالات سے بھی آگاہ کرے اور ہر زبان میں کلام کرسکے

ابو محمد ! میں تمہارے اٹھنے سے پہلے تم کو ایک علامت دیدینا چاہتا ہوں... چنانچہ ابھی میں اٹھنے بھی نہیں پایا تھا کہ ایک مرد خراسانی وارد ہو گیا اور اس نے عربی میں کلام شروع تو آپ نے اسے فارسی میں جواب دیا ۔ مرد خراسانی نے کہا کہ میں نے فارسی میں اس لئے کلام نہیں کیا کہ شائد آپ اسے نہ جانتے ہوں تو آپ نے فرمایا۔ ! سبحان اللہ

اگر میں تمہارا جواب نہ دے سکوں تو میری فضیلت ہی کیا ہے۔

دیکھو ! ابو محمد! امام پر کسی انسان، پرندہ ، جانور اور نیروح کا کلام مخفی نہیں ہوتا ہے اور اگر کسی میں یہ کمالات نہ ہوں تو وہ امام نہیں ہے۔ (کافی

1

ص

285

/

7

، ارشاد ،

2

ص

224

، دلائل الامامة ،

337

/

294

، قرب الاسناد ،

339

/

1224

)-

436

- ابو الصلت

! بروی

امام رضا تمام لوگوں سے ان کی زبان میں کلام فرماتے تھے اور سب سے زیادہ فصیح زبان بولتے تھے کہ سب سے زیادہ واقف لغات تھے، میں نے ایک دن عرض کیا یا بن رسول اللہ ! مجھے آپ کے اس قدر زبانیں جاننے پر تعجب ہوتا ہے تو فرمایا کہ ابو الصلت ! میں مخلوقات پر خدا کی حجت ہوں اور خدا کسی ایسے شخص کو حجت نہیں بنا سکتا ہے جو قوم کی زبان سے باخبر نہ ہو کیا تم نے امیر المومنین (ع) کا یہ کلام نہیں سنا ہے کہ ہمیں قول فیصل کا علم دیا گیا ہے اور قول فیصل معرفت

(لغات کے علاوہ اور کیا ہے۔) عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

- ابوہاشم جعفری کا بیان ہیں کہ میں مدینہ میں تھا جب واثق باللہ کے زمانہ میں وہاں سے بغاء کا گذر ہوا تو امام ابوالحسن نے فرمایا کہ میرے ساتھ چلو تا کہ میں دیکھوں کہ ان ترکوں نے کیا انتظام کر رکھا ہے۔ ہم لوگ حضرت کے ساتھ باہر نکلے تو اس کی فوجیں گذر رہی تھیں، ایک نزکی سامنے سے گذرا تو آپ نے اس سے ترکی زبان میں کلام کیا ، وہ گھوڑے سے اتر پڑا اور آپ کی سواری کے قدموں کو چومنے لگا، ہم لوگوں نے اسے قسم دے کر پوچھا کہ اس شخص نے کیا کہا ہے؟ اس نے کہا کیا یہ نبی ہے؟

! ہم لوگوں نے کہا نہیں

اس نے کہا کہ اس نے مجھے اس نام سے پکارا ہے جو میرے بچپنے میں میرے ملک میں رکھا گیا تھا اور اسے آج تک کوئی نہیں جانتا ہے۔ (اعلام الوری ص

- علی بن مہزیار نے امام ہادی (ع) کے حالات میں نقل کیا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فارسی میں کلام شروع کر دیا

- (بصائر

- علی بن مہزیار، میں نے حضرت ابوالحسن

ثالث (امام

علی نقی (ع

کی))

خدمت میں اپنے غلام کو بھیجا جو صقلابی (رومی) تھا، وہ یہاں سے انتہائی حیرت زدہ واپس آیا، میں نے پوچھا خیر تو ہے ؟ اس نے کہا کہ یہ تو مجھ سے صقلابی زبان کی طرح باتیں کر رہے تھے اور میں سمجھ گیا کہ مجھ سے اس زبان میں

اس لئے باتیں کر رہے تھے کہ دوسرے غلام نہ سمجھنے پائیں۔ (اختصاص ص

289

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

408

کشف الغمہ ،

3

ص

179

)-

440

- ابو حمزہ نصیر الخادم کا بیان ہے کہ میں نے امام عسکری (ع) کو بارہا غلاموں سے ان کی زبان میں بات کرتے سنا ہے کبھی رومی کبھی صقلابی تو حیرت زدہ ہو کر کہا کہ آخر ان کی ولادت مدینہ میں ہوئی ہے اور امام نقی (ع) کے انتقال تک باہر نہیں نکلے ہیں تو اس قدر زبانیں کس طرح جانتے ہیں ؟

ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ حضرت نے میری طرف رخ کر کے فرمایا پروردگار نے اپنی حجت کو ہر طریقہ سے واضح فرمایا ہے اور وہ اسے تمام لغات، اجل ، حوادث سب کا

علم عطا کرتا ہے، ورنہ ایسا نہ ہوتا تو اس میں اور قوم میں فرق ہی کیا رہ جاتا۔ (کافی

1

ص

509

/

11

روضة الواعظین ص ،

273

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

428

الخرائج والجرائح ،

1

ص

436

/

14

کشف الغمہ ،

3

ص

202

اعلام الوری ص ،

256

بصائر الدرجات ص ،

333

)-

5 - منطق الطیر

441

- امام علی (ع

)!

ہمیں پرندوں کی زبان کا اسی طرح علم دیا گیا ہے جیسے سلیمان بن داؤد کو دیا گیا ہے اور ہم برو بحر کے تمام جانوروں کی زبان جانتے ہیں،) مناقب ابن شہر آشوب

2

ص

54

بصائر الدرجات ،

343

/

12

از زرارہ)-

442

- امام علی (ع

)!

ہمیں پرندوں کی گفتگو اور ہر شے کا علم دیا گیا جو خدا کا عظیم فضل ہے۔) اثبات الوصیہ ص

160

اختصاص ص ،

193

از محمد بن مسلم)-

443

- علی بن ابی

!حمزہ

حضرت ابوالحسن کے غلاموں میں سے ایک شخص نے آکر حضرت سے درخواست کی کہ میرے ساتھ کھانا نوش

فرمائیں؟

حضرت اٹھے اور اٹھ کر اس کے ساتھ گھر تک گئے، وہاں ایک تخت رکھا تھا، اس پر بیٹھ گئے، اس کے نیچے کبوتر کا

ایک جوڑا تھا، نہ نے مادہ سے کچھ باتیں کیں ، صاحب خانہ دان، کھانا لانے چلا گیا اور جب پلٹ کر آیا تو حضرت

مسکرانے لگے، اس نے عرض کی حضور ہمیشہ خوش رہیں اس وقت ہنسنے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ یہ کبوتر کبوتری

سے باتیں کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تو میری محبوبہ ہے اور مجھے کائنات میں اس شخص کے علاوہ تجھ سے زیادہ

محبوب کوئی نہیں ہے ! اس نے کہا کیا حضور اس کی باتیں سمجھتے ہیں ! فرمایا بیشک ہمیں پرندوں کی گفتگو اور دنیا

کی ہر شے کا علم دیا گیا ہے۔) بصائر الدرجات

میں حضرت ابوجعفر (ع) کے ساتھ کوفہ سے برآمد ہوا، آپ ایک خچر پر سوار تھے اور ایک بھیڑوں کے گلے کے قریب سے گزرے تو ایک بکری گلہ سے الگ ہو کر دوڑتی ہوئی آپ کے پاس شور مچاتی ہوئی آئی، آپ ٹھہر گئے اور مجھے حکم دیا کہ میں اس کے چروا ہوں کو بلاؤں میں نے اسے حاضر کر دیا، آپ نے اس سے فرمایا کہ یہ بکری تمہاری شکایت کر رہی ہے کہ اس میں دو آدمیوں کا حصہ ہے اور تو اس پر ظلم کر کے سارا دودھ دوہ لیتا ہے تو جب شام کو گھر واپس جائے گی تو مالک دیکھے گا کہ اس میں بالکل

دودھ نہیں ہے اور اذیت کرے گا تو دیکھ خبردار آئندہ ایسا ظلم نہ کرنا ورنہ میں تیری بربادی کی بددعا کر دوں گا؟ اس نے فوراً توحید و رسالت کی گواہی کے ساتھ امام کے وصی رسول ہونے کا کلمہ پڑھ لیا اور عرض کیا کہ حضور کو یہ علم کہاں سے ملا ہے فرمایا ہم علم غیب و حکمت الہی کے خزانہ دار ہیں اور انبیاء کے وصی اور اللہ کے محترم بندے ہیں۔ (الثاقب فی المناقب

مجھ سے محمد بن علی بن عمر التتونی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت محمد بن علی (ع) کو ایک بیل سے بیات کرتے دیکھا جب وہ سر ہلارہا تھا تو میں نے کہا کہ میں اس طرح نہ مانوں گا جب تک اسے یہ حکم نہ دیں کہ وہ آپ سے کلام کرے؟

آپ نے فرمایا کہ ہمیں پرندوں کی گفتگو اور ہر شے کا علم دیا گیا ہے، اس کے بعد بیل کو حکم دیا کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہے اس نے فوراً کہہ دیا اور آپ اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ (دلائل الامامة

/

356

)-

۔ ماضی و مستقبل 6

446

۔ امام علی (ع) اگر قرآن مجید میں یہ آیت نہ ہوتی

”کہ

اللہ جس چیز کو چاہتا ہے محو کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور اس کے پاس ام الكتاب ہے، تو میں تمہیں تمام گزشتہ اور آئندہ قیامت تک ہونے والے حالات سے باخبر کر دیتا

۔ (التوحید

305

/

1

امالی صدوق (ر) ص ،

280

/

1

الاختصاص ص

235

، الاحتجاج ،

1

ص

610

بروایت اصبع بن نباتہ، تفسیر عیاشی

2

ص

215

/

59

قرب الاسناد ،

354

/

1266

) -

447

۔ امام صادق (ع

)!)

اے وہ خدا جس نے ہم کو تمام ماضی اور آئندہ کا علم دیا ہے اور انبیاء کے علم کا وارث بنایا ہے، ہم پر تمام گزشتہ

امتوں کا سلسلہ ختم کیا ہے اور ہمیں وصایت کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ (بصائر الدرجات

129

/

3

بروایت معاویہ بن وہب)۔

448

- معاویہ بن

!وہب

میں نے امام صادق (ع) کے دروازہ پر اجازت طلب کی اور اجازت ملنے کے بعد گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت مصلیٰ پر ہیں۔ میں تھہر گیا جب نماز تمام ہوگئی تو دیکھا کہ آپ نے مناجات شروع کردی، ”اے وہ پروردگار جس نے ہمیں مخصوص کرامت عطا فرمائی ہے

اور وصیت کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور ہم سے شفاعت کا وعدہ کیا ہے اور ہمیں تمام ماضی اور مستقبل کا علم عطا فرمایا ہے اور لوگوں کے دلوں کو ہماری طرف جھکادیا ہے، خدایا ہمیں اور ہمارے برادران ایمانی کو اور قبر حسین (ع) کے تمام زائروں کو بخش دے۔ (کافی

4

ص

582

/

11

کامل الزیارات ص ،

116

)-

449

- سیف

!تمار

میں ایک جماعت کے ساتھ امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے تین مرتبہ خانہ کعبہ کی قسم کھا کر فرمایا کہ اگر میں موسیٰ¹ (ع) اور خضر (ع) کے درمیان حاضر ہوتا تو دونوں کو بتاتا کہ میں ان سے بہتر جانتا ہوں اور وہ باتیں بتاتا جو ان کے پاس نہیں تھیں، اس لئے کہ موسیٰ (ع) اور خضر کو گذشتہ کا علم دیا گیا تھا۔ (انہیں مستقبل اور قیامت تک کے حالات کا علم نہیں دیا گیا تھا اور ہمیں یہ سب رسول اللہ سے وراثت میں ملا ہے۔) (کافی

1

ص

260

/

1

بصائر الدرجات ،

129

/

1

،

230

/

4

دلائل الامامة ص ،

280

/

218

)-

450

- حارث بن المغيرة امام صادق (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ میں آسمان و زمین کی تمام اشیاء جنت و جہنم کی تمام اشیاء ، ماشی اور مستقبل کی تمام اشیاء کا علم رکھتا ہوں، اور پھر یہ کہہ کر خاموش ہو گئے جیسے سننے والے کو یہ بات بری معلوم ہو رہی ہے اور اس کی اس طرح وضاحت فرمائی کہ یہ سب مجھے کتاب خدا سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں ہر شے کا بیان پایا جاتا ہے۔ (کافی

1

ص

261

/

2

بصائر الدرجات ،

128

/

5

،

128

/

6

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

249

)-

451

- امام صادق (ع)

)!)

ہم اولاد رسول اس عالم میں پیدا ہوئے ہیں کہ ہمیں کتاب خدا، ابتدائے آفرینش اور قیامت تک کے حالات کا علم تھا، اور اس کتاب میں آسمان و زمین، جنت و جہنم ، ماضی و مستقبل سب کا علم موجود ہے اور ہمیں اس طرح معلوم ہے جس طرح ہاتھ کی ہتھیلی ، پروردگار کا ارشاد ہے کہ اس قرآن میں ہر شے کا بیان موجود ہے۔ (کافی

1

ص

61

/

8

بصائر الدرجات ،

197

/

2

ینابیع المودة ،

1

/

80

/

20

روایت عبدالاعلیٰ بن اعین ، تفسیر عیاشی ،

2

ص

266

/

65

)-

452

- امام رضا (ع)

)!

کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب کا اظہار صرف اپنے پسندیدہ بندوں پر کرتا ہے اور رسول اکرم اس کے پسندیدہ بندہ تھے اور ہم سب انہیں کے وارث ہیں جن کو خدا نے اپنے غیب پر مطلع فرمایا ہے اور تمام ماضی اور مستقبل کا علم

دیا ہے (الخرائج و الجرائح

1

ص

343

روایت محمد بن الفضل الهاشمی)-

453

عبدالله بن محمد ،

!الہاشمی

میں مامون کے دربار میں ایک دن حاضر ہوا تو اس نے مجھے روک لیا اور سب کو باہر نکال دیا ، پھر کھانا منگوایا اور ہم دونوں نے کھایا ، اور خوشبو لگائی ، پھر ایک پردہ ڈال دیا اور مجھے حکم دیا کہ صاحب طوس کا مرثیہ سناؤ۔

میں نے شعر پڑھا۔

خدا سرزمین طوس پر اور اس کے ساکن پر رحمت نازل کرے جو عترت مصطفیٰ میں تھا اور ہمیں رنج و غم دے کر ”

رخصت ہوگیا “ مامون یہ سن کر رونے لگا اور مجھ سے کہا کہ عبدالله ! میرے اور تمہارے گہرائے والے مجھے ملامت

کرتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن الرضا (ع) کو ولی عہد کیوں بنادیا ، سنو میں تم سے ایک عجیب و غریب واقعہ بیان کر رہا ہوں ، ایک دن میں نے حضرت رضا (ع) سے کہا کہ میں آپ پر قربان، آپ کے آباء و اجداد موسیٰ بن جعفر (ع) ، جعفر (ع) بن محمد، محمد بن علی (ع) ، علی بن الحسین (ع) کے پاس تمام گذشتہ اور آئندہ قیامت تک کا علم تھا اور آپ انہیں کے وصی اور وارث ہیں اور آپ کے پاس انہیں کا علم ہے ، اب مجھے ایک ضرورت ہے آپ اسے حل کریں۔ فرمایا بتاؤ ! میں نے کہا کہ یہ زہر یہ میرے لئے ایک مسئلہ بن گئی ہے، میں اس پر کسی کنیز کو مقدم نہیں کرسکتا، لیکن یہ متعدد بار حاملہ ہوچکی ہے اور اس کا اسقاط ہوچکا ہے، اب پھر حاملہ ہے، اب مجھے کوئی ایسا علاج بتائیں کہ اب اسقاط نہ ہونے پائے۔

آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں، اس مرتبہ اسقاط نہیں ہوگا اور ایسا بچہ پیدا ہوگا جو بالکل اپنی ماں کی شبیہ ہوگا اور اس کی ایک انگلی داہنے ہاتھ میں زیادہ ہوگی اور ایک بائیں پیرمیں۔

میں نے اپنے دل میں کہا کہ بیشک خدا ہر شے پر قادر ہے۔

اس کے بعد زہریہ کے یہاں بالکل ویسا ہی بچہ پیدا ہوا جیسا حضرت رضا (ع) نے فرمایا تھا تو بتاؤ اس علم و فضل کے (بعد کس کو حق ہے کہ ان کو پرچم ہدایت قرار دینے پر میری ملامت کرسکے۔) عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

223

/

43

الغیبتہ الطوسی ،

74

/

81

روایت محمد بن عبداللہ بن الحسن الا فطس ، مناقب ابن شہر آشوب

4

ص

333

)-

۔ اموات و آفات7

454

۔ امام علی (ع) (ع)! ہم اہلبیت (ع) وہ ہیں جنہیں اموات ، حوادث روزگار اور انساب کا علم عطا کیا گیا ہے کہ اگر ہم میں سے کسی ایک کو بھی پل پر کھڑا کردیا جائے اور ساری امت کو گزار دیا جائے تو وہ ہر ایک کے نام اور نسب کو بتا سکتا ہے۔ (بصائر الدرجات

268

/

12

روایت اصبع بن بناتہ۔

455

۔ امام زین العابدین (ع)

)!)

ہمارے پاس جملہ اموات اور حوادث کا علم ہے، حرف آخر ہمارا ہے اور انساب عرب اور موالید اسلام سب ہمیں معلوم ہیں، (بصائر الدرجات

266

/

3

(روایت عبدالرحمان بن ابی بحران عن الرضا (ع)

267

/

4

روایت عمار بن ہارون عن الباقر (ع) ، تفسیر فرات

396

/

527

اليقين ،

318

/

121

روایت زیاد بن المنذر عن الباقر (ع)۔

456

- اسحاق بن

عمار!

میں نے عبد صالح کو اپنی موت کے بارے میں خبر دیتے ہوئے سنا تو مجھے خیال پیدا ہوا کہ کیا یہ اپنے شیعوں کی موت کے بارے میں بھی جانتے ہیں ، آپ نے غضبناک انداز سے میری طرف دیکھا اور فرمایا اسحاق ! رشید ہجری کو اموات اور حوادث کا علم تھا تو امام تو اس سے اولیٰ ہوتا ہے۔

اسحاق ، دیکھو جو کچھ کرنا ہے کرلو کہ تمہاری زندگی تمام ہو رہی ہے اور تم و سال کے اندر مرجاؤ گے اور تمہارے برادران اور اہل خانہ بھی تمہارے بعد چند ہی دنوں میں آپس میں منتشر ہو جائیں گے اور ایک دوسرے سے خیانت کریں گے یہاں تک کہ دشمن طعنے دیں گے ، یہ تمہارے دل میں کیا تھا؟ میں نے عرض کی کہ میں اپنے غلط خیالات کے بارے میں مالک کی بارگاہ میں استغفار کرتا ہوں۔

اس کے بعد چند دن نہ گزرے تھے کہ اسحاق کا انتقال ہو گیا اور اس کے بعد تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ بنی عمار نے لوگوں کے مال کے ساتھ قیام کیا اور آخر میں افلاس کا شکار ہو گئے۔ (کافی

1

ص

484

/

7

بصائر الدرجات ،

265

/

13

دلائل الامامتہ ،

325

/

277

الخرائج والجرائع ،

2

ص

712

،

9

)-

457

- امام رضا (ع) نے عبداللہ بن جندب کے خط میں لکھا کہ حضرت محمد اس دنیا میں پروردگار کے امین تھے، اس کے بعد جب ان کا انتقال ہو گیا تو ہم اہلبیت (ع) ان کے وارث ہیں، ہم زمین خدا پر اس کے اسرار کے امانتدار ہیں اور ہمارے پاس تمام اموات اور حوادث روزگار اور انساب عرب اور موالید اسلام کا علم موجود ہے - (تفسیر

قمری

2

ص

104

مختصر بصائر الدرجات ،

174

بصائر الدرجات ،

267

/

5

)-

- ارض و سماء 8

458

- رسول

اکرم!

(فضا میں کوئی پرندہ پر نہیں مارتا ہے مگر ہمارے پاس اس کا علم ہوتا ہے۔) (عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

32

/

54

(روایت داؤد بن سلیمان الفراء عن الرضا (ع) ، صحيفة الرضا (ع)

62

/

100

روایت احمد بن عامر الطائی عن الرضا (ع) -

459

-

!ابو حمزہ

میں نے امام باقر (ع) کی زبان سے یہ سنا ہے کہ حقیقی عالم جاہل نہیں ہوسکتا ہے کہ ایک شے کا عالم ہو اور ایک شے کا جاہل پروردگار اس بات سے اجل و ارفع ہے کہ وہ کسی بندہ کی اطاعت واجب کرے اور اسے آسمان و زمین کے علم سے محروم رکھے، یہ ہرگز نہیں ہوسکتا ہے۔ (کافی

1

ص

262

/

6

)-

460

- امام صادق (ع)

!)

پروردگار اس بات سے اجل و اعلیٰ ہے کہ وہ کسی بندہ کو بندوں پر حجت قرار دے اور پھر آسمان و زمین کے اخبار کو پوشیدہ رکھے۔ (بصائر الدرجات

126

/

6

روایت صفوان)-

461

- امام صادق (ع)

!)

اللہ کی حکمت اور اس کے کرم کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ ایسے بندہ کی اطاعت واجب قرار دے جس سے آسمان و زمین کے صبح و شام کو پوشیدہ رکھے۔ (بصائر الدرجات

125

/

5

روایت مفضل بن عمر)-

- حوادث روز و شب 9

462

- سلمہ بن

!محرز

میں نے اما م باقر (ع) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے علوم میں تفسیر قرآن و احکام قرآن ، علم تغیرات و حوادث زمانہ سب شامل ہیں پروردگار جب کسی قوم کے لئے خیر چاہتا ہے تو انہیں سنادیتا ہے اور اگر کسی ایسے کو سنادے جو سننا نہیں چاہتا ہے تو منہ پھیر لے گا جیسے کہ سنا ہی نہیں ہے ، یہ کہہ کر خاموش ہو گئے ، تھوڑی دیر کے بعد پھر فرمایا اگر مناسب ظرف اور مطمئن ماحول مل جاتا تو میں اور کچھ بیان کرتا لیکن فی الحال اللہ ہی سے طلب امداد کر رہا ہوں۔

463

- ضریس - ہم اور ابوبصیر امام باقر (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ابوبصیر نے علم اہلبیت (ع) کے بارے میں سوال کیا اور آپ نے فرمایا کہ ہمارا عالم خاص غیبت کا علم نہیں رکھتا ہے اور اگر خدا اس کے حوالہ کردیتا تو تمہارا ہی جیسا ہوتا لیکن اسے دن کو رات کی باتیں بتادی جاتی ہیں اور رات کو دن کے امور سے آگاہ کردیا جاتا ہے اور یونہی قیامت تک کے حالات سے باخبر کردیا جاتا ہے۔ (مختصر بصائر الدرجات

113

)- (بصائر الدرجات)

325

/

2

الخرائج و الجرائح ،

2

ص

831

/

47

)-

464

- حمزان بن

!الحسین

میں نے امام صادق (ع) سے سوال کیا ... کیا آپ کے پاس توریت ، انجیل ، زبور ، صحف ابراہیم (ع) و موسیٰ (ع) کا بھی علم ہے؟

! فرمایا بیشک

میں نے عرض کیا کہ یہ تو بہت بڑا علم ہے ، فرمایا حمزان ! شب و روز پیدا ہونے والے حوادث کا علم بھی ہمارے پاس ہے اور یہ اس سے عظیم تر ہے ، وہ ماضی ہے اور یہ مستقبل - (بصائر الدرجات

140

/

5

)-

465

- محمد بن

!مسلم

میں نے امام صادق (ع) سے عرض کیا کہ میں نے ابوالخطاب کی زبانی ایک بات سنی ہے؟

فرمایا وہ کیا ہے؟

میں نے عرض کی ، ان کا کہنا ہے کہ آپ حضرات حلال و حرام اور قضایا کو فیصلہ کرنے کا علم رکھتے ہیں۔

آپ خاموش ہو گئے۔ پھر جب میں نے چلنے کا ارادہ کیا تو میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا ، دیکھو محمد ! یہ علم قرآن اور علم

حلال و حرام اس علم کے پہلو بہ پہلو ہے جو ہمارے پاس حوادث روز و شب کے بارے میں ہے۔ (بصائر الدرجات

394

/

11

اختصاص ،

314

)-

466

- امام صادق (ع)

ہمارے)

یہاں کوئی رات ایسی نہیں آتی ہے جب ساری کائنات کا اور اس کے حوادث کا علم نہ ہو ، ہمارے پاس جنات کا بھی علم

اور ملائکہ کے خواہشات کا بھی علم ہے

- (کامل

الزیارات

328

روایت عبداللہ بن بکر الارجانی

-)

فصل سوم: منشاء علوم

- تعلیم پیغمبر اسلام1

467

- امام علی (ع)

)!)

میں جب رسول اکرم سے کسی علم کا سوال کرتا تھا تو مجھے عطا فرما دیتے تھے اور اگر خاموش رہ

جاتا تھا تو از خود ابتدا فرماتے تھے۔ (سنن ترمذی

5

ص

637

/

3722

ص ،

640

/

3729

مستدرک حاکم ،

3

ص

135

،

4630

اسدالغایه ،

4

ص

104

خصائص نسائی ،

221

، /

119

(امالی صدوق ر) ،

202

/

13

روایت عبدالله بن عمرو بن ہند الحبلی العمدة

283

/

461

کافی ،

1

ص

64

/

1

احتجاج

1

ص

616

/

139

روضة الواعظین ص ،

308

غرر الحكم ،

3779

،

7236

مناقب ابن شہر آشوب ،

2

ص

45

-

468

- محمد بن عمر بن علی (ع)

)!

امام علی (ع) سے دریافت کیا گیا کہ تمام اصحاب میں سب سے زیادہ احادیث رسول آپ کے پاس کیوں ہیں؟ تو فرمایا کہ میں جب حضرت سے سوال کرتا تھا تو مجھے باخبر کر دیا کرتے تھے اور جب چپ رہتا تھا تو از خود ابتدا فرماتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ

2

ص

338

الصواعق المحرقة ص ،

123

تاریخ الخلفاء ص ،

202

)-

469

- ام

!سلمہ

جبریل امین جو کچھ رسول اکرم کے حوالہ کرتے تھے حضرت اسے علی (ع) کے حوالہ کر دیا کرتے تھے۔ (مناقب ابن المغازلی ص

253

/

302

)-

470

- امام علی (ع)

)!

اصحاب میں ہر ایک کو جرات اور توفیق بھی نہ ہوتی تھی کہ رسول اکرم سے کلام کرسکیں، سب انتظار کیا کرتے تھے کہ کوئی دیہاتی یا مسافر آکر دریافت کرے تو وہ بھی سن لیں، لیکن میرے سامنے جو مسئلہ بھی آتا تھا میں اس کے بارے میں سوال کر لیتا تھا اور اسے محفوظ کر لیتا تھا۔ (نہج البلاغہ خطب ص

210

)-

471

- امام علی (ع)! جب بعض اصحاب نے کہا کہ کیا آپ کے پاس علم غیب بھی ہے؟ تو مسکرا کر اس مرد کلبی سے فرمایا

کہ یہ علم غیب نہیں ہے بلکہ صاحب علم سے استفادہ ہے، علم غیب سے مراد قیامت کا علم ہے اور ان کا علم ہے جن کا ذکر سورہ ١ لقمان کی آیت

14

میں ہے۔

بیشک خدا کے پاس قیامت کا علم ہے، اور وہی بارش کے قطرے برساتا ہے اور وہی پیٹ کے اندر بچہ کے حالات ”جانتا ہے اور کسی نفس کو نہیں معلوم کہ کل کیا حاصل کرے گا اور نہ یہ معلوم ہے کہ کس سرزمین پر موت آئے گی۔“ پروردگار ان تفصیلات کو جانتا ہے کہ پیٹ کے اندر لڑکا ہے یا لڑکی، پھر وہ حسین ہے یا بدصورت، پھر سخی ہے یا بخیل، پھر شقی ہے یا نیک بخت، پھر جہنم کا کندہ بنے گا یا جنت میں انبیاء کا رفیق، یہ وہ علم غیب ہے جسے پروردگار کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے، اس کے علاوہ جس قدر بھی علم ہے اسے مالک نے اپنے نبی کو تعلیم کیا ہے اور انہوں نے میرے حوالہ کر دیا ہے اور میرے حق میں دعا کی ہے کہ میرے سینہ میں محفوظ ہو جائے۔ اور میرے پہلو سے نکل کر باہر نہ جانے پائے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ص

128

)-

472

- امام علی (ع)

!)

اہلبیت (ع) پیغمبر مالک کے راز کے محل، اس کے امر کی پناہ گاہ، اس کے علم کا ظرف، اس کے حکم کا مرجع، اس کی کتابوں کی آماجگاہ، اور اس کے دین کے پہاڑ میں، انہیں کے ذریعہ اس نے دین کی ہر کجی کو سیدھا کیا ہے اور اس کے جوڑ بند کے ریشہ کو دور کیا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ص

2

)-

473

- امام باقر (ع)

!)

ہم اہلبیت (ع) وہ ہیں جنہیں مالک کے علم سے علم ملا ہے اور اس کے حکم سے ہم نے اخذ کیا ہے اور قول صادق سے سنا ہے تو اگر ہمارا اتباع کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے، (مختصر بصائر الدرجات ص

63

بصائر الدرجات،

514

/

34

روایت جابر بن یزید)۔

474

- امام صادق (ع)

!)

حضرت علی (ع) بن ابی طالب کا علم رسول اللہ کے علم سے تھا اور ہم نے ان سے حاصل کیا ہے۔ (اختصاص ص

279

بصائر الدرجات،

295

/

1

روایت ابویعقوب الاحول)۔

2۔ اصول علم

475

۔ امام علی (ع)

)!

ہم اہلبیت (ع) کے پاس علم کی کنجیاں، حکمت کے ابواب، مسائل کی روشنی اور حرف فصیل ہے۔ (محاسن

1

ص

316

/

629

روایت ابوالطفیل، بصائر الدرجات

364

/

10

)-

476

۔ امام باقر (ع)

)!

اگر ہم لوگوں کے درمیان ذاتی رائے اور خواہش سے فتویٰ دیتے تو ہم بھی ہلاک ہو جاتے، ہمارے فتاویٰ کی بنیاد آثار رسول اکرم اور اصول علم ہیں جو ہم کو بزرگوں سے وراثت میں ملے ہیں اور ہم انہیں اس طرح محفوظ کئے ہوئے ہیں جس طرح اہل دنیا سونے چاندی کے ذخیروں کو محفوظ کرتے ہیں۔ (بصائر الدرجات

300

/

4

روایت جابر، الاختصاص

280

روایت جابر بن یزید)۔

477

۔ امام صادق (ع) (ع)! اگر پروردگار نے ہماری اطاعت واجب نہ کی ہوتی اور ہماری مودت کا حکم نہ دیا ہوتا تو نہ ہم تم کو اپنے دروازہ پر کھڑا کرتے اور نہ گھر میں داخل ہونے دیتے، خدا گواہ ہے کہ ہم نہ اپنی خواہش سے بولتے ہیں ورنہ اپنے رائے سے فتویٰ دیتے ہیں، ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار نے کہا ہے اور جس کے اصول ہمارے پاس ہیں اور ہم نے انہیں ذخیرہ بنا کر رکھا ہے جس طرح یہ اہل دنیا سونے چاندی کے ذخیرہ رکھتے ہیں۔ (بصائر الدرجات

301

/

روایت محمد بن شریح)۔

478

- محمد بن

مسلم!

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ رسول اکرم نے لوگوں کو بہت کچھ عطا فرمایا ہے لیکن ہم اہلبیت (ع) کے پاس تمام علوم کی اصل ، ان کا سرا ، ان کی روشنی اور ان کا وہ وسیلہ ہے جس سے علوم کو برباد ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔ (اختصاص ص

308

بصائر الدرجات ،

313

/

6

)-

- کتب انبیاء 3

479

- امام صادق (ع)

)!

ہمارے پاس موسیٰ کی تختیاں اور ان کا عصا موجود ہے اور ہمیں تمام انبیاء کے وارث ہیں۔ (کافی

1

ص

231

/

2

بصائر الدرجات ،

183

/

34

اعلام الوری ص ،

277

روایت ابو حمزہ الثمالی)۔

480

-

ابوبصیر!

امام صادق (ع) نے فرمایا کہ اے ابو محمد ! پروردگار نے کسی نبی کو کوئی ایسی چیز نہیں دی ہے جو حضرت محمد کو نہ دی ہو ، انہیں تمام انبیاء (ع) کے کمالات سے سرفراز فرمایا ہے اور ہمارے پاس وہ سارے صحیفے موجود ہیں جنہیں ”صحف ابراہیم (ع) و موسیٰ (ع)“ کہا گیا ہے۔

میں نے عرض کی کیا یہ تختیاں ہیں ؟ فرمایا بیشک۔ (کافی

1

ص

225

/

5

بصائر الدرجات ،

136

/

5

)-

481

- امام کاظم (ع)

)!

برہ سے گفتگو کرتے ہوئے جب اس نے سوال کیا کہ آپ کا توریت و انجیل اور کتب انبیاء سے کیا تعلق ہے؟ فرمایا وہ سب ہمارے پاس ان کی وراثت میں محفوظ ہیں اور ہم انہیں اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح ان انبیاء نے پڑھا تھا، پروردگار کسی ایسے شخص کو زمین میں اپنی حجت نہیں قرار دے سکتا جس سے سوال کیا جائے تو وہ جواب میں کہدے کہ مجھے نہیں معلوم ہے۔ (کافی

1

ص

227

/

2

روایت ہشام بن الحکم)۔

482

- امام صادق (ع)! رسول اکرم تک صحف ابراہیم (ع) و موسیٰ (ع) پہنچائے گئے تو آپ نے حضرت علی (ع) کو ان کا امین بنادیا اور انہوں نے حضرت حسن (ع) کو بنایا اور انہوں نے حضرت حسین (ع) کو بنایا اور انہوں نے حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) کو بنایا۔ اور انہوں نے حضرت محمد بن علی (ع) کو بنایا اور انہوں نے مجھے بنایا۔ چنانچہ وہ سب میرے پاس رہے یہاں تک کہ میں نے اپنے اس فرزند کو

کمسنی ہی میں امانتدار بنادیا اور وہ سب اس کے پاس محفوظ ہیں۔ (الغیبة النعمانی

325

/

2

رجال کشی ،

2

ص

643

/

663

روایت فیض بن مختار)۔

- عبدالله بن سنان نے امام صادق (ع) سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سے اس آیت کریمہ ”لقد كتبنا في الزبور من بعد الذكر“ کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ زبور اور ذکر کیا ہے؟ تو فرمایا کہ ذکر اللہ کے پاس ہے اور زبور وہ ہے جس کو داؤد پر نازل کیا گیا ہے اور ہر نازل ہونے والی کتاب ، علم کے پاس محفوظ ہے اور ہم اہل علم ہیں۔ (کافی

1

ص

225

/

6

بصائر الدرجات ،

136

/

6

)-

(- کتاب امام علی (ع) 4)

484

- ام

!سلمہ

رسول اکرم نے علی (ع) کو اپنے گھر میں بٹھا کر ایک بکری کی کھال طلب کی اور علی (ع) نے اس پر اول سے آخر تک لکھ لیا۔ (الامامة والتبصرة

174

/

28

مدینۃ المعاجز

2

ص

248

/

529

بصائر الدرجات ،

163

/

4

)-

485

- ام

!سلمہ

رسول اکرم نے ایک کھا طلب کر کے علی (ع) بن ابی طالب کو دی اور حضرت بولتے رہے اور علی (ع) لکھتے رہے یہاں

تک کہ کھال کا ظاہر ، باطن ، سب پُر ہو گیا۔ (ادب الاملاء والاستملاء سمعانی ص

12

)-

486

- امام صادق (ع)! رسول اکرم نے حضرت علی (ع) کو طلب کیا اور ایک دفتر منگوا یا اور پھر سب کچھ لکھو ادیا۔

الاختصاص ص

275

روایت حنان بن سدید۔

487

- امام علی (ع)

)!

علم ہمارے گھر میں ہے اور ہم اس کے اہل میں اور وہ ہمارے پاس اور سے آخر تک سب موجود ہے اور قیامت تک

کوئی ایسا حادثہ ہونے والا نہیں ہے جسے رسول اکرم نے حضرت علی (ع) کے خط سے لکھوانہ دیا ہو یہاں تک کہ

خراش لگانے کا تاوان بھی مذکور ہے۔ (الاحتجاج

2

ص

63

/

155

روایت ابن عباس۔

488

- امام حسن (ع)

)!

جب آپ سے تجارت کے معاملہ میں خیار کے ذیل میں حضرت علی (ع) کی رائے دریافت کی گئی تو آپ نے ایک زرد رنگ

کا صحیفہ نکالا جس میں اس مسئلہ میں حضرت علی (ع) کی رائے کا ذکر تھا۔ (العلل ابن حنبل

1

ص

346

/

639

)-

489

- امام باقر (ع)

)!

کتاب علی (ع) میں پر وہ شے موجود ہے جس کی کبھی ضرورت پڑسکتی ہے ، یہاں تک کہ خراش کا تاوان اور ارش کا

نکر بھی موجود ہے۔ (بصائر الدرجات

164

/

5

روایت عبداللہ بن میمون)۔ ،

490

(۔ امام محمد (ع

باقر!

رسول اکرم نے حضرت علی (ع) سے فرمایا کہ جو کچھ میں بول رہا ہوں تم لکھتے جاؤ... عرض کی یا رسول اللہ ! کیا آپ کو میرے بھول جانے کا خطرہ ہے ؟ فرمایا تمہارے بارے میں نسیان کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ تمہیں حافظہ عطا کرے اور نسیان سے محفوظ رکھے لیکن پھر بھی تم لکھو تا کہ تمہارے ساتھیوں کے کام آئے۔ میں نے عرض کی حضور یہ میرے شرکاء اور ساتھی کون ہیں ؟ فرمایا تمہاری اولاد کے ائمہ ” جن کے ذریعہ سے میری امت پر بارش رحمت ہوگی اور ان کی دعا قبول کی جائے گی اور بلاؤں کو دفع کیا جائے گا اور آسمان سے رحمت کا نزول (ہوگا ، ان میں اول یہ حسن (ع) ہیں، اس کے بعد حسین (ع) اور پھر ان کی اولاد کے ائمہ (ع) (امالی صدق (ر

327

/

1

کمال الدین ،

206

/

21

بصائر الدرجات ،

167

/

22

روایات ابو الطفیل)۔ ،

491

۔ عذا

افرا الصیرفی

میں حکم بن عتیہ کے ساتھ امام باقر (ع) کی خدمت میں حاضر تھا تو حکم نے حضرت سے سوالات شروع کر دیے اور وہ ان کا احترام کیا کرتے تھے ایک مسئلہ پر دونوں میں اختلاف ہو گیا تو آپ نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ ذرا کتاب علی (ع) تو لے کر آؤ۔ وہ ایک لپٹی ہوئی عظیم کتاب لے آئے اور حضرت اسے کھول کر پڑھنے لگے، یہاں تک کہ وہ مسئلہ نکال لیا اور فرمایا یہ حضرت علی (ع) کا خط ہے اور رسول اللہ کا املاء ہے۔

اور پھر حکم کی طرف رخ کر کے فرمایا اے ابومحمد ! تم یا سلمہ یا ابوالمقدام جد ہر چاہو مشرق و مغرب میں چلے جاؤ، خدا کی قسم اس قوم سے زیادہ محکم کہیں نہ پاؤ گے جس کے گھر میں جبریل کا نزول ہوتا تھا۔ (رجال نجاشی

2

ص

261

/

967

)-

492

۔ امام باقر (ع

!)

ہم نے کتاب علی (ع) میں رسول اکرم کا یہ ارشاد دیکھا ہے کہ جب لوگ زکوٰۃ روک لیں گے تو زمین بھی اپنی برکتوں کو روک لے گی۔ (کافی

3

ص

505

/

17

روایت ابو حمزہ)۔

493

- محمد بن

مسلم!

مجھے حضرت امام باقر (ع) نے وہ صحیفہ پڑھوایا جس میں میراث کے مسائل درج تھے اور اسے رسول اکرم نے املاء کیا تھا اور حضرت علی (ع) نے لکھا تھا اور اس میں یہ تصریح تھی کہ سہام میں عول واقع نہیں ہوسکتا ہے اور حصے اصل مال سے زیادہ نہیں ہوسکتے ہیں۔ (تہذیب

9

ص

247

/

5959

)-

494

- ابوالجارود نے امام باقر (ع) سے روایت کی ہے کہ جب امام حسین (ع) کا آخری وقت آیا تو آپ نے اپنی دختر فاطمہ بنت الحسین (ع) کو بلاکر ایک ملفوف کتاب اور ایک ظاہری و صیت عنایت کی اور اس وقت حضرت علی بن الحسین (ع) شدید بیماری کے عالم میں تھے، اس لئے جناب فاطمہ (ع) نے بعد میں ان کے حوالہ کر دیا اور وہ بعد میں ہمارے پاس آگئی۔ میں نے عرض کی میں آپ پر قربان ، آخر اس کتاب میں ہے کیا ؟ فرمایا ہر وہ شے جس کی اولاد آدم کو ابتدائے خلقت سے فناء دنیا تک ضرورت ہوسکتی ہے، خدا کی قسم اس میں تمام حدود کا ذکر ہے یہاں تک کہ خراش لگانے کا تاوان لکھ دیا گیا ہے۔ (کافی

1

ص

303

/

1

بصائر الدرجات ،

48

/

9

الامامة والتبصره ،

197

/

51

آخر الذکر و کتابوں میں وصیت ظاہر اور وصیت باطن کا ذکر ہے۔ ،

495

-

!عبدالملک

امام محمد باقر (ع) نے اپنے فرزند امام صادق (ع) سے کتاب علی (ع) کا مطالبہ کیا تو حضرت جاکر لیے آئے ، وہ کافی ضخیم لپٹی ہوئی تھی اور اس میں لکھا بھی تھا کہ اگر کسی عورت کا شوہر مرجائے تو اسے مرد کی جائیداد میں سے حصہ نہیں ملے گا ... اور حضرت امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ واللہ اس کتاب کو حضرت علی (ع) نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور رسول اللہ نے املاء کیا ہے۔ (بصائر الدرجات

165

/

14

)-

496

- یعقوب بن میثم

التمار (غلام

امام زین العابدین (ع)) کا بیان ہے کہ میں امام باقر (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی ، فرزند رسول!

میں نے اپنے والد کی کتابوں میں دیکھا ہے کہ امیر المومنین (ع) نے میرے والد میثم سے فرمایا تھا کہ میں نے محمد رسول اکرم سے سنا ہے کہ آپ نے آیت مبارکہ ان الذین آمنوا و عملوا لصالحات اولئک ہم خیر البریہ کے ذیل میں میری طرف رخ کرکے فرمایا تھا کہ یا علی (ع) ! یہ تم اور تمہاری شیعہ ہیں اور تم سب کا آخری موعود حوض کوثر ہے، جہاں سب روشن پیشانی کے ساتھ سرمہ نور لگائے، تاج کرامت سر پر رکھے ہوئے حاضر ہوں گے۔

(تو حضر نے فرمایا کہ بیشک ایسا ہی کتاب علی (ع) میں بھی لکھا ہے۔ (امالی طوسی ر

405

/

909

تاویل الآیات الظاہرہ ص

801

البرہان ،

4

ص

490

/

2

)-

497

- امام صادق (ع

)!)

ہمارے پاس وہ علمی ذخیرہ ہے کہ ہم کسی کے محتاج نہیں ہیں اور تمام لوگ ہمارے محتاج ہیں، ہمارے پاس ایک کتاب ہے جسے رسول اکرم نے املاء کیا ہے اور حضرت علی (ع) نے لکھا ہے۔ یہ وہ صحیفہ ہے جس میں سارے حلال و حرام کا ذکر ہے اور تم ہمارے سامنے کوئی امر بھی لے آؤ، اگر تم نے لے لیا ہے تو ہمیں وہ بھی معلوم ہے اور اگر چھوڑ دیا ہے تو اس کا بھی علم ہے۔ (کافی

1

ص

241

/

6

روایت بکر بن کرب الصیرفی)۔

498

- امام صادق (ع)

!)

رسول اکرم نے حضرت علی (ع) کو ایک صحیفہ عنایت فرمایا جس پر بارہ مہرین لگی ہوئی تھیں اور فرمایا کہ پہلی مہر کو توڑو اور اس پر عمل کرو پھر امام حسن (ع) سے فرمایا کہ تم دوسری مہر کو توڑو اور اس پر عمل کرو، پھر حضرت حسین (ع) سے فرمایا کہ تم تیسری مہر کو توڑو اور اس پر عمل کرو، پھر فرمایا کہ اولاد حسین (ع) میں ہر ایک کا فرض ہے کہ ایک ایک کو توڑے اور اس پر عمل کرے۔ (الغیبتہ النعمانی

54

/

4

روایت یونس بن یعقوب)۔

499

- معلیٰ بن

!خنیس

میں امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ محمد بن عبداللہ بن الحسن بن الحسن بن علی (ع) آگئے اور حضرت کو سلام کرکے چلے گئے تو حضرت کی آنکھوں میں آنسو آگئے، میں نے عرض کی حضور آج تو بالکل نئی بات دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا مجھے اس لئے رونا آگیا کہ انکھوں ایسے امر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جو ان کا حق نہیں ہے، میں نے کتاب علی (ع) میں ان کا ذکر نہ خلفاء میں دیکھا ہے اور نہ بادشاہوں میں۔ (کافی

8

ص

395

،

594

بصائر الدرجات،

168

/

1

واضح رہے کہ بصائر میں ان کا نام محمد بن عبداللہ بن حسن درج کیا گیا ہے۔)

500

- عبدالرحمان بن ابی

عبداللہ!

میں نے امام صادق (ع) سے سوال کیا کہ اگر مرد و عورت دونوں کے جنازے جمع ہوجائیں تو کیا کرنا ہوگا؟ فرمایا کہ کتاب علی (ع) میں یہ ہے کہ مرد کا جنازہ مقدم کیا جائے گا۔ (کافی

3

ص ص

175

/

6

استبصار ،

1

ص

472

/

1826

-

501

- امام

!صادق

کتاب علی (ع) میں اس امر کا ذکر ہے کہ کتے کی دیت

40

درہم ہوتی ہے، (خصال

539

/

9

روایت عبدالاعلیٰ بن الحسین)۔

(- مصحف فاطمہ (ع) 5)

502

- ابوبصیر نے امام صادق (ع) کی زبانی نقل کیا ہے کہ ہمارے پاس مصحف فاطمہ (ع) ہے اور تم کیا جانو کہ وہ کیا

ہے؟ میں نے عرض کی حضور یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ ایک

صحیفہ ہے جو حجم میں اس قرآن کا تین گنا ہے اور اس قرآن کا کوئی حرف اس میں شامل نہیں ہے۔ (کافی

1

ص

239

/

1

)-

503

- امام صادق (ع)

!)

مصحف (ع) فاطمہ (ع) وہ ہے جس میں اس کتاب خدا کی کوئی شے نہیں ہے بلکہ یہ ایک صحیفہ ہے جس میں وہ الہامات الہیہ ہیں جو بعد وفات پیغمبر جناب فاطمہ (ع) کو عنایت کئے گئے تھے۔ (بصائر الدرجات

159

/

27

روایت ابو حمزہ)۔

504

- امام صادق (ع) نے ولید بن صبیح سے فرمایا کہ

ولید!

میں نے مصحف فاطمہ (ع) کو دیکھا ہے۔ اس میں فلاں کی اولاد کے لئے جوتیوں کی گرد سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ (بصائر الدرجات

161

/

32

)-

505

- حماد بن

عثمان!

میں نے امام صادق (ع) سے سنا ہے کہ

128

ء ھ میں زندیقوں کا دور دورہ ہوگا اور یہ بات میں نے مصحف فاطمہ (ع) میں دیکھی ہے۔

میں نے عرض کی حضور یہ مصحف فاطمہ (ع) کیا ہے؟ فرمایا کہ رسول اکرم کے انتقال کے بعد جناب فاطمہ (ع) بے حد محزون و مغموم تھیں اور اس غم کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جان سکتا تھا تو پروردگار عالم نے ایک ملک کو ان کی تسلی اور تسکین کے لئے بھیج دیا جو ان سے باتیں کرتا تھا۔

انہوں نے اس امر کا ذکر امیر المومنین (ع) سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اب جب کوئی آئے اور اس کی آواز سنائی دے تو مجھے مطلع کرنا۔ تو میں نے حضرت کو اطلاع دی اور آپ نے تمام آوازوں کو محفوظ کر لیا اور اس طرح ایک صحیفہ تیار ہو گیا۔ پھر فرمایا اس میں حلال و حرام کے مسائل نہیں ہیں بلکہ قیامت تک کے حالات کا ذکر ہے۔ (کافی

1

ص

240

/

2

بصائر الدرجات ،

157

/

18

کافی ،

باب ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ و مصحف فاطمہ (ع) اور بصائر الدرجات، باب صحیفہ جامعہ و باب الکتب و باب اعطاء ،
و جامعہ و مصحف فاطمہ (ع) ، بحار الانوار

باب جہالت علوم ائمہ و کتب ائمہ، روضۃ الواعظین ص

جامعہ 6 -

-ابوبصیر امام صادق (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا اے ابو محمد! ہمارے پاس جامعہ ہے اور تم کیا

جانو کہ یہ جامعہ کیا ہے ؟ میں نے عرض کی حضور بتادیں کہ کیا ہے ؟

فرمایا کہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول رسول اکرم کے ہاتھوں سے ستر ہاتھ ہے اور اس میں وہ سب کچھ ہے جسے
حضرت (ع) نے فرمایا ہے اور حضرت علی (ع) نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے، اس میں تمام حلال و حرام اور مسائل انسانیہ
کا ذکر ہے یہاں تک کہ خراش کا تاوان تک درج ہے یہ جان قربان، آپ کو اجازت کی کیا ضرورت ہے ، حضرت نے میرا
ہاتھ دیا اور فرمایا کہ اس عمل کا تاوان بھی اس کے اندر موجود ہے۔

!میں نے عرض کی حضور یہ تو واقعاً علم ہے

فرمایا بیشک یہ علم ہے لیکن یہ وہ علم نہیں ہے؟(کافی

بصائر الدرجات،

!ابوعبیدہ

ایک شخص نے امام صادق (ع) سے علم جفر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک بیل کی کھال ہے جس

میں سارا علم بھرا ہوا ہے عرض کی اور جامعہ ؟

فرمایا یہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے ، کھال پر لکھا گیا ہے اور اس میں لوگوں کے تمام مسائل حیات کا

حل موجود ہے یہاں تک کہ خراش بدن کا تاوان تک لکھا ہوا ہے۔(کافی

جامعہ تک آکے ابن شبرمہ کا علم بھٹک گیا ، یہ رسول اللہ کا املاء ہے اور امیر المومنین (ع) کی تحریر ، جامعہ نے کسی شخص کے لئے مجال سخن نہیں چھوڑی ہے اور اس میں سارا حلال و حرام موجود ہے۔

مولف ! مذکورہ روایات میں جامعہ کے جو اوصاف بیان کئے گئے ہیں، یہی اوصاف روایات میں کتاب علی (ع) کے بھی ہیں لہذا عین ممکن ہے کہ جامعہ کتاب علی (ع) ہی کا دوسرا نام ہو۔ (واللہ العالم)۔

امام صادق (ع) نے فرمایا کہ ہمارے پاس جفر ہے اور لوگ کیا جانیں کہ جفر کیا ہے؟ میں نے عرض کی حضور (ع) ! ارشاد فرمائیں فرمایا ایک کھال کا ظرف ہے جس میں تمام انبیاء و اوصیاء کے علوم ہیں اور بنی اسرائیل کے علماء کا علم بھی ہے؟۔

میں نے عرض کی حضور (ع) یہ تو واقعاً علم ہے ! فرمایا بیشک لیکن یہ وہ علم نہیں ہے جو ہمارے پاس ہے۔ (کافی

!میں نے امام صادق (ع) سے سنا کہ ہمارے پاس جفر ابیض ہے۔

تو میں نے عرض کی کہ حضور (ع) ! اس میں کیا ہے؟

فرمایا زبور داؤد (ع) ، توریت موسیٰ¹ (ع) ، انجیل عیسیٰ (ع) ، صحف ابراہیم (ع) اور جملہ حلال و حرام جو مصحف فاطمہ (ع) اور قرآن مجید نہیں ہیں ، اس میں لوگوں کے ان تمام مسائل کا ذکر ہے جن میں لوگ ہمارے محتاج ہیں اور ہم کسی کے محتاج نہیں ہیں ، اس میں کوڑا ، نصف ، ربع ، خراش تک کا ذکر ہے۔ (کافی

ص

240

/

3

بصائر الدرجات ،

150

/

1

)-

511

- امام رضا (ع) نے علامات امام کے ذیل میں فرمایا کہ امام کے پاس جفر اکبر و اصغر ہوتا ہے جو بکری اور بھیڑ کی کھال پر ہے اور اس میں کائنات کے تمام علوم یہاں تک کہ خراش کے تاوان تک کا ذکر ہے اور کوڑے نصف ، ربع کا بھی ذکر ہے اور امام کے پاس مصحف فاطمہ (ع) بھی ہوتا ہے

- (الفقیہ

4

ص

419

/

5914

روایت حسن بن فضال

-)

- حقیقت جفر 7-

علم جعفر کی حقیقت اور اس کے مفہو

م کے بارے میں علماء اعلام میں شد

ید اختلاف پایا جاتا ہے اور ہر شخص نے ایک نئے اندا

ز

سے اسکی تشریح و تفسیر کی ہے جس کے تفصیلات کی یہاں کوئی ضرورت نہیں ہے، خلاصہ روایات یہ ہے کہ علم

جفر اوصیاء پیغمبر اسلام کے علوی کی بنیادوں میں شمار ہوتا ہے اور اس سے مراد وہ صندوق ہے جس میں تمام انبیاء

سابقین کے صحیفے، رسول اکرم امیر المومنین (ع) ، جناب فاطمہ (ع) کے کتب و رسائل اور رسول اکرم کے اسلحے

محفوظ ہیں، اس کو جفرا بیض اور جفرا حمر بھی کہا جاتا ہے اور در حقیقت یہ ایک کتب خانہ اور خزانہ ہے جو اہلبیت

(ع) کے خصوصیات میں ہے اور انہیں کو یکے بعد دیگرے وراثت میں ملتا ہے، اور آج ام حجت العصر (ع) کے پاس

محفوظ ہے۔ (کافی

1

ص

240

/

3

بحار ،

26

ص

18

/

1

،

26

/

37

/

68

،

47

ص

26

/

26

،

52

ص

313

/

7

)-

۸۔ الہام

512

۸۔ امام رضا (ع)

)!)

پروردگار جب کسی بندہ کا انتخاب امور بندگان خدا کے لئے کرتا ہے تو اس کے سینہ کو کشادہ کر دیتا ہے اس کے دل میں حکمت کے چشمے جاری کر دیتا ہے اور اسے ایک الہام عطا فرماتا ہے، جس کے بعد نہ کسی جواب سے عاجز ہوتا ہے اور نہ کسی امر صواب کے بارے میں متحیر ہوتا ہے اس کے علاوہ وہ معصوم ہوتا ہے جس کی تائید، تسدید اور توفیق پروردگار کی طرف سے ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ہر خطا، لغزش اور غلطی سے محفوظ رہتا ہے اور یہ کمال پروردگار اس لئے عنایت کرتا ہے کہ اسے بندوں پر اپنی حجت اور مخلوقات پر اپنا گواہ بنانا چاہتا ہے ”ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم“ (سورہ حدید

21

کافی)

1

ص

202

/

1

عیون اخبار الرضا ،

1

ص

221

/

1

معانی الاخبار ،

101

/

2

کمال الدین ،

680

/

31

احتیاج ،

2

ص

446

روایت عبدالعزیز بن مسلم)۔ ،

513

- احرث بن مغیرہ نے اما م صادق (ع

سے)

روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سے عرض کی کچھ اپنے علم کے بارے میں ارشاد فرمائیں، فرمایا یہ رسول اکرم اور امیر المومنین (ع) کی وراثت ہے، میں نے عرض کی کہ ہمارے یہاں چرچا ہے کہ آپ کے دلوں پر الہام ہوتا ہے اور آپ کے کانوں میں یہ بات ڈال دی جاتی ہے؟ فرمایا اور یہ بھی ہے! (کافی

1

ص

264

/

2

بصائر الدرجات ،

327

/

5

)-

514

- حارث

!نصری

میں نے امام صادق (ع) سے سوال کیا کہ امام سے سوال کیا جائے اور اس کے پاس کوئی مدرک نہ ہو تو اس کا علم کہاں سے لائے گا؟ فرمایا پروردگار اس کے دل میں ڈال دیتا ہے یا اس کے کانوں میں آواز غیب آنے لگتی ہے۔ (امالی طوسی (ر))

408

/

916

بصائر الدرجات ص ،

316

/

1

)-

515

- ابوبصیر نے امام صادق (ع) کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی (ع) محدث تھے اور سلمان بھی محدث تھے جن سے ملائکہ باتیں کرتے تھے۔

میں نے عرض کی کہ محدث کی علامت کیا ہے؟ فرمایا اس کے پاس ایک ملک آتا ہے جو اس کے دل پر ساری چیزیں (القاء کر دیتا ہے) (امالی طوسی (ر))

407

/

914

رجال کشی ،

1

ص

64

/

36

بصائر الدرجات ،

322

/

4

الخراج والخراج ،

2

ص

830

/

46

)-

516

- برید

!عجلی

میں نے امام صادق (ع) سے دریافت کیا کہ رسول و نبی اور محدث کا فرق کیا ہے؟ فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس ملائکہ آتے ہیں تو وہ انہیں دیکھتا ہے اور وہ اس کے پاس پیغام الہی لے کر آتے ہیں، اور نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اگر چہ اس کا خواب بھی بالکل حقیقت ہوتا ہے۔ محدث اسے کہا جاتا ہے جو صرف ملائکہ کا کلام سنتا ہے اور علم اس کے دل یا کان میں ڈال دیا جاتا ہے۔ (اختصاص

ص

328

بصائر الدرجات ،

368

/

1

الخرائج و الجرائع ،

2

ص

823

،

47

تاویل الآيات الظاہرہ ص

342

)-

517

- حارث بن

!مغیرہ

میں نے امام صادق (ع) سے سوال کیا کہ آپ کے عالم کے علم کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ فرمایا دل پر الہام ہوتا ہے اور کانوں میں آواز غیب آتی ہے؟ جس طرح مادر موسیٰ (ع) کی طرف وحی کی گئی تھی۔ (اختصاص ص

286

بصائر الدرجات ،

317

/

10

)-

518

- امام کاظم (ع

)!

ہمارے علوم کی بنیادیں تین طرح کی ہیں ، ماضی ، غابر ، حادث۔

ماضی وہ ہے جس کی تفسیر کی گئی ہے غابر وہ ہے جسے درج کردیا گیا ہے اور حادث وہ ہے جو برا بر دل پر الہام یا کانوں میں آواز کی شکل میں آتا ہے اور یہی ہمارا واقعی علم ہے لیکن ہمارے نبی کے بعد کوئی دوسرا پیغمبر نہیں ہے۔ (کافی

1

ص

264

/

1

روایت علی السائی ،

8

ص

125

/

95

روایت علی بن سوید ، بصائر الدرجات

319

/

3

روایت علی السائی ، دلائل الامامہ ،

524

/

425

روایت علی بن محمد السمری)۔

519

- مفضل بن

عمر!

میں نے امام ابوالحسن (ع) سے عرض کیا کہ امام صادق (ع) سے یہ روایت نقل کی جاتی ہے کہ ہمارا علم غابر ، مزبور ، نکت فی القلوب اور نقر فی الاسماع ہے تو اس کا مفہوم کیا ہے ! فرمایا غابر ہمارا گذشتہ علم ہے ، مزبور آنے والا ہے ، نکت فی القلوب الہام ہے اور نقر فی الاسماع ملک کی آواز ہے۔ (کافی

1

ص

264

/

3

بصائر الدرجات ،

318

/

2

روایت محمد بالفضیل)۔

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو ، کافی باب ذکر ارواح ائمه باب روح تسدید ، باب حکم داؤد۔

بصائر الدرجات باب ما یفعل بالامام ، باب تفسیر الائمه لوجوه علومہم ، باب ان المحدث کیف صفعتہ ، باب ارواح انبیاء و

اوصیاء و مومنین باب ائمه و روح القدس ، باب ما یسئل العام عن العلم۔

، بحار الانوار باب الارواح و روح القدس، باب غرائب افعال الاثمه، باب علمه)

23

ص

19

/

14

،

26

/

5

،

1

،

46

ص

255

54

،

47

،

33

،

30

،

61

،

182

،

44

، اختصاص ص

286

ص ،

287

امالى طوسى (ر) ص ،

408

،

915

،

916

الخراج والخراج ،

1

ص

288

/

22

،

2

ص

894

)-

(فصل چہارم: کیفیت علوم اہلبیت (ع)

- اذا شأوا علموا1

520

- امام صادق (ع)

امام !)

جب جس چیز کو جاننا چاہتا ہے جان لیتا ہے (کافی

1

ص

258

/

1

بصائر الدرجات ،

315

/

3

روایات ابوالربیع و روایت دوم از یزید بنفرقد النہدی)-

521

- عمار

!!السباطی

میں نے امام صادق (ع) سے دریافت کیا کہ کیا امام کے پاس غیب کا علم ہوتا ہے؟ فرمایا جب وہ کسی شے کو جاننا

چاہتا ہے تو پروردگار اسے علم عطا کر دیتا ہے۔ (کافی

1

ص

217

/

4

بصائر الدرجات ،

315

/

4

اختصاص ،

286

)-

522

- امام ہادی (ع)

)!)

پروردگار نے کسی شخص کو اپنے غیب پر مطلع نہیں کیا مگر جس رسول کو اس نے پسند فرمایا، تو جو کچھ رسول اکرم کے پاس تھا وہ بھی عالم (امام) کے پاس ہے اور جس پر پروردگار نے اسے مطلع کیا اس کی اطلاع بھی ان کے اوصیاء کے پاس ہے تا کہ زمین حجت خدا سے خالی نہ رہے جس کا علم اس کے یہاں کی صداقت اور اس کی عدالت کے جواز کی دلیل ہے۔ (کشف الغمہ

3

ص

177

روایت فتح بن یزید الجرجانی۔)

- بست و کشاد2

523

- امام صادق (ع) - ہمارے علم و عدم علم کی بنیاد خدائی بست و کشاد پر ہے وہ جب چاہتا ہے ہم جان لیتے ہیں اور وہ نہ چاہے تو نہیں جان سکتے ہیں امام دوسرے افراد کی طرح پیدا بھی ہوتا ہے، صحتمند اور بیمار بھی ہوتا ہے۔ کھانا پیتا بھی ہے، اس کے یہاں بول و براز بھی ہوتا ہے، وہ خوش اور رنجیدہ بھی ہوتا ہے، وہ ہنسنا اور روتا بھی ہے، وہ مرتا اور دفن بھی ہوتا ہے اور اس کے علم میں اضافہ بھی ہوتا ہے لیکن اس کا امتیاز دو چیزوں میں ہے، ایک علم اور ایک قبولیت دعا، امام تمام حوادث کی ان کے وقوع سے پہلے اطلاع دے سکتا ہے کہ اس کے پاس رسول اکرم کا عہد ہوتا ہے جو اسے وراثت میں ملتا ہے۔ (خصال

528

/

3

)-

524

- معمر بن

خلاد!

ایک مرد فارس نے امام ابوالحسن (ع) سے دریافت کیا کہ کیا آپ حضرات غیب بھی جانتے ہیں؟ فرمایا خدا ہمارے لئے

علم کو کشادہ کردیتا ہے تو سب

کچھ جان لیتے ہیں لیکن وہ روک دے تو کچھ نہیں جان سکتے ہیں، یہ ایک راز خدا ہے جو اس نے جبریل کے حوالہ کیا

اور جبریل نے پیغمبر اسلام تک پہنچا دیا اور انہوں نے جس کے چاہا حوالہ کر دیا۔ (کافی

1

ص

256

/

1

)-

3۔ اضافہء علم

525

-

!زارہ

میں نے امام محمد (ع) باقر کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر پروردگار ہمارے علم میں مسلسل اضافہ نہ کرتا رہتا تو وہ بھی ختم ہو جاتا۔ میں نے عرض کی تو کیا آپ حضرات کو رسول اکرم سے بھی زیادہ دیدیا جاتا ہے؟ فرمایا خدا جب بھی دینا چاہتا ہے تو پہلے رسول اکرم پر پیش کرتا ہے اس کے بعد ائمہ کو ملتا ہے اور اسی طرح ہم تک پہنچا ہے۔ (کافی

1

ص

255

/

3

، اختصاص ص

312

، بصائر الدرجات

394

/

8

)-

526

- ابوبصیر! میں نے امام صادق (ع) کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر ہمارے علم میں مسلسل اضافہ نہ ہوتا تو اب تک خرچ ہو چکا ہوتا۔

میں نے عرض کی کہ کیا اس شے کا اضافہ ہوتا ہے جو رسول اکرم کے پاس نہ تھی؟ فرمایا کہ جب خدا کو دینا تھا تو پہلے رسول اکرم کو باخبر کیا ، اس کے بعد حضرت علی (ع) اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے ائمہ کو ، یہاں تک کہ معاملہ صاحب الامر تک پہنچ گیا۔ (امالی طوسی

409

/

920

، اختصاص ص

313

، بصائر الدرجات

392

/

روایات یونس بن عبدالرحمان)۔

527

۔ عبداللہ بن بکیر! میں نے امام صادق (ع) سے دریافت کیا کہ میں نے ابوبصیر کو آپ کی طرف سے بیان کرتے سنا ہے کہ اگر خدا مسلسل ہمارے علم میں اضافہ نہ کرتا تو وہ بھی ختم ہو جاتا ۔ فرمایا بیشک ۔ میں نے عرض کی تو کیا کسی ایسی شے کا اضافہ ہوتا ہے جو رسول اکرم کے پاس نہ تھی؟ فرمایا ہرگز نہیں ، رسول اکرم (کو علم وحی کے ذریعہ دیا جاتا ہے اور ہمارے پاس بذریعہ حدیث آتا ہے)۔ (امالی الطوسی ر)

409

/

919

)-

528

۔ امام صادق (ع)

!)

خدا کی بارگاہ سے جو چیز بھی نکلتی ہے پہلے رسول اکرم کے پاس آتی ہے، اس کے بعد امیر المومنین (ع) کے پاس ، اس کے بعد یکے بعد دیگرے ائمہ کے پاس تا کہ ہمارا آخر اول سے اعلم نہ ہونے پائے، (کافی

1

ص

255

/

4

، اختصاص ص ،

313

بصائر الدرجات ،

392

/

2

روایات یونس بن عبدالرحمان)۔

529

۔ سلیمان

!الدیلمی

میں نے امام صادق (ع) سے عرض کیا کہ میں نے یہ فقرہ بار بار آپ سے سنا ہے کہ اگر ہمارے یہاں مسلسل اضافہ نہ ہوتا تو سب خرچ ہو گیا ہوتا تو سارا حلال و حرام تو رسول اکرم پر نازل ہو چکا ہے، اب اضافہ کس شے میں ہوتا ہے؟ فرمایا حلال و حرام کے علاوہ ہر شے میں۔

میں نے عرض کی تو کیا ایسی شے کا اضافہ ہوتا ہے جو رسول اکرم کے پاس نہ رہی ہو؟ فرمایا ہرگز نہیں ، علم جب بھی خدا کے پاس سے نکلتا ہے تو پہلے ملک رسول اکرم کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ اے محمد ! آپ کے پروردگار کا ایسا ایسا ارشاد ہے ! اب آپ ہی اسے علی (ع) کے حوالہ کردیں، پھر علی (ع) سے کہا جاتا ہے کہ حسن (ع) کے حوالہ کردیں اور اسی طرح یکے بعد دیگرے ائمہ کے پاس آتا ہے اور یہ ناممکن ہے کہ کسی امام کے پاس کوئی ایسا علم ہو جو رسول اکرم یا سابق کے امام کے پاس نہ رہا ہو۔ (اختصاص ص

فصل اول : دین کا مفہوم اہلبیت (ع) کے نزدیک

فصل دوم: شیعوں کے صفات

فصل اول: دین ... اہلبیت (ع) کے نزدیک

!!بوالجارود

میں نے امام باقر (ع) سے عرض کیا ، فرزند رسول -! آپ کو تو معلوم ہے کہ میں آپ کا چاہنے والا ، صرف آپ سے ! وابستہ آپ کا غلام ہوں ؟ فرمایا -بیشک

میں نے عرض کیا کہ مجھے ایک سوال کرنا ہے ، امید ہے کہ آپ جواب عنایت فرمادیں گے ، اس لئے کہ میں نابینا ہوں ، بہت کم چل سکتا ہوں اور بار بار آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوسکتا ہوں ، فرمایا بتاؤ کیا کام ہے ؟ میں نے عرض کی آپ اس دین سے باخیر کریں جس سے آپ اور آپ کے گھر والے اللہ کی اطاعت کرتے ہیں تا کہ ہم بھی اس کو اختیار کرسکیں۔

فرمایا کہ تم نے سوال بہت مختصر کیا ہے مگر بڑا عظیم سوال کیا ہے خیر میں تمہیں اپنے اور اپنے گھر والوں کے مکمل دین سے آگاہ کئے دیتا ہوں دیکھو یہ دین ہے

توحید الہی ، رسالت رسول اللہ ان کے تمام لائے ہوئے احکام کا اقرار ہمارے اولیاء سے محبت ہمارے دشمنوں سے عداوت ، ہمارے امر کے سامنے سراپا تسلیم ہوجانا ، ہمارا قائم کا انتظار کرنا اور اس راہ میں احتیاط کے ساتھ کوشش کرنا - (کافی

/

10

-

531

-

!ابوبصیر

میں امام باقر (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ سے سلام نے عرض کیا کہ خیمہ بن ابی خیمہ نے ہم سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے آپ سے اسلام کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے بھی ہمارے قبلہ کا رخ کیا ، ہماری شہادت کے مطابق گواہی دی، ہماری عبادتوں جیسی عبادت کی ، ہمارے دوستوں سے حبت کی ، ہمارے دشمنوں سے نفرت کی وہ مسلمان ہے۔

فرمایا خیمہ نے بالکل صحیح بیان کیا ہے... میں نے عرض کی اور ایمان کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ خدا پر ایمان، اس کی کتاب کی تصدیق اور ان کی نافرمانی نہ کرنا ہی ایمان ہے۔ فرمایا بیشک خیمہ نے سچ بیان کیا ہے۔ (کافی

2

ص

38

/

5

)-

532

- علی بن حمزہ نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوبصیر کو امام صادق (ع) سے سوال کرتے سنا کہ حضور میں آپ پر قربان، یہ تو فرمائیں کہ وہ دین کیا ہے جسے پروردگار نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے اور اس سے ناواقفیت کو معاف نہیں کیا ہے اور نہ اس کے علاوہ کوئی دین قبول کیا ہے؟

فرمایا ، دوبارہ سوال کرو ... انہوں نے دوبارہ سوال کو دہرایا تو فرمایا لا الہ الا اللہ ، محمد رسول اللہ کی شہادت نماز کا قیام، زکوٰۃ کو ادائیگی، حج بیت اللہ استطاعت کے بعد ، ماہ رمضان کے روزہ۔

یہ کہہ کر آپ خاموش ہو گئے اور پھر دو مرتبہ فرمایا ولایت ، ولایت (کافی

2

ص

22

/

11

)-

533

- عمرو بن حریث

1

میں امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ اپنے بھائی عبداللہ بن محمد کے گھر پر تھے، میں نے عرض کیا کہ میں آپ پر

!قربان

یہاں کیوں تشریف لے آئے؟ فرمایا ذرا لوگوں سے دور سکون کے ساتھ رہنے کے لئے۔

میں نے عرض کی میں آپ پر قربان کیا میں اپنا دین آپ سے بیان کرسکتا ہوں، فرمایا بیان کرو۔

میں نے کہا کہ میرا دین یہ ہے کہ میں لا الہ الا اللہ ، محمد رسول اللہ کلمہ پڑھتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنے والی ہے، اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے، اور پروردگار سب کو قبروں سے نکالے گا، اور یہ کہ نماز کا قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی، ماہ رمضان کے روزے، حج بیت اللہ ، رسول اکرم کے بعد حضرت علی (ع) کی ولایت، ان کے بعد امام حسن (ع) ، امام حسین (ع) ، امام علی (ع) بن علی (ع) اور پھر آپ کی ولایت ضروری ہے، آپ ہی حضرات ہمارے امام ہیں، اسی عقیدہ پر جینا ہے اور اسی پر مرنا ہے اور اسی کو لے کر خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔

فرمایا واللہ یہی دین میرا اور میرے آباء و اجداد کا ہے جسے ہم علی الاعلان اور پوشیدہ ہر منزل پر اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ (کافی

1

ص

23

/

14

)-

534

- معاذ بن

!مسلم

میں اپنے بھائی عمر کو لے کر امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہو اور میں نے عرض کی کہ یہ میرا بھائی عمر ہے، یہ آپ کی زبان مبارک سے کچھ سننا چاہتا ہے، فرمایا دریافت کرو کیا دریافت کرنا ہے۔ کہا کہ وہ دین بتا دیجئے جس کے علاوہ کچھ قابل قبول نہ ہو اور جس سے ناواقفیت میں انسان معذور نہ ہو، فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی ، پانچ نمازیں ، ماہ رمضان کے روزے ، غسل جنابت ، حج بیت اللہ ، جملہ احکام الہی کا ...! اقرار اور ائمہ آل محمد کی اقتداء

عمر نے کہا کہ حضور ان سب کے نام بھی بتا دیجئے ؟ فرمایا امیر المومنین (ع) علی (ع)، حسن (ع) ، حسین (ع) ، علی بن الحسین (ع) ، محمد (ع) بن علی (ع) ، اور یہ خیر خدا جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے۔ عرض کی کہ آپ کا مقام کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ امر امامت ہمارے اول و آخر سب کے لئے جاری و ساری ہے۔ (محاسن

1

ص

450

/

1037

شرح الاخبار ،

1

ص

224

/

209

اس روایت میں غسل جنابت کے بجائے طہارت کا ذکر ہے)۔ ،

535

- روایت میں وارد ہوا ہے کہ مامون نے فضل بن سہل ذوالریاستیں کو امام رضا کی خدمت میں روانہ کیا اور اس نے کہا

کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ حلال و حرام ، فرائض و سنن سب کو ایک مقام پر جامع طور پر پیش کردیں کہ آپ مخلوقات پر پروردگار کی حجت اور علم کا معدن ہیں۔

آپ نے قلم و کاغذ طلب فرمایا اور فضل سے فرمایا کہ لکھو ہمارے لئے یہ کافی ہے کہ ہم اس بات کی شہادت دیں کہ خدا کے علاوہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے، وہ احد ہے، صمد ہے، اس کی کوئی زوجہ یا اولاد نہیں ہے وہ قیوم ہے، سمیع و بصیر ہے، قوی و قائم ہے، باقی اور نور ہے، عالم ہر شے اور قادر علیٰ کل شے ہے۔ ایسا غنی جو محتاج نہیں ہوتا ہے اور ایسا عادل جو ظلم نہیں کرتا ہے، ہر شے کا خالق ہے، اس کا کوئی مثل نہیں ہے، اس کی شبیہ و نظیر اور ضد یا مثل نہیں ہے اور اس کا کوئی ہمسر بھی نہیں ہے۔

پھر اس بات کی گواہی دیں کہ محمد (ع) اس کے بندہ، رسول، امین، منتخب روزگار، سید المرسلین، خاتم النبیین، افضل العالمین ہیں، اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، ان کے نظام شریعت میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں ہے، وہ جو کچھ خدا کی طرف سے لے کر آئے ہیں سب حق ہے، ہم سب کی تصدیق کرتے ہیں اور ان کے پہلے کے انبیاء و مرسلین اور حجج الہیہ کی تصدیق کرتے ہیں، اس کی کتاب صادق کی بھی تصدیق کرتے ہیں جہاں تک باطل کا گذر نہ سامنے سے ہے اور نہ پیچھے سے، وہ خدائے حکیم و حمید کی تنزیل ہے۔ (فصلت

42

یہ کتاب تمام کتابوں کی محافظ اور اول سے آخر تک حق ہے، ہم اس کے محکم و متشابہ، خاص و عام، وعد و وعید، ناسخ و منسوخ، اور اخبار سب پر ایمان رکھتے ہیں، کوئی شخص بھی اس کا مثل و نظیر نہیں لاسکتا ہے۔ اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ رسول اکرم کے بعد دلیل اور حجت خدا، امور مسلمین کے ذمہ دار، قرآن کے ترجمان، احکام الہیہ کے عالم ان کے بھائی، خلیفہ، وصی، صاحب منزلت ہارون علی (ع) بن ابیطالب امیر المومنین، امام المتقیم، قائد لغرالمحجلین، یعسوب المومنین، افضل الوصیین ہیں اور ان کے بعد حسن (ع) و حسین (ع) ہیں اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے، یہ سب عترت رسول اور اعلم بالکتاب و السنۃ ہیں۔

سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے اور ہر زمانہ میں امامت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں، یہی عروۃ الوثقی ہیں اور یہی ائمہ ہدیٰ میں اور یہی اہل دنیا پر حجت پروردگار ہیں، یہاں تک کہ زمین اور اہل زمین کی وراثت خدا تک پہنچ جائے کہ وہی کائنات کا وارث و مالک ہے اور جس نے بھی ان حضرات سے اختلاف کیا وہ گمراہ اور گمراہ کن ہے، حق کو چھوڑنے والا اور ہدایت سے الگ ہوجانے والا ہے، یہی قرآن کی تعبیر کرنے والے اور اس کے ترجمان ہیں جو ان کی معرفت کے بغیر اور نام بنام ان کی محبت کے بغیر مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ (تحف العقول ص

415

)-

536

- عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنیٰ کا بیان ہے کہ میں امام علی نقی (ع) بن محمد (ع) بن علی (ع) بن موسیٰ (ع) بن جعفر (ع) بن محمد (ع) بن علی (ع) بن الحسن (ع) بن علی (ع) بن ابی طالب (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے دیکھ کر مرحبا کہا اور فرمایا کہ تم ہمارے حقیقی دوست ہو۔

میں نے عرض کی کہ حضور میں آپ کے سامنے اپنا پورا دین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر صحیح ہے تو میں اسی پر قائم رہوں؟

!آپ نے فرمایا ضرور -

میں نے کہا کہ میں اس بات کا قائل ہوں کہ خدا ایک ہے، اس کا کوئی مثل نہیں ہے، وہ ابطال اور تشبیہ دونوں حدود سے باہر ہے، نہ جسم ہے نہ صورت، نہ عرض ہے نہ جوہر، تمام اجسام کو جسمیت دینے والا اور تمام صورتوں کا صورت گر ہے، عرض و جوہر دونوں کا خالق ہر شے کا پروردگار، مالک، بنانے والا اور ایجاد کرنے والا ہے۔ حضرت محمد اس کے بندہ، رسول اور خاتم النبیین ہیں، ان کے بعد قیامت تک کوئی نبی آنے والا نہیں ہے اور ان کی شریعت بھی آخری شریعت ہے جس کے بعد کوئی شریعت نہیں ہے۔

اور امام و خلیفہ و ولی امر آپ کے بعد امیر المومنین (ع) علی ابن ابی طالب ہیں۔ اس کے بعد امام حسن (ع) ، پھر امام حسین (ع) پھر علی بن الحسین (ع) پھر محمد بن علی (ع) پھر جعفر بن محمد (ع) ، پھر موسیٰ (ع) بن جعفر (ع) ، پھر علی (ع) بن موسیٰ (ع) ، پھر اس کے بعد آپ !۔

حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد میرا فرزند حسن (ع) اور اس کے بعد ان کے نائب کے بارے میں لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ میں نے عرض کی کیوں؟ فرمایا اس لئے کہ وہ نظر نہ آئے گا اور اس کا نام لینا بھی جائز نہ ہوگا یہاں تک کہ منظر عام پر آجائے اور زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیگا جس طرح ظلم و جور سے بھری ہوگی ۔

میں نے عرض کی حضور میں نے اس کا بھی اقرار کر لیا اور اب یہ بھی کہتا ہوں کہ جو ان کا دوست ہے وہی اپنا دوست ہے اور جو ان کا دشمن ہے وہی اپنا بھی دشمن ہے، ان کی اطاعت اطاعت خدا اور ان کی معصیت معصیت خدا ہے۔ اور میرا عقیدہ یہ بھی ہے کہ معراج حق ہے اور قبر کا سوال بھی حق ہے اور جنت و جہنم بھی حق ہے اور صراط و میزان بھی حق ہے اور قیامت بھی یقیناً آنے والی ہے اور خدا سب کو قبروں سے نکالنے والا ہے۔ اور میرا کہنا یہ بھی ہے کہ ولایت اہلبیت (ع) کے بعد فرائض میں نماز۔

زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد، امر بالمعروف ، نہی عن المنکر سب شامل ہیں، حضرت نے فرمایا اے ابوالقاسم ! خدا کی قسم یہی وہ دین ہے جسے خدا نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے اور تم اس پر قائم رہو، پروردگار تمہیں دنیا و آخرت میں اس پر ثابت قدم رکھے۔ (امالی (ر) صدوق

278

/

24

التوحید ،

81

/

37

کمال الدین ،

379

روضة الواعظین ص ،

39

کفاية الاثر ص ،

282

ملاحظہ ہو صفات الشیعه ،

127

/

68

)-

فصل دوم: صفات شیعہ

537

- ہمارے شیعہ وہ ہیں جو راہ محبت میں ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے، ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور ہمارے دین کو زندہ رکھنے کیلئے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے ہوتے ہیں، ان کی شان یہ ہے کہ غصہ آجائے تو کسی پر ظلم نہیں کرتے ہیں اور خوش حال ہوتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے ہیں، اپنے ہمسایہ کے لئے برکت اور اپنے

ساتھیوں کے لئے مجسمہ سلامتی ہوتے ہیں۔) کافی

2

ص

236

/

24

روایت ابوالمقدام عن الباقر (ع) ، خصال ص

397

/

154

صفات الشیعه ،

91

/

23

تحف العقول ص ،

200

مشکوٰۃ الانوار ص ،

6

التمحیص ،

69

/

68

/

168

شرح الاخبار ،

3

ص

504

/

1449

)-

538

- امام علی (ع)

)!)

ہمارے شیعہ اللہ کی معرفت رکھنے والے، اس کے حکم پر عمل کرنے والے، صاحبان فضائل سچ بولنے والے ہوتے ہیں،

ان کا کھانا بقدر ضرورت، ان کا لباس درمیانی اور ان کی رفتار متواضع ہوتی ہے، دیکھنے میں مریض اور مدہوش نظر

آتے ہیں حالانکہ ایسے ہوتے نہیں ہیں، انہیں عظمت پروردگار اور جلال سلطنت الہیہ ایسا بنادیتی کہ دل بے قرار ہو جاتے

ہیں اور ہوش و حواس اڑ جاتے ہیں، اس کے بعد جب ہوش آتا ہے تو نیک

اعمال کی طرف دوڑ پڑتے ہیں، مختصر اعمال سے راضی نہیں ہوتے ہیں اور زیادہ اعمال کو کثیر نہیں سمجھتے

ہیں۔(مطالب السؤل ص

54

روایت نوف البکائی)۔

539

- نوف بن عبدالله

!البکالی

مجھ سے ایک دن امام علی (ع) نے فرمایا کہ نوف ! ہم ایک پاکیزہ طینت سے پیدا ہوئے ہیں لہذا جب قیامت کا دن ہوگا تو ہمارے ساتھ ملا دیئے جائیں گے۔

میں نے عرض کی حضور ذرا اپنے شیعوں کے اوصاف تو بیان فرمائیں ؟ تو حضرت رونے لگے، اور پھر فرمایا، نوف ! ہمارے شیعہ صاحبان عقل ، خدا اور دین خدا کے عارف ، اطاعت و امر الہی کے عامل، محبت الہی سے ہدایت یافتہ، عبادت گزار، زاہد مزاج، شب بیدای سے زرد چہرہ ، گریہ سے دھنسی ہوئی آنکھیں، ذکر خدا سے خشک ہونٹ، فاقوں سے دھنسی ہوئے پیٹ ، خداشناسی ان کے چہروں سے نمودار اور خوف خدا ان کے بشرہ سے نمایاں، تاریکیوں کے چراغ اور بدترین ماحول کے لئے گل و گلزار ہوتے ہیں۔۔۔۔

ان کی کمزوریاں پوشیدہ اور ان کے دل رنجیدہ ، ان کے نفس عقیف اور ان کے ضروریات خفیف، ان کا نفس ہمیشہ رنج و تعب میں اور لوگ ان کی طرف سے ہمیشہ راحت و آرام میں، صاحبان عقل و خرد، خالص شریف، اپنے دین کو بچا کر نکل جانے والے ہوتے ہیں، محفلوں میں حاضر ہوتے ہیں تو کوئی انہیں پہچانتا نہیں ہے اور غالب ہو جاتے ہیں تو کوئی تلاش نہیں کرتا ہے، یہی ہمارے پاکیزہ کردار شیعہ، ہمارے محترم برادر ہیں، ہائے میں ان کا کس قدر مشتاق ہوں ۔(امالی

(طوسی ر)

176

/

1189

)-

540

- محمد بن

!الحنفیہ

امیر المومنین (ع) جنگ جمل کے بعد بصرہ واپس آئے تو احنف بن قیس نے آپ کو دعوت میں بلایا اور کھانا تیار کیا اور اصحاب کو بھی مدعو کیا ، آپ تشریف لے آئے تو فرمایا، احنف ! میرے اصحاب کو بلاؤ ؟ احنف نے دیکھا کہ آپ کے ساتھ ایک جماعت ہے جیسے

احنف نے عرض کی حضور ! انہیں کیا ہو گیا ہے؟ انہیں کھانا نہیں ملا ہے یا جنگ کے خوف نے ایسا بنادیا ہے۔ فرمایا احنف ! ایسا کچھ نہیں ہے۔ اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو دار دنیا میں اس طرح عبادت کرتے ہیں جیسے انہوں نے روز قیامت کے بول کو دیکھ لیا ہے اور اپنے نفس کو اس کی زحمتوں پر آمادہ کر لیا ہے۔(صفات الشیعہ

118

/

63

)-

541

-امام صادق (ع

)!)

ہمارے شیعوں کو تین طرح آزمائے! اوقات نماز کی پابندی کس قدر کرتے ہیں، ہمارے اسرار کو دشمنوں سے کس طرح

محفوظ رکھتے ہیں اور اپنے اموال میں دوسرے بھائیوں سے کس قدر ہمدردی کرتے ہیں۔ (خصال

103

/

62

روضۃ الواعظین ص ،

321

مشکوۃ الانوار ص ،

78

قرب الاسناد ،

78

/

253

)-

542

- امام صادق (ع)! یاد رکھو کہ جعفر (ع) بن محمد (ع) کے شیعہ بس وہ ہیں جن کا شکم اور جنسی جذبہ عقیف ہو، محنت زیادہ کرتے ہوں، پروردگار کے لئے عمل کرتے ہوں اور اس کے ثواب کے امیدوار ہوں اور اس کے عذاب سے خوفزدہ ہوں، اگر ایسے افراد نظر آجائیں تو سمجھ لینا کہ یہی ہمارے شیعہ میں (صفات الشیعہ

89

/

21

کافی ،

2

ص

233

/

9

خصال ،

296

/

63

روایت مفضل بن عمر)۔

543

- امام صادق (ع)

)!)

ہمارے شیعہ وہ ہیں جو اچھا کام کرتے ہوں، برے کاموں سے رک جاتے ہوں، ان کی نیکیاں ظاہر ہوں، مالک کی رحمت کے حصول کے لئے عمل خیر کی طرف سبقت کرتے ہوں، یہی لوگ ہیں جو ہم سے ہیں ان کی بازگشت ہمارے طرف ہے اور ان کی جگہ ہماری منزل ہے ہم جہاں بھی رہیں۔ (صفات الشیعہ

95

/

روایت مسعدہ بن صدقہ)۔

544

- امام صادق (ع)

)!

ہمارے شیعہ صاحبان تقویٰ و اجتہاد ہوتے ہیں، اہل وفا و امانتدار ہوتے ہیں، اہل زہد و عبادت ہوتے ہیں، دن رات میں (اکیاون رکعت نماز پڑھنے والے

17

رکعت فریضہ

43

- رکعت نوافل) را توں کو قیام کرنے والے، دن میں روزہ رکھنے والے، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرنے والے حج بیت اللہ انجام دینے والے اور ہر حرام سے پرہیز کرنے والے ہوتے ہیں۔ (صفات الشیعہ

81

/

1

روایت ابوبصیر)۔

545

- امام صادق (ع)

)!

ہمارے شیعہ مختلف خصلتوں سے پہچانے جاتے ہیں، سخاوت، برادران ایمان پر مال صرف کرنا، دن رات میں

51

رکعت نماز۔ (تحف العقول ص

303

)-

546

- امام صادق (ع)

)!

ہمارے شیعہ تین طرح کے ہیں

1

واقعی محبت کرنے والے، یہ ہم سے ہیں)

2

ہمارے ذریعہ اپنی زینت کا انتظام کرنے والے، ان کے لئے ہم بہر حال باعث زینت ہیں)

3

ہمارے ذریعہ مال دنیا کمانے والے، ایسے افراد ہمیشہ فقیر رہیں گے۔ (خصال)

103

/

61

اعلام الدین ص

130

لوگ ہمارے سلسلہ میں تین حصوں میں تقسیم ہو گئے ہیں، ایک جماعت ہم سے محبت کرتی ہے اور ہمارے قائم کا انتظار کرتی ہے تا کہ ہمارے ذریعہ دنیا حاصل کرے، یہ لوگ ہمارے کلام کو محفوظ رکھتے ہیں لیکن ہمارے اعمال میں کوتاہی کرتے ہیں، عنقریب خدا انہیں واصل جہنم کر دے گا۔

دوسری جماعت ہم سے محبت کرتی ہے، ہماری بات سنتی ہے اور عمل میں بھی کوتاہی نہیں کرتی ہے لیکن مقصد مال دنیا ہی کا حصول ہے تو خدا ان کے پیٹ کو آتش جہنم سے بھر دے گا اور ان پر بھوک پیاس کو مسلط کر دے گا۔ تیسری جماعت ہم سے محبت کرتی ہے، ہمارے اقوال کو محفوظ رکھتی ہے، ہمارے امر کی اطاعت کرتی ہے اور ہمارے اعمال کے خلاف نہیں کرتی ہے، یہی لوگ ہیں جو ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں (تحف العقول

ایک شخص نے محبت اہلبیت (ع) کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم ہمارے کیسے دوستوں میں ہو، وہ شخص خاموش ہو گیا تو سدير نے کہا مولا، آپ کے دوستوں کی کتنی قسمیں ہیں؟ فرمایا ہمارے دوستوں کے تین طبقات ہیں۔

، - وہ طبقہ جو ہم سے بظاہر محبت کرتا ہے لیکن اندر سے محبت نہیں کرتا ہے

وہ طبقہ جو اندر سے محبت کرتا ہے باہر سے اظہار نہیں کرتا ہے)

وہ طبقہ جو ہر حال میں ہم سے محبت کرتا ہے، یہی تیسرا طبقہ قسم اعلیٰ ہے او دوسرا طبقہ جو بظاہر محبت کرتا ہے) بادشاہوں کی سیرت پر عمل کرتا ہے کہ زبان ہمارے ساتھ ہوئی ہے اور تلوار ہمارے خلاف اٹھتی ہے، یہ پست ترین طبقہ ہے اور تیسری قسم جہاں اندر سے محبت ہوتی ہے اگر چہ اس کا اظہار نہیں ہوتا ہے یہ درمیانی طبقہ کے چاہنے والے ہیں ... میری جان کی قسم اگر یہ لوگ اندر سے ہمارے چاہنے والے ہیں اور صرف باہر سے اظہار نہیں کرتے ہیں تو یہ دن میں روزہ رکھنے والے، راتوں کو نماز پڑھنے والے ہوں ، ترک دنیا داری کا اثرات کے چہرہ سے ظاہر ہوگا اور مکمل طور پر تسلیم و اختیار والے ہوں گے۔

اس شخص نے عرض کی کہ میں تو ظاہر و باطن ہر اعتبار سے آپ کا چاہنے والا ہوں... فرمایا ہمارے ایسے چاہنے والوں کی علامتیں معین ہیں، اس نے عرض کی وہ علامتیں کیا ہیں؟ فرمایا... سب سے پہلی علامت یہ ہے کہ توحید پروردگار کی مکمل معرفت رکھتے ہیں اور اس کے نشانات کو محکم رکھتے ہیں۔ (تحف العقول ص

فصل اول : ایثار

فصل دوم: تواضع

فصل سوم : عفو

فصل چہارم : انداز عبادت

فصل پنجم: انداز صبر و رضا

فصل ششم : انداز طلب معاش

فصل ہفتم: انداز عطاء

فصل ہشتم: سلوک خدام

فصل نہم : جامع اخلاق طیبہ

فصل اول: ایثار

﴿وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ، إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكْرًا﴾

(سورہ دہر)

8

،

9

)-

﴿وَيُؤْتُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شَحْنَفَهُ فَالْوَلْتُكَ بِهِمُ الْمَفْلُحُونَ﴾

(سورہ حشر)

9

)

549

- ابن

عباس!

حسن (ع) وحسین (ع) بیمار ہوئے تو رسول اکرم ایک جماعت کے ساتھ عیادت کے لئے آئے اور فرمایا یا اباالحسن ! اگر تم اپنے بچوں کے لئے کوئی نذر کر لیتے؟ یہ سن کر علی (ع) ، فاطمہ (ع) و فضہ (کنیز خانہ) سب نے نذر کر لی کہ اگر بچہ صحتیاب ہو گئے تو تین دن روزہ رکھیں گے۔

خدا کے فضل سے بچے صحتیاب ہو گئے لیکن گھر میں روزہ کیلئے کوئی سامان نہ تھا تو حضرت علی (ع) شمعون یہودی کے یہاں سے تین صباغ جو قرض لے آئے اور فاطمہ (ع) نے ایک صاع پیس کر

5

روٹیاں تیار کیں۔

ابھی افطار کے لئے بیٹھے ہی تھے کہ ایک سائل نے آواز دی۔ اہلبیت محمد ! تم پر میرا سلام، میں مسلمانوں کے مساکن میں سے ایک مسکین ہوں، مجھے کھانا کھلاؤ، خدا تمہیں دستر خوان جنت سے سیر کرے گا، سب نے ایثار کر کے روٹیاں اس کے حوالہ کر دیں اور پانی سے افطار کر لیا۔

دوسرے دن پھر روزہ رکھا اور اسی طرح افطار کے لئے بیٹھے تو ایک سائل نے سوال کر لیا اور روٹیاں اس کے حوالہ کر دیں، تیسرے دن پھر یہی صورت حال پیش آئی۔

اب جو چوٹھے دن حضرت علی (ع) بچوں کو لئے ہوئے پیغمبر اسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ بچے بھوک کی شدت سے بچہ پرند کی مانند کانپ رہے ہیں، یہ دیکھ کر آپ کو سخت تکلیف ہوئی اور بچوں کو لے کر

خانہ فاطمہ (ع) میں آئے، دیکھا کہ فاطمہ (ع) محراب عبادت میں ہیں، لیکن فاقوں کی شدت سے شکم مبارک پیٹھ سے مل گیا ہے اور آنکھیں اندر کی طرف چلی گئی ہیں۔
یہ منظر دیکھ کر آپ کو مزید تکلیف ہوئی کہ جبریل امین آگئے اور سورہ دہر دیتے ہوئے کہا کہ یا محمد ! مبارک ہو ، پروردگار نے تمہارے اہلبیت (ع) کے لئے یہ تحفہ نازل فرمایا ہے۔ (کشف

4

ص

169

کشف الغمہ ،

1

ص

302

)-

550

- امام صادق (ع)

)!)

جناب فاطمہ (ع) کے پاس کچھ جو تھا جس کا حلہ تیار کیا اور جب سب گھر والے کھانے کے لئے بیٹھے تو ایک مسکین آگیا اور اس نے کہا کہ خدا آپ حضرات پر رحمت نازل کرے، حضرت علی (ع) نے ایک تہائی حلہ اس کے حوالہ کر دیا، چند لمحوں میں ایک یتیم آگیا اور آپ نے ایک تہائی اس کے حوالہ کر دیا اس کے بعد ایک اسیر آگیا اور باقی ماندہ اس کے حوالہ کر دیا اور خود کچھ نہیں کھایا تو پروردگار نے ان کی شان میں یہ آیات نازل کر دیں۔ (مجمع البیان

10

ص

612

تفسیر قمی ،

2

ص

398

روایت عبداللہ بن میمون قدام۔

نوٹ: اس روایت سے اندازہ ہوتا ہے کہ سورہ دہر کے نزول کے بعد بھی اہلبیت (ع) کا مستقل طریقہ رہا ہے کہ یتیم و مسکین و اسیر کو اپنے نفس پر مقدم کرتے رہے ہیں اور جب بھی یہ عمل انجام دیا ہے۔ سرکار دو عالم نے آیات دہر کی تلاوت فرمائی ہے نہ یہ کہ سورہ بار بار نازل ہوتا رہا ہے۔ (جوادی)۔

551

)- امام (ع)

باقر!

سورہ دہر کی شان نزول بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ ” علی حبہ “ سے مراد یہ ہے کہ انہیں خود بھی ضرورت تھی لیکن اس کے باوجود مسکین و یتیم و اسیر کو مقدم کر دیا اور خدا نے ان آیات کو نازل کر دیا اور یاد رکھو کہ ” انما نطعمکم لوجہ اللہ (ہم صرف رضائے الہی کے لئے کھلاتے ہیں اور نہ اس کی کوئی جزا چاہتے ہیں اور نہ شکریہ) یہ قول اہلبیت (ع) نہیں ہے اور نہ ان کی زبان پر ایسے الفاظ آئے ہیں، یہ ان کے دل کی بات ہے جسے پروردگار نے اپنی طرف سے واضح کر دیا ہے اور ان کے ارادوں کی ترجمانی کر دی ہے کہ یہ نہ جزا کی زحمت دینا چاہتے ہیں اور نہ شکریہ کی تعریف کے خواستگار ہیں، یہ اپنے عمل کے معاوضہ میں صرف رضائے الہی اور ثواب آخرت کے طلب گار

ہیں اور بس ! (امالی صدوق (ر) روایت سلمہ بن خالد ص

215

)-

552

- ابن

عباس!

علی (ع) بن ابی طالب نے ایک رات صبح تک باغ کی سینچائی کا کام انجام دیا اور معاوضہ میں کچھ جو لے کر آئے جس کا ایک تہائی پیسا گیا اور حریرہ نام کی غذا تیار ہوئی کہ ایک مسکین نے آکر سوال کر دیا اور سب نے اٹھا کر اس کے حوالہ کر دیا، پھر دوسرے تہائی کا حریرہ تیار کیا اور اس کا یتیم نے سوال کر لیا اور اسے بھی دیدیا، پھر تیسرے تہائی کا تیار کیا اور اس کا اسیر نے سوال کر لیا تو اسے بھی اس کے حوالہ کر دیا اور بھوک ہی کے عالم میں سارا دن گزار دیا۔ (مجمع

البیان

10

ص

612

)-

بظاہر یہ بھی سورہٴ دہر کی ایک تطبیق ہے ورنہ تنزیل کی روایت ابن عباس ہی کی زبان سے اس سے پہلے نقل کی جا چکی ہے، جوادی

553

- ابن

عباس!

یوثرن علی انفسہم ”

کی“

آیت علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) کی شان میں نازل ہوئی ہے

- (شواہد

التنزیل

2

ص

332

/

973

-)

554

-

!ابوہریرہ

ایک شخص رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بھوک کی شکایت کی ، آپ نے ازواج کے گھر دریافت کرایا، سب نے کہہ دیا کہ یہاں کچھ نہیں ہے تو فرمایا کوئی ہے جو آخر رات اسے سیر کرے؟ علی (ع) بن ابی طالب (ع) نے فرمایا کہ میں حاضر ہوں۔! اور یہ کہہ کر خانہٴ زہرا (ع) میں آئے ، فرمایا دختر پیغمبر! آج گھر میں کیا ہے؟ فرمایا کہ بچوں کا کھانا ہے اور کچھ نہیں ہے... لیکن اس کے بعد بھی ہم ایثار کریں گے، چنانچہ بچوں کو سلادیا، چراغ خانہ کو بجھا دیا اور آنے والے کو سارا کھانا کھلادیا۔

صبح کو پیغمبر اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رات کا قصہ بیان کیا تو فوراً آیت کریمہ نازل ہو گئی ” یو ثرون علی (انفسہم و لو کان بہم خصاصہ) امالی الطوسی (ر

185

/

309

تاویل الآیات الظاہرہ ص ،

653

شواہد التنزیل ،

2

ص

331

/

972

مناقب ابن شہر آشوب ،

2

ص

74

)-

555

- امام

!باقر

ایک دن رسول اکرم تشریف فرماتے تھے اور آپ کے گرد اصحاب کا حلقہ تھا کہ حضرت علی (ع) ایک بوسیدہ چادر اوڑھ کر آگئے اور رسول اکرم کے قریب بیٹھ گئے، آپ نے تھوڑی دیران کے چہرہ پر نگاہ کی اور اس کے بعد آیت ایثار کی تلاوت کر کے فرمایا کہ یا علی (ع) تم ان ایثار کرنے والوں کے رئیس، امام اور سردار ہو۔

اس کے بعد فرمایا کہ وہ لباس کیا ہو گیا جو میں نے تم کو دیا تھا؟ عرض کی اصحاب میں سے ایک فقیر آگیا اور اس نے برہنگی کا شکوہ کیا تو میں نے رحم کھا کر ایثار کیا اور لباس اس کے حوالہ کر دیا اور مجھے یقین تھا کہ پروردگار مجھے اس سے بہتر عنایت فرمائے گا۔

فرمایا تم نے سچ کہا ، ابھی جبریل نے یہ خبر دی ہے کہ پروردگار نے تمہارے لئے جنت میں ایک ریشم کا لباس تیار کرایا ہے جس پر یاقوت اور زمرد کا رنگ چڑھا ہوا ہے اور یہ تمہاری سخاوت کا بہترین صلہ ہے جو تمہارے پروردگار نے دیا ہے کہ تم نے اس پرانی چادر پر قناعت کی ہے اور بہترین لباس سائل کے حوالہ کر دیا ہے، یا علی (ع) ! یہ تحفہ جنت مبارک ہو۔ (تاویل الآیات الظاہرہ

255

روایت جابر بن یزید)۔

556

- احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی کا بیان ہے کہ میں نے بعض کتب تفسیر میں دیکھا ہے کہ جب رسول اکرم نے ہجرت کا ارادہ کیا تو حضرت علی (ع) کو مکہ میں یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ انہیں سرکار کے قرضے ادا کرنا ہیں اور لوگوں کی امانتوں کو واپس کرنا ہے، اور اس عالم میں چلے گئے کہ سارا گھر مشرکین سے گھرا ہوا تھا اور حضور کا حکم تھا کہ علی (ع) چادر حضرمی اوڑھ کر بستر پر سوجائیں، انشاء اللہ پروردگار ہر شر سے محفوظ رکھے گا، چنانچہ آپ نے تعمیل ارشاد کی اور ادھر پروردگار نے جبریل و میکائیل سے کہا کہ میں نے تم دونوں کے درمیان برادری کا رشتہ قائم کر دیا ہے

اور ایک کی عمر کو دوسرے سے زیادہ کر دیا ہے اب بتاؤ کون اپنی زیادہ عمر کو اپنے بھائی پر قربان کر سکتا ہے؟ جس پر دونوں نے زندہ رہنے کو پسند کیا تو پروردگار نے فرمایا کہ تم لوگ علی (ع) جیسے کیوں نہیں ہو جاتے ہو، دیکھو میں نے ان کے اور محمد کے درمیان برادری قائم کر دی تو وہ کس طرح ان کے بستر پر لیٹ کر اپنی جان قربان کر رہے ہیں اور ان کا تحفظ کر رہے ہیں، اچھا اب دونوں افراد جاؤ اور تم ان کا تحفظ کرو۔

چنانچہ دونوں فرشتے نازل ہوئے، جبریل سرہانے کھڑے ہوئے اور میکائیل پائینٹی اور دنوں نے کہنا شروع کیا، مبارک ہو مبارک ہو ابوطالب (ع) کے لال تمہارا مثل کون ہے کہ خدا تمہارے ذریعہ ملائکہ پر مباہات کر رہا ہے، اور راہ مدینہ میں رسول اکرم پر یہ آیت کریمہ نازل کر دی ”من الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات اللہ“ بقرہ

207

اسد الغابہ (

4

ص

98

العمدة ،

239

/

367

تذكرة الخواص ،

35

شاهد التنزيل ،

1

ص

123

/

132

ارشاد القلوب ص ،

224

ينابيع المودة ،

1

ص

274

/

3

الصراط المستقيم

1

ص

174

تنبيه الخواطر،

1

ص

(فصل دوم: تواضع اہلبیت (ع)

557

- رسول

!اکرم

میرے پاس آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا جو اس سے پہلے کسی نبی کے پاس نہیں آیا تھا اور نہ اس کے بعد آنے والا ہے اور اس کا نام اسرافیل ہے، اس نے آکر مجھے سلام کیا اور کہا کہ میں پروردگار کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کو یہ اختیار دوں کہ چاہے پیغمبر بندگی بن کر رہیں یا ملوکانہ زندگی گذاریں تو میں نے جبریل کی طرف نظر کی اور انہوں نے تواضع کی طرف اشارہ کیا تو میں نے اس اشارہ ' الوہیت کی بنیاد پر بندگی پروردگار کی زندگی کو ملوکانہ آن بان پر مقدم رکھا۔ (المعجم الکبر

12

ص

267

/

13309

- روایت ابن عمر)-

558

- امام محمد باقر (ع

)!

پیغمبر اکرم کے پاس جبریل تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں لے کر تین مرتبہ حاضر ہوئے اور آپ کو خزانوں کا اختیار پیش کیا بغیر اس کے کہ اجر آخرت میں کسی طرح کی کمی واقع ہو لیکن آپ نے پرسکون زندگی پر تواضع کو مقدم رکھا۔) کافی

8

ص

130

/

100

، امالی الطوسی ،

692

/

1470

- روایت محمد بن مسلم)-

559

- امام صادق (ع

)!

جبریل نے رسول اکرم کے پاس حاضر ہوکر آپ کو سارا اختیار دے دیا لیکن آپ نے تواضع کو پسند فرمایا اور اسی بنیاد

پر ہمیشہ غلاموں کی طرح بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور بارگاہ الہی میں تواضع کے اظہار کے لئے غلاموں ہی سے انداز سے بیٹھنا بھی پسند فرماتے تھے۔ (کافی

8

ص

131

/

101

روایت علی بن المغیرہ ، کافی

6

ص

270

المحاسن ،

2

ص

244

)-

560

- حمزہ بن عبداللہ بن عتبہ، پیغمبر اسلام میں وہ خصلتیں پائی جاتی تھیں جن کا جہادوں سے کوئی تعلق نہیں ہے، آپ کو جو سیاہ و سرخ آدمی مدعو کر لیتا تھا اس کی دعوت قبول کر لیتے تھے اور بعض اوقات راستہ میں خرمہ پڑا دیکھ لیتے تھے تو اسے اٹھالیتے تھے صرف اس بات سے خوفزدہ رہتے تھے کہ کہیں صدقہ کا نہ ہو ، سواری کرتے وقت زین و غیرہ کا اہتمام نہیں فرماتے تھے

- (الطبقات

الکبریٰ

1

ص

370

)-

561

- یزید بن عبداللہ بن

!قسیط

اہل صفہ پیغمبر کے وہ اصحاب تھے جن کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اور مسجد ہی میں رہا کرتے تھے اور وہیں آرام کیا کرتے تھے رسول اکرم رات کے وقت انہیں بلا کر اصحاب کے گھر بھیج دیا کرتے تھے تا کہ ان کے یہاں جاکر کھانا کھالیں اور بہت سے افراد کو خود اپنے ساتھ شریک طعام فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ پروردگار نے اسلام کو مالدار بنادیا۔ (طبقات کبریٰ

1

ص

255

)-

562

-

!ابوذر

رسول اکرم اپنے اصحاب کے سامنے اس طرح بیٹھا کرتے تھے کہ باہر سے آنے والا نہیں سمجھ پاتا تھا کہ ان میں پیغمبر کون ہے ، تو ہم لوگوں نے عرض کی کہ حضور کے لئے ایک جگہ معین کردیں تا کہ مرد مسافر آپ سے سوال کرسکے چنانچہ ایک چبوترہ بنادیا گیا اور آپ اس پر تشریف فرماہوتے تھے۔ (سنن نسائل

8

ص

101

مکارم الاخلاق ،

1

ص

48

/

8

)-

563

-

!ابومسعود

رسول اکرم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے آپ سے گفتگو شروع کی تو اس کے جوڑ بند کانپ رہے تھے ، آپ نے فرمایا کہ پریشان نہ ہو میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں، میری والدہ گرامی بھی گوشت کے ٹکڑوں ہی پر گذارا کیا کرتی تھیں) سنن ابن ماجہ

2

ص

1100

/

3312

مکارم الاخلاق ،

1

ص

48

/

7

)-

564

-

!مطرف

میں بنی عامر کے ایک وفد کے ساتھ رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ ہمارے سید و سردار ہیں... فرمایا کہ مالک و مختار پروردگار ہے۔

عرض کی کہ سرکار ہم سب سے افضل و برتر اور عظیم تر تو بہر حال ہیں، فرمایا کہ جو چاہو کہو لیکن خبردار شیطان

تمہیں اپنے ساتھ نہ کھینچ لے جائے، (سنن ابی داؤد

4

ص

254

/

4806

الادب المفرد ،

72

/

211

مسند ابن حنبل ،

5

/

498

/

16307

،

499

/

16311

كشف الخفاء ،

1

ص

462

/

1514

)-

565

- امام صادق (ع

)!)

پیغمبر اکرم نے کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا اور آپ بادشاہوں سے مشابہت کو سخت ناپسند فرماتے تھے اور ہم بھی

ایسا کوئی کام نہیں کرسکتے ہیں۔(کافی

6

ص

272

/

8

روایت معلى بن خنيس)-

566

-

!ازان

میں نے حضرت علی (ع) کو دیکھا کہ بازار میں کسی شخص کے جوتے کا تسمہ گر جاتا تھا تو اٹھا کر کریدیتے تھے، ہر بھٹکے ہوئے مسافر کو راستہ بتاتے تھے اور مزدوروں کے سامان اٹھانے میں مدد فرمایا کرتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے، یہ دار آخرت صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو اس دنیا میں بلندی اور فساد کے طلب گار نہیں ہیں اور آخرت تو بہر حال صاحبان تقویٰ کے لئے ہے، (سورہ قصص ص

83

)

اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ آیت حکام اور صاحبان قدرت و اختیار کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (فضائل الصحابہ ابن حنبل

2

ص

621

/

1064

)-

567

- امام صادق (ع)

!)

امیر المومنین (ع) ایک دن سوار ہو کر نکلے تو کچھ لوگ آپ کے ہمراہ پیدل چلنے لگے... فرمایا کیا تمہیں کوئی ضرورت ہے؟

لوگوں نے عرض کی کہ آپ کی رکاب میں چلنا اچھا لگتا ہے۔

فرمایا کہ واپس جاؤ پیدل کا سوار کے ساتھ پیدل چلنا سوار کے لئے باعث فساد و غرور ہے اور پیدل کے لئے باعث ذلت و اہانت ہے۔ (کافی

6

ص

540

/

16

روایت ہشام بن تحف العقول ص

209

-

568

- روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام حسن (ع) مساکین کے پہلو میں بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے کہ خدا متکبر افراد کو دوست نہیں رکھتا ہے

- (تفسیر

طبری

14

ص

- روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام حسن (ع) فقراء کی ایک جماعت کے پاس سے گذرے، وہ لوگ روٹی کے ٹکڑے کھا رہے تھے، انہوں نے آپ کو مدعو کر لیا، آپ بیٹھ گئے اور فرمایا کہ خدا مستکبرین کو دوست نہیں رکھتا ہے۔ آپ نے سب کے ساتھ کھانا کھالیا اور کھانے میں کسی طرح کی کمی واقع نہیں ہوئی، اس کے بعد سب کو اپنے گھر بلا کر کھانا بھی کھلادیا اور کپڑا بھی عنایت فرمایا

- (مناقب

ابن شہر آشوب

- محمد بن عمرو بن

!حزم

امام حسین (ع) مساکین کی ایک جماعت کے پاس سے گذرے جو صفہ میں بیٹھے کھا رہے تھے، ان لوگوں نے آپ کو مدعو کر لیا، آپ شریک طعام ہو گئے اور فرمایا کہ خدا متکبرین کو دوست نہیں رکھتا ہے اس کے بعد فرمایا کہ میں نے تمہاری دعوت قبولی کر لی، اب تم میرے یہاں آؤ، وہ لوگ آگئے، آپ نے گھر کے اندر جا کر فرمایا رباب جو کچھ گھر میں (ذخیرہ ہے سب ان لوگوں کے حوالہ کردو۔) تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع)

تفسیر عیاشی ،

- ابوبصیر! امام جعفر صادق (ع) حمام میں داخل ہوئے تو صاحب حمام نے کہا کہ آپ کے لئے خاص انتظام کرادیا جائے اورا سے خالی کرادیا جائے؟ فرمایا کوئی ضرورت نہیں ہے، مومن ان تکلفات سے سبکتر ہوتا ہے۔ (کافی

503

/

37

)-

572

- روایت میں وارد ہوا ہے کہ اما م رضا (ع) میں داخل ہوئے تو ایک شخص نے پیٹھ رگڑنے کا مطالبہ کر دیا، آپ نے شروع کر دیا، ایک شخص نے اسے بتادیا تو وہ معذرت کرنے لگا لیکن آپ اس کی تالیف قلب اور خدمت میں لگے رہے کہ انسان ہی انسان کے کام آتا ہے

- (مناقب

ابن شہر آشوب

4

ص

362

)-

(فصل سوم: عفو اہلبیت (ع)

573

- رسول اکرم (ع)

)!

ہم اہلبیت (ع) کی مروت کا تقاضا یہ ہے کہ جو ہم پر ظلم کرے اسے معاف کر دیں اور جو ہمیں محروم رکھے اسے عطا کر دیں۔ (تحف العقول ص

38

)-

574

- ابو عبد اللہ

!الجدلی

میں نے حضرت عائشہ سے رسول اکرم کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت کوئی فحش بات نہ کہتے تھے اور نہ کوئی ایسا کام کرتے تھے، بازاروں کی طرح شور مچانا بھی آپ کا کام نہیں تھا اور برائی کا بدلہ برائی سے بھی نہیں دیتے تھے بلکہ عفو اور گذر سے کام لیا کرتے تھے۔ (سنن ترمذی

4

ص

369

/

2016

مسند ابن حنبل ،

9

ص

32

/

25472

،

10

ص

75

/

26049

،

94

/

26150

-

575

-

!عبدالله

میں نے پیغمبر اسلام کا یہ پیغمبرانہ طریقہ دیکھا ہے کہ لوگوں نے آپ کو زخمی کر دیا تو آپ چہرہ سے خون صاف کرتے جا رہے تھے اور فرما رہے تھے ، خدایا میری قوم کو معاف کر دینا کہ یہ جاہل ہیں۔ (صحیح بخاری

6

ص

2539

/

6530

،

3

ص

1282

/

3290

، صحیح مسلم ،

3

ص

1417

/

1792

، سنن ابن ماجہ ،

2

ص

1335

/

2025

مسند ابن حنبل ،

2

ص

125

/

4017

)-

576

- امام باقر (ع)

)!)

رسول اکرم کے پاس اس یہودی عورت کو حاضر کیا گیا جس نے آپ کو زہر دیا تھا... تو آپ نے دریافت کیا کہ آخر تو نے ایسا قدم کیوں کیا ؟ اس نے کہا کہ میرا خیال یہ تھا کہ اگر یہ نبی ہیں تو انہیں نقصان نہ ہوگا اور اگر بادشاہ ہیں تو لوگوں کو آرام مل جائے گا۔! یہ سن کر آپ نے اسے معاف کر دیا اور کوئی بدلہ نہیں لیا۔ (کافی

1

ص

108

/

9

روایت زرارہ)-

577

- معاذ بن عبداللہ

!تمیمی

خدا کی قسم میں نے اصحاب امیر المومنین (ع) کو دیکھا کہ وہ عائشہ کے اونٹ تک پہنچ گئے ہیں اور کسی نے آواز دی کہ اونٹ کے پیر کاٹ دیئے جائیں اور لوگوں نے کاٹ بھی دیئے اور اونٹ گر پڑا لیکن حضرت نے فوراً آواز بلند کر دی کہ جو اسلحہ رکھ دے گا وہ امان میں ہے اور جو میرے گھر میں آجائے گا وہ بھی امان میں ہے، خدا کی قسم میں نے ایسا کریم انسان نہیں دیکھا ہے۔ (الجمل ص

365

مروج الذهب ،

2

ص

378

الاخبار الطوال ص ،

151

تاریخ یعقوبی ،

2

ص

182

شرح الاخبار ،

1

ص

395

/

334

)-

578

- امام علی (ع)

)!)

اہل بصرہ پر فتح پانے کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا کہ بے شک پروردگار وسیع رحمت کا مالک اور دائمی مغفرت کا مختار ہے، اس کے پاس عظیم معافی بھی ہے اور دردناک عذاب بھی، اس نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کی رحمت و مغفرت و معافی صاحبان اطاعت کیلئے ہے اور اس کی رحمت سے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں... اور اس کا عذاب ، غضب ، عقاب سب اہل معصیت کے لئے ہے اور ہدایت و دلائل کے بعد کوئی گمراہ نہیں ہوسکتا ہے۔

اہل بصرہ ! اب تمہارا کیا خیال ہے جبکہ تم نے میرے عہد کو توڑ دیا ہے اور میرے خلاف دشمن کا ساتھ دیا ہے؟ ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہا کہ تو اچھا ہی خیال رکھتے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ آپ نے میدان جیت لیا ہے، اب اگر سزا دیں گے تو ہم اس کے حقدار ہیں اور اگر معاف کر دیں گے تو یہ طریقہ پروردگار کو پسند ہے۔

فرمایا جاؤ میں نے معاف کر دیا لیکن خبردار اب فتنہ برپا نہ کرنا کہ تم نے عہد شکنی بھی کی ہے اور امت میں تفرقہ بھی پیدا کیا ہے، یہ کہہ کر آپ بیٹھ گئے اور لوگوں نے بیعت کرنا شروع کر دی۔ (ارشاد

1

ص

257

الجمال ،

407

روایت حارث بن سریع)۔

580

- امام زین العابدین (ع)

)!)

میں مروان بن الحکم کے یہاں گیا تو کہنے لگا کہ میں نے تمہارے دادا سے زیادہ کریم کوئی انسان نہیں دیکھا کہ انہیں روز جمل ہم پر غلبہ حاصل ہو گیا لیکن انہوں نے منادی کرادی کہ خبردار کسی بھاگنے والے کو قتل نہ کیا جائے اور کسی زخمی کا خاتمہ نہ کیا جائے۔ (السنن الکبریٰ

8

ص

214

/

46

167

روایت ابراہیم بن محمد عن الصادق (ع) ، المبسوط ص

- ابن ابی

الحدید

امیر المومنین (ع) حلم و درگذر کے معاملہ میں تمام لوگوں سے زیادہ معاف کرنے والے اور حلیم تھے جس کا صحیح مظاہرہ روز جمل ہوا ہے جب آپ نے مروان بن الحکم پر قابو حاصل کر لیا جو آپ کا شدیدترین اور بدترین دشمن تھا لیکن اس کے باوجود اسے چھوڑ دیا۔

یہی حال عبداللہ بن زبیر کا تھا کہ برملا آپ کو گالیاں دیا کرتا تھا اور روز جمل بھی اپنے خطبہ میں آپ کو لئیم اور ذلیل جیسی الفاظ سے یاد کیا تھا اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب تک یہ بدبخت جو ان نہیں ہوا زبیر ہمارے ساتھ تھا اور اس کے بعد اس نے گمراہ کر دیا، لیکن اس کے باوجود جب قبضہ میں آگیا تو اسے معاف کر دیا اور فرمایا کہ میرے سامنے سے ہٹ جاو، میں تجھے دیکھنا نہیں چاہتا ہوں۔

یہی کیفیت جمل کے بعد سعید بن العاص کی تھی کہ جب وہ مکہ میں پکڑا گیا تو سخت ترین دشمن ہونے کے باوجود آپ نے کچھ نہیں کہا اور اسے نظر انداز کر دیا، پھر عائشہ کے بارے میں تو آپ کا سلوک بالکل واضح ہے کہ آپ نے انہیں بیس عورتوں کے ساتھ مدینہ واپس کر دیا اور عورتوں کو سپاہیوں کا لباس پنہا دیا اور تلواریں ساتھ کر دیں، لیکن آپ راستہ میں بھی تنقید کرتی رہیں کہ ہمیں مردوں کے لشکر کے حوالہ کر دیا، یہ تو جب مدینہ پہنچ کر ان عورتوں نے فوجی لباس اتارا تو عائشہ کو علی (ع) کے کرم کا اندازہ ہوا اور شرمندہ ہو گئیں۔

خود اہل بصرہ نے آپ سے جنگ کی، آپ کو اور آپ کی اولاد کو تلواروں کا نشانہ بنایا لیکن جب آپ نے فتح حاصل کر لی تو تلوار نہیں اٹھائی اور اعلان عام کر دیا کہ خبردار کسی بھاگتے ہوئے کا پیچھا نہ کیا جائے، کسی زخمی کو مارا نہ جائے، کسی قیدی کو قتل نہ کیا جائے اور جو اسلحہ رکھ دے یا میرے لشکر کی پناہ میں آجائے اسے پناہ دیدی جائے، مال غنیمت پر قبضہ نہ کیا جائے، بچوں کو اسیر نہ کیا جائے، حالانکہ آپ کو یہ سب کچھ کرنے کا حق اور اختیار حاصل تھا لیکن آپ نے عفو و

درگذر کے علاوہ کوئی اقدام نہیں کیا اور روز فتح مکہ پیغمبر اسلام کی سیرت کو زندہ کر دیا کہ آپ نے بھی عفو و درگذر سے کام لیا تھا حالانکہ عداوتیں سرد نہیں ہوئی تھیں اور زیادتیاں بھلائی نہیں جاسکی تھیں۔ (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید

1

ص

22

/

23

)-

582

- امام حسن (ع)! ابن ملجم کو گرفتار کر کے امیر المومنین (ع) کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے باقاعدہ کھانے اور آرام کرنے کا انتظام کیا جائے اس کے بعد میں زندہ رہ گیا تو میں خود صاحب اختیار ہوں چاہے معاف کروں یا بدلہ لوں / لیکن اگر میں نہ بچ سکا تو اسے بھی میرے پاس پہنچا دینا تا کہ خدا کی بارگاہ میں فیصلہ کرایا جاسکے۔ (اسدالغابہ

4

ص

113

تاریخ دمشق حالات امام علی ،

3

ص

300

/

1400

روایت محمد بن سعد، انساب الاشراف ،

2

ص

495

/

529

الامامة والسياسة ،

1

ص

181

-

583

- امام باقر (ع)

)!)

حضرت علی (ع) نے زخمی ہونے کے بعد ابن ملجم کے بارے میں فرمایا کہ اس کے کھانے پینے کا انتظام کرو اور اچھا برتاؤ کرو ، اس کے بعد میں زندہ رہ گیا تو میں اپنے خون کا حقدار ہوں چاہیے معاف کروں یا بدلہ لوں اور اگر نہ رہ گیا اور تم نے اسے قتل کردیا تو خبر دار لاش کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کرنا - (السنن الکبریٰ

8

ص

317

/

16759

(روایت ابراہیم بن محمد عن الصادق ، تاریخ دمشق حالات امام علی (ع)

3

ص

297

/

1398

روایت ابن عیاض ، استیعاب ،

3

ص

219

مناقب ابن شہر آشوب ،

2

ص

213

الجعفریات ص ،

53

قرب الاسناد ص ،

143

/

515

روایت ابوالبختری عن الصادق (ع)۔

584

- روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام حسن (ع) کے ایک غلام نے کوئی قابل سزا عمل انجام دیا تو آپ نے اسے مارنے کا حکم دیدیا، اس نے فوراً آیت شریفہ

”پڑھی

والکاظمین

الغیظ، صاحبان

تقویٰ غصہ کو پی جاتے ہیں؟

فرمایا میں نے ضبط کرلیا، اس نے کہا ”والعافین عن الناس“ اور لوگوں کی غلطیوں کو معاف کردیتے ہیں، فرمایا میں نے معاف کردیا۔

اس نے تیسرا ٹکڑا پڑھ دیا، ”والله يحب المحسنين“ اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے؟ فرمایا کہ میں نے تجھے راہ خدا میں آزاد کردیا اور پہلے سے دگنا مال بھی دے رہا ہوں۔ (الفرج بعد الشدة

1

ص

101

)-

585

- روز عاشور حر بن یزید نے امام حسین (ع) کی خدمت میں آکر عرض کی ، خدا مجھے آپ کا فدیہ بنادے، فرزند رسول!

میں وہی شخص ہوں جس نے آپ کا راستہ روکا تھا اور آپ کو ساتھ لے کر آیا تھا اور اس صحرائے بلاء میں روک دیا تھا، خدائے وحدہ لاشریک کی قسم مجھے نہیں معلوم تھا کہ قوم آپ کے مطالبہ کو ٹھکرا دے گی ، خیر ، اب میں اپنے گناہوں کی توبہ کے لئے حاضر ہوا ہوں اور آپ کے سامنے قربان ہونا چاہتا ہوں۔

فرمائیے کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ فرمایا بیشک خدا توبہ کا قبول کرنے والا ہے اور معاف کرنے والا ہے، تیرا نام کیا ہے؟ حر نے کہا میں حر بن یزید ہوں ! ... فرمایا تو واقعاً حر ہے جس طرح تیری ماں نے تیرا نام رکھا ہے، واللہ تو دنیا و آخرت دونوں میں آزاد ہے! اب گھوڑے سے اتر آؤ، حر نے عرض کی کہ حضور اب اسی طرح جہاد کی اجازت دیدیں در اترنے کے لئے نہ فرمائیں یہاں تک کہ گھوڑے سے گرایا جاؤں۔

آپ نے فرمایا تمہیں اختیار ہے، جو چاہو کرو خدا تم پر رحمت نازل کرے گا۔ (تاریخ طبری

5

ص

427

اعلام الوری ص ،

239

)-

586

- عبدالله بن

محمد!

میں نے عبدالرزاق کو یہ کہتے سنا ہے کہ امام ” زین العابدین (ع) “ وضو کی تیاری میں تھے اور ایک کنیز پانی انڈیل رہی تھی کہ لوٹا اس کے ہاتھ سے گر گیا اور حضرت کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا ، آپ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھنا چاہا، اس نے فوراً قرآن مجید کے اس کلمہ کی تلاوت کردی ” والکاظمین الغیظ “ ... فرمایا میں نے غصہ کو ضبط کر لیا۔ اس نے دوسرا ٹکڑا پڑھا ” والعافین عن الناس “ ... فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا۔ اس نے کہا ” واللہ یحب المحسنین “ ... فرمایا کہ جا میں نے تجھے راہ خدا میں آزاد کر دیا۔

(تاریخ دمشق حالات امام زین العابدین (ع)

58

/

89

(امالی صدوق (ر ،

168

/

12

ارشاد ،

2

ص

146

مجمع البیان ،

2

ص

838

اعلام الوری ص ،

256

کشف الغمہ ،

2

ص

299

روایت زہری ، شرح الاخبار

3

ص

259

/

1161

روضة الواعظین ص ،

(فصل چہارم: سیرت عبادت اہلبیت (ع)

۔ اخلاص عبادت1

خدایا میں نے تیری عبادت نہ تیری جنت کی طمع میں کی ہے اور نہ تیرے جہنم کے خوف سے ... بلکہ تجھے عبادت کا اہل پایا ہے تو تیری عبادت کی ہے۔ (عوالی اللثالی

شرح نہج البلاغہ ابن میثم بحرانی،

شرح مائتہ کلمہ ص ،

واضح رہے کہ شرح نہج میں الفاظ اس طرح نقل ہوتے ہیں ”ما عبدتک خوفاً من عقابک ولا طمعاً فی ثوابک...“۔

ایک قوم نے اللہ کی عبادت رغبت کی بنا پر کی ہے اور یہ تاجروں کی عبادت ہے، دوسری قوم نے خوف کی بنا پر کی ہے تو یہ غلاموں کی عبادت ہے اور ایک قوم نے اس کی عبادت شکر نعمت کی بنیاد پر کی ہے، یہی آزاد اور شریف لوگوں کی

عبادت ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت

237

تحف العقول ص ،

246

عن الحسين (ع) ، تاریخ دمشق حالات امام زین العابدین (ع) ص

111

/

141

حلیۃ الاولیاء ص ،

134

روایت ابراہیم علوی از امام صادق (ع)۔ ،

589

- امام صادق (ع)

)!

عبادت گذاروں کی تین قسمیں ہیں، ایک قوم نے خوف کی بنیاد پر عبادت کی ہے تو یہ غلاموں کی عبادت ہے اور ایک قوم نے ثواب کی خواہش میں عبادت کی ہے تو یہ مزدوروں کی عبادت ہے۔ البتہ ایک قوم نے اس کی محبت میں عبادت کی ہے اور یہی آزاد مردوں کی عبادت ہے اور یہی بہترین عبادت ہے۔ (کافی

2

ص

84

/

5

روایت ہارون بن خارجہ)۔

590

- امام زین العابدین (ع)

)!

مجھے یہ بات سخت ناپسند ہے کہ خدا کی عبادت کروں اور اس کا مقصد ثواب کے علاوہ کچھ نہ ہو اور اس طرح ایک لالچی بندہ بن جاؤں کے اسے طمع ہو تو عبادت کرے اور نہ ہو تو نہ کرے اور یہ بھی ناپسند ہے کہ میرا محرک صرف عذاب کا خوف ہو اور اس طرح بدترین بندہ بن جاؤں کہ خوف نہ ہو تو کام ہی نہ کرے۔

کسی نے دریافت کیا پھر آپ کیوں عبادت کرتے ہیں؟ فرمایا اس لئے کہ وہ اہل ہے اور اس کے انعامات میری گردن پر

ہیں۔ (تفسیر منسوب بہ امام عسکری (ع) ص

328

/

180

)-

- مشقت عبادت2

591

- امام محمد باقر (ع)

)!

رسول اکرم عائشہ کے حجرہ میں تھے تو انہوں نے کہا کہ آپ اس قدر زحمت عبادت کیوں برداشت کرتے ہیں جبکہ خدا نے آپ کے تمام گناہوں کو بخش دیا ہے؟ فرمایا کیا میں خدا کا بندہ شکر گزار نہ بنوں!۔

آپ پنچوں کے بھل کھڑے رہتے تھے یہاں تک کہ پروردگار نے سورہ طہ نازل فرمایا کہ ”ہم نے قرآن اس لئے نہیں نازل کیا ہے کہ آپ مشقت میں پڑجائیں۔ (کافی

2

ص

95

/

2

روایت ابوبصیر، احتجاج

1

ص

520

)-

592

-

عائشہ!

رسول اکرم را توں کو اس قدر قیام فرماتے تھے کہ پیر پھٹنے لگتے تھے تو میں نے عرض کی کہ آپ اس قدر زحمت کیوں کرتے ہیں جبکہ خدا نے آپ کے تمام اول و آخر گناہ معاف کر دیئے ہیں؟ فرمایا کیا میں بندہ شکر گزار بننا پسند نہ کروں۔ (بخاری

4

ص

1830

/

3557

مسلم ،

4

ص

2172

،

2820

صحیح بخاری ،

1

ص

380

/

1078

ص ،

2375

/

8106

،

4

/

1830

/

4586

صحيح مسلم ،

4

ص

2171

/

2819

سنن ترمذی ،

2

ص

268

،

412

سنن ابن ماجه ،

1

ص

456

/

1419

سنن نسائي ،

3

ص

219

مسند ابن حنبل ،

6

ص

348

/

18366

الزهد ابن المبارك ،

35

/

4731

روایت مغیرہ تاریخ بغداد

4

ص

231

روایت انس

7

ص ،

265

روایت ابوجحیفہ، فتح الابواب ص

170

روایت زہری)-

593

- بکر بن

!عبدالله

عمر بن الخطاب پیغمبر اسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے جب حضرت بیمار تھے اور کہنے لگے کہ آپ کس قدر اپنے کو تھکاتے ہیں؟ فرمایا مجھے کون سی چیز مانع ہے کل شب میں تیس سوروں کی تلاوت کی ہے جن میں سور طوال بھی شامل تھے۔

کہنے لگے کہ خدا نے آپ کے تمام گناہوں کو معاف کر دیا ہے اس کے بعد بھی اس قدر زحمت کرتے ہیں؟ فرمایا کیا میں خدا کا بندہ شکر گزار نہ بنوں۔ (امالی طوسی (ر) ص

403

/

903

)-

594

- امام صادق (ع)! رسول اکرم مستحب نمازیں فرض نمازوں سے دوگنی ادا کیا کرتے تھے۔ (کافی

3

ص

443

/

3

تہذیب،

2

ص

4

/

3

استبصار ،

1

ص

218

/

7703

روایت فضیل بن یسار و فضل بن عبدالملک و بکیر)۔

595

-

!عائشہ

رسول اکرم لمبی راتوں میں بھی کبھی کھڑے ہو کر نمازیں پڑھتے تھے اور کبھی بیٹھ کر ۔ (صحیح مسلم

1

ص

504

/

105

سنن ترمذی ،

2

ص

23

/

3751

سنن ابن ماجہ

1

ص

388

/

1228

سنن نسائی ،

3

ص

219

مسند ابن حنبل ،

9

ص

393

/

24723

ص

397

/

24743

مستدرک ،

1

ص

397

/

976

)-

596

-

عائشہ!

آیت کریمہ ”قم اللیل الا قلیلا“ کے نازل ہونے سے پہلے رسول اکرم بہت ہی کم آرام فرماتے تھے۔ (مسند ابویعلیٰ

4

ص

466

/

4918

) -

597

-

عائشہ!

رسول اکرم ہر حال میں ذکر خدا کرتے رہتے تھے۔ (صحیح مسلم

1

ص

282

/

117

سنن ترمذی ،

5

ص

463

/

3384

سنن ابی داؤد ،

1

ص

5

/

18

)-

598

- الم علی (ع

)!)

فاطمہ (ع) نے رسول اکرم سے خادمہ کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے بڑی شے بتا سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ سوتے وقت

34

، مرتبہ سبحان اللہ

33

مرتبہ الحمد للہ اور

34

مرتبہ اللہ اکبر (دن بھر کی تمام تھکن دور ہو جائے گی) جس کے بعد میں نے کبھی اس تسبیح کو ترک نہیں کیا۔ ایک شخص نے کہا کہ صفین کی رات بھی؟ فرمایا ہاں صفین کی رات بھی۔) صحیح بخاری

5

ص

2041

/

5044

صحیح مسلم ،

4

ص

2091

/

2727

مسند الحمیدی ،

1

ص

24

/

43

تاریخ بغداد ،

3

ص

24

روایات عبدالرحمان بن ابی لیلی ، مسند احمد

1

ص

ہم سب مسجد پیغمبر میں بیٹھے ہوئے اصحاب بدر و بیعت رضوان کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے تو ابن درداء نے کہا کہ کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسے شخص کے بارے میں بتاؤں جو ساری قوم میں مال کے اعتبار سے سب سے کمزور ، تقویٰ میں سب سے طاقتور اور عبادت میں سب سے زیادہ رحمت کرنے والا تھا، لوگوں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ کہا علی ((ع) بن ابی طالب (امالی الصدوق ر)

ہم نوف و حبة القصر میں سو رہے تھے کہ اچانک دیکھا امیرالمومنین (ع) دیوار پر ہاتھ رکھے رات کے سنائے میں ان فی خلق السماوات والارض ... کی تلاوت کر رہے ہیں اور اس کے بعد اسی عالم استغراق میں میری طرف رخ کر کے فرمایا کہ حبہ ! جاگ رہے ہو یا سو رہے ہو؟

میں نے عرض کی کہ میں تو جاگ رہا ہوں لیکن جب آپ کی بیقراری کا یہ عالم ہے تو ہم گنہگاروں کا کیا حال ہوگا؟ یہ سن کر آپ نے زار و قطار رونا شروع کر دیا، اور فرمایا کہ حبہ ! دیکھو ہمیں بھی پروردگار کے سامنے کھڑا ہونا ہے اور اس سے کسی شخص کے اعمال پوشیدہ نہیں ہیں، وہ ہم سے اور تم سے رگ گردن سے زیادہ قریب تر ہے اور کوئی شے ہمارے اور اس کے درمیان حائل نہیں ہوسکتی ہے۔

اس کے بعد نوف کی طرف رخ کر کے فرمایا کہ تم سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو؟ نوف نے عرض کی یا امیر المومنین (ع) ! ویسے تو میں بیدار ہوں لیکن آج کی شب آپ نے بہت رلایا، فرمایا - نوف ! اگر اس شب میں تمہارا اگر یہ خوف خدا سے تھا توکل روز قیامت تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی۔

نوف ! یاد رکھو خوف خدا میں جو ایک قطرہ اشک آنکھوں سے نکل آتا ہے وہ جہنم کی آگ کے دریاؤں کو بجھا سکتا ہے، پروردگار کی نگاہ میں اس سے عظیم تر کوئی انسان نہیں ہے جو روئے تو خوف خدامیں روئے اور محبت یا دشمنی کرے تو وہ بھی خدا کے لئے کرے، دیکھو جو خدا کے لئے محبت کرتا ہے وہ اس کی محبت پر کسی محبت کو مقدم نہیں کرتا ہے اور جو برائے خدا دشمنی کرتا ہے اس کے دشمن کے لئے کوئی خیر نہیں ہے، اور ایسی ہی محبت اور عداوت سے انسان کا ایمان کامل ہوتا ہے۔

اس کے بعد حضرت نے دونوں افراد کو موعظہ فرمایا اور آخر میں فرمایا کہ اللہ کی طرف سے ہوشیار رہنا کہ میں نے تمہیں ہوشیار کر دیا ہے، اس کے بعد یہ مناجات کرتے ہوئے آگے بڑھ گئے کہ خدایا کاش مجھے معلوم ہوتا کہ غفلتوں کی حالت میں بھی تیری نگاہ کرم رہتی ہے یا تو منہ پھیر لیتا ہے؟ اور کاش مجھے یہ اندازہ ہوتا کہ اس طویل نیند اور قلیل شکر کے بعد بھی تو نعمتیں عطا فرما رہا ہے تو اب میرا کیا حال ہونے والا ہے۔

اس کے بعد اسی عالم میں آپ فریاد کرتے رہے یہاں تک طلوع فجر کا وقت آگیا۔ (فلاح السائل ص

266

)-

601

-

!ابوصالح

ضرار بن ضمیرہ کنانی معاویہ کے دربار میں وارد ہوئے تو اس نے کہا کہ ذرا علی (ع) کے اوصاف تو بیان کرو؟ ضرار نے کہا! مسلمانوں کے امیر! مجھے معاف کر دے تو بہتر ہے، معاویہ نے کہا ہرگز نہیں۔

ضرار نے کہا کہ اگر بیان ضروری ہے تو سن! خدا گواہ ہے کہ میں نے بعض اوقات اندھیری رات میں جب ستارے ڈوب چکے تھے یہ دیکھا ہے کہ علی (ع) محراب عبادت میں داڑھی پر ہاتھ رکھے ہوئے یوں تڑپ رہے تھے جس طرح مارگزیدہ تڑپتا ہے اور پھر بیقراری کے ساتھ گریہ کر رہے تھے۔

ایسا لگتا ہے کہ میں اس وقت بھی یہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ وہ پروردگار کو رورور پکار رہے ہیں اور پھر دنیا کو خطاب کر کے کہہ رہے ہیں... اے دنیا! تیرا رخ میری طرف کیوں ہو گیا ہے، افسوس کہ تو بلاوجہ زحمت کر رہی ہے، جاکسی اور کو دھوکہ دینا، میں تجھے تین بار ٹھکرا چکا ہوں تیری عمر بہت مختصر ہے اور تیری منزل بہت حقیر ہے اور تیرا خطرہ بہت عظیم ہے، آہ، آہ! زاد سفر کس قدر کم ہے اور سفر کس قدر طولانی ہے اور راستہ بھی کس قدر وحشتناک ہے۔“

یہ سن کر معاویہ کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو گئے اور اس نے آستینوں سے آنسوؤں کو پونچھنا شروع کر دیا اور سارے دربار پر گریہ طاری ہو گیا اور معاویہ نے کہا کہ یقیناً ابوالحسن (ع) ایسے ہی تھے۔

ضرار اب علی (ع) کے بعد تمہارا کیا حال ہے! ضرار نے کہا کہ جیسے کسی ماں کا بچہ اس کی گود میں ذبح کر دیا جائے کہ نہ اس کے آنسو رک سکتے ہیں اور نہ اس کے دل کو سکون مل سکتا ہے، یہ کہہ کر اٹھے اور باہر نکل گئے۔ (حلیۃ الاولیاء

1

ص

84

الصواعق المحرقة ص،

131

مروج الذهب،

2

ص

433

الاستیعاب،

3

ص

209

خصائص الائمہ ص،

70
کنز الفوائد ،
2
ص
103
مناقب ابن شہر آشوب ،
2
ص
103
نہج البلاغہ حکمت ص ،
77
الفصول المهمہ ص
127
)-
602
-امام حسن (ع
)!
میں نے اپنی مادر گرامی کو دیکھا ہے کہ شب جمعہ محراب عبادت میں مصروف رکوع و سجود رہیں یہاں تک کہ فجر طالع
ہوگئی اور یہ سنا کہ آپ مسلسل مومنین اور مومنات کے حق میں نام بنام دعا کرتی رہیں اور ایک حرف دعا بھی اپنے حق
میں نہیں کہا۔
میں نے عرض کی کہ مادر گرامی ! آپ دوسروں کے حق میں دعا کرتی ہیں، اپنے واسطے کیوں دعا نہیں کرتی ہیں ؟ فرمایا
بیٹا، پہلے ہمسایہ اس کے بعد اپنا گھر - (دلائل الامامة
152
/
65
علل الشرائع ،
181
/
1
کشف الغمہ ،
2
ص
94
ضيافة الاخوان ص ،
265
روایت فاطمہ صغریٰ)-
603
- حسن
!بصری

اس امت میں فاطمہ زہرا سے زیادہ عبادت گزار کوئی نہیں گذرا ہے، وہ رابت بھی مصلیٰ پر کھڑی رہتی تھیں یہاں تک کہ پیروں پر ورم آجاتا تھا ۔ (مناقب ابن شہر آشوب

3

ص

341

ربیع الابرار ،

2

ص

104

)-

604

- عبداللہ بن زبیر نے شہادت امام حسین (ع) کی خبر سن کر یہ کلمات زبان پر جاری کئے، خدا کی قسم تم نے اسے مارا ہے جو راتوں کو اکثر قیام کیا کرتا تھا اور دنوں میں اکثر روزے رکھا کرتا تھا

- (تاریخ

طبری

5

ص

375

مقتل ابومخنف ص ،

247

روایت عبدالملک بن نوفل

-)

605

- امام زین العابدین (ع) سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے والد محترم کی اولاد اس قدر کم کیوں ہے؟ فرمایا مجھے تو اتنی اولاد پر بھی تعجب ہے کہ رات دن میں ایک ہزار رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے تو انہیں گھر والوں کے ساتھ رہنے کا موقع کب ملتا تھا۔ (تاریخ یعقوبی

2

ص

247

العقد الفرید ،

2

ص

243

فلاح السائل ص ،

269

)-

606

- امام صادق (ع)! حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) عبادات میں بے حد زحمت برداشت کیا کرتے تھے، دنوں میں روزہ رکھتے تھے اور راتوں میں نمازیں پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ بیمار ہو گئے تو میں نے عرض کی بابا ! کب تک یہ سلسلہ

یونہی جاری رہے گا ؟ فرمایا میں اپنے پروردگار سے قربت چاہتا ہوں شائد وہ اس طرح اپنی بارگاہ میں جگہ دیدے۔)

مناقب ابن شہر آشوب

4

ص

155

روایت معتب۔

607

- امام صادق (ع) ، حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) جب حضرت علی (ع) کی کتاب کا مطالعہ فرماتے تھے اور ان کی عبادتوں کا ذکر دیکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ اس قدر عمل کون کر سکتا ہے ، یہ کس کے بس کی بات ہے ، اس کے بعد پھر عمل شروع کر دیتے تھے ، مصلیٰ پر نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا اور واضح طور پر اثرات ظاہر ہونے لگتے تھے اور امیر المومنین (ع) جیسی عبادت ان کے گہرانہ میں بھی حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) کے علاوہ کوئی نہیں کرسکا۔ (کافی

8

ص

163

/

172

روایت سلمہ بیاع السابری۔

608

- عمرو بن عبداللہ بن ہند الجملی ، امام محمد (ع) باقر سے رايت کرتے ہیں کہ جب جناب فاطمہ بنت علی (ع) نے اپنے بھتیجے زین العابدین (ع) کو اس شدت اور کثرت سے عبادت کرتے دیکھا تو جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حزام انصاری کے پاس آئیں اور فرمایا کہ تم صحابی رسول ہو، ہمارے تمہارے اوپر حقوق ہیں اور ان میں سے ایک حق یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کو زحمت و مشقت سے ہلاکت ہوتے دیکھو تو اس کی زندگی کا بند وبست کرو، دیکھو یہ علی (ع) بن الحسین (ع) جو اپنے باپ کی تنہا یادگار ہیں، اس قدر عبادت کر رہے ہیں کہ پیشانی ، ہتھیلی اور گھٹنوں پر گھٹے پڑ گئے ہیں اور اس کے بعد بھی مسلسل نمازیں پڑھتے چلے جا رہے ہیں ؟

جابر بن عبداللہ یہ سن کر امام زین العابدین (ع) کے دروازہ پر آئے اور وہاں امام (ع) باقر کو بیٹا ہاشم کے نوجوانوں کے ساتھ دیکھا ، جابر نے انہیں آگے بڑھتے

دیکھا تو کہا کہ واللہ یہ بالکل رسول اکرم کی رفتار ہے۔ اور پوچھا کہ فرزند آپ کون ہیں؟

فرمایا میں محمد ! بن علی (ع) بن الحسین (ع) ہوں ! یہ سن جابر رونے لگے اور کہا کہ واللہ آپ ہی علوم کی باریکیاں ظاہر کرنے والے باقر (ع) ہیں، ذرا میرے قریب آئیے میرے ماں باپ آپ پر قربان ! حضرت آگے بڑھے، جابر نے بند پیراہن کھولے، سینہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر سینہ مبارک کو بوسہ دیا اور اپنا رخسار اور چہرہ جسم مبارک سے مس کیا اور کہا کہ میں آپ کو آپ کے جد رسول اکرم کا سلام پہنچا رہا ہوں اور میں نے وہی سب کچھ کیا ہے جس کا حضرت نے مجھے حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ تم اس دنیا میں اس وقت تک زندہ رہو گے کہ میرے ایک فرزند محمد سے ملاقات کرو گے جو علمی موشگافیاں کرنے والا ہوگا... اور دیکھو تم نابینا ہو جاؤ گے تو وہ تمہاری بصارت کا انتظام کر دے گا۔

یہ کہہ کر امام سجاد (ع) کی خدمت میں حاضری کی درخواست کی ، آپ گھر کے اندر گئے اور بابا کو اطلاع دی کہ ایک بزرگ دروازہ پر ہیں اور انہوں نے میری ساتھ اس اندازہ کا برتاؤ کیا ہے، فرمایا فرزند یہ جابر بن عبداللہ ہیں اور یہ سارے اعمال کیا انہوں نے خاندان کے بچوں کے سامنے انجام دیئے ہیں اور یہ ساری باتیں سب کے سامنے کی ہیں ...؟ عرض کی جی ہاں ... فرمایا انا للہ ... انہوں نے کوئی برا قصد نہیں کیا لیکن تمہاری زندگی کو خطرہ میں ڈال دیا۔

اس کے بعد جابر کو داخلہ کی اجازت دیدی اور جب جابر گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ آپ محراب عبادت میں ہیں اور

جسم انتہائی لاغر ہو چکا ہے آپ نے اٹھ کر نحیف آواز میں جابر سے خیریت دریافت کی اور اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ جابر نے گزارش شروع کی، فرزند رسول ! کیا آپ کو نہیں معلوم ہے کہ پروردگار نے جنت کو آپ ہی حضرات کے لئے خلق کیا ہے اور جہنم کو آپ کے دشمنوں ہی کے لئے بنایا ہے تو آخر اس قدر زحمت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا اے صحابی رسول ! کیا آپ کو نہیں معلوم ہے کہ پروردگار نے میرے جد رسول اکرم کے جملہ محاسبات کو بخش دیا تھا لیکن اس کے بعد بھی انہوں نے عبادت کی مشقت کو نظر انداز نہیں کیا اور اس قدر عبادت کی کہ پیروں پر ورم آگیا اور جب ان سے یہی گزارش کی گئی کہ آپ کو عبادت کی کیا ضرورت ہے؟ تو فرمایا کہ کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ جابر نے جب یہ دیکھا کہ حضرت زین العابدین (ع) پر میری بات کا اثر ہونے والا نہیں ہے اور وہ عبادات میں تخفیف کرنے والے نہیں ہیں تو عرض کی کہ فرزند رسول ! اپنی زندگی کا خیال رکھیں کہ آپ ہی حضرات کے ذریعہ امت کی بلائیں دفع ہوتی ہے ، مصیبتوں سے نجات ملتی ہے آسمان سے بارش ہوتی ہے؟ فرمایا ، جابر ؟ میں اس وقت تک اپنے اب وجد کے راستہ پر گامزن رہوں گا جب تک مالک کی بارگاہ میں نہ پہنچ جاؤں ! جابر نے حاضرین کی طرف رخ کر کے فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے اولاد انبیاء میں یوسف بن یعقوب کے علاوہ علی (ع) بن الحسین (ع) جیسا کوئی انسان نہیں دیکھا ہے لیکن خدا گواہ ہے کہ علی (ع) بن الحسین (ع) کی ذریت یوسف کی ذریت سے کہیں زیادہ بہتر ہے، بلکہ ان میں تو ایک وہ بھی ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا ہے، بلکہ ان میں تو ایک وہ بھی ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا (امالی طوسی (ر) ص 236

/

1314

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

148

بشارة المصطفیٰ ص ،

66

)-

609

(- امام (ع)

!صادق

میرے پدر بزرگوار تاریکی شب میں نمازیں پڑھتے پڑھتے جب سجدہ میں طول دیتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے نیند آگئی ہو۔ (قرب الاسناد

5

ص

15

(روایت مسعد بن صدقہ

610

- امام صادق (ع

!)

میں پدر بزرگوار کے لئے بستر بچھا کر انتظار کیا کرتا تھا اور جب وہ آرام فرمالیتے تھے تو میں اپنے بستر پر جاتا تھا، ایک شب میں انتظار کرتا رہا اور جب دیر ہو گئی تو آپ کی تلاش میں مسجد کی طرف گیا ، دیکھا کہ آپ تنہا مسجد میں سجدہ

پروردگار میں پڑے ہیں اور نہایت کرب کے عالم میں مناجات کر رہے ہیں ” خدا یا تو مالک بے نیاز ہے اور یقیناً میرا پروردگار ہے، میں نے یہ سجدہ تیری بندگی اور عبدیت کے اقرار کے لئے کیا ہے، خدایا میرا عمل بہت کمزور ہے اب تو ہی اسے مضاعف کر دے، خدایا اس دن کے عذاب سے محفوظ رکھنا جس دن تمام بندوں کو قبروں سے نکالا جائیگا اور میری توبہ کو قبول کر لینا کہ توبہ کا قبول کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ (کافی

3

ص

333

/

9

از اسحاق بن عمار)۔

611

- امام صادق (ع) میرے والد بزرگوار بہت زیادہ ذکر خدا کیا کرتے تھے اور میں جب بھی ان کے ساتھ چلتا تھا یا کھانا کھاتا تھا تو انہیں ذکر خدا کرتے ہی دیکھتا

تھا، حدیہ ہے کہ لوگوں سے گفتگو بھی آپ کو ذکر خدا سے غافل نہیں بنا سکتی تھی، میں اکثر اوقات دیکھتا تھا کہ زبان تالو سے چپک جاتی تھی اور لا الہ الا اللہ کہتے رہتے تھے، ہم سب کو جمع کر کے طلوع آفتاب تک ذکر خدا کا حکم دیا کرتے تھے اور جو قرآن پڑھ سکتا تھا اسے تلاوت کا حکم دیتے تھے ورنہ ذکر خدا کا امر فرمایا کرتے تھے۔ (کافی

2

ص

499

/

1

از ابن القداح)۔

612

- یحیٰ

!!العلوی

حضرت موسیٰ (ع) بن جعفر (ع) کو ان کی کثرت عبادت کی بنا پر عبد صالح کہا جاتا تھا اور ہمارے بعض اصحاب کا بیان ہے کہ انہوں نے مسجد پیغمبر میں جا کر اول شب میں سجدہ شروع کیا اور اس میں یہ مناجات شروع کی کہ خدایا تیرے بندہ کا گناہ عظیم ہے تو تیری معافی کو بھی عظیم ہونا چاہیئے۔ اے صاحب تقویٰ، اے صاحب مغفرت! اور اس طرح صبح تک دہراتے رہے۔ (تاریخ بغداد

13

ص

27

)-

613

-

!حفص

میں نے حضرت موسیٰ (ع) بن جعفر (ع) سے زیادہ نہ خدا کا خوف رکھنے والا دیکھا ہے اور نہ اس کی رحمت کا امیدوار دیکھا ہے، آپ کی تلاوت کا انداز بھی حرتیہ ہوتا تھا اور اس طرح پڑھتے تھے جیسے کسی انسان سے باتیں کر رہے ہو۔ (کافی

!ثوبانی

حضرت موسیٰ (ع) ابن جعفر (ع) چند سال تک اسی انداز سے عبادت کرتے رہے کہ طلوع آفتاب سے زوال تک سجدہ ہی میں رہا کرتے تھے یہاں تک کہ کبھی کبھی ... بلندی پر جا کر قیدخانہ میں روشندان سے دیکھتا تھا تو آپ کو سجدہ میں پاتا تھا اور پوچھتا تھا کہ اے ربیع (داروغہ زندان) یہ کیڑا کیسا پڑا ہے؟ تو وہ کہتا تھا کہ امیر المومنین! یہ کیڑا نہیں ہے، یہ موسیٰ (ع) بن جعفر (ع) ہیں جو روزانہ طلوع آفتاب سے زوال تک سجدہ معبود میں پڑے رہتے ہیں۔ ہارون کہتا کہ بیشک یہ بنی ہاشم کے راہبوں میں سے ہیں تو میں کہتا کہ پھر آپ نے انہیں اس تنگی زندان میں کیوں (رکھا ہے؟ تو کہتا کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔) عیون اخبار الرضا (ع)

مناقب ابن شہر آشوب ،

از یونانی)-

- عبدالسلام بن صالح الہریدی راوی ہے کہ میں مقام سرخس میں اس گھر تک پہنچا جہاں امام رضا (ع) کو قید رکھا گیا تھا اور میں نے نگرانِ زنداں سے اجازت چاہی تو اس نے کہا کہ اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔ میں نے کہا کیوں؟ اس نے کہا کہ یہ دن رات میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور صرف ایک ساعت ابتدائے روز میں اور وقت زوال اور نزدیک غروب نماز روک دیتے ہیں لیکن مصلیٰ پر بیٹھ کر ذکر خدا کرتے رہتے ہیں۔ (عیون اخبار الرضا (ع))

(- نماز اہلبیت (ع 3

- رسول

!اکرم

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کے اندر رکھی گئی ہے (تاریخ بغداد

12

ص

372

از انس بن مالک، المعجم الكبير

20

/

1023

از مغیرہ)۔

617

- عبدالله بن

!مسعود

رسول اکرم تمام ذکر کرنے والوں میں نمایاں ذکر کرنے والے تھے اور تمام نمازیوں میں سب سے زیادہ نماز ادا کرنے والے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء

7

ص

112

تاریخ بغداد ،

10

/

94

)-

618

- فضالہ بن

!عبید

رسول اکرم جب کسی منزل پر وارد ہوتے تھے یا گھر میں داخل ہوتے تھے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء

5

ص

148

)-

619

-

!عائشہ

رسول اکرم ہمارے ساتھ مصروف گفتگو رہتے تھے لیکن جیسے ہی نماز کا وقت آجاتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم میں کوئی جان پہچان ہی نہیں ہے۔ (عدة الداعی ص

139

عوالی اللثالی ،

- مطرّف بن عبدالله اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا ، دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور شدت خوف خدا سے اس طرح لرز رہے جیسے پتیلی میں پانی کھول رہا ہو ۔ (عیون

(اخبار الرضا (ع)

خصال ص ،

احتجاج ،

فلاح السائل ص

- جعفر بن علی القمی ، کتاب زہد النبی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور اکرم جب نماز کے لئے آمادہ ہوتے تھے تو اس طرح ساکت و ساکن نظر آتے تھے جیسے کوئی کپڑا زمین پر پڑا ہو ۔ (فلاح

السائل ص

- جابر بن

عبدالله!

رسول اکرم کھانے یا کسی دوسرے کام کے لئے نماز میں ہرگز تاخیر نہیں فرماتے تھے۔ (السنن الکبریٰ

/

5043

)-

623

- امام صادق (ع)

)!

رسول اکرم غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب پر کسی کام کو مقدم نہیں فرماتے تھے۔ (علل الشرائع ص

350

/

5

تنبيه الخواطر

2

ص

78

)-

624

- مطرف بن عبدالله بن

الشخير

میں نے اور عمر ان بن حصین نے کوفہ میں حضرت علی (ع) کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے رکوع و سجود کے موقع پر اس انداز سے تکبیر کہی کہ مجھ سے عمران نے کہا کہ میں نے اس نماز سے زیادہ کوئی نماز رسول اکرم کی نماز سے مشابہ نہیں دیکھی ہے۔ (مسند ابن حنبل

7

ص

200

/

19881

)-

625

- امام علی (ع) میدان صفین میں مسلسل جہاد فرما رہے تھے اور آپ کی نگاہیں طرف آفتاب تھیں، ابن عباس نے کہا کہ یا

علی (ع)

)!

! فرمایا کہ وقت نماز دیکھ رہا ہوں تا کہ اول زوال نماز ادا کرلوں

ابن عباس نے کہا کہ کیا یہ وقت نماز ہے جب کے گھمسان کارن پڑ رہا ہے ؟ فرمایا کہ ہم کس چیز کے لئے جہاد کر رہے ہیں ؟ ہمارا جہاد سی نماز کیلئے ہے۔ (ارشاد القلوب ص

217

)-

626

- امام صادق (ع)! امام علی (ع) جب رکوع فرماتے تھے تو اس قدر پسینہ جاری ہوتا تھا کہ زمین تر ہو جاتی تھی۔ (فلاح

السائل ص

از ابی الصباح)۔

627

- روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام علی (ع) پر جب وقت نماز آتا تھا تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا اور آپ کا نپنے لگتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس امانت کو ادا کرنے کا وقت آگیا جسے زمین و آسمان اور پہاڑوں پر پیش کیا گیا تو اس کا بوجھ نہ اٹھاسکے اور انسان نے اٹھا لیا۔ اب خدا جانے میں نے اس کا حق ادا کر دیا ہے یا نہیں (مناقب)۔

ابن شہر آشوب

2

ص

124

)۔

عوالی اللثالی

1

ص

324

/

63

احقاق الحق ،

18

ص

4

)۔

628

- رسول

!اللہ

میری بیٹنفاطمہ جب محراب عبادت میں خدا کے سامنے کھڑی ہوتی ہے تو اس کانور ملائکہ آسمان کے سامنے اسی طرح جلوہ گر ہوتا ہے جس طرح ستاروں کا نور اہل زمین کے لئے، اور پروردگار ملائکہ سے فرماتا ہے کہ دیکھو یہ میری کنیز فاطمہ (ع) میری تمام کنیزوں کی سردار میرے سامنے کھڑی ہے اور اس کا جوڑ جوڑ کانپ رہا ہے اور وہ دل و جان سے میری عبادت کی طرف متوجہ ہے۔ (امالی صدوق (ر) ص

100

/

2

الفضائل ابن شاذان ص ،

8

از ابن عباس)۔

629

- ابن فہد الحلی ، جناب فاطمہ (ع) نماز میں خوف خدا سے کانپنے لگتی تھیں

- (عدة

امام حسن (ع) بن علی (ع) اپنے دور میں سب سے زیادہ عابد، زاہد اور افضل تھے، پیادہ حج فرماتے تھے بلکہ بعض اوقات ننگے پیر چلتے تھے، جب موت کو یاد کرتے تھے یا قبر کا ذکر کرتے تھے، یا میدان حشر کا ذکر کرتے تھے، یا صراط پر گذرنے کا ذکر کرتے تھے یا خدا کی بارگاہ میں حاضری کا ذکر کرتے تھے تو اس قدر روتے تھے کہ بیہوش ہوجاتے تھے اور جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو ایک ایک جوڑ کانپنے لگتا تھا اور جنت و جہنم کا ذکر کرتے تھے اور جہنم سے پناہ مانگتے تھے کتاب خدا میں کسی بھی ”یا ایہا الذین امنوا“ کی تلاوت کرتے تھے تو کہتے تھے ”لیبک اللہم لیبک“ اور (ہر حال میں ہمیشہ ذکر خدا میں مصروف نظر آتے تھے)۔ (امالی الصدوق (ر

- امام زین العابدین (ع)! امام حسن (ع) نماز پڑھ رہے تھے، ایک شخص آپ کے سامنے سے گذر گیا تو بعض لوگوں نے اسے ٹوک دیا، نماز تمام کرنے کے بعد آپ نے دریافت کیا کہ تم نے کیوں ٹوکا؟ اس نے کہا کہ یہ آپ کے اور محراب کے درمیان حائل ہو گیا تھا، فرمایا افسوس ہے تیرے حال پر بھلا میرے اور خدا کے درمیان کوئی حائل ہوسکتا ہے جو رگ گردن سے زیادہ قریب ہے۔ (التوحید ص

- امام حسین (ع) جب وضو کرتے تھے تو آپ کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا اور جوڑ بند کانپنے لگتے تھے، کسی نے دریافت کیا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ تو فرمایا کہ جوشخص خدائے جبار کے سامنے کھڑا ہوا اس کا حق ہے کہ اس کا رنگ زرد ہوجائے اور اس کے جوڑ بند کانپنے لگیں۔ (جامع الاخبار ص

روایات فتال، مناقب میں یہ روایت امام حسن (ع) کے بارے میں وارد ہوئی ہے۔

633

۔امام باقر (ع)! میرے پدر بزرگوار امام علی (ع) بن الحسین (ع) کے لئے جب وقت نماز آتا تھا تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے تھے اور چہرہ کا رنگ زرد ہوجاتا تھا اور جوڑ بند کانپنے لگتے تھے، آنسوؤں کا ایک سیلاب امنڈ آتا تھا اور فرماتے تھے کہ اگر بندہ کو معلوم ہوجائے کہ کس سے راز و نیاز کر رہا ہے تو کبھی مصلیٰ سے الگ نہ ہو۔ (مقتل الحسین (ع) خوارزمی

2

ص

24

از حنان بن سدير۔

634

۔ امام صادق (ع)

!)

امام زين العابدين (ع) جب وضو فرماتے تھے تو آپ کے چہرہ کا رنگ زرد ہوجاتا تھا، پوچھا گیا کہ آپ کا کیا عالم ہوجاتا ہے؟ فرمایا تمہیں کیا خبر کہ میں کس کے سامنے کھڑے ہونے کی تیاری کر رہا ہوں۔

(اعلام الوری ص)

255

از سعيد بن كلثوم ، ارشاد

2

ص

143

كشف الغمہ ،

2

ص

298

روایت عبدالله بن محمد القرشی ، مناقب ابن شہر آشوب

4

ص

148

مکارم الاخلاق ،

2

ص

79

/

2277

)-

635

۔ اما م صادق (ع)

!)

میرے پدر بزرگوار کہا کرتے تھے کہ حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو جیسے درخت کا تنہ کہ جب ہوا ہلادیگی تبھی ہلے گا۔ (کافی

3

ص

200

/

4

فلاح السائل ص ،

161

از جہم بن حمید)۔

636

- ابان بن

تغلب!

میں نے امام صادق (ع) سے عرض کیا کہ امام سجاد (ع) کو دیکھا کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا ہے آخر اس کا راز کیا تھا؟ فرمایا انہیں معلوم تھا کہ کس کی بارگاہ میں کھڑے ہیں۔

637

-

!ابوایول

اما م باقر (ع) اور امام صادق (ع) جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو ان کے چہرہ کا رنگ کبھی سرخ اور کبھی زرد ہوجاتا تھا اور ایسا لگتا تھا کہ کوئی سامنے ہے جس سے راز و نیاز کر رہے ہیں۔ (فلاح السائل ص

161

دعائم الاسلام ،

1

ص

159

)-

638

- امام صادق (ع)

!)

امام باقر (ع) نماز پڑھ رہے تھے تو آپ کے سر پر کوئی شے گڑ پڑی اور آپ نے اس کو الگ نہیں کیا یہاں تک کہ خود جعفر نے اسے جدا کر دیا کہ آپ اس حرکت کو تعظیم پروردگار کے خلاف سمجھتے تھے کہ اس نے حکم دیا ہے کہ اپنے رخ کو خدا کی طرف رکھو اور سب سے کترا کر رکھو (الاصول الستہ عشر جعفر بن محمد الحضرمی ص

70

از جابر)۔

639

- امام صادق (ع) ، حضرت امام باقر (ع) تلاوت کر رہے تھے کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی ، جب بیدار ہوئے تودریاف کیا گیا کہ آخر یہ کیا ماجرا تھا؟ فرمایا میں آیات الہی کی تکرار کر رہا تھا کہ اچانک ایسا معلوم ہوا جیسے مالک مجھ سے ہمکلام ہے اور پھر وقت بشریت جلال الہی کے مکاشفہ کی تاب نہ لاسکی ۔ (فلاح السائل ص

)-

- نماز شب 4

640

- امام باقر (ع) و امام صادق (ع)

)!

من اللیل فسیحہ وا دبار النجوم کے ذیل میں فرماتے تھے کہ رسول اکرم رات کو تین مرتبہ اٹھ کر آسمان کی طرف دیکھتے تھے اور آخر میں سورہ آل عمران کی پانچ آیات ” انک لا تخلف الميعاد “ (آیت

194

تک پڑھ کر نماز شب شروع فرماتے تھے) مجمع البیان)

9

ص

257

از زرارہ و حمزان و محمد بن مسلم ، عوالی اللئالی

2

ص

26

/

62

)-

641

-

!عائشہ

رسول اکرم آخر شب میں آرام فرماتے تھے اور آخر شب تک بیدار رہتے تھے۔ (صحیح مسلم

1

ص

510

/

739

سنن نسائل ،

3

ص

218

سنن ابن ماجہ ،

1

ص

234

/

1365

)-

642

-

!عائشہ

رسول اکرم نماز شب کو ترک نہیں فرماتے تھے اور جب مریض یا خستہ حال ہوتے تھے تو بیٹھ کر ادا فرماتے تھے (سنن ابی داؤد

2

ص

32

/

1307

مسند احمد بن حنبل ،

10

ص

98

/

26174

السنن الکبریٰ ،

3

ص

21

/

4722

از عبداللہ بن ابی موسیٰ النصری)-

643

- ابن

عباس!

رسول اکرم نماز شب کو یاد کرتے تھے تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے ”
تتجافی جنوبہم عن المضاجع، سورہ سجدہ

16

ان کے پہلو بستر سے نہیں لگتے ہیں۔(حلیۃ الاولیاء“

5

ص

87

تفسیر طبری ،

21

ص

103

)-

644

- عبدالله بن

عباس!

میں ایک شب پیغمبر اسلام کی خدمت میں تھا تو دیکھا کہ جب نیند سے بیدار ہوئے تو عبادت فرمائی ، مسواک فرمائی
سورہ آل عمران کی آیت ص

190

کی تلاوت فرمائی اور پھروضو کر کے مصلیٰ پر آکر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر بستر پر آگئے، تھوڑی دیر کے بعد بیدار
ہوئے اور پھر یہی عمل کیا اور پھر لیٹ گئے اور پھر بیدار ہو کر یہی عمل کیا ، یہاں تک کہ نماز کا وقت آگیا۔ (سنن ابی داود

1

ص

15

/

58

مسند احمد بن حنبل ،

1

ص

798

/

3541

)-

645

- امام صادق (ع) پیغمبر اسلام کی نمازوں کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ پانی سرہانے رکھا رہتا ہے اور مسواک بھی حاضر
رہتی تھی ، تھوڑی دیر سوکر اٹھتے تھے۔ آسمان کو دیکھ کر سورہ آل عمران آیت

190

کی تلاوت فرماتے تھے اور وضو کر کے مصلیٰ پر آجاتے تھے اور چہار رکعت نماز اس طرح ادا کرتے تھے کہ رکوع کرتے
تھے تو لوگ سوچتے تھے کہ یہ کب سر اٹھائیں گے اور سجدہ کرتے تھے تو جیسے اب سر نہ اٹھائیں گے، پھر بستر پر آکر
لیٹ جاتے تھے اور تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کر دوبارہ یہی

عملانجام دیتے تھے اور پھر سو جاتے تھے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کر دو رکعت نماز ادا کرتے تھے اور پھر نماز
صبح کے لئے نکل جاتے تھے۔ (تہذیب

2

/

334

/

1377

از معاویہ بن وہب۔

646

- امام علی (ع)

!)

میں نے جب سے سرکار دو عالم کا یہ ارشاد سنا ہے کہ نماز شب ایک نور ہے کبھی نماز شب ترک نہیں کی ہے یہ سن کر ابن الکواء نے کہا کہ کیا صفین میں لیلة الہریر بھی؟ فرمایا ہاں لیلة الہریر بھی (مناقب ابن شہر آشوب

2

ص

123

)-

647

- امام زین العابدین (ع) نماز شب میں وتر میں تین سو مرتبہ العفو العفو کہا کرتے تھے

- (من)

لا يحضره الفقيه

1

ص

489

/

1408

-)

648

- ابراہیم بن

العباس!

امام رضا (ع) راتوں کو بہت کم آرام فرماتے تھے اور زیادہ حصہ بیدار رہا کرتے تھے۔ (عیون اخبار الرضا (ع) ص

184

/

7

اعلام الوری ص ،

314

)-

649

- روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام علی (ع) نقی (ع) رات کے وقت ہمیشہ رو بقبلہ رہتے تھے، ایک ساعت بھی آرام نہیں

کرتے تھے جبکہ آپ کا جبہ اون کا تھا اور مصلی چٹائی کا

- (الخرائج

والجرائع

2

ص

901

-)

(- صیام اہلبیت (ع5

650

- حماد بن عثمان نے امام صادق (ع

سے)

نقل کیا ہے کہ رسول اکرم نے روزہ شروع کیا تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اب روزہ ہی رکھتے رہیں گے اور اس کے بعد جب افطار کیا تو افطار کے بارے میں یہی کہنے لگے یہاں تک کہ آپ نے صوم داؤد شروع کر دیا کہ ایک روز روزہ رکھتے تھے اور ایک روز افطار کرتے تھے، اس کے بعد آخر حیات میں مہینہ میں تین روز کی پابندی فرماتے رہے تین روزے ایک ماہ کے برابر ہیں اور ان سے وسوسہ ۷ نفس کا علاج ہوتا ہے۔

حماد نے عرض کی کہ حضور یہ تین دن کونسے ہیں؟ فرمایا مہینہ کی پہلی جمعرات، دوسرے عشرہ کا پہلا بدھ اور مہینہ کی آخری جمعرات۔

دوبارہ سوال کیا کہ ان ایام میں کیا خصوصیت ہے؟ فرمایا کہ گذشتہ امتوں میں انہیں دنوں میں عذاب نازل ہوا تھا تو آپ اس عذاب کے خوف سے روزہ رکھتے تھے کہ یہ امت محفوظ رہے۔ (کافی

4

ص

89

/

1

الفقیہ

2

ص

82

/

1786

تہذیب ،

4

ص

302

/

913

استبصار ،

2

ص

136

/

444

ثواب الاعمال ،

105

/

6

الدروع الواقیہ ص ،

55

)-

-

!ابوسلمہ

میں نے عائشہ سے رسول اکرم کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت اس قدر روزے رکھتے تھے کہ لگتا تھا ابن افطار نہ کریں گے اور پھر افطار کرتے تھے تو اس طرح جیسے روزہ نہ رکھیں گے اور سب سے زیادہ روزے ماہ شعبان میں رکھتے تھے بلکہ تقریباً پورہ ماہ شعبان، بلکہ حقیقتاً پورا ماہ شعبان۔ (مسند ابن حنبل

9

ص

474

/

25155

،

25373

صحیح مسلم ،

2

ص

810

/

1156

مسند ابویعلیٰ ،

4

ص

339

/

4613

)-

652

-امام علی (ع

)!

مجھے گرمیوں کے روزے زیادہ محبوب ہیں ۔ (مستدرک الوسائل، ص

505

/

8758

نقلا عن لب اللباب راوندی)۔

653

-امام صادق (ع

)!

امیر المومنین (ع) گھر میں آکر سوال فرماتے تھے کہ کھانے کا کوئی سامان ہے یا نہیں ۔ اگر کوئی چیز ہوتی تھی تو کھالیتے تھے ورنہ یونہی روزہ رکھ لیا کرتے تھے ۔ (تہذیب

4

ص

188

/

531

عوالی اللئالی ،

3

ص

135

/

15

از ہشام بن سالم)۔

654

- امام صادق (ع)

!)

امام زین العابدین (ع) جب روزہ رکھتے تھے تو ایک بکری ذبح کرکے اس کا گوشت پکواتے تھے اور وقت افطار صرف اس کی خوشبو سونگھ کر سارا گوشت مختلف غریب گھرانوں میں تقسیم کرادیا کرتے تھے اور خود روٹی اور کھجور کھالیا کرتے تھے خدا ان پر اور ان کے آباء طاہرین (ع) پر رحمتیں نازل کرے۔ (کافی

4

ص

68

/

3

المحاسن ،

2

ص

158

/

1432

از حمزہ بن حرمان)۔ ،

655

- ابراہیم بن

عباس!

امام رضا (ع) اکثر ایام میں روزے سے رہا کرتے تھے، خصوصیت کے ساتھ مہینہ میں تین دن کے روزے کبھی ترک نہیں فرماتے تھے اور اسی کو سارے سال کا روزہ قرار دیتے تھے۔ (عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

184

/

اعلام الوری ص ،

314

)-

656

- علی بن ابی

!حمزہ

میں نے امام علی (ع) بن الحسین (ع) کی کنیز سے آپ کے انتقال کے بعد دریافت کیا کہ حضرت کے روزمرہ کے بارے میں بیان کرو تو انہوں نے کہا کہ مفصل یا مختصر؟ میں نے کہا مختصر!! انہوں نے کہا کہ میں نے دن میں کبھی آپ کے سامنے کھانا پیش نہیں کیا اور نہ رات میں کبھی بستر بچھا یا ہے۔ (علل الشرائع ص

232

/

9

خصال ص

518

/

14

از حمران بن اعین عن الباقر (ع) ، مناقب ابن شہر آشوب

4

ص

155

)-

(- حج اہلبیت (ع6

657

-عبداللہ بن عبید بن

!عمیر

امام حسن (ع) بن علی (ع) نے

25

حج پیدل ادا فرمائے ہیں جبکہ ناقے آپ کے ہمراہ رہا کرتے تھے۔ (مستدرک حاکم

3

ص

185

/

4788

(تاریخ دمشق حالات امام حسن (ع) ،

142

/

236

السنن الكبرى ،

4

ص

542

/

8645

روایت ابن عباس ، مناقب ابن شهر آشوب ،

4

ص

14

از امام صادق (ع) ، تهذيب

5

ص

11

/

29

،

12

ص

33

استبصار

2

ص

141

/

261

- ص

142

/

465

علل الشرائع ص ،

447

/

6

قرب الاسناد ،

170

/

624

)-

- مصعب بن

!عبدالله

امام حسین (ع) نے پیدل

25

حج فرمائے ہیں۔ (المعجم الكبير

2

ص

115

/

2844

)-

659

- امام حسین (ع) کو دیکھا گیا کہ طواف کرنے کے بعد مقام ابراہیم (ع) پر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر مقام ابراہیم (ع) پر رخسار رکھ کر رونا شروع کیا اور برابر اس کلمہ کی تکرار فرما رہے تھے یا تیرا سائل تیرے دروازہ پر ہے، تیرا مسکین تیرے دروازہ پر ہے، تیرا بندہ تیرے دروازہ پر حاضر ہے

- (ربیع

الابرار

2

ص

149

) -

660

- امام باقر (ع)

!)

حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) کے پاس ایک ناقہ تھا جس پر آپ نے

23

مرتبہ سفر حج کیا لیکن ایک تازیانہ بھی نہیں مارا یہاں تک کہ جب آپ کا انتقال ہو گیا تو ہمیں خبر بھی نہیں ہوئی کہ ناقہ پر کیا اثر ہوا کہ نوکر نے آکر خبر دی کہ وہ قبر پر بیٹھا ہوا اپنے سینہ کو رگڑ رہا ہے اور فریاد کر رہا ہے، میں نے کہا اسے میرے پاس لے آؤ قبل اس کے لوگوں کو اس امر کی اطاع ہو، اور ناقہ قبر تک اس عالم میں پہنچ گیا کہ اس نے کبھی قبر کو دیکھا بھی نہیں تھا۔

661

- سفیان بن

!عینیہ

امام علی (ع) بن الحسین (ع) بن علی (ع) ابن ابی طالب (ع) نے حج فرمایا تو جب احرام باندھ چکے اور ناقہ پر سوار ہوئے تو چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا اور جسم کانپنے لگا یہاں تک کہ لبیک کہنا دشوار ہو گیا، لوگوں نے عرض کی حضور لبیک کیوں نہیں کہتے ہیں فرمایا کہ ڈرتا ہوں کہ میں لبیک کہوں اور ادھر سے آواز آئے مجھے قبول نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ حضور یہ تو ضروری ہے آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہے، اس کے بعد جیسے ہی لبیک کہا بے ہوش (ہو گئے اور ناقہ سے گڑ پڑے اور یہی کیفیت آخر حج تک برقرار رہی۔) تاریخ دمشق حالات امام زین العابدین (ع)

40

ص

63

كفايته الطالب ص ،

450

سير اعلام النبلاء ،

4

ص

392

تہذیب الکمال ،

20

ص

390

عوالی اللثالی ،

4

ص

35

/

121

)-

662

- افلاح غلام امام محمد باقر (ع

)!)

میں حضرت کے ساتھ حج کے لئے نکلا تو آپ جب مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور خانہ کعبہ کو دیکھا تو گریہ کرنا شروع کر دیا ، میں نے عرض کی حضور لوگوں کی نظریں آپ پر ہیں، ذرا آواز کم کریں، آپ نے مزید رونا شروع کر دیا اور فرمایا افسوس ! میں کس طرح نہ روؤں جبکہ خیال ہے کہ شاہد مالک اس گریہ پر رحم فرمادہے تو میں کامیاب ہو جاؤں۔ اس کے بعد آپ نے طواف کیا ، نماز طواف ادا کی اور جب سجدہ سے سر اٹھایا تو تمام سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہو چکی تھی(تذکرۃ الخواص ص

339

صفة الصفوة

2

ص

64

الفصول المهمہ ص ،

209

مطالب السؤل ص ،

80

كشف الغمہ ،

2

ص

360

نورالابصار ص

158

)-

663

- قاسم بن حسین

!نیشاپوری

میں نے امام باقر (ع) کو دیکھا کہ آپ نے میدان عرفات میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اسی طرح اٹھائے رہے یہاں تک کہ شام ہوگئی ، اور میں نے آپ سے زیادہ اس طرح کے اعمال پر قدرت رکھنے والا کوئی دوسرا نہیں دیکھا ہے۔ (اقبال الاعمال

2

ص

73

)-

664

- مالک بن

انس!

میں جب بھی امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا آپ میرا احترام فرماتے تھے اور مجھے مسند عطا فرمادیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں، میں اس بات سے خوش ہو کر شکر خدا ادا کیا کرتا تھا۔ میں دیکھتا تھا کہ حضرت یا روزہ سے رہتے تھے یا نمازیں پڑھتے رہتے تھے یا ذکر خدا کرتے رہتے تھے، آپ اپنے دور کے عظیم ترین عابد اور بلندترین زاہد تھے، مسلسل حدیثیں بیان کرتے تھے، بہترین اخلاق کے مالک تھے اور بہت منفعت بخش شخصیت کے مالک تھے، اور جب رسول اکرم کا کوئی قول نقل کرتے تھے تو نام لیتے ہی چہرہ کا رنگ اس طرح سبز و زرد ہوجاتا تھا کہ پہچاننا مشکل ہوجاتا تھا۔

ایک سال میں نے حضرت کے ساتھ حج کیا تو احرام کے موقع پر جب ناقہ پر سوار ہوئے اور تلبیہ کا ارادہ کیا تو آواز گلوگیر ہوگئی اور قریب تھا کہ ناقہ سے گر جائیں، میں نے عرض کی کہ فرزند رسول ! تلبیہ تو ضروری ہے۔ فرمایا یا بن عامر ! کیسے جسارت کروں کہ میں لبیک کہوں

اور یہ خوف ہے کہ وہ اسے رد کردے۔ (خصال ص

167

/

219

علل الشرائع ص ،

235

(امالی الصدوق (ر ،

123

/

3

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

275

)-

665

- علی بن

!مہزیار

میں نے امام ابو جعفر ثانی (ع) کو

225

ء ھ میں حج کے موقع پر دیکھا کہ آپ نے سورج نکلنے کے بعد جب خانہ کعبہ کو وداع کرنا چاہا تو پہلے طواف کیا اور ہر چکر میں رکن یمانی کو بوسہ دیا ، پھر آخری چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود دونوں کو بوسہ دیا اور اپنے ہاتھوں سے مس کرکے ہاتھوں کو چہرہ پر مل لیا اور پھر مقام ابراہیم (ع) پر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر پشت کعبہ پر جاکر ملتزم سے یوں لپٹ گئے کہ شکم مبارک سے کپڑا ہٹا کر اسے بھی مس کیا اور تاویر کھڑے دعائیں کرتے رہے اور پھر باب الحناطین سے باہر نکل گئے۔

یہی صورت حال میں نے

217

ء ھ میں رات کے وقت کعبہ کو وداع کرنے میں دیکھی کہ ہر چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود کو مس کر رہے تھے اور پھر ساتویں چکر میں پشت کعبہ پر رکن یمانی کے قریب شکم مبارک کو کعبہ سے مس کیا ، پھر حجر اسود کو بوسہ دیا اور ہاتھوں سے مس کیا اور پھر مقام ابراہیم (ع) پر نماز ادا کی اور باہر تشریف لے گئے ، ملتزم پر آپ کا توقف اتنی دیر رہا کہ بعض اصحاب نے طواف کے سات شوط پورے کر لئے یا آٹھ ہو گئے (کافی

4

ص

532

/

3

تہذیب ،

5

ص

281

/

959

تہذیب میں واقعہ کا

219

ء ھ نقل کیا گیا ہے)۔

666

- محمد بن عثمان

!العمری

خدا گواہ ہے کہ امام عصر (ع) ہر سال موسم حج میں تشریف لاتے ہیں اور تمام لوگوں کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے ہیں لیکن لوگ نہ انہیں دیکھتے ہیں اور نہ پہچانتے ہیں ۔

(الفقیہ)

2

ص

520

کمال الدین ص ،

440

/

8

الغیبتہ الطوسی (ر) ص ،

363

/

329

اثبات الہدایہ ،

3

ص

452

/

68

)-

فصل پنجم: سیرت صبر و رضا

667

- امام حسین (ع)

!)

عراق کے لئے نکلتے ہوئے آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں حمد و ثنائی الہی کے بعد فرمایا کہ موت کا نشان اولاد آدم کی گردن سے یونہی وابستہ ہے جس طرح عورت کے گلے میں ہار ، میں اپنے اسلاف کا اسی طرح اشتیاق رکھتا ہوں جس طرح یعقوب کو یوسف کا اشتیاق تھا میری بہترین منزل وہ ہے جس کی طرف میں جارہا ہوں اور میں وہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ نواویس

اور کربلا کے درمیان نبی امیہ کے درندے میرے جوڑ جوڑ کو الگ کر رہے ہیں اور اپنی عداوت کا پیٹ بھر رہے ہیں، قلم قدرت نے جو دن لکھ دیا ہے وہ بہر حال پیش آنے والا ہے ” اللہ کی مرضی ہی ہم اہلبیت (ع) کی رضا ہے، ہم اس کی بلا پر صبر کرتے ہیں اور وہ ہمیں صابروں کا اجر دینے والا ہے رسول اکرم سے ان کے پارہ ہائے جگر الگ نہیں رہ سکتے ہیں، خدا سب کو جنت میں جمع کرنے والا ہے جس سے ان کی آنکھوں کو خنکی نصیب ہوگی اور ان سے کئے گئے وعدہ کو پورا کیا جائے گا، دیکھو جو ہمارے ساتھ اپنی جان قربان کرسکتا ہے اور لقائے الہی کے لئے اپنے نفس کو آمادہ کرچکا ہے وہ ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوجائے، ہم کل صبح نکل رہے ہیں - (کشف الغمہ

2

ص

241

ملہوف ص ،

126

نثر الدر ص ،

)-

668

- امام زین العابدین (ع)

)!)

جب امام حسین (ع) کے حالات انتہائی سخت ہو گئے تو لوگوں نے دیکھا کہ آپ کے حالات تمام لوگوں کے حالات سے بالکل مختلف ہیں۔ سب کے رنگ بدل رہے ہیں، اعضاء لرز رہے ہیں، دل کانپ رہے ہیں لیکن امام حسین (ع) اور ان کے مخصوص اصحاب کے چہرے دمک رہے ہیں، اعضاء ساکن ہیں اور نفس مطمئن ہیں۔ لوگوں نے آپس میں کہنا شروع کر دیا کہ دیکھو یہ کس قدر مطمئن نظر آتے ہیں جیسے موت کی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے، آپ نے فرمایا، شریف زادو! صبر کرو صبر، یہ موت صرف ایک پل ہے جس کے ذریعہ سختی اور پریشانی سے نکل کر جنت النعیم کے محلول تک پہنچا جاتا ہے، تم میں کون ایسا ہے جو اس بات کو برا سمجھتا ہے کہ زندان سے نکل کر قصر میں چلا جائے، مصیبت تمہاری دشمنوں کے لئے ہے جنہیں محل سے نکل کر زندان کی طرف جاتا ہے، میرے پدر بزرگوار نے رسول اکرم سے روایت کی ہے کہ دنیا مومن کے لئے قیدخانہ ہے اور کافر کے لئے جنت اور موت ایک پل ہے جو مومن کو جنت تک پہنچا دیتا ہے اور کافر کو جہنم تک، میں نہ غلط بیانی سے کام لیتا ہوں اور نہ کسی نے یہ بات مجھ سے غلط بیان کی ہے۔ (معانی الاخبار)

288

/

3

)-

669

-

!!بومخنف

امام حسین (ع) تین ساعت تک تن تنہا خون میں ڈوبے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ کر یہ مناجات کرتے رہے، خدایا میں تیرے امتحان پر صابر ہوں اور تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے، اے فریادیوں کے فریادرس! جس دیکھ کر چالیس سوار بڑھے کہ آپ کے سر مبارک و مقدس و منور کو قلم کر لیں اور عمر سعدیہ آواز دیتا رہا کہ ان کے قتل میں عجلت سے کام لو۔ (ینابیع المودة)

2

ث

82

)-

670

- عبیداللہ بن زیاد کا دربان بیان کرتا ہے کہ ابن زیاد نے حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) اور خواتین کو طلب کیا اور سر حسین (ع) بھی سامنے لاکر رکھ دیا، خواتین کے درمیان حضرت زینب (ع) بنت علی بھی تھیں، ابن زیاد نے انہیں دیکھ کر کہا کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے تمہیں رسوا کیا، قتل کیا اور تمہاری باتوں کو جھوٹا ثابت کر دیا، آپ نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو حضرت محمد کے ذریعہ کرامت عطا فرمائی اور ہمیں پاک و پاکیزہ قرار دیا، رسوائی فاسق کا حصہ ہے اور جھوٹ فاجر کا مقدر ہے۔

اس نے کہا کہ تم نے اپنے ساتھ پروردگار کا برتاؤ کیسا پایا؟ فرمایا ہمارے گھر والوں پر شہید ہونا فرض تھا تو وہ گھروں سے نکل کر اپنے مقتل کی طرف آگئے اور عنقریب خدا تیرے اور ان کے درمیان اجتماع کر کے دونوں کا فیصلہ کر دے گا۔ (امالی صدوق ص

روضۃ الواعظین ص ،

ملہوف ص ،

اعلام الوری ص ،

)-

- امام حسین (ع) کے ایک فرزند کا انتقال ہو گیا اور لوگوں نے چہرہ پر رنج و غم کے اثرات نہ دیکھے تو اعتراض کیا، آپ نے فرمایا کہ ہم اہلبیت (ع) خدا سے سوال کرتے ہیں تو وہ عطا کر دیتا ہے اور پھر جب وہ کوئی ایسی چیز چاہتا ہے جو بظاہر ناگوار ہوتی ہے تو ہم اس کی رضا سے راضی ہو جاتے ہیں - (مقتل)

الحسین (ع) خوارزمی

ص

)-

- ابراہیم بن

!سعدت

امام سجاد (ع) نے گھر کے اندر نالہ و شیون کی آواز سنی تو اٹھ کر اندر تشریف لے گئے اور پھر واپس آگئے کسی نے دریافت کیا کیا کوئی حادثہ ہو گیا ہے؟ یقیناً لوگوں نے پرسہ دیا لیکن آپ کے صبر پر تعجب کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہم اہلبیت (ع) جس چیز کو پسند کرتے ہیں اس میں خدا کی اطاعت کرتے ہیں اور جس بات کو ناپسند کرتے ہیں اس پر بھی اس کا شکر ہی کرتے ہیں - (حلیۃ الاولیاء)

ص

(تاریخ دمشق حالات امام سجاد (ع) ،

کشف الغمہ ،

ص

عن الباقر (ع) -

673

-امام باقر (ع)

!)

جب جس چیز کو پسند کرتے ہیں اس کے بارے میں دعا کرتے ہیں، اس کے بعد اگر ناخوشگوار امر پیش آجاتا ہے تو خدا کی مخالفت نہیں کرتے ہیں، (حلیۃ الاولیاء

3

ص

187

از عمرو بن دینار، کشف الغمہ

2

ص

363

از احمد بن حمون)۔

674

- علاء بن

!کامل

میں امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ گھر سے نالہ و فریاد کی آواز بلند ہوئی، آپ اٹھے اور پھر بیٹھ گئے اور انا للہ کہہ کر گفتگو میں مصروف ہو گئے اور آخر میں فرمایا کہ ہم خدا سے اپنے لئے اپنی اولاد اور اپنے اموال کے لئے عافیت چاہتے ہیں لیکن جب قضاء واقع ہوجاتی ہے تو یہ ممکن نہیں ہوتا ہے کہ جس کو خدا چاہتا ہے اس کو ناپسند کر دیں۔ (کافی

3

ص

226

/

13

)-

675

-قتیبہ

!الاعشی

میں امام صادق (ع) کے گھر آپ کے ایک فرزند کی عیادت کیلئے حاضر ہوا تو دروازہ پر آپ کو مخزون و رنجیدہ دیکھا اور پوچھا بچہ کا کیا حال ہے، فرمایا وہی حال ہے، اس کے بعد گھر کے اندر گئے اور ایک ساعت کے بعد مطمئن برآمد ہوئے، میں سمجھا کہ شائد صحت ہو گئی ہے، میں نے کیفیت دریافت کی؟ فرمایا مالک کی بارگاہ میں چلا گیا۔ میں نے عرض کی، میری جان قربان، جب وہ زندہ تھا تو آپ رنجیدہ تھے، اب جب مر گیا ہے تو وہ حالت نہیں ہے؟ فرمایا کہ ہم اہلبیت (ع) مصیبت کے نازل ہونے سے پہلے تک پریشان رہتے ہیں، اس کے بعد جب امر الہی واقع ہوجاتا ہے تو اس کے فیصلہ پر راضی ہوجاتے ہیں اور اس کے امر کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ (کافی

3

ص

225

/

(فصل ششم: طلب معاش میں سیرت اہلبیت (ع)

676

- امام صادق (ع)

)!

خبردار طلب معاش میں سستی اور کاہلی سے کام مت لینا کہ ہمارے آباء و اجداد اس راہ میں تگ و دو کیا کرتے تھے۔ (الفقیہ

3

ص

157

/

3576

روایت حماد لحام)۔

677

- جابر بن

!عبدالله

ہم رسول اکرم کے ساتھ دادی مرّ الظہر ان میں اراک کے پھل چنا کرتے تھے تو آپ فرماتے تھے کہ سیاہ دانے چنوکہ یہ جانور کیلئے زیادہ لذیذ ہوتے ہیں، ہم نے عرض کی کہ کیا حضور کو بھی بکریاں چرانے کا تجربہ ہے؟ فرمایا بیشک اور کوئی نبی بھی ایسا نہیں ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ (صحیح بخاری

5

ص

2077

/

5138

صحیح مسلم ،

3

ص

1621

/

2050

مسند ابن حنبل ،

5

ص

75

/

14504

مسند ابویعلیٰ /

2

ص

404

/

3058

)-

478

- عبدالله بن

!حزم

ایک مرتبہ اونٹ اور بکری کے چراوہوں میں بحث ہوگئی تو رسول اکرم نے فرمایا کہ بکریاں جناب موسیٰ ، جناب داؤد نے بھی چرائی ہیں اور

بکریاں میں نے بھی چرائی ہیں ! اپنے گھر کی بکریاں مقام اجیاد ہیں۔ (الادب المفرد

175

/

577

)-

679

- امام صادق (ع

)!)

رسول اکرم نے مال غنیمت تقسیم کیا تو حضرت علی (ع) کے حصّہ میں ایک زمین آئی جس میں زمین کو دی گئی تو ایک چشمہ نکل آیا جس کا پانی باقاعدہ آسمان کی طرف جوش مار رہا تھا اور اسی بنیاد پر اس کا نام ینبع رکھ دیا گیا اور جب بشارت دینے والے نے حضرات کو اس کی بشارت دی تو آپ نے فرمایا کہ صدقہ عام ہے تمام حجاج بیت اللہ اور مسافروں کے لئے، نہ اس کی خرید و فرخت ہوگی نہ ہبہ نہ وراثت اور اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو اس پر اللہ ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی اور اس سے روز قیامت نہ کوئی صرف قبول کیا جائے گا اور نہ بدل۔ (کافی

7

ص

54

/

9

تہذیب ،

9

ص

128

/

609

روایت ایوب بن عطیہ الخداء)۔

680

-امام علی (ع

)!

ایک مرتبہ مدینہ میں شدید بھوک کا ماحول پیدا ہو گیا تو میں تلاش عمل میں عوالی کی طرف نکل پڑا، اتفاق سے دیکھا کہ ایک عورت چند مٹی کے ڈھیلے جمع کئے ہوئے ہے ، میں نے خیال کیا کہ یہ اسے ترکنا چاہتی ہے ، میں نے سودا طے کر لیا کہ ایک ڈول پانی ایک کھجور کے عوض ! اور اس کے بعد سولہ ڈول کھینچے جس کے نتیجہ میں ہتھیلی میں گھٹے پڑ گئے اور پھر اس عورت کو جاکر ہاتھ دکھلائے اور کام بتلایا تو اس نے سولہ کھجوریں دیدیں اور میں انہوں نے کر رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ماجرا بیان کیا تو آپ بھی اس کے کھانے میں شریک ہو گئے (مسند ابن حنبل

1

ص

286

/

1135

فضائل الصحابہ ابن حنبل ،

2

ص

17

/

1229

صفة الصفوة ،

1

ص

135

روایات مجاہد)۔

681

- امیر المومنین (ع) سخت گرمی میں بھی کام کرنے کے لئے نکل پڑتے تھے تا کہ خدا خود دیکھ لے کہ بندہ طلب حلال کے لئے جد و جہد کر رہا ہے

- (الفقیہ

3

ص

163

/

3596

عوالی اللثالی ،

3

ص

200

/

24

) -

282

- امام صادق (ع)

!)

خدا کی قسم حضرت علی (ع) نے راہ خدا میں ہزار غلام آزاد کئے ہیں اور سب اپنے ہاتھ کی کمائی سے کیا ہے۔ (کافی

8

ص

165

/

175

روایت معاویہ بن وہب

5

/

74

/

2

روایت فضل بن ابی قرہ، الغارات

1

ص

92

-

683

- امام صادق (ع)

!)

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میرے خیال میں امام سجاد (ع) کے بعد ان کی اولاد میں کوئی ان سے بہتر نہیں

ہو سکتا ہے لیکن جب امام باقر (ع) کو دیکھا

تو حیرت زدہ رہ گیا کہ میں انہیں موعظہ کرنا چاہتا تھا لیکن انہوں نے مجھے موعظہ کر دیا۔

لوگوں نے پوچھا کہ آپ کو کیا موعظہ کر دیا؟ ابن المنکدر نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ سخت گرمی میں بیرون مدینہ نکلا تو

امام باقر (ع) کو دیکھا کہ بھاری جسم کے باوجود دو غلاموں پر تکیہ گئے ہوئے نکل پڑے ہیں، میں نے کہا اے سبحان اللہ

نبی ہاشم کا ایک بزرگ آدمی طلب دنیا میں اس طرح مبتلا ہو جائے کہ اس گرمی میں اس طرح گھر سے نکل پڑے، یہ سوچ

کر قریب گیا، سلام کیا آپ نے جھڑک کر جواب دی اور پسینہ میں تر تھے، میں نے اپنی بات دہرائی اور کہا کہ اس حال

میں اگر موت آگئی تو کیا کریں گے؟

فرمایا اگر اس وقت موت آگئی تو اس حال میں آئے گی کہ میں اطاعت خدا میں ہوں گا، خدا نہ کرے کہ اس وقت آئے گی

کہ میں اطاعت خدا میں ہوگا، خدا نہ کرے کہ اس وقت آئے جب کوئی معصیت خدا کر رہا ہو، تو اس وقت اپنے کو اور

اپنے گھر والوں کو لوگوں کے احسانات سے بچا رہا ہوں۔

یہ سننا تھا کہ ابن المنکدر نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا، خدا آپ پر رحمت نازل کرے، میں نے آپ کو نصیحت کرنا چاہی

تھی مگر آپ نے مجھ ہی کو موعظہ فرمادیا۔ (کافی

5

ص

73

/

1

تہذیب ،

6

ص

325

/

894

ارشاد ،

2

ص

161

روایت عبدالرحمان بن الحجاج)۔

685

ابوعمر و ،

!الشیبانی

میں نے امام صادق (ع) کو موٹا کپڑا پہنے بیچہ لئے اپنے باغ میں یوں کام کرتے دیکھا کہ پسینہ پیروں سے بہہ رہا تھا، میں نے عرض کی میری جان قربان، یہ بیلچہ مجھے دیدیجئے، میں یہ کام کروں گا، فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ انسان طلب معاش میں حرارت آفتاب کی اذیت برداشت کرے۔) کافی

5

ص

76

/

13

)-

686

- عبدالاعلیٰ غلام آل

!سام

میں نے شدید گرمی کے زمانہ میں مدینہ کے ایک راستہ پر امام صادق (ع) کو دیکھ کر عرض کی ، حضور میری جان قربان ایک تو خدا کی بارگاہ میں آپ کا مرتبہ پھر رسول اکرم سے آپ کی قرابت، اس کے بعد بھی آپ اس گرمی میں مشقت برداشت کر رہے ہیں۔

فرمایا عبدالاعلیٰ^۱ میں طلب رزق میں نکلا ہوں تا کہ تم جیسے افراد سے بے نیاز ہو جاؤں۔) کافی

5

ص

74

/

3

)-

687

- علی بن ابی

!حمزہ

میں نے حضرت ابوالحسن (رضا ع)) کو اپنی ایک زمین میں اس طرح کام کرتے دیکھا کہ پسینہ پیروں سے بہہ رہا تھا تو میں نے عرض کی میری جان قربان، کام کرنے والے سب کیا ہو گئے ؟ فرمایا کہ دیکھو اپنے ہاتے سے ان لوگوں نے بھی کام کیا ہے جو مجھ سے اور میرے والد سے بھی بہتر تھے۔ میں نے عرض کی یہ کون حضرات ہیں ؟ فرمایا رسول اکرم ، امیر المومنین (ع) اور میرے تمام آباء و اجداد اور یہ کام تو جملہ انبیاء ، مرسلین، اوصیاء اور صالحین نے کیا ہے۔ (کافی

5

ص

75

/

10

، الفقہ

3

ص

163

/

3593

عوالی اللثالی ،

3

ص

200

)-

فصل ہفتم: سیرت اہلبیت (ع) در عطایا و ہدایا

688

- رسول

!اکرم

ہم غیر مستحق کو بھی دیدیا کرتے ہیں کہ کہیں کوئی مستحق محروم نہ رہ جائے۔ (عدة الداعی ص

91

)-

689

- محمد بن

!الحنفیہ

میرے بابا جان رات کی تاریکی میں قنبر کے کاندھے پر آٹا اور کھجور لادکر ان گھروں تک پہنچایا کرتے تھے جنہیں وہ خود جانتے تھے اور کسی کو باخبر نہیں ہونے دیتے تھے ، ایک مرتبہ میں نے عرض کیا کہ یہ کام تو دن میں بھی ہو سکتا ہے فرمایا ” مخفی صدقہ غضب پروردگار کی آگ کو سرد کر دیتا ہے۔ (مناقب الامام امیر المومنین (ع) الکوفی

2

ص

69

/

552

ربیع الابرار ،

2

ص

148

)-

690

- امام صادق (ع)

)!

امام حسن (ع) نے اپنے پروردگار کی راہ میں سارا مال تین مرتبہ برابر برابر تقسیم کیا تھا یہاں تک لباس، دینار کے ساتھ نعلین میں بھی غریبوں کو برابر کا حصہ دیا تھا۔ (تہذیب

5

ص

11

/

29

استبصار ،

2

ص

141

/

461

حلیۃ الابرار ،

3

ص

56

/

5

(تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع) (ع) ،

142

/

236

- (

24

السنن الکبریٰ ،

4

ص

حضرت حسین (ع) بن علی (ع) ایک سی زاہد ، متقی صالح و ناصح اور بہترین اخلاق کے مالک تھے، ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنے ایک باغ میں گئے جہاں آپ کا غلام ”صافی“ رہا کرتا تھا، باغ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ غلام بیٹھا ہوا روٹی کھا رہا ہے، آپ ایک خرمہ کے درخت کی آڑ میں ٹھہر گئے، دیکھا کہ غلام آدھی روٹی کھاتا ہے اور آدھی کتے کو دیدیتا ہے ، کھانا

ختم کرنے کے بعد اس نے کہا کہ شکر ہے خدائے رب العالمین کا پروردگار مجھے اور میرے مولیٰ کو بخش دینا اور انہیں اسی طرح برکت عطا فرمانا جس طرح ان کے والدین کو عطا فرمائی تھی کہ تو بڑا رحم کرنے والا ہے۔ آپ نے سامنے کر غلام کو آواز دی ، وہ گھبرا کر کھڑا ہو گیا اور کانپنے لگا، کہنے لگا اے میرے اور جملہ مومنین کے سردار میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا اب مجھے معاف فرمادیجئے؟

فرمایا تم مجھے معاف کردینا کہ میں تمہارے باغ میں بغیر اجازت کے داخل ہو گیا ، اس نے کہا سرکار ! یہ تو آپ بر بنائے شفقت و کرم فرما رہے ہیں ورنہ میں خود ہی آپ کا غلام ہوں۔

فرمایا یہ بتاؤ کہ آدھی روٹی کتنے کو کیوں ڈال رہے تھے ؟ عرض کی یہ میری طرف دیکھ رہا تھا تو مجھے حیا آئی کہ میں اکیلے کھالوں اور پھر یہ آپ کا کتاب ہے اور میں آپ کا غلام اور دونوں کا کام باغ کی حفاظت ہے لہذا دونوں نے برابر سے مل کر کھالیا۔

حضرت یہ سن کر رونے لگے اور فرمایا تجھے راہ خدا میں آزاد کر دیا اور دو ہزار درہم بھی عطا کئے، غلام نے کہا جب حضور نے آزاد کر دیا ہے تو کم از کم باغ میں رہنے کی اجازت تو دیجئے؟ فرمایا مرد وہی ہے جس کے قول و فعل میں فرق نہ ہو، جب میں نے تجھ سے کہہ دیا کہ تیرے باغ میں بلا اجازت داخل ہوا ہوں تو اب یہ باغ بھی تیرا ہے۔

صرف یہ میرے اصحاب میرے ساتھ پھل کھانے آئے ہیں تو انہیں اپنا مہمان بنالے اور ان کا اکرام کرتا کہ خدا روز قیامت تیرا اکرام کرے اور تیرے حسن اخلاق میں برکت عنایت کرے۔

غلام نے عرض کی جب آپ نے باغ مجھے سہہ کر دیا ہے تو میں نے اسے آپ کے شیعوں اور چاہنے والوں کے لئے وقف کر دیا ہے۔

حسن بصری کہتے ہیں کہ مرد مومن کا کردار ایسا ہی ہونا چاہیئے اور اولاد رسول کے نقض قدم پر چلنا چاہیئے۔ (مقتل الحسین (ع) خوارزمی

!الثمالی

میں نے امام زین العابدین (ع) کو اپنی کنیز سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے دروازہ سے جو سائل بھی گذر جائے اسے کھانا کھلا دینا کہ آج جمعہ کا دن ہے، تو میں نے عرض کی کہ تمام سائل مستحق نہیں ہوتے ہیں، فرمایا میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کسی مستحق کو دروازہ سے واپس کردوں اور وہ بلا نازل ہو جائے جو حضرت یعقوب پر نازل ہوئی تھی۔ (علل الشرائع

45

/

1

)-

493

- امام باقر (ع)

)!

ہم اہلبیت (ع) قطع تعلق کرنے والوں سے صلہ رحم کرتے ہیں اور برائی کرنے والوں کے ساتھ احسان کرتے ہیں اور اس میں حسن عاقبت سمجھتے ہیں۔ (کافی

2

ص

488

/

1

از احمد بن محمد بن ابی نصر عن الرضا (ع)۔

694

- امام صادق (ع)

)!

میرے والد کے پاس مال بہت کم تھا اور ذمہ داریاں بہت زیادہ تھیں اور ہر جمعہ کو ایک دینار صدقہ میں دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جمعہ کے دن کا صدقہ اسی اعتبار سے فضیلت رکھتا ہے جس طرح جمعہ کو باقی دنوں پر فضیلت حاصل ہے۔ (ثواب الاعمال

20

/

1

روایت عبداللہ بن بکیر)۔

695

- سلمیٰ کنیز امام محمد باقر (ع)

)!

جب حضرت کے پاس برادران مومنین آتے تھے تو بہترین کھائے بغیر اور بہترین لباس پہنے بغیر نہیں جاتے تھے، اور درابم اوپر سے دیے جاتے تھے، میں نے حضرت سے گزارش کی کہ اس بخشش میں کچھ کمی کردیں تو فرمایا سلمیٰ، دنیا کی نیکی صرف اس میں ہے کہ اس سے برادران ایمانی اور جان پہچان والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے۔ (کشف الغمہ

2

ص

میں نے امام ابو جعفر محمد (ع) بن علی (ع) سے بعض ضروریات کے لئے شکایت کی تو فرمایا بدترین بھائی وہ ہے جو دولت مندی میں تمہارا خیال رکھے اور غربت میں قطع تعلق کر لے، اس کے بعد غلام کو اشارہ کیا اور وہ سات سو درہم کی تھیلی لے کر آیا، آپ نے فرمایا کہ موجودہ حالات میں انہیں دراہم کو استعمال کرو، اس کے بعد جب یہ خرچ ہو جائیں تو اطلاع کرنا ۔ (ارشاد

امام جعفر صادق (ع) رات کا ایک حصہ گذر جانے کے بعد ایک ظرف میں روٹی ، گوشت اور کچھ درہم اپنے کانڈھے پر رکھ کر نکلتے تھے اور مدینہ کے تمام مساکین کے دروازہ پر جا کر تقسیم کر دیا کرتے تھے اور کسی کو علم بھی نہ ہوتا تھا، یہاں تک کہ جب حضرت کا انتقال ہو گیا اور کوئی دروازہ پر نہ آیا تو اندازہ ہوا کہ یہ شخص امام جعفر صادق (ع) تھے۔ (کافی

امام جعفر صادق (ع) ایک رات میں بیت الشرف سے برآمد ہوئے، بارش ہو رہی تھی اور آپ بنی ساعدہ کے چہتہ کی طرف جارہے تھے اتفاق سے راستہ میں کوئی چیز گر گئی ، آپ نے دعا کی خدایا، ہماری چیز کو ہم تک پلٹا دینا ، میں نے سلام

کیا ، فرمایا معلیٰ ؟

میں نے عرض کی سرکار ! حاضر ہوں میری جان قربان، فرمایا ذرا ہاتھوں سے تلاش کرو اور جو کچھ مل جائے میرے حوالہ کردو۔

میں نے دیکھا کہ بہت سی روٹیاں بکھری پڑی ہیں، میں نے سب اٹھا کر حضرت کو دیدیں، مگر دیکھا کہ ٹوکری کا بوجھ اتنا ہے کہ میں نہیں اٹھا سکتا ہوں، میں نے عرض کیا لائیے میں اسے سر پر اٹھالوں، فرمایا نہیں، یہ میرا اپنا کام ہے ، بس تم میرے ساتھ رہو۔

میں ساتھ چلا ، جب بنی ساعدہ کے چہتہ میں پہنچا تو دیکھا کہ فقراء کی ایک جماعت سو رہی ہے ، آپ نے سب کے سرہانے روٹیاں رکھنا شروع کر دیں اور جب کا م تمام ہو گیا تو میں نے سوال کیا : کیا یہ لوگ حق کو پہچانتے ہیں ، فرمایا اگر حق کو پہچانتے ہوتے تو اس سے زیادہ ہمدردی کرتا۔ (کافی

4

ص

8

/

3

، ثواب الاعمال ،

173

/

2

مناقب ابن شہر آشوب

2

ص

75

)-

699

- ابو جعفر

!الخنعمی

امام جعفر صادق (ع) نے ایک تھیلی میں پچاس دینار رکھ کر مجھے دیے کہ بنی ہاشم میں فلاں شخص کو پہنچا دینا لیکن یہ نہ بتانا کہ کس نے دیے ہیں، میں لے کر گیا اور دیدیا تو اس شخص نے کہا کہ یہ کس نے بھیجے ہیں۔ خدا اسے جزائے خیر دے کہ برابر رقم بھیجتا رہتا ہے اور میرا گذرا ہو رہا ہے۔ ورنہ جعفر کے پاس اس قدر پیسہ ہے اور مجھے کچھ نہیں دیتے ہیں ؟ (امالی الطوسی ص

677

/

1433

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

273

)-

700

- الہیاج بن

!بسطام

حضرت جعفر بن محمد (ع) اس قدر لوگوں کو کھلاتے تھے کہ گھروالوں کے لئے کچھ نہ بچتا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء

3

ص

194

تذکرۃ الخواص ص ،

342

سیر اعلام النبلاء ،

6

ص

262

کشف الغمہ ،

2

ص

369

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

273

احقاق الحق ،

1

ص

510

)-

701

- امام کاظم (ع)

)!

ہم سب علم اور شجاعت میں ایک جیسے ہیں اور عطایا میں بقدر امر الہی عطا کرتے ہیں۔ (کافی

1

ص

275

/

2

بصائر الدرجات ص ،

480

/

3

روایت علی بن جعفر)۔

-الیسع بن

!حمزہ

ہم لوگ امام رضا (ع) کی محفل میں باتیں کر رہے تھے اور بے شمار لوگ حلال و حرام کے مسائل دریافت کر رہے تھے کہ ایک لمبا سا نو لاشخص وارد ہوا اور اس نے کہا السلام علیک یا بن رسول اللہ ! میں آپ کا اور آپ کے آباء و اجداد کا دوست ہوں، حج سے واپس آ رہا ہوں میرا سارا سرمایہ ختم ہو گیا ہے۔ اب گھر تک پہنچنے کا وسیلہ بھی نہیں ہے، کیا یہ ممکن ہے کہ مجھے شہر تک پہنچا دیں۔ میں اس قدر رقم خیرات کر دوں گا جتنی آپ مجھ پر صرف کریں گے اس لئے کہ میں مستحق صدقہ نہیں ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ، خدا تم پر رحم کرے۔

اس کے بعد آپ لوگوں سے باتیں کرنے لگے، یہاں تک تمام لوگ اپنا کام ختم کر کے چلے گئے، صرف امام، سلیمان، جعفر بن خیثمہ اور میں باقی رہ گئے آپ نے فرمایا، اجازت ہے کہ میں گھر کے اندر جاؤں! سلیمان نے کہا کہ آپ خود صاحب اختیار ہیں۔

آپ اٹھ کر حجرہ میں تشریف لے گئے اور ایک ساعت کے بعد دروازہ سے ہاتھ نکال کر فرمایا وہ خراسانی کہاں ہے، اس نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں! فرمایا یہ دو سو دینار لے لے اور اپنے ضروریات میں صرف کر اور اسے برکت قرار دے اور اس کے مقابلہ میں صدقہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اب گھر سے باہر چلا جاتا کہ نہ میں تجھے دیکھوں اور نہ تو مجھے دیکھے۔ اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے تو سلیمان نے کہا کہ حضور اس قدر کثیر رقم دینے کے بعد منہ چھپانے کی کیا وجہ ہے! فرمایا کہ میں اس کے چہرہ پر سوال کی ذلت کا اثر نہیں دیکھ سکتا ہوں، کیا تم لوگوں نے رسول اکرم کا یہ ارشاد نہیں سنا ہے کہ چھپا کر ایک نیکی کرنا ستر حج کے برابر ہے اور برائی کا اعلام کرنے والا سوا ہوتا ہے لیکن اسے بھی چھپا کر کرنے والا مغفرت کا امکان رکھتا ہے (کیا تم نے بزرگوں کا یہ مقولہ نہیں سنا ہے کہ جب میں کسی ضرورت سے ان کے دروازہ پر جاتا ہوں تو اس شان سے واپس آتا ہوں کہ میری آبرو برقرار رہتی ہے۔) کافی

4

ص

23

/

3

)-

703

- محمد بن عیسیٰ بن

!زیاد

میں نے ابن عباد کے دربار میں پہنچ کر دیکھا کہ ایک کتاب نقل کر رہے ہیں، میں نے دریافت کیا کہ یہ کونسی کتاب ہے؟ کہا یہ امام رضا (ع) کا مکتوب ہے ان کے فرزند کے نام۔! میں نے کہا کیا یہ ممکن ہے کہ یہ مجھے بھل مل جائے، ان لوگوں نے دیدیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں لکھا ہے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ فرزند! خدا تمہیں طول عمر عنایت کرے اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے، میں تمہارے قربان! میں نے اپنی زندگی میں اپنا سارا مال تمہارے حوالہ کر دیا ہے کہ شائد خدا تم پر یہ کرم کرنے کے تم قریبداروں کے ساتھ صلہ رحم کرو اور حضرت موسیٰ (ع) اور حضرت جعفر (ع) کے غلاموں کے کام آؤ؟ پروردگار کا ارشاد ہے، کون ہے جو خدا کو قرض حسنہ دے گا کہ وہ دگنا چوگنا کر دے۔ (بقرہ

245

)-

جس کے پاس وسعت ہے اس پر فرض ہے کہ اس میں سے انفاق کرے اور جو تنگی کا شکار ہے اسے بھی چاہیئے کہ جس قدر ہے اس میں سے انفاق کرے۔ (سورہ طلاق ص

7

)-

خدا نے تمہیں وسعت دی ہے... فرزند تم پر تمہارا باپ قربان ... (تفسیر عیاشی

1

ص

131

/

436

)-

704

- احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی، میں نے امام رضا (ع) کا وہ مکتوب پڑھا ہے جو امام جواد (ع) کے نام تھا اور جس کا ”مضمون یہ تھا

!ابوجعفر

مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تمہارے موالی تمہیں چھوٹے دروازہ سے باہر لے جاتے ہیں تا کہ لوگ تم سے استفادہ نہ کرسکیں، یہ ان کے بخل کا نتیجہ ہے ، خبردار ، تمہیں میرے حق کا واسطہ جو تمہارے ذمہ ہے کہ آئندہ تمہارا داخلہ اور خارجہ بڑے دروازہ سے ہونا چاہیئے اور جب سواری باہر نکلے تو تمہارے ساتھ سونے چاندی کے سکے ہونے چاہئیں ورکوئی بھی آدمی سوال کرے تو اسے محروم نہ کرنا ، اور اگر رشتہ داروں میں کوئی مرد سوال کرے تو پچاس دینار سے کم نہ دینا، زیادہ کا تمہیں اختیار ہے اور اگر کوئی خاتون سوال کرے تو

25

دینار سے کم نہ دینا اور زیادہ تمہارے اختیار میں ہے، میرا مقصد یہ ہے کہ خدا تمہیں بلندی عنایت فرمائے، دیکھو راہ خدا میں خرچ کرو اور خدا کی طرف سے کسی افلاس کا خوف نہ پیدا ہونے پائے(کافی

4

ص

43

/

5

(عیون اخبار الرضا (ع) ،

2

ص

8

/

20

شکوۃ الانوار ص ،

233

)-

705

- عبداللہ علی بن عیسیٰ - امام جواد (ع) کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اپنی مروت کے برابر عنایت

فرمائیے، فرمایا یہ میرے امکان سے باہر ہے، اس نے کہا پھر میری اوقات کے برابر عنایت فرمائیے؟ فرمایا یہ ممکن ہے اور یہ کہہ کر غلام کو آواز دی کہ اسے سو دینا ر دیدو۔ (کشف الغمہ

3

ص

158

)-

فصل ہشتم: سیرت اہلبیت (ع) خدام کے ساتھ

706

-

انس!

جب رسول اکرم وارد مدینہ ہوئے تو آپ کے پاس کوئی خاتم نہ تھا، ابوطحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضور کے پاس لیے گئے، کہا کہ سرکار! یہ انس ہوشیار بچہ ہے، یہ آپ کی خدمت کرے گا، جس کے بعد میں سفر و حضر میں ہمیشہ حضور کے ساتھ رہا لیکن نہ کسی کام کے کرنے پر یہ فرمایا کہ ایسا کیوں کیا ... اور نہ ترک کرنے پر فرمایا کہ ایسا کیوں نہیں کیا؟ (صحیح مسلم

4

ص

1805

/

2309

مسند ابن حنبل،

4

ص

203

/

1988

الطبقت الکبریٰ،

7

ص

19

)-

واضح رہے کہ صحیح بخاری

3

ص

1018

/

2616

میں دس سال خدمت کرنے کا ذکر ہے اور صحیح مسلم میں

میں نے ام سلمہ کے غلام مہاجر کی زبان سے سنا ہے کہ میں نے دس سال ، یا پانچ سال ، رسول اکرم کی خدمت کی ہے ، لیکن نہ کسی کام کے کرنے پر ٹوکا اور نہ ترک کرنے پر ۔! (اسد الغابہ

رسول اکرم اخلاق کے اعتبار سے ساری کائنات سے بہتر تھے۔ ایک دن مجھے ایک کام سے بھیجا تو میں نے کہا کہ میں نہیں جاؤ گا حالانکہ میرے دل میں یہ تھا کہ جب رسول خدا نے حکم دیا ہے تو بہر حال جانا ہے۔

میں گھر سے نکلا تو راستہ میں بچے کھیل رہے تھے ، میں ادھر چلا گیا ایک مرتبہ دیکھا کہ حضرت پشت سے میری گردن پکڑے ہوئے ہیں ، میں نے مڑ کر دیکھا تو مسکرا رہے تھے ، فرمایا میں نے جہاں بھیجا تھا گئے؟ میں نے عرض کی جی ہاں، اب جارہا ہوں۔ (صحیح مسلم

- زیاد بن ابی زیاد نے رسول اکرم کے ایک خادم کے حوالہ سے نقل کیا ہے ، کہ حضور نوکروں سے بھی پوچھا کرتے تھے کوئی ضرورت تو نہیں ہے

۔ (مسند

احمد بن حنبل

- ابوالنوار ، کرباس بیچنے والا راوی ہے کہ حضرت علی (ع) ایک غلام کو لے کر میری دکان پر آئے اور دو پیراہن دکھلا کر فرمایا کہ جو پسند ہو وہ لے لو، اس نے ایک لے لیا اور دوسرا بچا ہوا حضرت نے لے لیا ، اس کے بعد ہاتھ بڑھا کر کہا کہ آستین جس قدر لمبی ہے اسے کم کر دیجئے، آپ نے کم کردی اور وہ پہن کر چلا گیا ، (فضائل الصحابہ ابن حنبل

امیر المومنین (ع) سوق الکرابیس میں داخل ہوئے اور ایک دکاندار سے پوچھا پانچ درہم میں دو کپڑے مل سکتے ہیں، اس نے مڑ کر دیکھا کہا یا امیر المومنین (ع) بیشک مل سکتے ہیں، آپ نے دیکھا کہ اس نے پہچان لیا ہے تو آگے بڑھ گئے اور نہیں لیا، دوسری جگہ ایک غلام کو بیچتے دیکھا اس سے سوال کیا ، اس نے کہا بیشک ممکن ہے، ایک اچھا ہے وہ تین درہم کا ہے اور دوسرا قدرے معمولی ہے وہ دو درہم کا ہے آپ نے قنبر سے فرمایا کہ تین درہم و الا تم لے لو، قنبر نے عرض کی حضور ! یہ آپ کا حق ہے، فرمایا تم جو ان ہو اور جوانی میں زینت کی خواہش ہوتی ہے، مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے کہ تم سے بہتر لباس پہنوں جبکہ رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ ، غلاموں کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو، اس کے بعد آپ نے دوسرا والا پہن لیا اور جب آستین لمبی نظر آئی تو اسے کٹوا دیا لیکن کنارہ سلوانے کی زحمت نہیں کی اور فرمایا کہ معاملہ اس سے زیادہ عجلت کا ہے۔ (الغارات

- ابومطر

!!البصری

حضرت علی (ع) نے ایک غلام کو کئی بار آواز دی لیکن اس نے لبیک نہیں کہی اور جب گھر سے باہر نکلے تو دیکھا کہ وہ دروازہ پر موجود ہے، فرمایا کہ تو نے میری آواز پر آواز کیوں نہیں دی؟ اس نے کہا کہ ایک تو کاہلی تھی اور دوسرے یہ آواز پر آواز کیوں نہیں دی؟ اس نے کہا کہ ایک تو کاہلی تھی اور دوسرے یہ کہ آپ سے سزا کا کوئی خطرہ نہیں تھا، یہ سن کر حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ لوگ میری طرف سے اپنے کو محفوظ تصور کرتے ہیں اور اس کے بعد اسے راہ خدا میں آزاد کر دیا۔ (مناقب ابن شہر آشوب

2

ص

133

الفخری ص ،

19

)-

713

-

!!انس

میں امام حسین (ع) کی خدمت میں تھا آپ کی ایک کنیز نے ایک پھولوں کا گلدستہ آپ کو تحفہ میں پیش کیا اور آپ نے اسے راہ خدا میں آزاد کر دیا، میں نے عرض کیا کہ ایک گلدستہ کی قیمت اس قدر نہیں ہے کہ اسے آزاد کر دیا جائے، فرمایا یہ پروردگار کا سکھایا ہوا ادب ہے کہ جب تمہیں کوئی تحفہ دیا جائے تو اس سے بہتر واپس کرو اور ظاہر ہے کہ اس بہتر اس کی آزادی ہی ہوسکتی تھی۔

نثر الدرر

1

ص

33

نربة الناظر ،

83

/

8

كشف الغمہ ،

2

ص

243

احقاق الحق ،

11

ص

444

)-

714

- امام صادق (ع)

!)

میں نے رسول اکرم کی کتاب میں دیکھا ہے کہ جب اپنے غلام سے کوئی ایسا کام لو جو اس کے بس کا نہیں ہے تو خود بھی اس کے ساتھ شریک ہو جاؤ اور میرے پدر بزرگوار کا یہی طریقہ تھا کہ وہ غلاموں کو کام دینے کے بعد صورت حال کا جائزہ لیتے تھے ، اگر دیکھا کام مشکل ہے تو شریک ہو جاتے تھے ورنہ الگ ہو جاتے تھے۔ (اللزید للحسین بن سعید 44

/

117

روایت بداؤد بن فرقہ۔

715

- حفص بن ابی

عائشہ!

امام صادق (ع) نے کسی غلام کو کسی کام کے لئے بھیجا اور اس نے دیر لگائی تو آپ اس کی تلاش میں نکل پڑے، دیکھا کہ ایک مقام پر سو رہا ہے، آپ اس کے سرہانے کھڑے رہے اور پنکھا جھلتے رہے یہاں تک کہ اس کی آنکھ کھل گئی ، وہ دہشت زدہ ہو گیا ، حضرت نے فرمایا کہ دیکھو دن رات سونا اصول کے خلاف ہے، رات تمہارے لئے ہے اور دن ہمارے لئے۔ (کافی

8

ص

78

/

50

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

274

)-

716

- سفیان ثوری امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ کے چہرہ کا رنگ بدلا ہوا ہے ، سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ میں نے گھر والوں کو چھت پر جانے سے منع کیا تھا لیکن میری ایک کنیز ایک بچہ کو لے کر اوپر چڑھ گئی اور جب دیکھنے گیاتو اس قدر گھبرائی کہ بچہ اس کے ہاتھ سے گر کر مر گیا۔ اس وقت میری پریشانی بچہ کی موت کی طرف سے نہیں ہے، اپنے رعب کی طرف سے ہے کہ لوگ مجھ سے اس قدر خوف کھاتے ہیں ، حالانکہ حضرت اس سے پہلے اس کنیز کو اطمینان دلا چکے تھے اور اسے راہ خدا میں آزاد کر چکے تھے۔ (مناقب ابن شہر آشوب

4

ص

274

)-

717

- یاسر خادم امام رضا (ع)

!)

امام رضا (ع) کا طریقہ تھا کہ لوگوں کے جانے کے بعد تمام چھوٹے بڑے خدام کو مع کرتے تھے اور ان کے ساتھ بیٹھ (کر باتیں کیا کرتے تھے بلکہ سائس اور حجام کو بھی اپنے ساتھ دستر خوان پر بٹھالیا کرتے تھے)۔ (عیون اخبار الرضا (ع

2

ص

159

حلیۃ الابرار ،

3

ص

266

)-

718

- نادر

!خادم

امام رضا (ع) کا دستور تھا کہ ہم لوگ جب تک کھانا کھاتے رہتے تھے ہم سے کسی کام کے لئے نہیں فرماتے تھے (کافی

6

ص

298

/

11

)-

719

- یاسر و

!نادر

امام رضا (ع) کا حکم تھا کہ اگر میں تمہارے سامنے اس وقت آجاؤں جب تم کھانا کھا رہے ہو تو اس وقت تک کھڑے نہ ہونا جب تک کھانا ختم نہ ہو جائے بلکہ بعض اوقات آپ کسی کو آواز دیتے تھے اور اگر کچھ دیا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے، تو فرماتے تھے رہنے دو جب تم تمام نہ ہو جائے۔ (کافی

6

ص

298

/

10

المحاسن ،

2

ص

199

/

1583

)-

- عبدالله بن المصلحت ایک مرد بلخی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں سفر خراسان میں امام رضا (ع) کے ساتھ تھا، ایک دن دستر خوان پر آپ نے تمام سیاہ و سفید غلاموں کو جمع کر لیا تو میں نے کہا کہ میں آپ پر قربان، کاش آپ انہیں الگ کھلا دیتے، فرمایا خبردار، خدا سب کا ایک ہے اور مادر و پدر

(آدم)

و حوا) بھی ایک ہیں اور جزا کا تعلق صرف اعمال سے ہے

- (کافی

8

ص

230

/

296

-)

فصل نہم: جامع مکارم اخلاق

721

- امام علی (ع

)!)

رسول اکرم کی توصیف کرتے ہوئے... آپ سب سے زیادہ سخی و کریم، سب سے زیادہ وسیع الصدر، سب سے زیادہ صادق اللہجہ، سب سے زیادہ نرم دل اور سب سے بہتر معاشرت رکھنے والے تھے، انسان پہلی مرتبہ دیکھتا تو ہیبت زدہ ہوجاتا تھا اور ساتھ رہ جاتا تھا تو محبت کرنے لگتا تھا۔ (سنن ترمذی

5

ص

599

/

3638

از ابراہیم بن محمد)۔

722

- امام حسن (ع

)!)

میں نے اپنے خال ہند بن ابی ہالہ التمیمی سے دریافت کیا کہ پیغمبر اسلام کی گفتگو کے بارے میں کچھ بتائیں تو انہوں نے کہا کہ حضرت ہمیشہ رنجیدہ رہتے تھے، فکر میں غرق رہتے تھے، کبھی آپ کے لئے راحت نہ تھی لیکن بلا ضرورت بات نہیں کرتے تھے اور دیر تک ساکت رہا کرتے تھے، کلام اس طرح کرتے تھے کہ پورا منہ نہیں کھولتے تھے، نہایت جامع کلمات استعمال کرتے تھے جس میں ہر کلمہ حرف آخر ہوتا تھا کہ نہ فضول اور نہ کوتاہ، اخلاق انتہائی متوازن کہ نہ بالکل خشک اور نہ بالکل جبروت نعمتیں معولی بھی ہوں تو ان کا احترام کرتے تھے اور کسی شے کی مذمت نہیں کرتے تھے، کسی ذائقہ کی نہ مذمت کرتے تھے اور نہ تعریف، دنیا اور امور دنیا کے لئے غصہ نہیں کرتے تھے لیکن حق پر آنچ آجاتی تھی تو پھر کوئی آپ کو نہیں پہنچانتا تھا او رجب کسی غضب کیلئے اٹھ جاتے تھے تو بغیر کامیابی کے بیٹھتے بھی نہیں تھے، لیکن اپنے

معاملہ میں نہ غصہ کرتے تھے اور نہ بدلہ لیتے تھے، جب کسی کی طرح اشارہ کرتے تھے تو پوری ہتھیلی سے، تعجب کا اظہار کرتے تھے تو اسے الٹ دیتے اور بات کرتے تھے تو اسے ملالیتے تھے اور داہنی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے دبا تے تھے، ناراض ہوتے تھے تو بالکل قطع تعلق کر لیتے تھے اور خوش ہوتے تھے تو نظریں نیچی کر لیتے تھے، خوشی میں اکثر اوقات صرف تبسم فرماتے تھے اور دندان مبارک موتیوں کی طرح نظر آتے تھے۔ (دلائل النبوة بیہقی

1

ص

286

شعب الایمان ،

2

ص

154

/

1430

الطبقات الکبریٰ ،

1

ص

222

تہذیب الکمال ،

1

ص

214

(عیون اخبار الرضا (ع ،

1

ص

317

/

1

معانی الاخبار ،

81

/

1

روایت اسماعیل بن محمد بن اسحاق ، مکارم الاخلاق

1

ص

43

/

1

از کتاب محمد بن ابراہیم بن اسحاق ، حلیۃ الابرار

1

میں نے اپنے پدر بزرگوار سے رسول اکرم کی مجلس کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ آپ کا اٹھنا بیٹھنا ہمیشہ ذکر خدا کے ساتھ ہوتا تھا، جہاں دوسروں کو رہنے سے منع کرتے تھے وہاں خود بھی نہیں رہتے تھے، کسی قوم کیساتھ بیٹھ جاتے تھے تو آخر مجلس تک بیٹھے رہتے تھے اور اسی بات کا حکم بھی دیتے تھے، تمام ساتھ بیٹھنے والوں کو ان کا حق دیتے تھے اور کسی کو یہ احساس نہیں ہونے دیتے تھے کہ دوسرے کا مرتبہ زیادہ ہے۔ کسی کی ضرورت میں اس کے ساتھ اٹھتے یا بیٹھتے تھے تو جب تک وہ خود نہ چلا جائے آپ الگ نہیں ہوتے تھے، اگر کوئی شخص کسی حاجت کا سوال کرتا تھا تو اسے پورا کرتے تھے یا خوبصورتی سے سمجھا دیتے تھے، کشادہ روئی اور اخلاق میں تمام لوگوں کو حصہ دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کی حیثیت ایک باپ کی تھی اور تمام لوگ حقوق میں برابر کی حیثیت کے مالک تھے، آپ کی مجلس حلم، حیا، صبر اور امانت کی مجلس تھی جہاں نہ آوازیں بلند ہوتی تھیں، نہ کسی کو برا بھلا کہا جاتا تھا، نہ کسی غلطی کا مذاق اڑایا جاتا تھا، سب برابر کا درجہ رکھتے تھے فضیلت صرف تقویٰ کی بنا پر تھی، سب متواضع افراد تھے، بزرگوں کا احترام ہوتا تھا، بچوں پر مہربانی ہوتی تھی، حاجت مندوں کو مقدم کیا جاتا تھا اور مسافروں کا تحفظ کیا جاتا تھا۔

میں نے عرض کی کہ ہمنشینوں کے ساتھ آپ کا برتاؤ کیساتھ؟ فرمایا ہمیشہ کشادہ دل رہتے تھے، اخلاق میں سہل، طبیعت میں نرم، نہ ترشرو بدخلق، نہ حرف بدکہنے والے، نہ عیب نکالنے والے، نہ بے تکا مذاق کرنے والے، جس چیز کو نہیں چاہتے تھے اس سے چشم پوشی فرماتے تھے، نہ مایوس ہوتے تھے اور نہ اظہار محبت فرماتے تھے، تین چیزوں کو اپنے سے الگ رکھتے تھے، بیجا بحث، زیادہ گفتگو، بے مقصد کلام، اور تین چیزوں سے لوگوں کے بارے میں پرہیز فرماتے تھے، نہ کسی کی مذمت اور سرزنش کرتے تھے، نہ کسی کے اسرار کی جستجو فرماتے تھے اور نہ امید ثواب کے بغیر کسی موضوع میں گفتگو فرماتے تھے، جب بولتے تھے تو لوگوں اس طرح خاموش سر جھکا لیتے تھے جیسے سروں پر طائر بیٹھے ہوں اور جب خاموش ہوجاتے تھے تو لوگ بات کرتے تھے لیکن جھگڑا نہیں کرسکتے تھے، کوئی شخص کوئی بات کرتا تھا و سب سنتے تھے جب تک بات ختم نہ ہوجائے، ہر ایک کو بات کہنے کا موقع ملتا تھا اور سب ہنستے تھے تو آپ بھی مسکراتے تھے اور سب تعجب کرتے تھے تو آپ بھی اظہار تعجب کرتے تھے، کوئی اجنبی بے تکی بات کرتا تھا یا غلط سوال کرتا تھا تو اسے برداشت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب کی حاجت مند کو سوال کرتے دیکھو تو عطا کرو، مسلمان کے علاوہ کسی سے تعریف پسند نہیں فرماتے تھے کسی کی بات کو قطع نہیں فرماتے تھے اور جب وہ حد سے تجاوز کرتا تو منع فرماتے یا کھڑے ہوکر بات ختم کردیتے تھے۔ (دلائل النبوة بیہقی)

- معاویہ بن وہب امام صادق (ع) سے نقل کرتے ہیں کہ حضور نے ابتدائے بعثت سے آخر عمر تک کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا اور نہ کسی شخص کے سامنے پیر پھیلا کر بیٹھے، مصافحہ کرتے تھے تو اس وقت تک ہاتھ نہیں کھینچتے تھے جب تک وہ خود نہ کھینچ لے، کسی کی برائی پر اسے برائی سے بدلہ نہیں دیا کہ پروردگار نے فرمادیا تھا کہ برائی کا دفاع اچھائی سے کرو، کسی سائل کو رد نہیں فرمایا، کچھ تھا تو دیدیا ورنہ کہا انتظار کرو اللہ دے گا، اللہ کے نام پر جو کہہ یا

خدا نے اسے پورا کر دیا یہاں تک کہ جنت کا بھی وعدہ کر لیتے تو خدا پورا کر دیتا۔ (کافی

8

ص

164

/

175

)-

725

-خارجہ بن

!زید

ایک جماعت میرے والد زید بن ثابت کے پاس آئی اور اس نے سوال کیا کہ ذرا رسول اکرم کے اخلاق پر روشنی ڈالیں ؟ تو انہوں نے کہا کہ میں آپ کے ہمسایہ میں تھا، جب وحی کا نزول ہوتا تھا تو مجھے لکھنے کے لئے طلب فرمایا کرتے تھے اور میں لکھ دیا کرتا تھا، اس کے بعد ہم لوگ دینا ، دین یا کھانے پینے کی جو گفتگو کرتے تھے آپ ہمارے ساتھ شریک کلام رہا کرتے تھے ... (السنن الکبری

7

ص

83

/

13340

)-

726

- ابن شہر

!آشوب

رسول اکرم کے پاس جب بھی کوئی شخص آتا تھا اور آپ نماز میں مصروف ہوتے تھے تو نماز کو مختصر کر کے اس سے دریافت کرتے تھے کیا کوئی ضرورت ہے؟ (مناقب

1

ص

147

)-

727

- جابر بن

!عبداللہ

رسول اکرم سفر میں ہمیشہ پیچھے رہا کرتے تھے تا کہ کمزور کو سہارا دے سکیں اور اپنے ساتھ سوار کرسکیں ۔ (السنن الکبری

5

ص

422

/

10352

)-

728

- ابوامامہ سہل بن حنیف الانصاری ، بعض اصحاب رسول کی زبان سے نقل کرتے ہیں کہ آپ مسلمانوں کے مریضوں کی عیادت اور کمزوروں کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے، جنازہ میں شرکت کرتے تھے اور خود نماز جنازہ ادا کرتے تھے، ایک مرتبہ عوالی کی ایک غریب عورت بیمار ہوگئی آپ برابر اس کا حال دریافت کرتے رہے اور فرمایا کہ اگر اس کا انتقال ہو جائے تو میرے بغیر دفن نہ کرنا ، میں اس کے جنازہ کی نماز پڑھاؤں گا۔

اتفاق سے اس کا انتقال رات میں ہوا اور لوگ جنازہ کو مسجد رسول کے پاس لے آئے لیکن جب دیکھا کہ حضور آرام فرما رہے ہیں تو جگانے کے بجائے نماز پڑھ کر دفن کردیا، دوسرے دن جب رسول اکرم نے خیریت پوچھی تو صورت حال بیان کی گئی ، آپ نے فرمایا کہ ایسا کیوں کیا ؟ اچھا اب میرے ساتھ چلو، سب کو لے کر قبرستان پہنچے اور قبر باقاعدہ نماز جنازہ ادا فرمائی اور چار تکبیریں کہیں - (السنن الکبریٰ)

4

ص

79

/

7019

)-

729

-

انس!

رسول اکرم سب سے زیادہ لوگوں پر مہربان تھے، سردی کے زمانہ میں بھی چھوٹے بڑے ، غلام و کنیز سب کے لئے پانی فراہم کرتے تھے تا کہ سب منہ ہاتھ دھولیں، جب کوئی شخص کوئی سوال کرتا تھا تو سنتے تھے اور اس وقت تک منہ نہ پھیرتے تھے جب تک وہ خود نہ چلا جائے ، جب کسی شخص نے ہاتھ پکڑنے کا ارادہ کیا تو ہاتھ دیدیا اور اس وقت تک نہ چھڑا یا جب تک اس نے خود نہ چھوڑ دیا - (حلیۃ الاولیاء)

3

ص

26

)-

730

- امام علی (ع)! پروردگار کریم ، حلیم ، عظیم اور رحیم ہے اس نے اپنے اخلاق کی رہنمائی کی ہے اور اس اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور لوگوں کو آمادہ کیا ہے تو ہم نے اس امانت کو لوگوں تک پہنچا دیا اور ہلاکسی نفاق کے اس پیغام کو ادا کردیا اور اس کی تصدیق کی اور ہلاکسی شک و شبہ کے اسے قبول کرلیا(تحق العقول ص

175

، بشارۃ المصطفیٰ ص

29

روایت کمیل)-

731

- امام علی (ع)

)-

رسول اکرم وہ مظلوم تھے جن کے احسانات کا شکریہ نہیں ادا کیا جاتا تھا حالانکہ آپ

کے احسانات قریش ، عرب ، عجم سب کے شامل حال تھے، اور سب سے زیادہ نیکی کرنے والے تھے، یہی حال ہم اہلبیت (ع) کا ہے کہ ہمارے احسانات کا شکریہ نہیں ادا کیا جاتا ہے اور یہی حال تمام نیک مومنین کا ہے کہ وہ نیکی کرتے ہیں لیکن لوگ قدردانی نہیں کرتے ہیں
- (علل)

الشرائع

560

/

3

از حسین بن موسیٰ عن کاظم (ع)

))

-

732

- امام علی (ع)

!)

ہم اہلبیت (ع) کے سامنے جب بھی حق آجاتا ہے ہم اس سے متمسک ہو جاتے ہیں۔ (مقاتل الطالبین ص

76

از سفیان بن اللیل)۔

734

- مصعب بن

!عبدالله

جب دشمنوں نے چاروں طرف سے امام حسین (ع) کو گھیر لیا تو آپ رکاب فرس پر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خاموش رہنے کی دعوت دی ، اس کے بعد حمد و ثناء الہی کر کے فرمایا کہ مجھے ایک ناتحقیق باپ کے ناتحقیق بیٹے نے دورا ہے پر کھڑا کر دیا ہے کہ یا تلوار کھینچ لوں یا ذلت برداشت کروں اور ذلت برداشت کرنا میرے امکان میں نہیں ہے، اسے نہ خدا پسند کرتا ہے اور نہ رسول اور نہ صاحبان ایمان، نہ پاک و پاکیزہ گودیاں اور طیب و طاہر آباء و اجداد کسی کو یہ برداشت نہیں ہے کہ میں آزاد مردوں کی طرح جان دینے پر ذیلیوں کو اطاعت کو مقدم کروں۔ (احتجاج

2

ص

97

/

167

)-

735

- امام زین العابدین (ع)

!)

پروردگار نے ہمیں حلم، علم ، شجاعت، سخاوت اور مومنین کے دلوں میں محبت کا انعام عنایت فرمایا ۔ (معجم احادیث

(المہدی (ع)

3

ص

200

منتخب الاثر ،

172

/

96

)-

736

-

!ابوبصیر

میں نے امام باقر (ع) سے عرض کی کہ رسول اکرم ہمیشہ بخل سے پناہ مانگا کرتے تھے؟ فرمایا بیشک ہر صبح و شام ہم بھی بخل سے پناہ مانگتے ہیں کہ پروردگار نے فرمایا ہے کہ جو نفس کے بخل سے محفوظ ہو گیا وہی کامیاب ہے۔)

علل الشرائع

548

/

4

قصص الانبياء ،

118

/

118

)-

737

- امام صادق (ع)

)!

ہم اہلبیت (ع) جب کسی شخص کے خیر کو خود جان لیتے ہیں تو پھر ہمارے خیال کو لوگوں کی باتیں تبدیل نہیں کرسکتی ہیں۔ (بصائر الدرجات ص

1362

از داؤد بن فرقہ)۔

738

-

!حریر

امام صادق (ع) کی خدمت میں چہینہ کی ایک جماعت وارد ہوئی ، آپ نے باقاعدہ ضیافت فرمائی اور چلتے وقت کافی ، سامان اور ہدایا بھی دیدیے لیکن غلاموں سے فرمادیا کہ خبردار سامان باندھنے سمیٹنے میں ان کی مدد نہ کرنا ، ان لوگوں نے گزارش کی کہ فرزند رسول ! اس قدر ضیافت کے بعد غلاموں کو امداد سے کیوں روک دیا ؟ فرمایا، ہم اپنے مہمانوں کی جانے میں امداد نہیں کرتے ہیں ۔ (ہمارا منشاء یہی ہوتاہے کہ مہمان مقیم رہے تا کہ صاحب خانہ میزانی کی برکتوں سے مستفید ہوتا رہے) (امالی صدوق

437

/

9

روضۃ الواعظین ص ،

233

)-

739

- اللہ کے صالح اور متقی بندوں کے اخلاق میں تکلف اور تصنع شامل نہیں ہوتا ہے، پروردگار نے پیغمبر سے فرمایا کہ آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اپنی زحمتوں کا کوئی اجر نہیں چاہتا اور میں تکلف کرنے والوں میں نہیں ہوں اور رسول اکرم نے بھی فرمایا ہے کہ ہم گروہ انبیاء و ائمہ پر طرح کے تکلف سے بری اور بیزار رہتے ہیں - (مصباح

الشریعہ ص

208

) -

840

- حماد بن

عثمان!

ایک مرتبہ مدینہ میں قحط پڑا اور صورت حال یہ ہوگئی کہ بڑے بڑے دولت مند بھی مجبور ہوگئے کہ گند میں جو ملا کر کھائیں یا اسے بیچ کر طعام فراہم کریں، تو امام صادق (ع) نے اپنے غلاموں سے فرمایا کہ جو گندم ابتدائے فصل میں خرید لیاہے اس میں جو ملادو یا اسے بیچ ڈالو کہ ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ عوام الناس جو ملا ہوا گیہوں کھائیں اور ہم خالص گیہوں استعمال کریں - (کافی

5

ص

166

/

1

)-

741

- امام کاظم (ع

)!)

جب سندی بن شاہک نے آپ سے کفن دینے کی بات کی تو آپ نے فرمایا کہ ہم اہلبیت (ع) اپنے ذاتی حج، اپنی عورتوں کا مہر اور اپنا کفن اپنے خالص پاکیزہ مال سے فراہم کرتے ہیں - (الفقیہ

1

ص

189

/

577

ارشاد ،

2

ص

243

تحق العقول ص ،

412

روضۃ الواعظین ص ،

243

فلاح السائل ص ،

72

(الغیبتہ للطوسی (ر ،

30

/

6

)-

742

- امام رضا (ع) ، ہم اہلبیت (ع) کو وراثت میں آل یعقوب (ع) سے عفو ملا ہے اور آل داؤد سے

(!شکر

کافی

8

ص

308

/

480

از محمد بن الحسین بن یزید)-

743

- امام رضا (ع)

)!

آپ نے بن سہل کے خط میں تحریر فرمایا کہ ائمہ کے کردار میں تقویٰ ، عفت ، صداقت ، صلاح ، جہاد، اداء امانت صالح و فاسق ، طول سجدہ ، نماز شب ، محرمات سے پرہیز ، صبر کے ذریعہ کشائش احوال کا انتظار ، حسن معاشرت، حسن سلوک ہمسایہ، نیکیوں کا عام کرنا، اذیتوں کا روکنا، کشادہ روی سے ملنا، نصیحت کرنا اور مومنین پر مہربانی کرنا شامل ہے۔ (تحف العقول ص

416

)-

744

- امام رضا (ع) ہم اہلبیت (ع) جب کوئی وعدہ کر لیتے ہیں تو اسے اپنے ذمہ ایک قرض تصور کرتے ہیں جیسا کہ سرکار

دو عالم کے کردار میں تھا

- (تحف

العقول ص

246

مشکوۃ الانوار ص

173

) -

745

- امام رضا (ع) ، ہم

(اہلبیت

، (ع) سوتے وقت دس کام انجام دیتے ہیں، طہارت، داہنے ہاتھ پر تکیہ

33

مرتبہ سبحان اللہ

33

، مرتبہ الحمدللہ

34

مرتبہ اللہ اکبر ، استقبال قبلہ ، سورہ حمد کی تلاوت ، آیۃ الکرسی کی تلاوت، شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو الخ تو جو شخص بھی اس طریقہ کو اپنا لے گا وہ اس رات کی فضیلتیں حاصل کرلے گا

- (فلاح

السائل ص

280

روایت حسن بن علی العلوی

-)

نوٹ! بظاہر روایت میں قل ہوا للہ یا انا انزلناہ کا ذکر رہ گیا ہے ورنہ مذکورہ اشیاء صرف نو ہیں۔

746

- عبید بن ابی عبداللہ

!البغدادی

امام رضا (ع) کی خدمت میں ایک مہمان آیا اور رات گئے تک حضرت سے باتیں کرتا رہا، یہاں تک کہ چراغ ٹمٹانے لگا، اس نے چاہا کہ ٹھیک کر دے، آپ نے روک دیا اور خود ٹھیک کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم وہ قوم ہیں جو اپنے مہمانوں سے کام نہیں لیتے ہیں۔ (کافی

6

ص

283

/

2

-)

747

- ابراہیم بن

عباس!

میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ امام رضا (ع) نے کسی شخص سے بھی ایک نامناسب لفظ کہا ہو یا کسی کی بات کاٹ دی ہو جب تک وہ اپنی بات تمام نہ کرے ، یا کسی کی حاجت برآری کا امکان ہوتے ہوئے اس کی بات کو رد کر دیا ہو یا کسی کے سامنے پیر پھیلا کر بیٹھے ہوں ، یا ٹیک لگا کر بیٹھے ہوں یا کسی نوکر اور غلام کو برا بھلا کہا ہو یا تھوک دیا ہو یا سننے میں قہقہہ لگایا ہو بلکہ ہمیشہ تبسم سے کام لیتے تھے ، جب گھر میں دستر خوان لگتا تھا تو تمام نوکروں اور غلاموں کو ساتھ بٹھالیتے تھے، رات کو بہت کم سوتے تھے اور زیادہ حصہ بیدار رہتے تھے، اکثر راتوں میں تو شام سے فجر تک بیدار رہی رہتے تھے، روزے بہت رکھتے تھے، ہر مہینہ تین روزے تو بھر حال رکھتے تھے اور اسے سارے سال کا روزہ قرار دیتے تھے، نیکیاں بہت کرتے تھے اور چھپا کر صدقہ بہت دیتے تھے خصوصیت کے ساتھ تاریک راتوں میں اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ایسا کوئی دوسرا شخص بھی دیکھا ہے تو خبردار اس کی تصدیق نہ کرنا ۔ (عیون اخبار الرضا (ع

2

ص

- امام ہادی (ع) زیارت جامعہ میں فرماتے ہیں، اے اہلبیت (ع) آپ کا کلام نور، آپ کام ہدایت، آپ کی وصیت تقویٰ، آپ کا عمل خیر، آپ کی عادت احسان آپ کی طبیعت کرم اور آپ کی شان حق و صداقت و نرم دلی ہے۔

(تہذیب)

فصل اول : مشقت عمل

فصل دوم : حسن معاشرت

فصل سوم : مسؤولیت علماء

فصل چہارم : جامع وصیتیں

فصل اول: مشقت عمل

- امام علی (ع)

!)

میرے شیعو! اس عمل کے سلسلہ میں زحمت برداشت کرو جس کے ثواب سے بے نیاز نہیں ہوسکتے ہو اور اس عمل سے پرہیز کرنے کی کوشش کرو جس کے عذاب کو برداشت نہیں کرسکتے ہو میں یہ

جانتا ہوں

کہ عمل کی راہ میں زحمت برداشت کر لینا عذاب الہی برداشت کرنے سے کہیں زیادہ آسان ہے، یاد رکھو کہ اس دنیا کی

مدت محدود ہے اور اس کی امیدیں دراز ہیں، یہ صرف چند روزہ ہے اور اسے ایک دن ختم ہوجانا ہے جب خواہشیں

بھی لپیٹ دی جائیں گی اور سانسیں بھی تمام

ہو جائیں

گی، یہ

فرما کر

آپ نے رونا شروع کردیا اور اس آیت کی تلاوت فرمائی ”تم پر کراماً کاتبین کو نگراں معین کردیا گیا ہے جو تمہارے تمام

اعمال سے باخبر ہیں، سورہ الفطازا

(امالی صدوق (ر)

/

5

روایت مسعدہ بن صدقہ عن الصادق ، روضة الواعظین ص

535

شرح نہج البلاغہ ،

20

ص

281

/

223

)-

750

- امام زین العابدین (ع)! میرے اصحاب میں تمہیں آخرت کی وصیت کر رہا ہوں دنیا کی نہیں ، اس لئے کہ اس کی ضرورت

نہیں ہے، اس کی حرص تم خود ہی رکھتے ہو اور اس سے تم خود ہی وابستہ ہو۔

میرے اصحاب ! یہ دنیا گزرگاہ ہے اور آخرت قرار کی منزل ہے لہذا اس گزرگاہ سے وہاں کے لئے فراہم کرلو، اپنے

پردہٗ حیا کو اس کے سامنے چاک نہ کرو جو تمہارے اسرار سے بھی باخبر ہے، اس دنیا سے اپنے دلوں کو نکال لو قبل

اس کے کہ تمہارے جسموں کو نکالا جائے (امالی صدوق (ر) روایت طاؤس یمانی)۔

751

- عمرو بن سعید بن

بلال!

میں امام باقر (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ ایک جماعت اور تھی ، آپ نے فرمایا کہ تم لوگ معتدل امت بنو

کہ آگے بڑھ جانے والے تمہاری طرف پلٹ کر آئیں اور پیچھے رہ جانے والے تمہاری طرف پلٹ کر آئیں اور پیچھے رہ

جانے والے تم سے ملحق

ہو جائیں

-

شیعیان آل محمد ! عمل کرو عمل ! کہ ہمارے اور خدا کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے اور نہ ہمارا خدا پر کوئی حق

ہے، اس کا تقرب صرف اطاعت سے حاصل ہوتا ہے ، جو اس کی اطاعت کرے گا اسے ہماری محبت فائدہ پہنچائے گی

اور جو اس کی معصیت کرے گا اسے ہماری محبت سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

! اس کے بعد حضرت نے ہماری طرف رخ کرکے فرمایا خبردار دھوکہ میں نہ رہنا اور عمل میں سستی نہ کرنا

میں نے عرض کیا کہ حضور یہ نمرقہ وسطیٰ (معتدل امت) کیا ہے؟ فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ حد اعتدال کو ایک

مخصوص فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ (مشکوۃ الانوار ص

60

شرح الاخبار ،

3

ص

502

/

1440

)-

،۔ جابر امام باقر (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے مجھے سے فرمایا

!جابر

کیا ہمارے شیعہ بننے والے لوگ اس بات کو کافی سمجھتے ہیں کہ ہماری محبت کا دعویٰ کر دیں، خدا گواہ ہے کہ ہمارا شیعہ صرف وہ ہے جو اللہ سے ڈرے اور اس کی اطاعت کرے۔

جابر! ہمارے شیعہ تواضع، خضوع و خشوع، امانتداری، کثرت ذکر خدا، روزہ، نماز، احسان والدین، ہمسایہ کے فقراء و مساکین کے حالات کی نگرانی، قرضداروں کے خیال، ایٹام کی سرپرستی، سچائی، تلاوت قرآن، حرف غلط سے پرہیز اور سارے قبیلہ کے امین ہونے کی بنیاد پر پہچانے جاتے ہیں۔

جابر نے عرض کی مولا پھر تو آج کل کوئی شیعہ نہیں ہے، فرمایا جابر! تمہارا خیال ادھر ادھر نہ جانے پائے، سوچو کیا یہ بات کافی ہوسکتی کہ کوئی شخص محبت علی (ع) کا دعویٰ کر دے اور عمل نہ کرے، اس سے بہتر تو یہ ہے کہ محبت رسول کا دعویٰ کر دے جن کا مرتبہ علی (ع) سے بالاتر

ہے، تو کیا سنت و سیرت پیغمبر سے انحراف کرنے والوں کو یہ دعویٰ محبت فائدہ پہنچا سکتا ہے؟ پرگز نہیں۔

اللہ سے ڈرو اور خدا کے لئے عمل کرو، خدا کی کسی سے قربتداری نہیں ہے، اس کی نظر میں محبوب ترین اور محترم ترین انسان وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار اور اطاعت گزار ہو۔

جابر! خدا کی قسم تقرب الہی عمل کے بغیر ممکن نہیں ہے، ہمارے پاس جہنم سے بچنے کا کوئی پروانہ نہیں ہے اور نہ ہمارا خدا پر کوئی حق ہے، جو اللہ کا اطاعت گزار ہوگا ہمارا دوست ہوگا، اور جو اس کی معصیت کرے گا وہ ہمارا دشمن ہوگا، ہماری ولایت و محبت عمل اور تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی ہے۔ (کافی

2

ص

74

/

3

(امالی صدوق (ر)،

499

/

3

صفات الشیعہ،

90

/

422

تنبیہ الخواطر،

2

ص

185

(امالی طوسی (ر)

296

/

582

)-

753

- امام باقر (ع)

!)

دیکھو تقویٰ کے ذریعہ ہماری مدد کرو اس لئے کہ جو تقویٰ لے کر خدا کی بارگاہ میں حاضر

ہوتا ہے

اسے کشائش احوال مل جاتی ہے، پروردگار کا ارشاد ہے، جو خدا و رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ

رہے گا جن پر خدا نے نعمتیں نازل کی ہیں، انبیاء و مرسلین، شہداء، صدیقین اور یہ سب بہترین رفیق ہیں۔ (نساء

69

اور ہمارے گھرانے میں نبی، صدیق، شہداء اور صالحین سب پائے جاتے ہیں۔) کافی)

2

ص

78

/

12

روایت ابوالصباح الكنانی۔)

754

- امام باقر (ع) نے فضیل سے فرمایا کہ ہمارے چاہنے والوں سے ہمارے اسلام کہہ دینا اور کہنا کہ تقویٰ کے بغیر

تمہارے کام آنے والے نہیں ہیں لہذا اپنی زبانوں کی حفاظت کرو، اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو اور صبر اور صلوٰۃ سے

وابستہ رہو کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

- (تفسیر

عیاشی

1

ص

68

/

123

دعائم الاسلام،

1

ص

133

مستطرفات السرائر،

74

/

517

مشکوٰۃ الانوار ص

44

-)

755

- امام صادق (ع) یابن

!جندب

ہمارے شیعوں کو ہمارا سلام پہنچا دینا اور کہنا کہ خبردار ادھر ادھر کے چکر میں نہ رہنا ، خدا کی قسم ہماری محبت تقویٰ اور کوشش عمل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی ہے، برادران ایمانی سے ہمدردی علامت محبت ہے، وہ ہمارا شیعہ ہرگز نہیں ہے جو لوگوں پر ظلم کرے۔ (تحف العقول ص

303

)-

756

- امام صادق (ع

)!)

تمہارا فرض ہے کہ تقویٰ الہی ، احتیاط ، مشقت عمل ، صدق حدیث ، اداء امانت، حسن

اخلاق، حسن جوار کا راستہ اختیار کرو، لوگوں کو اپنی طرف زبان کے بغیر دعوت دو ، ہمارے لئے زینت بنو اور باعث عیب نہ بنو، رکوع و سجوع میں طول دو کہ جب کوئی شخص رکوع و سجود میں طول دیتا ہے تو شیطان فریاد کرتا ہے کہ صد حیف اس نے اطاعت کی اور میں نے معصیت کی ، اس نے سجدہ کیا اور میں نے انکار کر دیا تھا۔ (کافی

2

ص

77

/

9

از ابواسامہ)-

757

- امام صادق (ع

)!)

ہمارے شیعو ! ہمارے لئے زینت بنو، عیب نہ بنو، لوگوں سے اچھی باتیں کرو، زبانوں کو محفوظ رکھو اور اسے فضول و بیہودہ باتوں سے روک کر رکھو۔ (امالی صدوق

336

/

17

(امالی طوسی (ر ،

440

/

987

بشارة المصطفیٰ ،

10

ص

70

از سلیمان بن مہران)-

758

- امام صادق (ع

)!)

لوگوں کو زبان کے بغیر دعوت خیر دو، وہ تمہارے کردار میں تقویٰ، سعی عمل، نماز اور خیرات کو دیکھیں کہ یہ بات خود دعوت خیر دیتی ہے۔ (کافی

2

ص

78

/

14

از ابن ابی یعفر)۔ ،

759

- امام صادق (ع) نے مفضل سے فرمایا کہ میرے شیعوں سے کہہ دینا کہ ہماری طرف لوگوں کو دعوت دیں اس طرح کہ محرمات سے پرہیز کریں، معصیت نہ کریں اور رضائے الہی کا اتباع کریں کہ اگر وہ ایسے ہوجائیں گے تو لوگ دوڑ کر ہماری طرف آئیں گے

- (دعائم

الاسلام

1

ص

58

شرح الاخبار،

3

ص

506

/

1453

) -

760

- امام صادق (ع)

خبردار!)

تم لوگ کوئی ایسا عمل نہ کرنا جس کی بنا پر لوگ ہمیں برا کہیں، اس لئے کہ نالائق بیٹے کے اعمال پر باپ ہی کو برا کہا جاتا ہے، جن کے درمیان رہتے ہو ان کے لئے ہمارے واسطے زینت بنو، باعث عیب نہ بنو) کافی ص

219

/

11

روایت ہشام کندی)۔ ،

فصل دوم: حسن معاشرت

761

- رسول اکرم، جس کے ساتھ رہو اس سے اچھا سلوک کرو تا کہ مسلمان کہے جاسکو

- (

(امالی صدوق ر)

168

/

13

(امالی مفید ر ،

350

/

1

مناقب الامام امیر المومنین (ع) الکوفی

2

ص

276

/

744

روایت اسماعیل بن ابی زیاد عن الصادق (ع) ، روضة الواعظین ص

474

مشکوٰۃ الانوار ص ،

68

) -

762

- امام علی (ع)

)!

وقت آخر اولاد کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا، دیکھو لوگوں کیساتھ اس طرح معاشرت کرو کہ

غائب ہو جاؤ تو تلاش کریں اور مرجاؤ تو گریہ کریں (اعلام الدین ص

215

تنبیہ الخواطر ،

2

ص

75

)-

763

- امام علی (ع)

)!

اپنے بھائی کے لئے جان و مال دیدو، دشمن کو عدل و انصاف دو، اور عام لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔)

تحف العقول ص

212

)-

764

- امام علی (ع) اپنے دوست کو نصیحت کرو ، جان پہچان والوں کی مدد کرو اور عام لوگوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤ

- (غرر

الحکم

2466

) -

765

- امام صادق (ع)

)!)

منافق کے ساتھ زبان سے احسان کرو، مومن کے ساتھ دل سے محبت کرو اور اگر یہودی کا ساتھ ہو جائے جب بھی حسن معاشرت کا مظاہرہ کرو۔ (الفقیہ

4

ص

404

/

5872

امالی صدوق ،

502

/

8

اختصاص ص ،

230

روایت اسحاق بن عمار، امالی مفید

58

/

10

الزہد للحسین بن سعید)

22

ص

49

روایت سعد بن طریف عن الباقر (ع) تحف العقول ص

292

عن الباقر (ع) ، مشکوٰۃ الانوار ص

82

-)

766

- امام صادق (ع)

)!)

کوفہ سے آئی ہوئی ایک جماعت کو رخصت کرتے ہوئے فرمایا ، میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تقویٰ الہی اختیار کرو اس کی اطاعت کرو ، معصیت سے پرہیز کرو ، جو امانت رکھے اس کی امانت کو واپس کرو، جس کے ساتھ بیٹھ جائے اچھی معاشرت کرو، ہمارے حق میں خاموش داعی بنو۔

ان لوگوں نے عرض کی کہ حضور خاموش رہیں گے تو دعوت کیسے دیں گے ، فرمایا کہ ہم نے جس اطاعت خدا کا حکم دیا ہے اس پر عمل کرو اور جس معصیت سے روک دیا ہے اس سے روک جاؤ ، لوگوں کے ساتھ عدل و انصاف کا برتاؤ کرو ، امانتوں کو واپس کرو ، نیکیوں کا حکم دو ، برائیوں سے روکو، لوگ تمہارے بارے میں خیر کے علاوہ کچھ نہ جانیں، جب لوگ یہ صورت حال دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ فلاں کی جماعت ہے، خدا اس کے قائد پر رحمت کرے کس قدر حسین ادب سکھایا ہے اور اس طرح ہمارے فضل و شرف کو پہچان لیں گے اور ہماری طرف دوڑ کر آجائیں گے ، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میرے پدر بزرگوار (ان پر اللہ کی رحمت و برکت و مرضات) فرمایا کرتے تھے کہ ایک زمانہ تھا ، جب ہمارے دوست اور ہمارے شیعہ بہترین افراد تھے کہ اگر مسجد کا امام ہوتا تھا تو انہیں میں سے اگر قبیلہ کا موذن ہوتا تھا تو انہیں میں سے اگر کسی کے پاس امانتیں رکھوائی جاتی تھیں تو انہیں میں سے ، اگر کوئی امانت دار ہوتا تھا تو انہیں میں سے ، اگر کوئی عالم و مبلغ ہوتا تھا تو انہیں میں سے ۔ اب تمہارا فرض ہے کہ تم بھی ایسے ہی ہو جاؤ اور لوگوں کے درمیان ہمیں محبوب بناؤ لوگوں کو ہم سے بیزار نہ بناؤ)

دعائم الاسلام

1

ص

56

)-

767

- امام عسکری نے اپنے شیعوں سے فرمایا کہ میں تمہیں تقوی الہی ، دین میں احتیاط ، عمل میں جد و جہد ، گفتگو میں صداقت ، امانت میں واپسی (چاہے صاحب امانت نیک ہو یا فاسق و فاجر) سجدوں میں طول اور ہمسایہ کے ساتھ اچھے برتاؤ کی وصیت کرتا ہوں یہی وہ دین ہے جو پیغمبر اسلام لے کر آئے تھے، قبیلہ والوں کے ساتھ نماز پڑھو، ان کے جنازوں کی مشایعت کو ، ان کے مریضوں کی عیادت کرو، ان کے حقوق کو ادا کرو کہ جب تمہارا کوئی شخص دین میں محتاط ہوگا ، باتوں میں سچا ہوگا ، امانت کو ادا کرے گا ، لوگوں سے اچھے برتاؤ کرے گا تو کہا جائے گا کہ یہ شیعہ ہے اور اس طرح مجھے مسرت ہوگی ، دیکھو اللہ سے ڈرو ، ہمارے واسطے زینت بنو، باعث عیب نہ بنو، ہماری طرف مودتوں کو کھینچ کر لے آؤ اور ہم سے ہر برائی کو دور رکھو ہمارے بارے میں جو بھی اچھی بات کہی جائے گی ہم اس کے اہل ہوں گے اور جو بری بات کہی جائے گی ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا، ہمارا کتاب خدا میں ایک حق اور رسول خدا سے ایک قرابت ہے، ہم صاحبان تطہیر ہیں، ہمارے علاوہ جو اس بات کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا، اللہ کا ذکر زیادہ کرو، موت کو برابر یاد رکھو، تلاوت قرآن کرتے رہو، صلوات پڑھتے رہو کہ صلوات دس نیکیوں کے برابر شمار ہوتی ہے، میری وصیتوں کو یاد رکھنا ، میں تمہیں خدا کے سپرد کرتا ہوں ۔ والسلام (تحف العقول ص

487

)-

فصل سوم: مسئولیت علماء

768

- امام

علی!

آگاہ ہو جاؤ۔ اس مالک کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا ہے اور زندگی کو ایجاد کیا ہے، اگر حاضرین موجود نہ ہوتے اور انصار کی موجودگی سے حجت قائم نہ ہوگی ہوتی اور پروردگار نے علماء سے یہ عہد نہ لیا ہوتا کہ خبردار ظالم کی شکم پری اور مظلوم کی بھوک پیاس پر خاموش نہ رہیں تو میں خلافت کی باگ ڈور پھر اسی کی گردن پر ڈال دیتا اور آخر کو بھی پہلے ہی جام سے سیراب کرتا اور تم دیکھ لیتے کہ تمہاری یہ دنیا میری نظر میں ایک بکری کی چھینک سے زیادہ

کوئی حیثیت نہیں رکھتی ہے لیکن کیا کروں - (نہج البلاغہ خطبہ نمبر

3

)-

769

- امام علی (ع) ، متقین اور فاسقین کے صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے عترت پیغمبر کے صحیح مرتبہ کا تعارف کراکے

لوگوں کی غلط فہمیوں کا اس طرح ازالہ فرماتے ہیں ، بندگان

!خدا!

خدا کے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جس کی خدا خود اس کے نفس کے مقابلہ میں مدد کردے اور وہ حزن کو شعار بنالے اور خوف خدا کی چادر اوڑھ لے، ہدایت کا چراغ اس کے دل کے اندر روشن ہوجائے اور آنے والے دن کے لئے سامان فراہم کرلے، ایسا ہی شخص دین خدا کا معدن اور زمین خدا کا مرکز ہوتاہے، جس نے اپنے نفس پر عدل کو لازم کرلیاہے اور عدل کا آغاز ، یہاں سے کیا ہے کہ خواہشات نفس کو ختم کردیاہے، حق بیان بھی کرتاہے اور اسی پر عمل بھی کرتاہے، خیر کی کوئی منزل نہیں ہے جس کا ارادہ نہ کرتا ہو اور اس کا کوئی احتمال نہیں ہے جس کا قصد نہ کرتا ہو، اپنی زمام کتاب خدا کے ہاتھ میں دیدی ہے، وہ ہی اس کی قائد اور راہنما ہے، جہاں اس کا حکم ہوتاہے ٹھہرجاتاہے اور جس جگہ وہ نازل ہوجائے وہیں نازل ہوجاتاہے۔

دوسرا شخص وہ ہے جسے لوگوں نے عالم کہہ دیاہے حالانکہ وہ عالم نہیں ہے، ادھر ادھر سے جہالتوں کو جاہلوں سے اور گمراہیوں کو گمراہوں سے حاصل کرلیاہے اور لوگوں کے لئے دھوکہ کے جال بچھادیے ہیں اور مکر و زور کے پھنے تیار کرلئے ہیں، کتاب خدا کو اپنے خیالات پر محمول کرتاہے اور حق کو اپنی خواہشات کی طرف موڑ دیتاہے، لوگوں کو بڑے بڑے جرائم کی طرف سے مطمئن کردیتاہے اور عظیم کبائر کو آسان بناکر پیش کردیتاہے، لوگوں سے کہتاہے کہ میں تو شبہات میں بھی احتیاط کرتاہوں حالانکہ شبہات ہی میں پڑا ہوا ہے۔ دعویٰ کرتاہے کہ میں بدعتوں سے الگ رہتاہوں حالانکہ اسی کے پہلو میں پڑا رہتاہے، اس کی صورت انسان جیسی ہے اور دل جانور جیسا ، نہ راہ ہدایت کو جانتاہے کہ اس کا اتباع کرے اور نہ باب گمراہی کو پہچانتاہے کہ اس سے پرہیز کرے، یہ زندوں میں ایک مردہ ہے۔

لہذا اب تم لوگ کدھر جارہے ہو اور کہاں بھٹک رہے ہو؟ جبکہ نشانیاں قائم ہیں، علامات واضح ہیں ، منارہ ہدایت نصب ہوچکا ہے تو اب تمہیں کدھر لے جایا جارہاہے اور کیسے اندھے ہوئے جارہے ہو جبکہ تمہارے درمیان عترت پیغمبر موجود ہے اور یہی لوگ حق کی زمام، دین کے پرچم اور صداقت کی زبان ہیں، انہیں قرآن کی بہترین منزلوں پر رکھو اور ان کے پاس اس طرح وارد ہو جس طرح پیاسا چشمہ پر وارد ہوتاہے۔

ایہا الناس ! خاتم النبیین کے ارشاد گرامی پر اعتماد کرو کہ ہم میں سے جب کوئی مرجاتاہے تو وہ مردہ نہیں ہوتا اور کہنے سال ہوتاہے تو سال خوردہ نہیں ہوتاہے

جو بات نہیں جانتے ہو اسے منہ سے مت نکالو کہ حق کا بیشتر حصہ وہی ہے جسے تم نہیں پہچانتے ہو، اسے معذور قرار دو جس پر تمہاری کوئی حجت نہیں ہے یعنی میں ... دیکھو کیا میں نے ثقل اکبر پر عمل نہیں کیا ہے اور ثقل اصغر کو تمہارے درمیان نہیں رکھا ہے، میں نے تمہارے درمیان ایمان کا پرچم نصب کردیاہے اور تمہیں حلال و حرام کے حدود سے آگاہ کردیاہے، اپنے عدل کی بناپر لباس عافیت پہنا دیا ہے اور اپنے قول و فعل سے نیکیوں کا فرش بچھا دیاہے اور اپنے نفس سے بلندترین اخلاق کا مشاہدہ کرا دیاہے، خبردار ان چیزوں میں اپنی رائے استعمال مت کرو جن کی گہرائیوں تک نگاہیں نہیں جاسکتی ہیں اور جن کے اندر نفوذ کرنے کا یارا فکر کو بھی نہیں ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ

نمبر

87

)-

770

- امام حسین (ع)

!)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں ان کلمات کو امیر المومنین (ع) سے بھی نقل کیا گیا ہے ”ایہا الناس ان کلمات سے عبرت حاصل کرو جن کی نصیحت پروردگار نے اپنے دوستوں کو کی ہے اور ان میں یہودی علماء کی مذمت کی ہے کہ یہ لوگ لوگوں کو بری باتوں سے منع نہیں کرتے تھے، اور اسی بنا پر قابل لعنت قرار پائے تھے اور یہ ان کا بدترین طرز عمل تھا۔ یہ مذمت اس لئے کی گئی تھی کہ وہ لوگ دیکھ رہے تھے کہ ظالم لوگ منکرات اور فساد میں مبتلا ہیں لیکن انہیں منع نہیں کرتے تھے یا اس لالچ میں کہ ان سے منافع حاصل کرنا چاہتے تھے یا اس خوف سے کہ وہ صاحبان اقتدار تھے جبکہ پروردگار کہہ رہا تھا کہ ”لوگوں سے نہ ڈرو، اور مجھ سے ڈرو“۔ (مائدہ آیت

44

)-

صاحبان ایمان آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ (توبہ آیت

ص

71

)

پروردگار نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو فریضہ قرار دیا ہے کہ اسے معلوم ہے کہ اگر یہ کام ہوجائے تو سارے فرائض قائم ہوسکتے ہیں، یہ مسئلہ اسلام کی طرف دعوت، مظالم کی روک تھام، ظالم کی مخالفت حقوق شرعیہ کی صحیح تقسیم، صدقات کے برمحل صرف کا ذریعہ ہے۔

پھر تم لوگ تو علم کے ساتھ شہرت رکھتے ہیں اور تمہارا ذکر خیر کے ساتھ ہوتا ہے، نصیحت کرنے والے ہو، لوگوں کے دلوں میں ہیبت رکھتے ہو، شریف تم سے مرعوب رہتے ہیں، ضعیف تمہارا احترام کرتے ہیں، وہ لوگ بھی تمہیں مقدم کرتے ہیں جن پر نہ تمہیں کوئی فضیلت حاصل ہے اور

نہ تمہارا کوئی احسان ہے، لوگوں کے ضروریات میں سفارش کرکے کام کرا دیتے ہو اور لوگوں کے درمیان بادشاہ بن کے رعب و داب اور بزرگوں کی ہیبت کے ساتھ چلتے ہو۔

کیا تمہاری یہ ساری حیثیت و شخصیت اس لئے نہیں ہے کہ لوگ تم سے امید رکھتے ہیں کہ تم حق الہی کے ساتھ قیام کرسکتے ہو اگر چہ تم اکثر حقوق میں کوتاہی کر رہے ہو، تم نے ائمہ کے حق میں کوتاہی کی ہے کمزوروں کے حقوق کو ضائع کیا ہے، صرف اپنا حق طلب کرتے رہتے ہو نہ کوئی مال خرچ کرتے ہو اور نہ نفس کے لئے کوئی خطرہ مول لیتے ہو اور نہ خدا کے لئے اپنی قوم سے کوئی مول لیتے ہو، صرف یہ آرزو رکھتے ہو کہ جنت مل جائے، انبیاء کرام کے ہمسایہ میں رہیں اور عذاب سے نجات حاصل کرلیں۔

اے خدا سے بیجا آرزوئیں وابستہ کرنے والو! مجھے تمہارے بارے میں عذاب کے نازل ہوجانے کا خطرہ ہے کہ تم خدا کی مہربانی سے اس منزل تک پہنچ گئے ہو جہاں بہترین فضیلت دی جاتی ہے، تم خدا شناسوں کا احترام نہیں کرتے ہو اور بندگان خدا تمہارا احترام کرتے ہیں، تم عہد الہی کو ٹوٹتے دیکھتے ہو تو بیچین نہیں ہوتے ہو حالانکہ اپنے عہدوں کیلئے ہمیشہ بیچین رہتے ہو، دیکھو پیغمبر اسلام کا عہد حقیر بنایا جا رہا ہے، شہروں میں اندھے پن، گونگے پن اور لنج کی بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں مگر نہ تمہیں رحم آتا ہے اور نہ تم اپنے مقام پر عمل کرتے ہو اور نہ عمل کرنے والوں کی مدد کرتے ہو، صرف ظالموں کی خوشامد اور ان کے ساتھ اچھے تعلقات کی پناہ تلاش کرتے رہتے ہو، پروردگار نے تمہیں برائیوں سے رکنے اور روکنے کا حکم دیا ہے مگر تم سب سے غافل ہو، تمہاری مصیبت سب سے زیادہ عظیم تر ہے کہ کہ تم علماء کی جگہ لئے ہوئے ہو، اگر تمہیں اس بات کا شعور ہو۔

یاد رکھو کہ تمام امور دنیا اور احکام کے تنفیذی راستے ان علماء کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں جو حلال و حرام کے امین ہوتے ہیں، اور تمہارے پاس یہ منزلت نہیں ہے، اس لئے کہ تم نے حق سے انحراف کیا ہے اور واضح دلائل کے باوجود سنت میں اختلاف کیا ہے، حالانکہ اگر تم انیتوں پر صبر کر لیتے اور خدا کے معاملہ میں دشواریوں کو برداشت کر لیتے تو تمام مذہبی امور تمہارے ہی پاس وارد ہوتے اور تمہارے ہی گھر سے برآمد ہوتے اور پھر بازگشت بھی تمہاری ہی طرف ہوتی۔

لیکن افسوس کہ تم نے ظالموں کو اپنے سارے اختیارات دیدئے اور امورا لہیہ کو ان کے حوالہ کردیا کہ وہ شبہات پر عمل کرتے ہیں اور خواہشات کی راہ میں آگے بڑھتے چلے جارہے ہیں ، انہیں سارا اختیار تمہارے موت سے فرار اور دنیا پسندی نے دیدیاہے ، اگرچہ یہ دنیا ساتھ دینے والی نہیں ہے ، تم نے اللہ کے کمزور بندوں کو ظالموں کو رحم و کرم پر چھوڑ دیاہے کہ اب کوئی وطن سے دور مقہور ہے اور کوئی کمزور اور روٹی سے محروم ہے اور یہ سب ساری حکومت میں انہیں کی مرضی سے الٹ پلٹ کرتے ہیں اور ذلت و رسوائی کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہیں کہ انہوں نے اشرار کی اقتداء کرلی ہے اور خدائے جبار کے مقابلہ میں جری ہوگئے ہیں ، ہر شہر کے منبر پر انہیں کا خطیب گرج رہاہے ، زمین انہیں کے زیر تصرف ہے اور ان کے ہاتھ بالکل کھلے ہوئے ہیں ، لوگ ان کے غلام ہوچکے ہیں اور کسی کے ہاتھ کو روک نہیں سکتے ہیں۔

ان ظالموں میں کوئی دشمن ترین جابر ہے اور کوئی کمزوروں پر ظلم ڈھانے والا صاحب اختیار ہے ، ایسا حکمراں ہے جو اس خدا کو پہچانتا ہی نہیں ہے جس نے ایجاد کیا ہے اور پھر واپس بلانے والا ہے۔ کس قدر تعجب کی بات ہے اور کس طرح تعجب نہ کیا جائے کہ زمین خدا خیانت کار منحوسوں اور صدقہ دینے والے ظالموں اور مومنین کے حق میں بے رحموں سے بھری ہوئی ہے خیر اب خدا ہی ہمارے اختلاف کا فیصلہ کرے گا اور وہی ان مسائل میں اپنے فیصلہ کو جاری کرے گا ۔

خدایا تجھے معلوم ہے کہ میرا اقدام نہ کسی اقتدار کے حصول کے لئے تھا اور نہ مال دنیا کی تلاش کے لئے ، میں صرف یہ چاہتا تھا کہ تیرے دین کے نشانات واضح ہوجائیں ، تیرے شہروں میں اصلاح نمایاں ہوجائے ، تیرے مظلوم بندے مطمئن ہوجائیں اور تیرے فرائض ، سنن ، اور احکام پر عمل ہونے لگے۔ یاد رکھو کہ تم لوگ اگر اب بھی میری مدد نہ کروگے اور انصاف نہ کروگے تو ظالم مزید قوی ہوجائیں گے اور تمہارے پیغمبر کے چراغ ہدایت کو خاموش کردیں گے ، اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف ہماری توجہ ہے اور اسی کی بارگاہ میں ہماری بازگشت ہے۔ (تحف العقول ص

237

)-

771

- امام زین العابدین (ع

)!-

آپ نے محمد بن مسلم الزہری کو نصیحت فرماتے ہوئے ایک خط ارسال فرمایا ، اللہ ہمیں اور تمہیں فتنوں سے بچائے اور آتش جہنم سے محفوظ

رکھے ، تم نے اس حال میں صبح کی ہے کہ جو ہی تمہیں پہچان لے گا تمہارے حال پر رحم کرے گا ، تمہارے اوپر اللہ کی نعمتوں کا ایک بوجھ ہے ، اس نے تمہارے بدن کو صحت دی ہے ، زندگی کو طویل بنایاہے ، کتاب دے کر حجت تمام کردی ہے ، دین فہمی کا شعور دیاہے ، سنت پیغمبر کا عرفان عطا فرمایاہے اور پھر ہر نعمت کے مقابلہ میں اور ہر اتمام حجت کے نتیجہ میں ایک فرض قرار دیاہے اور وہ فرض یہ ہے کہ ہر فضل و کرم اور ہر نعمت و احسان پر اس کا شکریہ ادا کرو ، ارشاد ہوتاہے ” اگر تم میرا شکریہ ادا کروگے تو میں اضافہ کردوں گا اور اگر کفران نعمت کروگے تو میرا عذاب بہت سخت ہوگا۔

تو اب دیکھو کہ کل تمہارا کیا حال ہوگا جب اس مالک کے سامنے کھڑے ہوگے اور وہ ہر نعمت کے بارے میں سوال کرے گا کہ اس کا کس طرح تحفظ کیا تھا اور ہر حجت کے بارے میں سوال کرے گا کہ اس کے بارے میں کیا فیصلہ کیا تھا اور یہ یاد رکھو کہ خدا نہ کسی بے ربط عذر کو قبول کرسکتاہے اور نہ کسی تقصیر سے راضی ہوسکتاہے ، افسوس ، افسوس ، یہ کچھ نہیں ہوسکتاہے ، اس نے اپنی کتاب میں علمائے سے عہد لے لیا ہے کہ اسے لوگوں کے لئے واضح کروگے اور اس کے مطالب کو چھپاؤگے نہیں۔“ (آل عمران

187

)-

یاد رکھو کہ کم سے کم نعمت خدا کا کتمان اور معمولی سے معمولی تمہاری مسؤولیت یہ ہے کہ تم نے ظالم کی وحشت کو انس میں تبدیلی کیا ہے اور اس کی گمراہی کے راستہ کو آسان کر دیا ہے کہ جب اس نے چاہا اس سے قریب ہو گئے اور جب اس نے پکارا لبیک کہہ دی ۔

مجھے کس قدر خوف ہے کہ کل تم منزل عتاب میں اس گناہ کی بنا پر خائون کے ساتھ محسوس ہو اور تم سے ظالموں کی اس اعانت کا حساب لیا جائے کہ تم نے ظالم کے غلط عطیہ کو قبول کر لیا اور حقدار کو حق نہ دینے والے سے قرب اختیار کر لیا ، اس کے باطل کو رد نہیں کیا اور خدا سے مقابلہ کرنے والے کے مطالبہ کو قبول کر لیا۔ کیا ظالم کا تمہیں ہلا کر ایسا قطب قرار دیدینا جس پر وہ ظلم کی چکی چلا سکے اور ایسا پل بنادینا جس سے گذر کر مظالم تک پہن سکے اور ایسی سیڑھی کا درجہ دیدینا جس سے گمراہی تک جاسکے... اور مسلسل ضلالت کی دعوت دیتے ہوئے اپنے راستہ پر چلتا رہے جس کا مقصد یہ تھا کہ تمہارے ذریعہ علماء کو مشکوک بنائے اور پھر جہلاء کے دلوں کو ان کی طرف کھینچ کر لے جائے، تو ظالم کے مخصوص ترین وزیر اور مقرب ترین مددگار نے بھی وہ نہیں کیا جو تمہارے ذریعہ ہو گیا کہ ان کے فساد کی تائید کردی اور ان کے پاس عوام و خواص کی آمد و رفت کا ذریعہ بن گئے۔

بھلا کس قدر وہ دولت کم ہے جو انہوں نے تمہیں اس برے کام کے معاوضہ میں دی ہے اور کس قدر معمولی وہ تعمیر تمہارے لئے کی ہے اس تخریب کے مقابلہ میں جو تمہاری آخرت کے سلسلہ میں کردی ہے، اب تم اپنے بارے میں خود غور کرو کہ دوسرا غور کرنے والا نہیں ہے اور تم اپنا حساب اس شخص کی طرح کرو جسے کل حساب دینا ہے۔ اور یہ بھی دیکھو کہ تم نے اس کا کیسا شکریہ ادا کیا ہے جس نے صبح و شام چھوٹی بڑی نعمتوں کی غذا دی ہے ، مجھے تو بے حد خوف ہے کہ تمہارا حال ان لوگوں جیسا نہ ہو جائے جن کے بارے میں ارشاد الہی ہوتا ہے ”ان کے بعد وہ لوگ کتاب کے وارث ہو گئے جنہیں صرف اس دنیا کے مال و متاع کی فکر تھی اور آخرت کے بارے میں کہتے تھے کہ عنقریب ہمارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے“ (اعراف

169

)- تم قیام والے گھر میں نہیں ہو، تم ایسی منزل میں ہو جہاں سے کوچ کا اعلام ہو چکا ہے اور آدمی اپنے ساتھیوں کے بعد رہ بھی کس قدر سکتا ہے خوشا بحال جو اس دنیا میں خوف آخرت کے ساتھ زندہ رہیں، اور بدبختی ان کے لئے ہے جو خود تو مرجائیں لیکن ان کے گناہ باقی رہ جائیں۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ تمہیں خبردار کر دیا گیا ہے اور جلدی عمل کرو کہ وقت کم رہ گیا ہے ، تمہارا معاملہ اس سے ہے جو جاہل نہیں ہے اور تمہارے اعمال کا محافظ وہ ہے جو غافل نہیں ہے، تیاری کرو کہ طولانی سفر قریب آگیا ہے اور اپنے گناہوں کا علاج کرو کہ شدید بیماری کا سامنا ہے۔ خبردار یہ خیال نہ کرنا کہ میں تمہیں تنبیہ اور سرزنش کرنا چاہتا ہوں، میرا مقصد صرف یہ ہے کہ تمہاری جورائے مردہ ہو چکی ہے وہ زندہ ہو جائے اور تمہارا جو دین گم ہو گیا ہے وہ پلٹ کر چلا آئے، تمہیں تو پروردگار کا یہ ارشاد یاد ہے ”یاد دلاتے رہو کہ یاد دہانی صاحبان ایمان کے حق میں مفید ہوتی ہے“ (زیارات

55

)- کیا تمہیں وہ ساتھی ، ہمسرن یاد نہیں ہیں جو یہاں سے چلے گئے اور تمہیں اکیلا چھوڑ گئے، اور تمہیں اکیلا چھوڑ گئے، دیکھو کیا وہ بھی اس مصیبت میں مبتلا تھے جس میں تم مبتلا ہو یا اس مسئلہ میں گر پڑے تھے جس میں تم گرے ہو، یا تمہیں کوئی ایسا خیر یاد آگیا ہے جسے انہوں نے چھوڑ دیا تھا یا ایسی چیز معلوم ہو گئی ہے جس سے وہ ناواقف تھے... تمہیں تو یہ نعمت بھی حاصل ہو گئی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں تمہاری مخصوص جگہ ہے اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں ، تمہاری رائے کا اتباع ہوتا ہے، تمہارے احکام پر عمل ہوتا ہے، تمہارے حلال و حرام کی پابندی کی جاتی ہے۔ اور عوام کو تمہارے اس اتباع پر صرف اس چیز نے آمادہ کر دیا ہے کہ علماء ختم ہو گئے ہیں اور جہل تم پر اور ان پر

دونوں پر غالب آگیا ہے اور ریاست کی محبت نے غلبہ کر لیا ہے اور یہ تم سے اور حکام سے دنیا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اب کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ تم کس جہالت اور فریب میں مبتلا ہو اور عوامل کس بلا اور فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ ان کو سارا شوق ہے کہ تمہارا جیسا علم حاصل ہو جائے اور تمہاری جیسی منزل حاصل کر لیں اور اس کے نتیجہ میں اسی سمندر میں گڑ پڑے ہیں جس کی تہاہ نہیں مل سکتی ہے اور اسی بلا میں مبتلا ہو گئے ہیں جس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا ہے، اللہ ہم دونوں کا نگہبان ہے اور اسی سے مدد کی امید ہے۔

اچھا دیکھو اب ان حالات سے کنارہ کش ہو جاؤ تا کہ صالحین سے ملحق ہو جاؤ جو قبروں میں دفن ہو چکے ہیں، اس عالم میں کہ پیٹھ اور پیٹ ایک ہو گئے ہیں اور اب خدا اور ان کے درمیان کوئی حجاب نہیں رہ گیا ہے، نہ دنیا انہیں دھوکہ دے سکتی ہے اور نہ وہ دھوکہ کھاسکتے ہیں۔ انہوں نے آخرت کی رغبت پیدا کی، اسے تلاش کیا اور بالآخر منزل تک پہنچ گئے۔

اگر دنیا تمہیں اس قدر بہکا سکتی ہے جبکہ بوڑھے ہو گئے ہو اور شعور پختہ ہو چکا ہے اور موت سامنے آچکی ہو تو نوجوان کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں جو علم کے اعتبار سے جاہل، فکر کے اعتبار سے کمزور اور عقل کے اعتبار سے مشکوک ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

بھلا کس پر بھروسہ کیا جائے اور کس کے پاس فریاد کی جائے، اور کس کے پاس فریاد کی جائے، ہم خدا کی بارگاہ میں اپنے غم اور تمہاری حالت کے بارے میں فریاد کرتے ہیں اور اسی کے یہاں اپنی مصیبتوں کا حساب کرتے ہیں۔ اب تم دیکھو کہ جس نے چھوٹی بڑی نعمتوں سے نوازا ہے اس کا شکریہ کس قدر ادا کرتے ہو اور اس کی عظمت کا کس قدر خیال رکھتے ہو جس نے اپنے دین کے ذریعہ تمہیں لوگوں

میں جمیل بنادیا ہے اس کے لباس عافیت کو کس قدر محفوظ رکھتے ہو جس کے ذریعہ اس نے تمہاری پردہ پوشی کی ہے، اس سے کس قدر قریب یا دور ہو جس نے تمہیں اپنے سے قریب رہنے کا حکم دیا ہے۔

آخرت تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اس غفلت سے ہوشیار نہیں ہوتے ہو ان لغزشوں سے سنبھلتے نہیں ہو کہ یہ اقرار کرو کہ بخدا میں نے ایک مقام پر بھی خدا کے لئے ایسا قیام نہیں کیا ہے جس سے اس کے دین کو زندہ کیا جاسکے یا کسی باطل کو مردہ بنایا جاسکے... اور اسی اقرار کو اس معبود کی نعمتوں کا شکریہ قرار دو، مجھے کس قدر خوف ہے کہ تم ان لوگوں جیسے ہو جاؤ جن کے بارے میں پروردگار نے فرمایا ہے کہ ”ان لوگوں نے نمازوں کو برباد کر دیا اور خواہشات کا اتباع کر لیا تو اب عنقریب اپنی گمراہی کا سامنا کریں گے۔ (مریم

59

)-

خدا نے تمہیں اپنی کتاب کا حامل اور اپنے علم کا امانتدار بنایا تھا اور تم نے اسے ضائع کر دیا ہے، ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو اس بلا سے محفوظ رکھا ہے جس میں تمہیں مبتلا کر دیا ہے۔ (والسلام) تحف العقول ص

274

)-

772

- یزید بن عبداللہ نے اپنے راوی کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ امام ابو جعفر (ع) نے سعد الخیر کے نام لکھا ’ بسم اللہ الرحمن الرحیم “ اما بعد میں تمہیں تقویٰ الہی کی وصیت کرتا ہوں کہ اسی میں بربادی سے نجات اور آخرت میں فائدہ کی امید ہے، پروردگار نے تقویٰ کے ذریعہ بندوں کو عقل کے گم ہو جانے سے بچایا ہے اور ان کی جہالت اور گمراہی کا علاج کیا ہے۔ تقویٰ ہی کے ذریعہ نوح اور ان کے اہل سفینہ نے نجات پائی تھی اور صالح اور ان کے ساتھیوں نے بجلي سے امان حاصل کی تھی، تقویٰ ہی کے ذریعہ صابرین اور ان کی جماعت نے ہلاکتوں سے نجات حاصل کی تھی اور ان کے ساتھی اسی راستہ پر چل کر اسی فضیلت کے طلب گار تھے، انہوں نے شبہات میں گرنے کی سرکشی کو چھوڑ دیا تھا کہ کتاب خدا کا پیغام ان تک پہنچ گیا تھا، انہوں نے رزق الہی پر اس کا شکریہ ادا کیا کہ وہ شکریہ کا حقدار تھا اور اپنی کوتاہیوں پر اپنے نفس کی مذمت کی کہ نفس مذمت کے قابل تھا، انہیں یہ معلوم تھا کہ خدا علیم اور حلیم ہے اس کا

غضب صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو اس کی رضا کو قبول نہیں کرتے ہیں اور وہ نعمتوں سے محروم بھی انہیں کو رکھتا ہے جو اس کے عطا یا کو قبول نہیں کرتے ہیں ، وہ گمراہی میں انہیں کو چھوڑ دیتا ہے جو ہدایت کو قبول نہیں کرتے ہیں۔

اس کے بعد اس نے گناہگاروں کو توبہ کا موقع دیا تا کہ گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل کر لیں اور اپنی تاب میں بلند آواز سے بندوں کو اس امر کی طرف دعوت دی ، اس نے بندوں کو دعاؤں سے روکا نہیں ہے لیکن ملعون وہ لوگ ہیں جنہوں نے تنزیل الہی کو چھپا دیا ہے۔

پروردگار نے اپنے نفس پر رحمت کو لازم قرار دے لیا ہے ، اس کی رحمت غضب پر سبقت رکھتی ہے اور صدق و عدالت کے ساتھ مکمل ہے وہ بندوں پر اس وقت تک غضبناک نہیں ہوتا ہے جب تک وہ خود غضبناک نہ ہوں، یہ علم یقین ہے اور یہی علم ا لتقویٰ ہے، ہر قوم کا انجام یہی ہوا ہے کہ جب اس نے کتاب کو چھوڑ دیا ہے تو خدا نے علم الکتاب کو چھین لیا ہے اور جب دشمنان خدا کو اپنا ولی امر بنالیا ہے تو انہیں کے حوالہ کر دیا ہے۔

کتاب کو چھوڑ دینے کا مطلب یہ تھا کہ اس کے حروف کو باقی رکھا اور حدود میں ترمیم کردی ۔ اس کی روایت تو برابر کرتے رہے لیکن رعایت نہیں کی، جاہلوں کو ان کی روایت ہی اچھی لگتی ہے اور علماء رعایت و حفاظت کو نظر انداز کر دینے کی بنا پر ہمیشہ رنجیدہ رہتے ہیں۔

دوسرا طریقہ کتاب کو چھوڑنے کا یہ تھا کہ جاہلوں کو کتاب کا ولی امر بنادیا اور انہوں نے خواہشات کی منزل میں وارد کر دیا اور ہلاک کی طرف پہنچا دیا، دین کے احکام کو تبدیل کر دیا اور پھر کتاب کا وارث جاہلوں اور نادان بچوں کو بنادیا، اب امت امر الہی کے بجائے انہیں کے احکام لے کر جاتی ہے اور انہیں کے پاس آتی ہے ، ہائے ظالموں نے کس قدر غلط بدل تلاش کیا ہے، ولایت خدا کے بعد ولایت بشر اور ثواب الہی کے بدلے معاوضہ انسان اور رضائے الہی کے بجائے رضائے مردم ۔

اب امت کا یہ حال ہو گیا ہے کہ انہیں میں وہ بھی ہیں جو اس گمراہی میں کوشش عبادت کئے چلے جا رہے ہیں اپنے حال پر خوش ہیں اور دھوکہ مین مبتلا ہیں، ان کی عبادت خود ان کے واسطے بھی فتنہ ہے اور ان کا اتباع کرنے والوں کے واسطے بھی وجہ گمراہی ہے۔

دیکھو! مرسلین کے زندگی میں عبادت گزاروں کے لئے بہترین نصیحت موجود ہے جب کوئی نبی اطاعت کے درجہ کمال تک پہنچنے کے بعد اگر ایک مرتبہ ترک اولیٰ کر دیتا تھا تو کبھی جنت سے باہر نکل آتا تھا اور کبھی مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا جاتا تھا، اس کے بعد توبہ اور اعتراف کے بغیر اس مصیبت سے نجات نہیں پاتا تھا۔

اس کے بعد علماء یہود اور راہبوں کی مثالوں کو دیکھو جو کتاب الہی کو چھپاتے بھی تھے اور اس میں تحریف بھی کرتے تھے لیکن اس تجارت سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور ہدایت یافتہ بھی نہ ہوسکے۔

اس کے بعد اس امت کے ان افراد کو دیکھو جنہوں نے کتاب کے حروف کو باقی رکھا اور حدود میں ترمیم کردی، اپنے حکام اور شخصیات کے ساتھ لگے رہے اور جب حکام کے درمیان اختلاف پیدا ہوا تو ان کے ساتھ لگ گئے جن کے پاس دنیا زیادہ تھی ، یہی ان کے علم کی انتہاء تھی اور اسی طرح دلوں پر مہر لگ گئی اور لالچ میں زندگی گزارتے رہے، ابلیس کے حرف باطل کی آواز ہمیشہ انہیں کی زبانوں سے سنائی دیتی رہی۔

علماء برحق ہمیشہ ان احبار و رہبان جیسے علماء سے انیتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے رہے اور یہ علماء برحق کو حق کی تکلیف دینے پر عیب دار قرار دیتے رہے۔

یاد رکھو یہ علماء خود بھی خائن ہیں اگر نصیحت کو مخفی رکھیں ، گمراہ کو دیکھ کر ہدایت نہ دیں، مردہ دل کو دیکھ کر زندہ نہ بنائیں، یہ بدترین اعمال انجام دینے والے ہیں کہ پروردگار نے اپنی کتاب میں ان سے عہد لیا ہے کہ نیکیوں کا حکم دیتے رہیں اور برائیوں سے روکتے رہیں ، نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کریں اور گناہ اور ظلم پر تعاون نہ کریں ۔ علماء جہلاء کی طرف سے ہمیشہ زحمت و مصیبت میں رہتے ہیں ۔ نصیحت کریں تو کہتے ہیں کہ تم اونچے ہو رہے ہو، جس حق کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اس کی تعلیم دیں تو کہتے ہیں کہ جھگڑا ڈال رہے ہو، الگ ہو جائیں تو کہتے ہیں کہ لاپرواہ ہو گئے ہو، ان کی باتوں پر دلیل کا مطالبہ کریں تو کہتے ہیں کہ یہ منافقت ہے اور ان کی اطاعت بھی کر لیں تو کہتے ہیں کہ تم خدا کی معصیت کر رہے ہو۔

یہ جہلاء اپنی جہالت کی بنا پر ہلاک ہو گئے کہ تلاوت کے بارے میں امی محض ہیں ، تعریف کے وقت کتاب کی تصدیق کرتے ہیں اور تحریف کے وقت تکذیب کردیتے ہیں اور کوئی انکار کرنیوالا بھی نہیں ہے۔

ان لوگوں کی مثال احبار اور رہبان جیسی ہے جو خواہشات کے میدان کے قائد اور گمراہیوں کے سردار تھے۔ دوسری قسم وہ ہے جو ہدایت اور گمراہی کے درمیان میں ہے اور ایک گروہ کو دوسرے سے الگ نہیں کر پاتی ہے، وہی کہتے ہیں جسے لوگ پہچانتے ہیں اور خود نہیں جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے ؟ لوگوں کی شریعت پیغمبر کو چھوڑنے پر بھی تصدیق کردیتے ہیں، ان پر نہ کوئی بدعت ظاہر ہوتی ہے اور نہ کوئی سنت تبدیل ہوتی ہے نہ کوئی خلاف ہے نہ اختلاف ، مگر جب لوگوں پر غلطیوں کی تاریکی چھا جاتی ہے تو دو طرح کے امام پیدا ہو جاتے ہیں ، ایک اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے اور ایک جہنم کی طرف ، یہی وقت ہوتا ہے جب شیطان کا بیان ظاہر ہوتا ہے اور اس کی آواز اس کے چاہنے والوں کی زبان سے بلند ہو جاتی ہے ، اس کے سوار اور پیادہ بکثرت جمع ہو جاتے ہیں اور وہ ان کے اموال اور اولاد میں شریک ہو جاتا ہے ، وہ لوگ اس کی بدعتوں پر عمل کرتے ہیں اور کتاب و سنت کو چھوڑ دیتے ہیں، ہاں اولیاء خدا حجت کے ساتھ بولتے ہیں اور کتاب و حکمت کو اختیار کر لیتے ہیں ، اور اس طرح اہل حق اور اہل باطل الگ الگ ہو جاتے ہیں، اہل ہدایت کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور اہل ضلالت سے تعاون کیا جاتا ہے یہاں تک کہ جماعت فلاں اور اس کے امثال کے ساتھ ہو جاتی ہے لہذا ان دونوں قسموں کو نگاہ میں رکھو اور جو شریف میں ان کے ساتھ رہو یہاں تک کہ منزل پر پہنچ جاؤ، بیشک خسارہ والے وہی ہیں جنہوں نے اپنے نفس اور اپنے اہل سب کو روز قیامت خسارہ میں مبتلا کر دیا اور یہی کھلا ہوا خسارہ ہے، سورہ رمز آیت

5

- (کافی

8

ص

52

/

16

-)

(فصل چہارم: جامع وصایائے اہلبیت (ع)

773

- عبدالرحمان بن

!حجاج

میرے پاس امام موسیٰ کاظم (ع) نے ایک نسخہ امیر المومنین (ع) کی وصیت کا ارسال فرمایا جس کا مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم“ یہ علی (ع) بن ابی طالب (ع) کا وصیت نامہ ہے ، علی (ع) اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ خدا ” وحدہ لا شریک ہے اور محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں، انہیں پروردگار نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اس دین کو تمام ادیان عالم پر غالب بنائیں چاہے یہ بات مشرکین کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔ (پروردگار ان پر اور ان کی آل پر رحمت نازل کرے) اس کے بعد میری نماز میری عبادتیں، میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اس کے اطاعت گزار بندوں میں ہوں۔

میرے فرزند حسن (ع) ! میں تمہیں اور اپنے تمام اہل خانہ، تمام اولاد اور جہاں تک میرا یہ پیغام پہنچے سب کو وصیت کرتا ہوں کہ اپنے پروردگار کا تقویٰ اختیار کرو اور خبردار بغیر اسلام کے دنیا سے نہ جانا، ریسمان الہی سے وابستہ رہو آپس میں تفرقہ نہ ہونے پائے کہ میں نے رسول اکرم سے سنا ہے کہ آپس کی اصلاح تمام نماز روزہ سے بہتر ہے اور دین

کو تباہ و برباد کرنے والی شے آپس کی لڑائی اور مخالفت ہے، کوئی طاقت خدائے علی و عظیم کے بغیر نہیں ہے۔ اپنے قربانداروں پر نگاہ رکھنا اور ان کے ساتھ تعلقات قائم رکھنا تا کہ پروردگار تمہارے حساب کو آسان کر دے۔ دیکھو یتیموں کے بارے میں خدا کو یاد رکھنا ، وہ بھوکے نہ رہنے پائیں اور تمہارے سامنے برباد نہ ہوجائیں، میں نے رسول اکرم کی زبان سے سنا ہے کہ جو شخص کسی یتیم کی کفالت کرے گا پہاں تک کہ وہ مستغنی ہوجائے پروردگار اس کے لئے جنت کو لازم قرار دیدے گا جس طرح کہ مال یتیم کھانے والے کے لئے جہنم لازم ہے۔ اللہ کو یاد رکھنا قرآن کے بارے میں، کہ اس پر عمل کرنے میں دوسرے لوگ تم سے آگے نہ نکل جائیں۔ اور اللہ کو یاد رکھنا ہمسایہ کے بارے میں کہ رسول اکرم نے ان کے بارے میں وصیت فرمائی ہے اور آپ برابر اس قدر زور دیتے تھے کہ یہ خیال ہوتا تھا کہ شائد انہیں میراث میں بھی حصہ دلوادیں گے۔ اللہ کو یاد رکھنا اس کے گھر کے بارے میں کہ جب تک تم باقی رہو کعبہ تم سے خالی نہ ہونے پائے کہ اگر وہ نظر انداز ہو گیا تو تمہاری کوئی اوقات نہ رہ جائے گی۔ اس کا ارادہ کرنے والا کم سے کم یہ برکت لے کر واپس ہوتا ہے کہ اس کے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ اللہ کو یاد رکھنا نماز کے بارے میں کہ یہ بہترین عمل ہے اور تمہارے دین کا ستون ہے۔ اللہ کو یاد رکھنا زکوٰۃ کے بارے میں کہ اس سے غضب پروردگار سرد پڑ جاتا ہے۔ اللہ کو یاد رکھنا ماہ رمضان کے بارے میں کہ اس کے روزے جہنم کی سپر ہیں۔ اللہ کو یاد رکھنا فقراء اور مساکین کے بارے میں کہ انہیں اپنی معیشت میں شریک رکھنا ۔ اللہ کو یاد رکھنا مال اور جان اور زبان سے جہاد کے بارے میں کہ جہاد کرنے والے دو ہی طرح کے لوگ ہوتے ہیں یا امام برحق یا اس کی ہدایت کی اقتدا کرنے والے۔ اللہ کو یاد رکھنا اپنے رسول کی ذریت کے بارے میں کہ تمہارے سامنے ان پر ظلم نہ ہونے پائے جبکہ تم ان سے دفاع کرنے کی طاقت رکھتے ہو۔ اللہ کا خیال رکھنا اپنے رسول کے ان اصحاب کے بارے میں جنہوں نے دین میں کوئی بدعت ایجاد نہیں کی اور نہ کسی بدعتی کو پناہ دی ہے کہ رسول اکرم نے ایسے اصحاب کے بارے میں وصیت فرمائی ہے اور بدعتیں ایجاد کرنے والے اور ان کا اتباع کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اللہ کو یاد رکھنا عورتوں اور کنیزوں کے بارے میں کہ رسول اکرم کے آخری کلمات یہی تھے کہ تمہیں دو کمزوروں کے بارے میں وصیت کر رہا ہوں ایک عورت اور ایک کنیز۔ الصلوٰۃ ، الصلوٰۃ ، الصلوٰۃ ، دین خدا کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرنا ، اللہ تمہیں ہر انیت کرنے والے اور ظالم کے شر سے محفوظ رکھے گا، لوگوں سے اچھی باتیں کرنا جس طرح کہ پروردگار نے حکم دیا ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو نظر انداز نہ کرنا کہ خدا تمہارے اوپر اشرار کو مسلط کر دے اور پھر تم فریاد بھی کرو تو کوئی سننے والا نہ ہو۔ میرے فرزند و! آپس میں تعلقات رکھنا ، ایک دوسرے پر مال صرف کرنا، ایک دوسرے کے ساتھ نیک برتاؤ کرنا اور خبردار قطع تعلق ، تفرقہ اور منہ پھیر لینے کی پالیسی پر عمل نہ کرنا ، نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرنا، گناہ اور تعدی پر پرگز تعاون نہ کرنا ، اللہ سے ڈرو کہ اس کا عذاب بہت سخت ہے خدا تم سب گھر والوں کو سلامت رکھے اور تمہارے درمیان نبی کی یادگار کو زندہ رکھے، میں تمہیں خدا کے حوالہ کرتا ہوں اور آخری سلام کر رہا ہوں، اللہ کی رحمت و برکت تمہارے شامل حال ہے۔ (کافی

- امام باقر (ع) جابر بن یزید الجعفی کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم اس وقت تک میرے دوست نہیں ہو سکتے ہو جب تک اس قدر استقلال نہ پیدا ہو جائے کہ

سارے شہر والے اس راہ میں تمہاری مذمت کریں تو کوئی تکلیف نہ ہو اور تعریف کریں تو کوئی مسرت نہ ہو، دیکھو اپنے نفس کو تعریفوں پر نہیں، کتاب خدا پر کھو، اگر دیکھو کہ اس کی راہ پر چل رہے ہو، اس کے فرمان پر دنیا سے کنارہ کش ہو جاتے ہو اور اس کے ثواب کی رغبت رکھتے ہو اور اس کے ڈرانے سے ڈرتے ہو تو اسی راہ پر قائم رکھو اور خوش ہو کہ اب کسی کا قول تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے، لیکن اگر قرآن سے الگ ہو گئے تو کون سی شے ہے جو تمہارے نفس کو مغرور بنائے ہوئے ہے۔ (تحف العقول ص

284

)-

775

- امام باقر (ع) اپنے بعض شیعوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں، اے میرے شیعو!

سنو اور سمجھو! ان وصیتوں کو جو ہمارے دوستوں کے لئے ہمارے عہد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ دیکھو، قول میں صداقت سے کام لو معاملات میں دوست اور دشمن دونوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، آپس میں لوگوں کے ساتھ مالی ہمدردی کرو، دلوں سے ایک دوسرے کو دوست رکھو، فقراء پر مال خرچ کرو، امور میں اتحاد و اتفاق رکھو، کسی کے بارے میں خیانت اور فریب سے کام نہ لو، یقین کے بعد شک پیدا مت کرو، اقدام کے بعد ہزدلی کا مظاہرہ مت کرو، خبردار کوئی اہل مودت سے پیٹھ نہ پھرائے، اغیار کی محبت کی خواہش مت رکھو اور نہ ان سے دوستی کی فکر کرو، اللہ کے علاوہ کسی کے لئے عمل نہ کرو اور نبی کے علاوہ کسی پر ایمان نہ رکھو اور نہ اس کا قصد کرو، اللہ سے مدد طلب کرو اور پھر صبر کرو“ زمین اللہ کی ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کا وارث بنادیتا ہے اور عاقبت صرف صاحبان تقویٰ کے لئے ہے، یاد رکھو خدا اپنی زمین کا وارث نیک بندوں کے علاوہ کسی کو نہ بنائے گا۔ دیکھو ہمارے شیعوں میں اللہ اور رسول کا دوست وہی ہے جو بات میں سچا ہو، وعدہ کو وفا کرتا ہو، امانت کو پہونچا دیتا ہو، حق کا بوجھ اٹھا لیتا ہو واجب مطالبات پر عطا کرتا ہو، حق کے احکام پر عمل کرتا ہو، ہمارا شیعہ وہی ہے جس کی سماعت اس کے علم سے آگے نہیں جاتی ہے۔ ہمارے بارے میں عیب لگانے والوں کی تعریف نہیں کرتا ہے، ہمارے دشمن سے تعلقات نہیں رکھتا ہے، ہم سے بیزار رہنے والوں کے ساتھ بیٹھتا نہیں ہے، مومن سے ملاقات کرتا ہے تو اس کا اکرام کرتا ہے۔ جاہل سے ملتا ہے تو اسے نظر انداز کردیتا ہے ہمارا شیعہ کتوں کی طرح شور نہیں مچاتا ہے اور نہ کوؤں کی طرح لالچی ہوتا ہے، ہمیشہ صرف اپنے برادران ایمانی سے سوال کرتا ہے اور اغیار سے سوال نہیں کرتا ہے چاہے بھوکا ہی کیوں نہ مرجائے، ہمارا شیعہ ہماری جیسی بات کرتا ہے اور ہمارے معاملہ میں اپنے دوستوں کو بھی چھوڑ دیتا ہے اور ہماری محبت میں دور والوں کو قریب بنالیتا ہے اور ہماری دشمنی کی بنا پر قریب والوں کو بھی دور کردیتا ہے۔ (دعائم الاسلام

1

ص

64

)-

776

- عبداللہ بن بکیر ایک شخص کے حوالہ سے امام باقر (ع) سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت کے پاس ہماری ایک جماعت وارد ہوئی اور ہم نے گزارش کی کہ ہم لوگ عراق جا رہے ہیں ہمیں کچھ نصیحتیں فرمائیں؟ فرمایا کہ تمہارے طاقتور کا فرض ہے کہ کمزور کو قوی بنائے اور غنی، فقیر کا خیال رکھے، خبردار ہمارے اسرار کو نشر نہ کرنا اور ہمارے خاص معاملات کا اعلان نہ کرنا! اگر تمہارے پاس ہماری طرف سے کوئی خبر آئے اور اس پر

کتاب خدا میں ایک یا دو شاہد مل جائیں تو فوراً لے لینا ورنہ تھہرجانا اور ہماری طرف واپس کر دینا تا کہ ہم تمہارے واسطے اس کی وضاحت کریں۔ (کافی

2

ص

222

/

4

)-

777

- خطاب کوفی ، مصعب بن عبداللہ الکوفی کہتے ہیں کہ سدید صیرفی امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کے پاس اصحاب کی ایک جماعت موجود تھی آپ نے فرمایا !سدید

ہمارے شیعہ ہمیشہ ہماری نگاہ میں ، ہماری حفاظت میں، ہر طرح سے مامون و محفوظ رہیں گے جب تک اپنے اور اپنے خالق کے درمیان تعلقات ٹھیک رکھیں گے اور ائمہ کے ساتھ نیت صحیح رکھیں گے ، اپنے بھائیوں کے ساتھ اس طرح اچھا برتاؤ کریں گے کہ کمزوروں پر مہربانی کریں گے اور فاقہ کشوں کو مال عطا کریں گے ، ہم کسی کو ظلم کا حکم نہیں دیتے ہیں، صرف احتیاط تقویٰ اور ورع کا حکم دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اپنے بھائیوں کے ساتھ مواسات اور ہمدردی کرو کہ روز اول اور دور آدم (ع) سے اللہ کے دوست ہمیشہ قلیل اور کمزور رہے ہیں، ان میں آپس میں ہمدردی (بیحد ضروری ہے۔) محاسن برقی (ر

1

ص

258

/

492

)-

778

-اسماعیل بن جابر امام صادق (ع) کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے اصحاب کون یہ خط لکھا اور انہیں حکم دیا کہ اس پر نظر رکھیں ، اسے یاد رکھیں ، اس پر عمل کریں اور آپس میں اس پر مذاکرہ کرتے رہیں، چنانچہ وہ حضرات اس وصیت نامہ کو اپنے گھر کی جائے نماز پر رکھتے تھے اور ہر نماز کے بعد اس کا مطالعہ کرتے تھے۔ اما بعد ، اپنے پروردگار سے عافیت طلب کرو، سکون ، وقار اور اطمینان نفس کو اپنا شعار بناؤ ، حیات و غیرت کو اختیار کرو اور ان تمام چیزوں سے دور رہو جن سے تمہارے پہلے اللہ کے نیک بندوں نے دوری اختیار کی ہے، خبردار بہتان ، الزام تراشی ، گناہ اور ظلم سے زبان کو آشنا نہ کرو کہ تم نے ان مکروہ اور ناپسندیدہ اقوال سے زبان کو بچالیا تو اس میں پروردگار کے نزدیک تمہارے لئے خیر ہے۔

ایسی ناپسندیدہ باتوں سے زبان کو آشنا کرنا بندہ کے لئے تباہی کا سبب اور اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اور خدا اسے گونگا ، بھرا اور اندھا بنادیتا ہے جس کے بعد سورہ بقرہ کی آیت

18

کا مصداق ہو جاتا ہے ” یہ لوگ بہرے ، گونگے اور انڈھے ہیں کہ اب پلٹ کر آنے والے نہیں ہیں یعنی بولنے کے لائق نہیں ہے اور پھر انہیں اجازت بھی نہ دی جائے گی کہ معذرت کرسکیں “ (سورہ مرسلات آیت

36

)-

خبردار جن چیزوں سے خدا نے روکا ہے ان کا ارتکاب نہ کرنا اور ان باتوں کے علاوہ خاموش رہنا جن میں آخرت کا فائدہ ہو اور خدا اجر و ثواب دے سکے ، تسبیح و تقدیس و تہلیل و ثنائے پروردگار کرتے رہنا، اس کی بارگاہ میں تضرع و زاری کرنا اور ان چیزوں میں رغبت پیدا کرنا جو اس کے پاس ہیں اور جن کی قدر و منزلت اور حقیقت کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے، اپنی زبان کو ان باتوں سے دور رکھو جن کلمات باطل سے خدا نے روکا ہے اور جن کا انجام ہمیشہ کا عذاب جہنم ہے اگر انسان توبہ نہ کر لے اور ان سے بالکل الگ نہ ہو جائے۔

دعا کرتے رہو کہ مسلمانوں نے کوئی کامیابی اور کامرانی دعا سے بہتر اور تضرع و زاری سے بالاتر وسیلہ سے حاصل نہیں کی ہے، جس چیز کی خدا نے رغبت دلائی ہے اس کی رغبت رکھو اور جس چیز کی طرف دعوت دی ہے ادھر قدم آگئے بڑھاؤ کہ کامیابی حاصل کرلو اور عذاب الہی سے نجات پا جاؤ۔

خبردار تمہارا نفس کسی حرام کی لالچ میں نہ پڑ جائے کہ جس نے دنیا میں محرمات الہیہ کی پرواہ نہیں کی خدا آخرت میں اس کے اور جنت و نعمات و لذات جنت کے درمیان حائل ہو جائے گا اور اسے اہل جنت کی دائمی اور ابدی کرامت و عظمت سے محروم کر دے گا۔

یاد رکھو ، بدترین اور خطرناک ترین حصہ اس کا ہے جس نے اطاعت الہی کو ترک کر کے معصیت کا راستہ اختیار کیا اور دنیا کی چند روزہ زائل ہو جانے والی لذتوں کو آخرت کی دائمی نعمت و لذت و کرامت پر مقدم کر کے محرمات الہی کو پامال کر دیا، افسوس ہے ایسے افراد کے لئے کیا بدترین حصہ ان کو ملا ہے اور کیا خسارہ آمیز واپسی ہوئی ہے اور کیا بدترین حال روز قیامت ہوا ہے۔

اللہ سے پناہ طلب کرو کہ تمہیں ایسا نہ ہونے دے اور ایسی بلاء میں مبتلا نہ کرنے کہ اس کی طاقت و قوت کے علاوہ کوئی طاقت و قوت نہیں ہے، دعاؤں میں کثرت پیدا کرو کہ پروردگار اپنے بندگان مومنین سے کثرت دعا کو پسند کرتا ہے اور اس نے قبول کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے اور خدا روز قیامت ان دعاؤں کو بھی ایک ایسا عمل خیر بنادے گا جس سے جنت کے درجات میں اضافہ ہو جائے گا۔

جہاں تک ممکن ہو دن رات کی تمام ساعتوں میں ذکر خدا کرتے رہو کہ اللہ نے تمہیں کثرت ذکر کا حکم دیا ہے اور وہ بھی اپنا ذکر کرنے والوں کو یاد رکھتا ہے اور یاد رکھو کہ جب بھی کوئی بندہ مومن اسے یاد کرتا ہے تو وہ بھی اسے خیر سے یاد کرتا ہے، اپنی طرف سے خدا کی بارگاہ میں کثرت عبادت کا ہدیہ پیش کرو کہ اس کی بارگاہ میں کسی بھی خیر کا حصول اس کی اطاعت اور ان تمام محرمات سے اجتناب کے بغیر جن کا ذکر ظاہر یا باطن قرآن میں کیا گیا ہے... ممکن نہیں ہے۔

یاد رکھو کہ خدا نے جس شے سے اجتناب کا حکم دیا ہے اسے حرام قرار دیا ہے لہذا سنت و سیرت پیغمبر اکرم کا اتباع کرو اور اس کے مقابلہ میں اپنے افکار اور خواہشات کا اتباع نہ کرو کہ گمراہ ہو جاؤ، جہاں تک ممکن ہو اپنے نفس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو کہ تم جو نیکی بھی کرو گے وہ اپنے لئے کرو گے اور تمہاری برائی بھی تمہارے ہی لئے ہوگی۔ اے وہ جماعت جس کے امور کا خدا محافظ ہے ! تمہارا فرض ہے کہ سنت رسول اور آثار ائمہ ہدی و اہلبیت (ع) رسول اللہ کا خیال رکھو کہ جس نے ان چیزوں کو اختیار کر لیا وہ ہدایت پا گیا اور جس نے انہیں چھوڑ دیا اور ان سے کنارہ کشی کر لی وہ گمراہ ہو گیا، یہی وہ حضرات ہیں جن کی ولایت اور اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور ہمارے پدر بزرگوار رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ اتباع سنن و آثار میں مختصر عمل کی پابندی بھی روز قیامت بدعتوں اور خواہشات کی پیروی سے کہیں زیادہ مفید اور پروردگار کو خوش کرنے والی ہے۔

یاد رکھو کہ خواہشات اور بدعات کا اتباع خدا کی ہدایت کے بغیر کھلی ہوئی گمراہی ہے اور ہر گمراہی بدعت ہے اور بدعت کا انجام جہنم ہے خدا کی بارگاہ میں کسی خیر کا حصول اطاعت اور صبر و رضا کے بغیر ممکن نہیں ہے کہ صبر و رضا خود ہی اطاعت پروردگار ہے۔

اور یاد رکھو کہ کسی بندہ کا ایمان اس وقت تک ایمان نہیں کہا جاسکتا ہے جب تک وہ خدا کے برتاؤ سے راضی نہ ہو اور اس کے برتاؤ کو اپنی پسند و ناپسند پر مقدم نہ رکھے اور خدا صبر و رضا والوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرے گا جس کے وہ اہل ہوں گے اور وہ برتاؤ ان کی اپنی پسند سے یقیناً بہتر ہوگا۔

تمہارا فرض ہے کہ تمام نمازوں کی محافظت اور پابندی کرو بالخصوص نماز ظہر کی اور اللہ کی بارگاہ میں دعا گو رہو

جس طرح اس نے تم سے پہلے والوں کو بھی حکم دیا ہے اور تمہیں بھی حکم دیا ہے۔ اور تمہارا فرض ہے کہ غریب مسلمانوں سے محبت کرو کہ جس شخص نے بھی انہیں حقیر سمجھا اور ان کے سامنے غرور کا مظاہرہ کیا وہ دین خدا سے پھسل گیا اور پروردگار اسے ذلیل بھی کرے گا اور سزا بھی دے گا، ہمارے پدر بزرگوار رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ پروردگار نے مجھے غریب مسلمانوں کی محبت کا حکم دیا ہے اور یاد رکھو کہ جو بھی ان میں سے کسی ایک کو بھی ذلیل کرے گا، خداوند اس پر عذاب اور حقارت آمیز عذاب نازل کرے گا کہ لوگ اس سے بیزار رہیں گے اور خدائی سزا اس سے زیادہ سخت ہوگی، اپنے مسلمان غریب بھائیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو کہ تمہارے اوپر ان کا حق ہے کہ ان سے محبت کرو، پروردگار نے اپنے رسول کو ان کی محبت کا حکم دیا ہے، اب اگر کسی شخص نے ان سے محبت نہ کی جن کی محبت کا خدا نے حکم دیا ہے تو اس نے خدا و رسول کی نافرمانی کی اور جس نے ایسا کیا اور اسی حال میں مرگیا وہ گمراہ دنیا سے جائے گا۔

دیکھو اپنی بڑائی اور تکبر سے دور رہو کہ کبریائی پروردگار کی ردا ہے اور جو اس میں خدا سے مقابلہ کرے گا وہ اسے روز قیامت ذلیل کر دے گا اور دنیا میں اس کی کمر توڑ دے گا، خبردار ایک دوسرے پر ظلم نہ کرنا کہ یہ نیک بندوں کا طریقہ نہیں ہے، جو شخص بھی کسی پر ظلم کرے گا اس کا مظلوم خود اس کی گردن پر ہوگا اور خدا اس کے خلاف مظلوم کی مدد کرے گا اور جس خدا مدد کر دے گا وہی کامیاب ہوگا اور غالب آجائے گا۔ خبردار ایک دوسرے سے حسد بھی نہ کرنا کہ کفر کی اصل حسد ہی ہے اور خبردار کسی مظلوم مسلمان کے خلاف کسی کی امداد نہ کرنا کہ وہ بد دعا کر دے گا تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی، رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ مظلوم مسلمان کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

اور ایک دوسرے کی امداد کرتے رہنا کہ ہمارے جد رسول اکرم فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کی امداد ایک کار خیر ہے اور اس کا ثواب ایک ماہ کے روزہ اور مسجد الحرام میں اعتکاف سے زیادہ ہے۔ اور خبردار کسی مسلمان بھائی پر غربت میں دباؤ مت ڈالنا کہ اگر تمہارا کوئی حق ہے تو زبردستی وصول کرو کہ ہمارے جد رسول اکرم فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کو مسلمان پر تنگی کرنے کا حق نہیں ہے اور جو شخص غریب مسلمان کو مہلت دیدے گا خدا اس دن اسے سایہ رحمت میں جگہ دے گا جس دن اس کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ اور یاد رکھو کہ اسلام سپردگی کا نام ہے، جس نے اپنے کو خدا کے سپرد کر دیا وہ مسلمان ہو گیا اور جو ایسا نہ کر سکا وہ واقعاً مسلمان نہیں ہے جو اپنے نفس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ اللہ کی اطاعت کرے کہ جو اللہ کی اطاعت کرے گا اس کا فائدہ اسی کو ہوگا۔

اور خبردار معصیت سے دور رہنا کہ جو معصیت کا ارتکاب کرے گا وہ اپنے ہی ساتھ برائی کرے گا اور اچھائی اور برائی کے درمیان کوئی تیسری قسم نہیں ہے، اچھائی کرنے والوں کے لئے پروردگار کے یہاں جنت ہے اور برائی کرنے والوں کے لئے جہنم ہے لہذا اطاعت پر عمل کرو اور معصیت سے پرہیز کرو۔

اور یاد رکھو خدا سے کوئی شے بھی بے نیاز نہیں بنا سکتی ہے نہ ملک مقرب اور نہ نبی مرسل نہ کوئی اور ... جو شخص چاہتا ہے کہ شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے فائدہ اٹھائے اس کا فرض ہے کہ رضائے خدا کو طلب کرے اور یہ بھی معلوم رہے کہ رضائے خدا اس کی اطاعت اور رسول و آل رسول کی معصیت ہے اور ان کے چھوٹے بڑے کسی بھی فضل کا انکار کے بعد رضائے خدا کا کوئی امکان نہیں ہے۔

اللہ سے عافیت کا سوال کرو اور اسی کو تلاش کرتے رہو کہ کوئی قوت و طاقت اس کے علاوہ نہیں ہے، اپنے نفس کو دنیا کی بلاؤں کے برداشت کرنے پر آمادہ کرو کہ ولایت و اطاعت خدا و رسول و آل رسول میں مسلسل بلاؤں کا نزول بھی آخرت میں تمام دنیا کے اقتدار اور اس کی ان مسلسل نعمتوں اور لذتوں سے بہتر ہے جس میں ان لوگوں سے محبت رکھی جائے جن کی محبت اور اطاعت سے خدا نے منع کیا ہے۔

یاد رکھو پروردگار نے صرف ان ائمہ کی محبت کا حکم دیا ہے جن کا ذکر سورہ انبیاء آیت نمبر

میں کیا ہے اور جن کی محبت و اطاعت سے منع کیا ہے، وہ سب ائمہ ضلال میں جن کا کام جہنم کی طرف دعوت دینا ہے۔

اور یاد رکھو کہ پروردگار جب بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کشادہ کردیتا ہے اور جب یہ نعمت دیتا ہے تو اس کی زبان پر حق جاری کردیتا ہے اور اس کے دل میں حق کو جاگزیں کردا ہے اور وہ اسی پر عمل کرنے لگتا ہے اور جب ایسا کردیتا ہے تو اس کا اسلام مکمل ہوجاتا ہے اور وہ اسی حال میں مرجائے تو حقیقی مسلمان مرتا ہے، لیکن اگر وہ کسی کو خیر نہیں دینا چاہتا ہے تو اس کو اسی کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور اس کا سینہ بالکل تنگ ہوجاتا ہے کہ اگر حق زبان پر جاری بھی ہوجائے تو دل میں جاگزیں نہیں ہوتا ہے اور جب ایسا نہیں ہوتا ہے تو اس پر عمل کرنے کا بھی کوئی امکان نہیں ہے اور اس حال میں مرجانے والا منافقین میں شمار ہوتا ہے اور جو وہ حق زبان پر جاری ہوکر دل کی گہرائیوں میں نہ اتر سکے اور اس پر عمل نہ ہوسکے وہ روز قیامت ایک حجت بن جاتا ہے۔ اللہ سے ڈرو اور دعا کرو کہ تمہارے دلوں کو اسلام کے لئے کشادہ کر دے اور تمہاری زبانوں کو حق کے ساتھ گویا بنادے تا کہ اسی حال میں دنیا سے جاؤ اور تمہاری بازگشت نیک بندوں جیسی ہو کہ اللہ کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے اور ساری حمد اسی رب العالمین کے لئے ہے۔

اور جو شخص بھی یہ جاننا چاہتا ہے کہ خدا اس سے محبت کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ اللہ کی اطاعت کرے اور ہماری پیروی کرے، کیا اس نے پیغمبر اکرم کا یہ خطاب نہیں سنا ہے کہ آپ کہہ دیں کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو تا کہ خدا تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے۔ (آل عمران

31

)-

خدا کی قسم کوئی شخص بھی خدا کی اطاعت نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ خدا ہمارے اتباع کو شامل کردیتا ہے اور کوئی شخص ہمارا اتباع نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ خدا اسے

محبوب بنالیتا ہے اور پھر جو شخص ہمارا اتباع چھوڑ دیتا ہے وہ ہمارا دشمن ہوجاتا ہے اور جو ہمارا دشمن ہوجاتا ہے وہ خدا کا نافرمان شمار کیا جاتا ہے اور جو ایسا ہوجاتا ہے خدا اسے ذلیل و رسوا کردیتا ہے اور منہ کو بھل جہنم میں ڈال دیتا ہے والحمدلہ رب العالمین۔ (کافی

8

ص

4

)-

779

- عبدالسلام بن صالح

!الہروی

میں نے امام رضا (ع) کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرتے تو عرض کیا کہ آپ کا امر کس طرح زندہ کیا جاتا ہے؟ فرمایا ہمارے علوم سیکھا جاتا ہے اور پھر لوگوں کو سکھایا جاتا ہے کہ لوگ (ہمارے کلام کے محاسن سے آگاہ ہوجائیں تو خود بخود ہمارا اتباع کرنے لگیں گے)، (عیون اخبار الرضا (ع

1

ص

307

/

69

معانی الاخبار ص،

180

/

1

)-

780

- امام رضا (ع) نے عبدالعظیم الحسنیٰ سے فرمایا کہ ہمارے دوستوں تک ہمارا سلام پہنچا دینا اور کہنا کہ خبردار شیطان کو اپنے نفس پر کوئی راستہ نہ دیں اور ان کو حکم دینا کہ سچ بولیں ، امانتیں ادا کریں اور سکوت اختیار کریں بلاوجہ بحث نہ کریں، ایک دوسرے کی طرف متوجہ رہیں ، ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہیں کہ اسی میں ہماری قرابت ہے اور آپس میں پھوٹ نہ پیدا کریں کہ میں نے قسم کھالی ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا کرے گا اور میرے کسی دوست کو ناراض کرے گا تو میں خدا سے دعا کروں گا کہ اس پر دنیا میں بھی بدترین عذاب کرے اور آخرت میں تو بہر حال وہ خسارہ والوں میں ہوگا۔

انہیں یہ بھی بتادینا کہ خدا ان کے نیک کرداروں کو بخش دے گا اور برے اعمال والوں سے بھی درگزر کر دے گا لیکن شرک کرنے والوں اور ہمارے دوستوں کو اذیت کرنے والوں یا ان کے ساتھ برائی چاہنے والوں کو پرگزر معاف نہیں کرے گا جب تک اپنے عمل سے باز نہ آجائیں... ہاں اگر اپنی حرکت سے باز آگئے تو خیر ہے، ورنہ وہ ان کے دل سے ایمان کی روح نکال لے گا اور اسے ہماری ولایت سے نکال باہر کرے گا اور اس کا ہماری محبت میں کوئی حصہ نہ ہوگا، اللہ اس دن سے پناہ دے۔ (الاختصاص ص

247

)-

فصل اول : معرفت حقوق

فصل دوم: تاکید محافظت حقوق

فصل سوم: عناوین حقوق

فصل اول: معرفت حقوق

781

- رسول اکرم ، قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ہمارے حق کی معرفت کے بغیر کسی بندہ کا کوئی عمل مفید نہیں ہوسکتا ہے

(-

المعجم الاوسط

2

ص

360

/

2230

روایت ابن ابی لیلیٰ از امام حسن (ع) ینابیع المودہ

2

ص

272

/

775

روایت جابر ، مجمع الزوائد

0

ص

272

/

15007

امالی مفید ،

44

/

2

محاسن ،

1

ص

134

/

169

الغدير ،

2

ص

301

/

10

ص

280

احقاق الحق ،

9

ص

428

) -

782

- رسول

!اکرم

مومن کا چراغ ہمارے حق کی معرفت ہے اور بدترین اندھا پن ہمارے فضل سے آنکھیں بند کر لینا ہے۔ (جامع الاخبار ص

505

/

1399

الخصال ص ،

633

/

60

روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادق (ع) ، تفسیر فرات ص

368

/

499

از امام علی(ع)-

783

- امام علی (ع)

!)

ہمارا ایک حق ہے جو دیدیا گیا تو خیر ورنہ ہم پشت ناقہ پر سوار ہی رہیں گے چاہے سفر کتنا ہی طویل کیوں نہ

ہوجائے۔ (نہج البلاغہ حکم نمبر

22

)-

784

- امام علی (ع)

!)

جو شخص اپنے خدا ، رسول اور اہلبیت (ع) کے حق کی معرفت کے ساتھ اپنے بستر پر مرجائے وہ بھی شہید ہی مرتاہے اور اس کا اجر پروردگار کے ذمہ ہوتاہے اور وہ اپنے نیک اعمال کی نیت کے ثواب کا بھی حقدار ہوتاہے اور اس کی نیت جہاد کے مانند ہوتی ہے کہ ہر شے کی ایک مدت معین ہے، اس سے آگے بڑھنا ممکن نہیں ہے، دوام صرف نیک میں ہوتاہے۔(غرر الحکم ص

9061

)-

785

- جابر بن یزید الجعفی امام محمد باقر (ع) سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ”ضرت سے

”آیت

ثم اورثنا الكتاب

کے“

بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ ظالم وہ ہے جو حق امام سے ناآشنا ہو، مقتصد حق امام کا جاننے والا ہے اور سابق

بالخیرات خود امام ہے۔ ”جنات عدن یدخلونها

یہ“

انعام صرف سابق اور میانہ رو کے لئے ہے، ظالم کے لئے نہیں ہے

- (معانی

الاخبار ص

104

کافی ،

1

ص

214

-)

786

- امام صادق (ع)

!)

پروردگار عالم نے ائمہ ہدیٰ کے ذریعہ اپنے دین کو واضح کر دیا ہے اور اپنے راستہ کو روشن کر دیا ہے اور علم کے مخفی چشموں کے نمایاں کر دیا ہے لہذا امت محمد میں جو شخص بھی امام کے واجب حق کو پہچان لے گا وہی ایمان کی حلاوت اور اسلام کی طراوت و تازگی سے آشنا ہوسکے گا۔ (کافی

1

ص

203

الغیبتہ ،

للنعمانی ص

224

/

7

مختصر بصائر الدرجات ص ،

89

روایت اسحاق بن غالب ، بصائر الدرجات

413

/

2

روایت ابن اسحاق غالب)۔

(فصل دوم: تاکید محافظت حق اہلبیت (ع)

787

- رسول اکرم - میں تمہیں اہلبیت (ع) کے بارے میں خدا کو یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اہلبیت (ع) کے بارے میں خدا کو یاد دلاتا ہوں

- (صحیح

مسلم

4

/

1873

/

2480

سنن دارمی ،

2

ص

890

/

3198

مسند ابن حنبل ،

7

ص

75

/

19285

السنن الكبرى ،

10

ص

194

/

20335

تہذیب تاریخ دمشق ،

5

ص

439

در منثور ،

7

ص

349

نقل از ترمذی و نسائی ، فرائد السمطين

2

ص

234

از زید بن ارقم ، احقاق

9

ص

391

) -

788

- رسول

!اکرم

تمہارے سامنے اہلبیت (ع) کے بارے میں خدا کو گواہ بناتا ہوں (المعجم الكبير

5

ص

183

/

5027

کنز العمال ،

13

/

640

/

19

376

روایت زید بن ارقم ، احقاق الحق

9

ص

434

-

789

- رسول

اکرم

میں تمہیں اپنی عترت کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں۔ (مستدرک حاکم

2

ص

131

/

2559

مجمع الزوائد ،

90

ص

257

/

14960

روایت عبدالرحمان بن عوف ، کفایۃ الاثر ص

41

روایت سلمان فارسی ص

129

روایت حذیفہ اسید ص

132

روایت عمران بن حصین ص

104

روایت زید بن ارقم ، احقاق الحق

9

ص

432

-

790

- رسول

!اکرم

میں سب سے پہلے خدائے عزیز و جبار کی بارگاہ میں بروز قیامت قرآن و اہلبیت (ع) کے ساتھ وارد ہوں گا، اس کے بعد امت وارد ہوگی تو میں سوال کروں گا کہ تم لوگوں نے کتاب و عترت کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ (کافی

2

ص

600

/

4

روایت ابوالجارود ، مختصر بصائر الدرجات ص

89

روایت شعیب الحداد)۔

791

- رسول

!اکرم

لوگو ! اللہ کو یاد رکھنا میرے اہلبیت (ع) کے بارے میں کہ یہ دین کے ارکان ، تاریکیوں کے چراغ اور علم کے معدن ہیں۔) خصائص الاثمه ص

75

روایت عینی الضریر عن الکاظم (ع) ، بحار

22

ص

487

/

31

)-

792

- رسول

!اکرم

خدایا یہ میرے اہلبیت (ع) ہیں اور میں انہیں ہر مومن کے حوالہ کرکے جارہا ہوں تہذیب تاریخ دمشق

4

ص

322

روایت انس، ینابیع المودہ

2

ص

71

/

11

احقاق الحق ،

9

ص

435

-

793

- رسول

!اکرم

جو میرے اہلبیت (ع) کے بارے میں میری حفاظت کرے گا اس نے گویا خدا کے نزدیک عہد لے لیا ہے (ذخائر العقبیٰ ص

18

روایت عبدالعزیز ، ینابیع المودة

2

ص

114

/

323

احقاق الحق ،

9

ص

918

)-

794

- رسول

!اکرم

میری عترت کے بارے میں میری حفاظت کرو، (مسند الشہاب

1

ص

419

،

474

روایت انس ، احقاق الحق

9

ص

434

)-

795

- رسول

!اکرم

میرے اہلبیت (ع) کے بارے میں مجھے باقی رکھنا (الصواعق المحرقة ص

150

الجامع الصغير ،

1

ص

50

/

302

مجمع الزوائد ،

9

ص

257

/

14961

ينابيع المودة ،

1261

/

62

احقاق الحق ،

9

ص

448

-

796

- رسول

!اکرم

میری امت کے مومنین اہلبیت (ع) کے بارے میں میری امانت کی قیامت تک حفاظت کرتے رہی۔ (کافی

2

ص

46

/

3

از عبدالعظیم الحسنی)۔

797

- رسول

!اکرم

جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی مدت حیات بابرکت ہو اور اللہ اسے نعمتوں سے بہرہ اندوز کرے اس کا فرض ہے کہ

میرے بعد میرے اہلبیت (ع) کے ساتھ بہترین برتاؤ کرے۔ (کنز العمال

12

ص

روایت عبداللہ بن بدر الحظمی)۔

- رسول

اکرم!

تم عنقریب میرے بعد میرے اہلبیت (ع) کے بارے میں آزمائے گئے۔ (المعجم الکبیر

روایت خالد بن عرفطہ)۔

- ابن

عباس!

رسول اکرم منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کے اجتماع عام میں خطبہ ارشاد فرمایا، مومنو! پروردگار نے مجھے اشارہ دیا ہے کہ میں عنقریب یہاں سے جانے والا ہوں... تم میری بات سنو اور میری نصیحت کا حق پہچانو اور میرے اہلبیت (ع) کے ساتھ وہی برتاؤ کرنا جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے، انہیں محفوظ رکھنا کہ وہ میرے خواص، قرابتدار، برادران اور اولاد ہیں اور تم ایک دن جمع کئے جاؤ گے جب تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کیا جائے گا تو یہ دیکھتے رہنا کہ تم نے میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے، دیکھو! یہ سب میرے اہلبیت (ع) ہیں۔ (امالی صدوق (ر) ص

التحصین ص

باب

)-

- ابن

عباس!

جب ہم حجة الوداع سے واپس ہوئے تو ایک دن رسول اکرم (ع) کے پاس ان کی مسجد میں بیٹھے تھے... کہ آپ نے فرمایا ایہا الناس! میری عترت اور میرے اہلبیت (ع) کے بارے میں خدا کو یاد رکھنا، فاطمہ (ع) میرے دل کا ٹکڑا ہے، حسن (ع) و حسین (ع) میرے بازو ہیں اور میں اور فاطمہ (ع) کے شوہر دونوں روشنی کے مانند ہیں، خدایا! جو ان پر رحم کرے اس پر رحم کرنا اور جو ان پر ظلم کرے اسے ہرگز معاف نہ کرنا (بحار الانوار

/

97

نقل از الفضائل و کتاب الروضہ ، احقاق الحق

9

ص

198

)-

801

- امام علی (ع)

)!)

دیکھو اللہ کو یاد رکھنا اپنے نبی کی ذریت کے بارے میں ، تمہارے ہوتے ہوئے ان پر ظلم نہ ہونے پائے جبکہ ان سے دفاع کی طاقت بھی رکھتے ہو۔ (کافی

7

ص

52

/

7

روایت عبدالرحمان بن حجاج عن کاظم (ع) ، تہذیب

9

ص

177

/

714

روایت جابر عن الباقر (ع) ، الفقیہ ،

4

ص

191

/

433

روایت سلیم بن قیس ، تحف العقول ص ،

198

کتاب سلیم بن قیس

2

ص

926

-

802

- امام علی (ع)

محمد!)

بن بکر کو والی مصر قرار دیتے ہوئے فرمایا، بندگان خدا ! اگر تم نے تقویٰ اختیار کیا اور اہلبیت (ع) کے ذریعہ اپنے نبی کا تحفظ کیا تو تم نے خدا کی بہترین عبادت کی اور اس کا بہترین ذکر کیا اور بہترین شکر ادا کیا اور صبر و شکر دونوں کو جمع کر لیا اور بہترین کو شش سے کام لیا ہے چاہے تمہارے اغیار تم سے زیادہ طولانی نمازیں پڑھیں اور زیادہ روزے (رکھیں لیکن تمہارا تقویٰ ان سے بالاتر ہے اور تم صاحبان امر کے زیادہ مخلص ہو۔) (امالی طوسی ر)

27

ص

31

از ابواسحاق الہمدانی (-)

803

- امام صادق (ع)

!)

ہمارے بارے میں اسی طرح تحفظ سے کام لینا جس طرح بندہ صالح خضر نے دو یتیموں کے مال کا تحفظ کیا تھا کہ ان کا باپ صالح اور نیک تھا۔ (امالی طوسی ر) ص

273

/

514

روایت بردون بن شبیب (-)

(فصل سوم: عناوین حقوق اہلبیت (ع))

- مودت 1

ارشاد احدیت ہوتا ہے، پیغمبر آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں رسالت کا اجر قربا کی مودت کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا ہوں اور جو شخص ایک نیکی اختیار کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کردیں گے کہ خدا غفور بھی ہے اور شکور بھی ہے، سورہ شوریٰ آیت

23

-

آپ کہہ دیجئے کہ میں نے جس اجر کا سوال کیا ہے اس کا فائدہ تمہیں کو ہے ورنہ میرا واقعی اجر تو خدا کے ذمہ ” ہے اور وہی ہر شے کا نگران اور گواہ ہے“ سورہ سبا آیت

47

-

کہہ دیجئے کہ میں اس رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا مگر جو شخص اپنے پروردگار تک جانے کا راستہ اختیار کرنا ” چاہے، سورہ فرقان آیت

57

-

804

- امام صادق (ع)

!)

انصار ، رسول اکرم کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ ہم سب گمراہ تھے آپ نے ہمیں ہدایت دی ، ہم مفلس تھے خدا نے آپ کے ذریعہ غنی بنادیا، لہذا اب ہمارے اموال میں سے جو چاہیں طلب کرلیں۔ ہم حاضر ہیں ، جس کے بعد آیت

مودت نازل ہوئی۔

یہ کہہ کر آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کئے اور رونے لگے یہاں تک کہ ریش مبارک تر ہوگئی اور فرمایا شکر ہے اس پروردگار کا جس نے ہمیں یہ فضیلت عنایت فرمائی ہے۔ (دعائم الاسلام

1

ص

67

)-

805

- طاؤس نے آیت مودت کے بارے میں ابن عباس سے سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ سعید بن جبیر کا کہنا تھا کہ اس سے آل محمد کے قرابتدار مراد ہیں

- (صحیح

بخاری

4

ص

1819

/

4541

،

3

ص

1289

/

3306

اس مقام پر محمد کے قرابتداروں کا ذکر ہے، سنن ترمذی،

5

ص

377

/

3251

مسند ابن حنبل،

1

ص

614

/

2599

احقاق الحق،

3

-

3

مستدرک حاکم ،

2

ص

482

/

3659

) -

806

- ابن

عباس!

جب آیت مودت نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ قرابتدار کون ہیں جن کی مودت ہم پر واجب کی گئی ہے ؟
فرمایا علی (ع) ، فاطمہ ! اور ان کے دونوں فرزند - (فضائل الصحابہ ابن حنبل

2

ص

669

/

1141

المعجم الكبير ،

3

ص

47

/

2641

کشاف ،

3

ص

402

در منثور ،

7

ص

348

نقل از ابن المنذر ، ابن ابی حاتم، ابن مردويه ، تفسیر فرات

389

،

516

/

520

شواہد التنزیل ...

2

ص

189

الغدیر ،

2

ص

307

/

1

)-

807

- ابن

عباس!

رسول اکرم نے آیت مودت کی تفسیر اس طرح فرمائی کہ اہلبیت (ع) کے ذیل میں میری حفاظت کرو اور میری وجہ سے ان سے محبت کرو۔

در منثور (

7

ص

348

نقل از ابونعیم ، دیلمی، مجمع البیان

9

ص

43

)-

808

-

جابر!

ایک اعرابی رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی حضور مجھے اسلام سکھائیں؟ فرمایا کہ خدا کی وحدانیت اور میری بندگی اور رسالت کی گواہی

دو... کہا اس کا کوئی اجر درکار ہے، فرمایا مودت اقرباء کے علاوہ کچھ نہیں۔

اس نے کہا کہ میرے اقربا آپ کے؟ میرے اقربا ... اس نے کہا ہاتھ بڑھائیے تا کہ میں آپ کی بیعت کروں ، جو آپ اور آپ کے اقربا سے محبت نہ کرے، اس پر خدا کی لعنت ہو... آپ نے فرمایا، آمین - (حلیۃ الاولیاء

3

ص

201

کفایۃ الطالب ص ،

90

)-

809

- ابن

عباس!

رسول اکرم نے مجھے ایک ضرورت سے بھیجتے ہوئے فرمایا کہ جب کوئی حاجت درکار ہو تو علی (ع) اور ان کی اولاد سے محبت کرنا کہ ان کی محبت پروردگار کی طرف سے تمام بندوں پر واجب ہے۔ (ینابیع المودة

2

ص

292

/

842

)-

810

- رسول اکرم ، جو شخص چاہتا ہے کہ عروۃ الوثقیٰ سے تمسک کرے اسے چاہئے کہ علی (ع) ... اور میرے تمام اہلبیت سے محبت کرے (ع) ، سے محبت کرے

- (عیون

اخبار الرضا

2

ص

58

/

216

روایت ابو محمد التمیمی از امام رضا (ع) ، ینابیع المودة

2

ص

268

/

761

-)

811

- رسول

اکرم!

جو اللہ کی مضبوط رسی سے متمسک رہنا چاہتا ہے، اس کا فرض ہے کہ علی (ع) بن ابی طالب (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) سے محبت کرے کہ اللہ بھی عرض اعظم پر ان سے محبت کرتا ہے۔ (کامل الزیارات ص

51

از جابر عن الباقر (ع)۔-

812

- امام علی (ع

)!)

تمہارا فرض ہے کہ آل نبی سے محبت کرو ، یہ خدا کا حق ہے جسے اس نے تم پر واجب بنایا ہے، کیا تم نے آیت مودت کی تلاوت نہیں کی ہے۔ (غرر الحکم ص

6169

)-

813

- زاذان نے حضرت علی (ع) کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ آلِ حم ہمارے درمیان ہے اور ہماری محبت کی حفاظت صرف مومن ہی کرسکتا ہے اور اس کے بعد آپ نے آیت مودت کی تلاوت فرمائی

- (تاریخ

اصفہان

2

ص

134

/

1309

کنز العمال ،

2

ص

290

/

4030

از ابن مردویہ و ابن عساکر ، صواعق محرقہ ص

170

شواہد التنزیل ،

2

ص

205

/

838

مجمع البیان

9

ص

43

الغدیر ،

2

ص

308

/

6

-)

814

- امام علی (ع) العروۃ الوثقی مودت آل محمد کا نام ہے

- (

روایت حصین بن مخارق عن الکاظم (ع)

))

-

- امام زين العابدين (ع)! حضرت علی (ع) کی شہادت کے بعد امام حسن (ع) نے خطبہ دیا تو حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا ، ہم ان اہلبیت (ع) میں ہیں جن کی موت کو اللہ نے واجب قرار دیا ہے اور آیت مودت ہی ہے۔ (مستدرک حاکم

روایت عمر بن علی ، مجمع الزوائد ،

روایت ابوالطفیل عن الحسن (ع) ، تاویل الآيات الظاہرہ ص

روایت حسن بن زید)۔

- امام حسین (ع)

)!)

آیت مودت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جن قرابتداروں سے ارتباط کا حکم دیا گیا ہے اور ان کا حق عظیم ہے اور سارا خیر انہیں میں ہے وہ ہم اہلبیت (ع) ہیں کہ ہمارا حق ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (تاویل الآيات الظاہرہ ص

روایت عبدالملک بن عمیر)۔

- حکیم بن

جبیر!

میں نے امام سجاد (ع) سے اس آیت موت کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ ہم اہلبیت (ع) پیغمبر کی قرابت ہے۔

تفسیر فرات کوفی ص

/

523

)-

818

-

!ابوالدیلیم

جب حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) کو قیدی بنا کر لایا گیا اور دمشق کے دروازہ پر کھڑا کر دیا گیا تو ایک مرد شامی نے آکر کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے تمہیں قتل کیا اور تمہارا خاتمہ کر دیا اور فتنہ کی سینگ توڑ دی تو آپ نے فرمایا کہ کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ اس نے کہا بیشک۔

فرمایا کیا آل حم پڑھا ہے؟ کہا کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص قرآن پڑھے اور اس سورہ کو نہ پڑھے۔

فرمایا مگر تو نے آیت مودت کو نہیں پڑھا ہے، اس نے کہا کہ یہ قرابتدار آپ ہی ہیں؟ فرمایا، بیشک (تفسیر طبری

13

/

25

العمدة ص ،

51

/

46

الغدیر ،

2

ص

409

/

8

)-

819

- سلام بن

!المستنیر

میں نے امام باقر (ع) سے پوچھا کہ آیت مودت کا مفہوم کیا ہے؟ تو فرمایا کہ یہ مودت اہلبیت (ع) پیغمبر کے لئے خدا کی طرف سے ایک فریضہ ہے۔ (محاسن

1

ص

240

/

441

دعائم الاسلام

1

ص

68

)-

820

- عبدالله بن عجلان نے امام باقر (ع)

سے)

آیت مودت کی تفسیر میں یہ فقرہ نقل کیا ہے کہ قربی سے مراد ائمہ ہیں

- (کافی

1

ص

413

/

17

محاسن

1

ص

241

/

2

-

821

- امام باقر (ع)

)”

قل ما سئلتکم من اجوفہم لکم

کے“

ذیل میں فرماتے ہیں کہ اجر سے مراد اقربا کی محبت ہے جس کے

علاوہ کسی شے کا سوال نہیں کیا گیا ہے اور اس میں بھی تمہارا ہی فائدہ ہے کہ اس سے ہدایت حاصل کرتے ہو، اس

کے طفیل میں نیک بخت بنتے ہو اور عذاب روز قیامت سے نجات پاتے ہو

- (ینابیع

المودة

1

ص

316

/

5

-)

822

- فضیل نے امام (ع) باقر سے نقل کیا ہے کہ آپ نے لوگوں کو خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتے دیکھ کر فرمایا کہ یہ

طواف تو جاہلیت میں بھی ہو رہا تھا ، مسلمانوں کا فرض تھا کہ طواف کرنے کے بعد ہمارے پاس آکر اپنی ولایت و مودت

کا ثبوت دیتے اور اپنی نصرت پیش کرتے جیسا کہ پروردگار نے کہا

”ہے“

خدایا لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دے، سورہ ابراہیم ص

37

(کافی)

1

ص

392

/

1

) -

823

- امام باقر (ع)

!)

جب رسول اکرم کا انتقال ہوا تو آل محمد نے انتہائی سخت رات گزاری اور اسی عالم میں ایک آنے والا آیا جس کی آواز سنی گئی لیکن اسے نہیں دیکھا گیا اور اس نے کہا کہ سلام ہو تم پر اے اہلبیت (ع) اور رحمت و برکت الہی تم پر، تم وہ امانت ہو جسے امت کے حوالہ کیا گیا ہے اور تمہارے لئے واجب مودت اور فریضہ اطاعت ہے۔ (کافی

1

ص

445

/

19

روایت یعقوب بن سالم)۔

824

- اسماعیل بن

!عبدالخالق

! میں نے امام صادق (ع) کو ابوجعفر احوال سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے، کیا تم بصرہ گئے تھے؟ عرض کی جی ہاں فرمایا وہاں لوگوں کی رفتار ہماری جماعت میں داخلہ کی کیا تھی؟ عرض کی بہت تھوڑی، لوگ آپ کی طرف آرہے ہیں مگر بہت کم۔

فرمایا نوجوانوں پر توجہ دو کہ یہ ہر نیکی کی طرف تیزی سے دوڑتے ہیں، اس کے بعد فرمایا کہ وہاں لوگ آیت مودت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

! عرض کی کہ میں آپ پر قربان، ان کا خیال ہے کہ رسول اکرم کے تمام قرابتدار مراد ہیں

فرمایا جھوٹے ہیں، اس سے مراد صرف ہم اہلبیت (ع) اصحاب کساء علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) ہیں۔ (کافی

8

ص

93

/

66

قرب الاسناد ص،

128

/

450

)-

825

- امام صادق (ع)

)!-

بعض اوقات انسان ایک شخص کو دوست رکھتا ہے اور اس کی اولاد سے نفرت کرتا ہے تو پروردگار نے چاہا کہ ہماری محبت کو واجب قرار دیدے کہ جو لیلے اس نے ایک واجب کو لیا ہے اور جس نے چھوڑ دیا ہے اس نے ایک واجب کو چھوڑا ہے۔ (محاسن

1

ص

240

/

440

- روایت محمد بن مسلم۔

826

- امام ہادی (ع)

)!-

زیارت جامعہ میں فرماتے ہیں ، تم پر میرے ماں باپ قربان تمہاری محبت کے ذریعہ ہی پروردگار نے ہمیں آثار دین کی تعلیم دی ہے اور ہماری تباہ ہوجانے والی دنیا کی اصلاح کی ہے، آپ کی محبت ہی سے کلمہ کی تکمیل ہوئی ہے، نعمت باعظمت ہوئی ہے اور افتراق میں اجتماع پیدا ہوا ہے آپ کی محبت ہی سے واجب اطاعت قبول ہوئی ہے اور خود آپ کی موت بھی واجبات میں ہے۔ (تہذیب

6

ص

100

/

177

)-

827

- دعائے

!ندبہ

خدا یا اس کے بعد تو نے پیغمبر کا اجر اپنی کتاب میں اہلبیت (ع) کی محبت کو قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ میں ”مودت القربیٰ کے علاوہ کوئی اجر نہیں چاہتا ہوں“ اور ”میں نے جو اجر مانگا ہے وہ تمہارے ہی لئے ہے“ اور ”میں جس اجر کا سوال کرتا ہوں وہ صرف ان کیلئے ہے جو خدا کے راستہ کو اختیار کرنا چاہیں“ اہلبیت (ع) ہی تیرا راستہ اور تیری رضا کا مسلک ہی۔ (بحار ص

102

/

105

- نقل از مصباح الزائر۔

نوٹ! اس دعا کی سندھیوں نقل کی گئی ہے کہ محمد بن علی بن ابی قرہ کا بیان ہے کہ میں نے اسے محمد بن الحسین بن سفیان بزوفری کی کتاب سے نقل کیا ہے اور یہ دعا حضرت صاحب العصر (ع) کی ہے جسے چاروں عیدوں کے دن پڑھا جاتا ہے۔

تمسک 2

828

- رسول

اکرم!

میں اور میرے اہلبیت (ع) جنت کے ایک شجر کے مانند ہیں جس کی شاخیں اس دنیا میں بھی ہیں لہذا اگر کوئی شخص ہم سے متمسک ہو گیا تو گویا اس نے پروردگار کے راستہ کو پالی۔ (نخائر العقبیٰ ص

16

از عبدالعزیز باسنادہ ینابیع المودة

2

ص

113

/

366

ص

439

/

209

)-

829

- رسول

اکرم!

جو میرے بعد میری عترت سے وابستہ رہے گا اس کا شمار کامیاب لوگوں میں ہوگا۔ (کفایۃ الاثر ص

22

روایت ابن عباس)۔

830

- رسول

اکرم! میرے

بعد بارہ امام ہوں گے جن میں سے نو حسین (ع) کے صلب سے ہوں گے اور ہمیں میں سے اس امت کا مہدی بھی

ہوگا، جو میرے بعد ان سے متمسک رہے گا وہ ریسمان ہدایت خدا سے متمسک ہوگا اور جو ان سے الگ

ہو جائے گا وہ پروردگار سے الگ ہو جائے گا۔ (کفایۃ الاثر ص

94

از عثمان بن عفان)۔

381

- رسول

اکرم!

اپنے ائمہ کی اطاعت سے وابستہ رہو اور ان کی مخالفت نہ کرو کہ ان کی اطاعت اطاعتِ خدا ہے اور ان کی معصیت
معصیت پروردگار ہے۔ (المعجم الکبیر

22

/

374

/

935

/

936

تہذیب تاریخ دمشق ،

7

ص

197

السنتہ لابن ابی عاصم ،

499

/

1080

در منثور

5

ص

178

نقل از ابن مردویہ روایت ابولیلی اشعری ، احقاق الحق

18

ص

522

/

112

نقل از مودة القریٰ -

832

- رسول

!اکرم

جو شخص سفینہ نجات پر سوار ہونا چاہتا ہے اور عروۃ الوثقیٰ سے متمسک ہونا چاہتا ہے اور خدا کی مضبوط رسی کو
پکڑنا چاہتا ہے، اس کا فرض ہے کہ میرے بعد علی (ع) سے محبت کرے اور ان کے دشمن سے دشمنی رکھے اور ان کی
اولاد کے ائمہ کی اقتدا کرے کہ یہ سب میرے خلفاء اوصیاء اور میرے بعد مخلوقات پر اللہ کی حجت ہیں ، یہی میری امت
کے سردار اور جنت کی طرف اتقیاء کے قائد ہیں، ان کا گروہ میرا گروہ ہے اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور ان کے
دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔ (امالی صدوق (ر) ص

26

/

5

عیون اخبار الرضا (ع) - ،

833

-

!بوذر

میں نے رسول اکرم کو حضرت علی (ع) سے یہ فرماتے سنا ہے کہ جو تم سے محبت کرے گا اور وابستہ رہے گا وہ عروۃ الوثقیٰ سے متمسک رہے گا۔ (کفایہ الاثر ص

71

، ارشاد القلوب ص ،

215

)-

834

-امام علی (ع)

)!

مجھ سے رسول اکرم نے فرمایا ہے، یا علی (ع)! تم تمام مخلوقات پر اللہ کی حجت اور عروۃ الوثقیٰ ہو کہ جو اس سے متمسک جائے گا ہدایت پا جائے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا گمراہ ہو جائے گا۔ (امالی مفید (ر) ص

110

/

9

روایت محمد بن عبداللہ بن علی بن الحسین بن زید بن علی (ع) بن الحسین (ع) از امام رضا (ع) -

835

- امام علی (ع)! جو ہم سے متمسک ہوگا وہ ہم سے ملحق ہو جائے گا اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا وہ ڈوب مرے گا۔ (امالی الطوسی (ر) ص

654

/

1354

مناقب ابن شہر ،

1

شوب

4

ص

206

، کمال الدین ص ،

206

/

20

روایت خشیمہ عن الباقر (ع) ، تحف العقول ص

116

غرر الحکم ،

7891

،

8792

)-

836

- امام علی (ع)

)!-

تم لوگ کدھر جارہے ہو اور کہاں بھک رہے ہو جبکہ نشانیاں قائم ہیں اور آیات واضح ہیں، منارہ ہدایت نصب

ہوچکا ہے، تمہیں کدھر بھکایا

جارہا ہے اور تم کیسے گمراہ ہوئے جارہے ہو جبکہ تمہارے درمیان تمہارے نبی کی عترت موجود ہے جو حق کے زمان

دار، دین کے پرچم اور صداقت کی زبان میں ، انہیں قرآن کی بہترین منزلوں پر رکھو اور ان کے پاس اس طرح وارد ہو جس

طرح پیاسے چشمہ پر وارد ہوتے ہیں ۔ (نہج البلاغہ خطبہ

87

)-

837

- امام علی (ع)

)!-

تمہارا فرض ہے کہ تقویٰ الہی اختیار کرو اور ان اہلبیت (ع) کی اطاعت کرو جو پروردگار کے اطاعت گزار ہیں، وہ تمہاری

اطاعت کے ان لوگوں سے کہیں زیادہ حقدار ہیں اور ہم سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں ، حالانکہ ہمارے ہی فضل سے

فضیلت حاصل کرتے ہیں اور پھر ہمیں سے مقابلہ کرتے ہیں اور ہمارے حق کو چھین کر ہم کو الگ کردینا چاہتے ہیں ،

بہر حال ان لوگوں نے اپنے کئے کا مزہ چکھ لیا ہے اور عنقریب اپنی گمراہی کا سامنا کرین گے ۔ (وقعة صفین ص

4

شرح نہج البلاغہ ابن الحدید ،

3

ص

1030

)-

838

- امام علی (ع)! اپنے نبی کے اہلبیت (ع) پر نگاہ رکھو، انہیں کے راستہ کو اختیار کرو اور انہیں کے آثار کا اتباع کرو، یہ

تمہیں نہ ہدایت سے باہر لے جاسکتے ہیں اور نہ ہلاکت میں واپس کرسکتے ہیں ، یہ ٹھہر جائیں تو ٹھہر جاؤ اور یہ اٹھ

جائیں تو اٹھ جاؤ، خبردار ان سے آگے نہ نکل جانا کہ گمراہ ہو جاؤ اور پیچھے بھی نہ رہ جانا کہ ہلاک ہو جاؤ ۔ (نہج

البلاغہ خطبہ

97

)-

839

- امام علی (ع)

)!-

ہمارے پاس پرچم حق ہے جو اس کے زیر سایہ آجائے گا محفوظ ہو جائے گا اور جو اس کی طرف سبقت کرے گا

کامیاب ہو جائے گا اور جو اس سے الگ ہو جائے گا ہلاک ہو جائے گا ۔ اس سے جدا ہوجانے والا گڑھے میں گرا اور

اس سے تمسک کرنے والا نجات پاگیا ۔ (خصال

روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادق (ع)۔

- امام علی (ع)

!)

جو ہم سے متمسک ہوگا وہ لاحق ہو جائے گا اور جو کسی دوسرے راستہ پر چلے گا غرق ہو جائے گا ، ہمارے دوستوں کے لئے رحمت الہی کی فوجیں ہیں اور ہمارے دشمنوں کے لئے غضب الہی کی افواج ہیں ، ہمارا راستہ درمیانی ہے اور ہمارے امور میں حکمت و دانائی ہے۔ (خصال

روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادق (ع)۔

- ابوعبیدہ معمر بن المثنیٰ و غیرہ کا بیان ہے کہ امیر المومنین (ع) نے لوگوں سے بیعت لینے کے بعد پہلا خطبہ ارشاد فرمایا ۔

یاد رکھو کہ میری عترت کے پاکیزہ کردار اور میری اصل کے بزرگ ترین افراد جوانی میں سب سے زیادہ حلیم اور بڑھاپے میں سب سے زیادہ عالم ہوتے ہیں ، ہم وہ اہلبیت (ع) ہیں جن کا علم علم خدا سے نکلا ہے اور ہمارا حکم بھی حکم الہی سے پیدا ہوتا ہے، ہم قول صادق کو اختیار کرتے ہیں لہذا گر تم نے ہمارے آثار کا اتباع کیا تو ہماری بصیرتوں سے ہدایت پا جاؤ گے اور اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ تمہیں ہمارے ہی ہاتھ سے ہلاک کر دے گا، ہمارے ساتھ پرچم حق ہے جو اس کے ساتھ رہے گا وہ ہم سے مل جائے گا اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا وہ غرق ہو جائے گا ، ہمارے ہی ذریعہ ہر مومن کا خوں بہا لیا جاتا ہے اور ہمارے ہی وسیلہ سے گردنوں سے ذلت کا طوق اتارا جاتا ہے۔ (خدا نے ہمیں سے آغاز کیا ہے نہ کہ تم سے اور ہمیں پر اختتام کرے گا نہ کہ تم پر ۔) ارشاد مفید (ر

ص

شرح الاخبار

ص

ینابیع المودة ،

ص

العقد الفريد ،

3

ص

119

احقاق الحق ،

9

ص

476

كنز العمال ،

14

ص

592

/

39679

كتاب سليم بن قيس ،

2

ص

716

)-

842

- جابر بن عبدالله امام صادق (ع) سے نقل کرتے ہیں کہ آل محمد ہی وہ ريسمان ہدایت ہیں جن سے تمسک کا حکم دیا گیا

ہے اور واعتصموا ... کی آیت نازل ہوئی ہے

- (تفسير

عياشى

1

ص

194

/

123

) -

843

- امام صادق (ع)

)!)

(واعتصموا کی تفسير میں فرماتے ہیں کہ حبل اللہ ہم ہیں“ (امالی طوسی ر

272

مجمع البيان /

2

ص

805

ينابيع المودة ،

1

ص

356

احقاق الحق ،

13

ص

84

)-

844

- امام صادق (ع)

)!

تمہارے لئے کیا مشکل ہے کہ جب لوگ تم سے بحث کریں تو صاف کہہ دو کہ ہم اس طرح گئے ہیں جدھر خدا ہے اور انہیں اختیار کیا ہے جنہیں خدا نے اختیار کیا ہے ، خدا نے حضرت محمد کو اختیار کیا ہے تو ہم نے انہیں کی آل کو (اختیار کیا ہے اور ہم اسی انتخاب الہی سے وابستہ ہیں۔) (امالی طوسی ر

227

/

397

بشارة المصطفى ص)

11

روایت کلیب بن معاویہ الصیداوی)-

845

-امام صادق (ع)

)!

جو ہمارے غیر سے وابستہ ہوکر ہماری معرفت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ (معانی الاخبار ص

399

/

57

روایت ابراہیم بن زیاد، صفات الشیعة

82

/

4

روایت مفضل بن عمر)-

846

- یونس بن

عبدالرحمان

میں نے امام ابوالحسن الاول سے عرض کی کہ توحید الہی کا راستہ کیا ہے ؟ فرمایا کہ دین میں بدعت مست ایجاد کرنا کہ اپنی رائے سے فیصلہ کرنے والا ہلاک ہو جاتا ہے اور اہلبیت (ع) پیغمبر سے انحراف کرنے والا گمراہ ہو جاتا ہے اور کتاب خدا اور قول رسول کو چھوڑ دینے والا کافر ہو جاتا ہے۔ (کافی

1

ص

56

/

10

)-

847

- سويد

!!السائی

حضرت ابوالحسن (ع) اول نے میرے پاس خط بھیجا کہ میں سب سے پہلے اپنے مرنے کی خبر دے رہا ہوں اور اس مرحلہ پر نہ پریشان ہوں اور نہ پشیمان اور نہ قضا و قدر الہی میں کسی طرح کا شک کرنے والا، لہذا تم دین کی مضبوط رسی آل محمد سے وابستہ رہو کہ عروۃ الوثقیٰ یہی اوصیاء کا سلسلہ ہے لہذا تم ان کے احکام کے آگے سراپا تسلیم رہو۔ (قرب الاسناد

333

/

1335

)-

- ولایت 3

848

-زید بن

!!ارقم

جب رسول اکرم ”حجة الوداع“ سے واپس ہوتے ہوئے مقام غدیر خم پر پہنچے تو آپ نے زمین کو صاف کرنے کا حکم دیا اور پھر اعلان فرمایا کہ اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں اور اس کے بعد علی (ع) کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ بھی ولی ہے ، خدا یا اسے دوست رکھنا جو اس سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کرنا جو اس سے دشمنی رکھے۔ (مستدرک حاکم

3

ص

118

/

2576

،

2589

،

4578

،

4579

،

4610

،
4652

،
5477

،
5594

سنن ترمذی ،
5

ص
633

/
3713

سنن ابن ماجه ،
1

ص
43

/
116

خصائص نسائی ،
42

،
47

/
150

،
163

مسند ابن حنبل ،
641

،
950

،
961

،
1310

،
23090

،
23168

،

23204

،

23633

،

25751

،

25752

فضائل الصحابه ابن حنبل ،

595

،

989

،

991

،

992

،

1007

،

1016

،

1017

،

1021

،

1022

،

1048

،

1168

،

1177

،

1206

المعجم الكبير ،

5

ص

166

/

4969

تاریخ دمشق حالات امام علی (ع) ص ص ،

5

/

90

البداية والنهاية ،

5

ص

210

ص ،

214

7

ص

335

الغدير ،

1

ص

14

-

152

)-

واضح رہے کہ صاحب الغدير علامہ امینی طاب ثراہ نے اس مقام پر حدیث غدیر کے روایت کرنے والے

110

صحابہ کرام

48

تابعین اور

0

ی

36

علماء و حفاظ کے اسماء گرامی کا ذکر کیا ہے جنہوں نے دوسری صدی سے چودھویں تک اس حدیث شریف کو اپنی

کتابوں میں جگہ دی ہے۔

849

- رسول اکرم ، جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میری طرح زندہ رہے اور میری ہی طرح دنیا سے جائے اور اس جنت میں

داخل ہو جائے جس کا وعدہ میرے پروردگار نے کیا ہے ، اس کا فرض ہے کہ علی (ع) اور ان کے وارث ائمہ ہدیٰ اور

مصائب

الدجی سے حبت کرے کہ یہ لوگ ہدایت سے نکال کر گمراہی کی طرف ہرگز نہیں لے جاسکتے ہیں

- (امالی

شجرہ

1

ص

جو شخص میری جیسی حیات و موت کا خواہش مند ہے اور اس گلشن عدن میں داخلہ چاہتا ہے جسے میرے پروردگار نے اپنے دست قدرت سے سجایا ہے اس کا فرض ہے کہ علی (ع) کو ولی تسلیم کرے اور ان کے دوستوں سے دوستی رکھے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھے اور اس کے بعد اوصیاء کے لئے سراپا تسلیم رہے کہ یہ سب میری عترت اور میرا گوشت اور خون ہیں، انہیں پروردگار نے میرا علم و فہم عنایت فرمایا ہے اور میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس امت کی فریاد کروں گا جو ان کے فضل کی منکر اور ان سے میری رشتہ کی قطع کردینے والی ہے، خدا کی قسم یہ لوگ میرے فرزند کو قتل کریں گے اور انہیں میری شفاعت پرگز نہیں مل سکتی ہے۔ (کافی

- رسول اکرم نے حضرت علی (ع) سے خطاب کر کے فرمایا کہ جو شخص پروردگار سے محفوظ و مامون، پاک و پاکیزہ اور ہول قیامت سے مطمئن ملاقات کرنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ تم سے محبت کرے اور تمہارے فرزند حسن (ع) و حسین (ع) ، علی (ع) بن الحسین (ع) ، محمد بن علی (ع) ، جعفر (ع) بن محمد (ع) ، موسیٰ (ع) بن جعفر (ع) ، علی (ع) بن موسیٰ (ع) ، محمد (ع) بن علی (ع) ، علی (ع) ، حسن (ع) اور مہدی (ع) سے محبت کرے جو ان سب کا آخری ہوگا (الغیبتہ طوسی (ر) ص

- ابن عباس نے رسول اکرم سے ائمہ کے بارے میں یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ان کی ولایت میری ولایت ہے اور میری ولایت اللہ کی ولایت ہے، ان کی جنگ میری جنگ ہے اور میری جنگ خدا کی جنگ ہے، ان کی صلح میری صلح ہے اور میری صلح اللہ کی صلح ہے

- (کفاية

الاثر ص

-)

- رسول اکرم - میری اور میرے اہلبیت (ع) کی ولایت جہنم سے امان کا وسیلہ ہے

- (امالی

صدق (ع) ص

بشارة المصطفى ص ،

روایت ابن عباس (ع)

-))

- رسول اکرم (ع) - ان اقوام کو کیا ہو گیا ہے کہ ان کے سامنے آل ابراہیم کا ذکر آتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں اور آل محمد کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل بھڑک جاتے ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر کوئی بندہ روز قیامت ستر انبیاء کے اعمال کے برابر اعمال لے کر آئے تو بھی خدا اس کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا جب تک میری اور میرے اہلبیت (ع) کی ولایت لے کر نہ آئے۔ (امالی الطوسی (ر) ص

بشارة المصطفى ص ،

كشف الغمہ ،

/

10

(امالی مفیدہ (ر ،

115

/

8

)-

855

- امام علی (ع)! اہلبیت (ع) اساس دین اور عماد یقین ہیں ، انہیں کی طرف غالی پلٹ کر آتا ہے اور انہیں سے پیچھے رہنے والا ملحق ہوتا ہے ، ان کے لئے حق ولایت کے خصوصیات ہیں اور انہیں میں پیغمبر اکرم کی وراثت و وصیت ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ نمبر

2

)-

856

- امام علی (ع)

)!

لوگوں پر ہمارا حق ولایت بھی ہے اور حق اطاعت بھی اور ان کے لئے خدا کی طرف سے بہترین جزا بھی ہے۔ (غرر الحکم

7628

)-

857

- امام باقر (ع)

)!

اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے ، قیام نماز ، ادائے زکوٰۃ ، صوم رمضان ، حج بیت اللہ اور ولایت اہلبیت (ع)۔ (امالی طوسی (ر) ص

124

/

192

، خصال ،

278

/

21

امالی مفید ،

353

/

4

بشارة المصطفیٰ ص

69

روایت ابو حمزہ الثمالی ، کافی

- امام باقر (ع) پروردگار نے اہلبیت پیغمبر کو پاک و پاکیزہ قرار دیا ہے، ان کی محبت کا سوال کیا ہے اور ان میں پیغمبر کی ولایت کو جاری رکھا ہے، انہیں امت میں پیغمبر کا محبوب اور وصی قرار دیا ہے! لوگوں!

میرے بیان سے عبرت حاصل کرو، جہاں پروردگار نے اپنی ولایت، اطاعت، مودت اور اپنے احکام کے علم و استنباط کو رکھا ہے، اسے قبول کرلو اور اسی سے وابستہ رہو تاکہ نجات حاصل کرلو اور یہ روز قیامت تمہارے لئے حجت کا کام دیں، اور یاد رکھو کہ خدا تک کوئی ولایت ان کے بغیر نہیں پہنچ سکتی ہے اور جو ان سے وابستہ رہے گا پروردگار کا فرض ہے کہ اس کا احترام کرے اور اس پر عذاب نہ کرے اور جو اس کے بغیر وارد ہوگا خدا پر لازم ہوگا کہ اسے ذلیل کرے اور مبتلائے عذاب کر دے (کافی

مجھ سے امام باقر (ع) نے فرمایا کہ حق کی عبادت وہی کرسکتا ہے جو اس کی معرفت رکھتا ہو ورنہ معرفت کے بغیر عبادت گمراہوں کی جیسی عبادت ہوگی میں نے عرض کی حضور معرفت خدا کا مقصد کیا ہے! فرمایا خدا اور اس کے رسول کی تصدیق اور علی (ع) کی محبت اور اقتدا اور ائمہ ہدی کی اطاعت اور ان کے دشمنوں سے برائت، یہ تمام باتیں جمع ہوجائیں تو معرفت خدا کا حق ادا ہوتا ہے۔ (کاف

/

155

)-

860

- امام باقر (ع)

)!

جو شخص آل محمد کی ولایت میں داخل ہوگیا گویا جنت میں داخل ہوگیا اور جو ان کے دشمن کی ولایت میں داخل ہوگیا گویا جہنم میں داخل ہوگیا (تفسیر عیاشی

2

ص

160

/

66

)-

861

(- محمد بن علی الحلبي نے امام صادق (ع)

”سے

رب اغفر لی ولوالدی ومن دخل بیتی آمنا

کی“

تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اس گھر سے مراد ولایت ہے کہ جو اس میں داخل ہوگیا گویا انبیاء کے گھر میں داخل ہوگیا ، اور آیت تطہیر سے مراد بھی ائمہ طاہرین اور ان کی ولایت ہے کہ اس میں داخل ہونے والا گویا پیغمبر کے گھر میں داخل ہوگیا

- (کافی

1

ص

423

/

54

-)

862

-امام صادق (ع)! پروردگار نے ہماری ولایت کو قرآن کا مرکز اور تمام کتب سماویہ کا محور قرار دیاہے جس پر تمام محکومات گردش کرتے ہیں اور تمام کتب نے اسی کا ارشہ دیاہے اور اسی سے ایمان واضح ہوتاہے، رسول اکرم نے قرآن اور آل محمد دونوں کی اقتدا کا حکم دیا تھا جب آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ میں تم میں ثقلین کو چھوڑے جاتاہوں جن میں ثقل اکبر کتاب خدا ہے اور ثقل اصغر میری عترت اور میرے اہلبیت (ع) ہیں ، دیکھو ان دونوں کے ذیل میں میری حفاظت کرنا کہ جب تک ان سے متمسک رہوگے گمراہ نہیں ہوسکتے ہو۔ (تفسیر عیاشی روایت مسعدہ بن صدقه)۔

863

- امام کاظم (ع)! جو ہماری ولایت کی طرف قدم آگے بڑھائے گا وہ جہنم سے دور ہوجائے گا اور جو اس سے دور

ہوجائے گا وہ جہنم کی طرف بڑھ جائیگا۔ (کافی

1

ص

434

/

91

روایت محمد بن الفضیل ، مجمع البیان

10

/

591

)-

864

- عبدالسلام بن صالح

!بروی

میں امام رضا (ع) کے ہمراہ تھا جب آپ نیشاپور میں سواری پر سوار وارد ہوئے اور تمام علماء نیشاپور آپ کی زیارت کیلئے جمع ہو گئے اور لجام پکڑ کر سواری کو روک لیا اور گزارش کی کہ فرزند رسول ! آپ کو آپ کے آباء طاہرین کا واسطہ ، ان کی کوئی حدیث بیان فرمائیں۔

آپ نے محمل سے سر نکالا اور فرمایا مجھ سے میرے پدر بزرگوار موسیٰ (ع) بن جعفر (ع) نے ، اپنے والد جعفر (ع) بن محمد (ع) ان کے والد محمد (ع) بن علی (ع) ان کے والد علی (ع) بن الحسین (ع) ان کے والد حسین (ع) سردار جوانان اہل جنت ، ان کے والد امیر المومنین (ع) کے حوالہ سے رسول اکرم کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ مجھے خدائے قدوس جل جلالہ کی طرف سے جبریل نے خبر دی ہے کہ ”میں خدائے وحدہ لا شریک ہوں، میرے بندو! میری عبادت کرو اور جو شخص بھی مجھ سے لا الہ الا اللہ کے اخلاص کے ساتھ ملاقات کرے گا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو جائیگا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو جائے گا۔

لوگوں نے عرض کی یا بن رسول اللہ ! یہ لا الہ الا اللہ کا اخلاص کیا ہے؟ فرمایا خدا و رسول کی اطاعت اور اہلبیت (ع) کی ولایت ، امالی الطوسی (ر) ص

589

/

1220

تنبیہ الخواطر ،

2

ص

75

روایت ابوالصلت عبدالسلام)۔

865

- امام رضا (ع)

!)

دین کا کمال ہم اہلبیت (ع) کی ولایت اور ہمارے دشمنوں سے برائت ہے۔ (مستطرفات السرائر

149

/

3

)-

- امام ہادی (ع)

!)

زیارت جامعہ (اے اہلبیت (ع) زمین تمہارے نور سے روشن ہوئی ہے اور کامیاب لوگ تمہاری ولایت کے طفیل کا)
میاب ہوئے ہیں ، تمہارے ہی ذریعہ رضاء الہی کا راستہ طے ہوتا ہے اور تمہاری ولایت کے منکر ہی کے لئے رحمان کا
غضب ہے۔ (تہذیب

6

ص

100

/

177

)-

- تقدیم 4

867

- رسول

!اکرم

ایہا الناس میں تم سے آگے آگے جارہا ہوں اور تم میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے والے ہو، یاد رکھو کہ میں تم سے
وہاں ثقلین کے بارے میں سوال کروں گا لہذا اس کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو، مجھے
خدائے لطیف و خبیر نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کریں
اور میں نے ہی اس بات کی دعا کی تھی جو خدا نے مجھے عنایت کردی یاد رکھو کہ میں نے تمہارے درمیان کتاب خدا
اور اپنے عترت و اہلبیت (ع) کو چھوڑا ہے لہذا ان سے آگے نہ بڑھ جانا کہ تفرقہ پیدا ہو جائے اور نہ پیچھے رہ جانا کہ
ہلاک ہو جاؤ۔ انہیں پڑھانے کی کوشش نہ کرنا کہ یہ تم سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں (ارشاد

1

ص

180

تفسیر عیاشی ،

1

ص

4

/

3

)-

868

- رسول

!اکرم

ایہا الناس ، میں نے تم پر واضح کر دیا ہے کہ میرے بعد تمہاری پناہ گاہ ، تمہارا امام ، راہنما ، ہادی میرا بھائی علی (ع) بن
ابی طالب (ع) ہے، وہ تمہارے درمیان ایسا ہی ہے جیسا کہ میں ہوں، اپنے
دین میں اس پر اعتماد کرو اور تمام معاملات میں اس کی اطاعت کرو، اس کے پاس وہ تمام علوم ہیں جو خدا نے مجھے

دیئے ہیں اور میری حکمت بھی ہے۔ اس سے دریافت کرو، سیکھو اور اس کے بعد اوصیاء سے تعلیم حاصل کرنا اور خبردار انہیں تعلیم مت دینا اور ان سے آگے نہ نکل جانا اور پیچھے بھی نہ رہ جانا کہ یہ سب حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے، نہ یہ حق سے جدا ہوں گے اور نہ حق ان سے جدا ہونے والا ہے۔ (کمال الدین

277

/

25

کتاب سلیم بن قیس

2

ص

646

)-

869

- رسول

اکرم

پروردگار نے ہر نبی کی ذریت کو اس کے صلب میں رکھا ہے اور میری ذریت کو علی (ع) کے صلب میں قرار دیا ہے لہذا انہیں آگے رکھنا اور ان سے آگے نہ بڑھ جانا کہ یہ بچپنے میں سب سے زیادہ ہوشمند اور بڑے ہونے کے بعد سب سے زیادہ صاحب علم ہیں، ان کا اتباع کرو کہ یہ نہ تمہیں گمراہی میں داخل کریں گے اور نہ ہدایت سے باہر لے جائیں گے۔ (فضائل ابن شاذان ص

130

عن الصادق (ع) -

870

- عثمان

حنیف!

میں نے رسول اکرم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے اہلبیت (ع) زمین والوں کے لئے ستاروں کی طرح ہیں لہذا ان سے آگے نہ نکل جانا اور انہیں ہمیشہ آگے رکھنا کہ یہ میرے بعد حاکم ہیں۔

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور یہ اہلبیت (ع) کون حضرات ہیں؟ فرمایا علی (ع) اور ان کی پاکیزہ اولاد۔ (احتجاج

1

ص

198

/

11

الیقین ص،

341

)-

871

- امام علی (ع) - رسول اکرم کے فضائل بیان کرتے ہیں

پروردگار“

نے انہیں بھیجا کہ اس کے امر کی وضاحت کریں، اس کے ذکر کا اظہار کرتے رہیں تو انہوں نے نہایت امانتداری سے پیغام کو پہنچا دیا اور کمال ہدایت کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو گئے اور ہمارے درمیان ایک پرچم حق چھوڑ گئے کہ جو

اس سے آگے نکل جائے وہ دین سے نکل گیا اور جو پیچھے رہ جائے وہ ہلاک ہو گیا اور جو وابستہ ہو جائے وہی ان سے ملحق ہو گیا

- (نہج

البلاغہ خطبہ

100

-)

872

- امام علی (ع

)!)

جب ابوبکر نے خطبہ پڑھا تو ابی بن کعب نے کھڑے ہو کر یہ سوال کر لیا کہ کیا تمہیں نہیں معلوم ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں اپنے اہلبیت (ع) کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں ، لہذا انہیں آگے رکھنا اور ان سے آگے نہ نکل جانا اور انہیں حاکم بنا کے رکھنا خود ان کے حاکم نہ بن جانا۔

یہ منظر دیکھ کر انصار کی ایک جماعت کھڑی ہو گئی اور کہنے لگے بیٹھ جائیے ، آپ نے جو سنا اسے پہنچا دیا اور اپنے عہد کو پورا کر دیا۔

یہ واقعہ ماہ رمضان کی پہلی تاریخ روز جمعہ کا ہے (احتجاج)

1

ص

297

/

52

روایت محمد و یحییٰ فرزندان عبداللہ بن الحسن ، الیقین ص

448

باب

170

روایت یحییٰ بن عبداللہ بن الحسن)۔

873

- اما م صادق (ع)! جس نے آل محمد سے محبت کی اور انہیں تمام لوگوں پر قرابت رسول اکرم کی بنیاد پر مقدم رکھا اس کا شمار بھی آل محمد کے ساتھ ہو جائے گا کہ اس نے آل محمد سے محبت کی ہے۔ نہ یہ کہ واقعاً آل محمد ہوگا، بلکہ ان میں شمار ہو جائے گا کہ ان سے محبت کی ہے اور ان کا اتباع کیا ہے، جس طرح قرآن مجید نے اعلان کیا ہے کہ ” جو ان سے محبت کرے گا وہ انہیں میں شمار ہوگا “ (مائتہ

51

-)

دوسرے مقام پر حضرات ابراہیم (ع) کا ارشاد نقل کیا ہے ” جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے گا ، خدایا تو غفور و رحیم ہے۔ سورہ ابراہیم

36

تفسیر عیاشی)

2

ص

231

/

34

روایت ابو عمرو الزبیری)۔

5۔ اقتداء

874

- رسول اکرم! جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ میری طرح کی حیات و موت نصیب ہو اور جنت عدن میں ساکن ہو جائے جسے میرے پروردگار نے تیار کیا ہے تو اسے چاہیئے کہ میرے بعد علی (ع) اور ان کے چاہنے والوں سے محبت کرے اور میرے بعد ائمہ کی اقتدا کرے کہ یہ سب میری عترت ہیں اور میری ہی طینت سے پیدا ہوئے ہیں انہیں مالک کی طرف سے علم و فہم عطا ہوا ہے اور ویل ہے میری امت کے ان افراد کے لئے جو ان کے فضل کا انکار کریں اور ان کے ساتھ میرے رشتہ قرابت کا خیال نہ رکھیں، اللہ ان لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہ کرے۔ (حلیۃ الاولیاء

1

ص

86

(تاریخ دمشق حالات امام علی (ع) ،

2

ص

95

/

596

فرائد السمطین ،

1

ص

53

/

18

کنز العمال ،

12

ص

103

/

34198

امالی طوسی (ر) ص ،

578

/

1195

روایت ابی ذر ، مناقب ابن شہر آشوب ،

1

ص

جسے یہ بات پسند ہے کہ انبیاء کی طرح زندہ رہے اور شہداء کی طرح مرجائے اور اس گلزار عدن میں قیام کرے جسے خدائے رحمان نے سجایا ہے تو اسے چاہئے کہ علی (ع) اور ان کے دوستوں سے محبت کرے اور ان کے بعد ائمہ کی اقتدا کرے کہ یہ سب میری عترت ہیں اور میری ہی طینت سے پیدا ہوئے ہیں ۔ (خدایا انہیں میرے علم و فہم سے بہرہ ور فرما ۔

اور ویل ہے میری امت کے ان افراد کے لئے جو ان کی مخالفت کریں ۔ خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے ۔ (کافی

- رسول اکرم میرے اہلبیت (ع) وہ ہیں جو حق و باطل میں امتیاز قائم کرتے ہیں اور یہی وہ ائمہ ہیں جن کی اقتداء کی جاتی ہے

730

/

247

روایت ابی بن کعب

) -

877

- رسول اکرم ، سکون ، آرام ، رحمت ، نصرت ، سہولت ، سرمایہ ، رضا ، مسرت ، نجات ، کامیابی ، قرب الہی ، محبت خدا و رسول ان افراد کے لئے ہے جو علی (ع) سے محبت کریں اور ان کے بعد اوصیاء کی اقتدا کریں، (تفسیر عیاشی

1

ص

169

/

32

المحاسن ،

1

ص

235

،

432

روایت ابوکلده عن الباقر (ع)۔ -

878

- رسول اکرم ، خوشا بحال ان کا جو ہمارے قائم کو درک کرلیں اور ان کے قیام سے پہلے ہی ان کی اقتداء کرلیں، ان کے اور ان سے پہلے کے ائمہ ہدی کے نقش قدم پر چلیں اور خدا کی بارگاہ میں ان کے دشمنوں سے برائت کریں، یہی افراد میں رفقا ہیں اور میری امت میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محترم ہیں، کمال الدین ص

286

/

3

روایت سدیر عن الصادق (ع) الغیبتہ طوسی (ر) ص

456

/

466

روایت رفاعہ بن موسیٰ و معاویہ بن وہب عن الصادق (ع) ، الخرائج ص

1148

/

57

)-

879

-جابر بن عبداللہ

!انصاری

ایک دن رسول اکرم نے نماز صبح پڑھائی اور پھر ہماری طرف رخ کرکے یہ ارشاد فرمانا شروع کیا ، ایہا الناس اگر آفتاب غائب ہو جائے تو چاند سے وابستہ ہو جانا اور اگر وہ بھی غائب ہو جائے تو دونوں ستاروں سے وابستہ رہنا۔ جس کے بعد ہم نے ، ابویوب انصاری اور انس نے عرض کی کہ حضور یہ آفتاب کون ہے ؟ فرمایا : میں اس کے بعد حضور نے مثال بیان کرنا شروع کی کہ پروردگار نے ہمارے گہرانے کو خلق کرکے ستاروں کی مانند قرار دیدیا ہے کہ جب ایک ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا طالع ہو جاتا ہے ، میں آفتاب کے مانند ہوں لہذا جب میں نہ رہ جاؤں تو ماہتاب سے تمسک کرنا۔

ہم نے عرض کی کہ حضور یہ ماہتاب کون ہے ؟ فرمایا میرا بھائی ، وصی ، وزیر ، میرے قرض کا ادا کرنے والا، میری ! (اولد کا باپ ، میرے اہل میں میرا جانشین علی (ع) بن ابی طالب (ع) !

ہم نے عرض کی کہ پھر یہ دوستارے کون ہیں ؟ فرمایا حسن (ع) و حسین (ع) اس کے بعد ذرا توقف کرکے فرمایا کہ اور فاطمہ (ع) بمنزلہ زہرہ ہے اور دیکھو میرے عترت و اہلبیت (ع) قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے، یہ دونوں (اس وقت تک جدا نہ ہوں گے جب تک حوض کوثر پر وارد نہ ہو جائیں ۔) امالی طوسی (ر)

516

/

1131

)-

880

- امام رضا (ع)

)!:

جسے یہ بات پسند ہو کہ خدا کے جلوہ کو بے حجاب دیکھتے اور خدا بھی اس کی طرف بے حجاب نگاہ رحمت کرے اس چاہئے کہ آل محمد سے محبت کرے اور ان کے دشمنوں سے برات کرے ، ان میں کہ ائمہ کی اقتدا کرے کہ ایسے افراد کی طرف خدا روز قیامت براہ راست نگاہ رحمت کرے گا اور ایسے لوگ اس کے جلوہ کو بلا حجاب دیکھیں گے۔ (محاسن

1

ص

133

/

165

روایت بکر بن صالح)۔

6۔ اکرام و احترام

یہ نور خدا ان گھروں میں ہے جن کے احترام کا حکم دیا گیا ہے اور ان میں صبح و شام ذکر خدا ہوتا رہتا ہے۔ (۔)

نور۔ آیت نمبر

36

)-

881

-انس بن مالک و

!بریدہ

رسول اکرم نے آیت مذکورہ کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ! یہ کونسے گھر ہیں ؟ فرمایا یہ انبیاء کے گھر ہیں تو ابوبکر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ حضور کیا یہ علی (ع) و فاطمہ (ع) کا گھر بھی انہیں میں شامل ہے ؟ فرمایا بیشک ، ان گھروں میں سب سے افضل و برتر ہے۔ (درمنثور

6

ص

203

نقل از ابن مردويه ، شواہد التنزیل

1

ص

534

/

568

مجمع البیان ،

7

ص

227

العمدہ ص ،

291

/

478

)-

882

-رسول اکرم - چار قسم کے افراد ہیں جن کی شفاعت میں روز قیامت کروں گا، میری ذریت کے احترام کرنے والے، ان کے ضروریات کو پورا کرنے والے، وقت ضرورت ان کے معاملات میں دوڑ دھوپ کرنے والے اور ان سے قلب و زبان سے محبت کرنے والے۔ (کنز العمال

12

ص

100

/

34180

نقل از

دیلمی ، امالی طوسی (ر) ص

366

/

779

(روایت علی بن علی بن رزین برادر دعبل خزاعی عن الرضا (ع) ، عیون اخبار الرضا (ع) ،

1

ص

254

/

2

روایت دعبل

2

ص

25

/

4

روایت داؤد بن سلیمان و احمد بن عبداللہ الہروی، بشارۃ المصطفیٰ ص

36

فرائد السمطین ،

2

ص

277

/

541

روایت احمد بن عامر الطائی)۔

883

- رسول اکرم ، ایہا النّ

!اس

میری زندگی میں اور میرے بعد میرے اہلبیت (ع) کا احترام کرنا، ان کی بزرگی اور فضیلت کا اقرار رکھنا، (کتاب سلیم

2

ص

687

احقاق الحق ،

5

ص

42

نقل از درر بحر المناقب روایت ابوذر و مقداد و سلمان عن علی (ع) ۔

884

- امام حسن (ع)

!)

رسول اکرم نے انصار کے پاس ایک شخص کو بھیج کر سب کو طلب کیا اور جب آگئے تو فرمایا اے گروہ انصار ! کیا میں تمہیں ایسی شے کا پتہ بتاؤں جس سے متمسک رہو تو اس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہو ؟ لوگوں نے عرض کی بیشک، فرمایا یہ علی (ع) ہیں، ان سے محبت کرو اور میری کرامت کی بناء پر ان کا احترام کرو کہ جبریل نے مجھے یہ حکم پہنچا یا ہے کہ میں پروردگار کی طرف سے اس حقیقت کا اعلان کردوں ۔ (المعجم الکبیر

3

ص

88

/

2749

حلیۃ الاولیاء ،

- ابن عباس - رسول اکرم منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کے اجتماع میں خطبہ ارشاد فرمایا کہ ایہا الناس ، تم سب روز قیامت جمع کئے جاؤ گے اور تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کیا جائے گا لہذا اس کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو، دیکھو یہ میرے اہلبیت (ع) ہیں جس نے ان کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے ان پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے انہیں ذلیل کیا اس نے مجھے ذلیل کیا اور جس نے ان کی عزت کی اس نے میری عزت کی اور جس نے ان کا احترام کیا اس نے میرا احترام کیا اور جس نے ان کی مدد کی اس نے میری مدد کی (اور جس نے انہیں چھوڑ دیا اس نے مجھے چھوڑ دیا۔) (امالی صدوق (ر)

روز قیامت خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے والی امتوں میں میری امت سے بہتر کوئی امت نہ ہوگی اور میرے اہلبیت (ع) سے بہتر کسی کے اہل بیت نہ ہوں گے لہذا حذار! ان کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہنا (جامع الاحادیث ص

پروردگار کی طرف سے تین محترم اشیاء ہیں ، جو ان کو محفوظ رکھے گا خدا اس کے امور دین و دنیا کی حفاظت کرے گا اور جو انہیں محفوظ نہ رکھے گا خدا اس کا تحفظ نہ کرے گا، حرمت اسلام ، میری حرمت اور میری عترت کی حرمت)- (خصال ص

/

173

روایت ابوسعید خدری روضة الواعظین ص ،

297

المعجم الكبير ،

3

ص

126

/

2881

المعجم الاوسط ،

1

ص

72

/

203

مقتل الحسين خوارزمی ،

2

ص

97

احقاق الحق ،

9

ص

511

18

ص

442

-

888

- امام باقر (ع)

!)

رسول اکرم نے منی میں اصحاب کو جمع کرکے فرمایا، ایہا الناس میں تمہارے درمیان تمام محترم اشیاء کو چھوڑے

جارہا ہوں، کتاب خدا ، میری عترت اور کعبہ جو بیت الحرام ہے۔ (بصائر الدرجات ص

413

/

3

روایت جابر ، مختصر بصائر الدرجات ص

90

روایت جابر بن یزید الجعفی)۔

889

- امام صادق (ع)

);

پروردگار کے لئے اس کے شہروں میں پانچ محترم اشیاء ہیں، حرمت رسول اکرم ، حرمت آل رسول اکرم ، حرمت کتاب خدا ، حرمت کعبہ اور حرمت مومن - (کافی

8

ص

107

/

82

روایت علی بن شجرہ)-

890

- امام صادق (ع) پروردگار کے لئے تین حرمتیں بے مثل و بے نظیر ہیں ، کتاب خدا جو سراپا حکمت و نور ہے ، خانہ خدا جو قبلہ خاص و عام ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی طرف رخ کرنا قبول نہیں ہے اور عترت پیغمبر اسلام (امالی)

صدوق (ر) ص

339

/

13

معانی الاخبار ،

117

/

1

روایت عبداللہ بن سنان - خصال ص

146

/

174

روایت ابن

عباس) -

7 - خمس

یاد رکھو کہ تم نے جو بھی فائدہ حاصل کیا ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ ، رسول ، قرابتداران رسول ، ایتام ، مساکین اور ” مسافران غربت زدہ کے لئے ہے“ - (انفال ص

41

)-

891

- ابن

الدیلمی

امام زین العابدین (ع) نے ایک مرد شامی سے فرمایا کہ کیا تو نے سورہ انفال کی یہ آیت پڑھی ہے؟ اس نے کہا یقیناً پڑھی

ہے مگر کیا یہ قرابتدار آپ ہی ہیں ؟ فرمایا بیشک ۔ (تفسیر طبری

6

/

10

/

5

)-

892

- منہال بن

!عمرو

میں نے عبداللہ بن محمد بن علی اور علی (ع) بن الحسین (ع) سے خمس کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ ہمارا حق ہے تو میں نے علی (ع) سے کہا کہ پروردگار تو ایتم و مساکین اور مسافروں کی بات کرتا ہے ... فرمایا ا س سے مراد ہمارے ہی ایتم و مساکین ہیں ۔ (تفسیر طبری

5

-

10

/

8

)-

893

- امام باقر (ع) ، آیت خمس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ذوی القربیٰ سے مراد قرابتداران رسول ہیں اور خمس اللہ ، رسول اور ہم اہلبیت (ع) کے لئے ہے ، (کافی

1

ص

529

/

2

روایت محمد بن

مسلم) -

894

- امام کاظم (ع)

)!-

پروردگار نے یہ خمس صرف اولاد رسول کے ایتم و مساکین کے لئے رکھا ہے نہ کہ عام ایتم و مساکین کے لئے اور یہ صدقات کے بدلے میں ہے تا کہ انہیں قرابت رسول اور کرامت الہی کی بنیاد پر لوگوں کے ہاتھوں کے میل سے پاک رکھے اور انہیں یہ حق اس لئے عنایت فرمایا ہے کہ اس طرح انہیں دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور ذلت و رسوائی کے مقامات سے لوگ رکھے ۔ (کافی

1

ص

540

/

4

روایت حماد بن عیسیٰ)۔

۔ حسن سلوک 8

895

۔ رسول

!اکرم

جو ہمارے اہلبیت (ع) میں سے کسی کے ساتھ بھی کوئی اچھا برتاؤ کرے گا میں روز قیامت اس کا بدلہ ضرور دوں گا۔
(کافی)

4

ص

60

/

8

تہذیب)

4

ص

110

/

312

روایت عیسیٰ بن عبداللہ عن الصادق (ع) ، الفقیہ

2

ص

65

/

1725

نخائر العقبیٰ ص ،

19

نخائر العقبیٰ ص ،

19

کنز العمال ،

12

ص

95

/

34152

الجامع الصغیر ،

2

ص

619

/

8821

از ابن عساکر۔

896

- رسول

!اکرم

جو شخص بھی مجھ سے ارتباط چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کا کوئی حق میرے ذمہ رہے اور میں روز قیامت اس کی شفاعت کرسکوں اس کا فرض ہے کہ میرے اہلبیت (ع) سے رابطہ رکھے اور انہیں خوش کرتا رہے۔ (امالی طوسی (ر) ص

424

/

947

امالی صدوق (ر) ص ،

310

/

5

روایت ابان بن تغلب ، كشف الغمہ

2

ص

25

روضۃ الواعظین ص ،

300

ینابیع المودة ،

2

ص

379

/

75

احقاق الحق ،

9

ص

424

/

31

-

18

ص

475

/

52

)-

897

- رسول

!اکرم

ائمہ اولاد علی (ع) کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی ان میں سے کسی ایک پر ظلم کرے گا وہ میرا ظالم ہوگا اور جو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا اس نے گویا میرے ساتھ بہترین سلوک کیا ۔ (کمال الدین ص

413

/

13

روایت محمد بن الفضیل)۔

898

- امام صادق (ع)

!)

اپنے اموال میں آل محمد کے ساتھ حسن سلوک کو نظر انداز مت کرو ، اگر غنی ہو تو بقدر دولت اور اگر فقیر ہو تو بامکان

بھی یہ چاہتا ہے کہ پروردگار اس کی اہم ترین حاجت کو پورا کر دے اس کا فرض ہے کہ آل محمد اور ان کے شیعوں کے

ساتھ بہترین برتاؤ کرے چاہے اسے خود اپنے مال کی کسی قدر ضرورت کیوں نہ ہو۔ (بشارة المصطفیٰ ص

6

روایت عمران بن معقل)۔

899

- امام صادق (ع)! جو ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہ کرسکے اسے چاہئے کہ ہمارے نیک کردار دوستوں کے ساتھ اچھا

سلوک کرے، پروردگار اسے ہمارے ساتھ سلوک کا ثواب عنایت فرما دے گا اور اسی طرح جو ہماری زیارت نہ کرسکے

124

/

1

روایت احمد بن محمد بن عیسیٰ ، الفقیہ

2

ص

73

/

1765

کامل الزیارات ص ،

219

روایت عمرو بن عثمان عن الرضا (ع) -

900

- عمر بن

!مریم

میں نے امام صادق (ع) سے آیت ”الذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل“ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ صلہ رحم کے بارے میں ہے اور اس کی آخری تاویل تمہارا برتاؤ ہمارے ساتھ ہے۔ (تفسیر عیاشی

2

ص

208

/

30

)-

۔ صلوات 9

901

۔ ابوسعید

!خدری

ہم نے رسول اکرم سے گزارش کی کہ تسلیم تو معلوم ہے یہ صلوات کا طریقہ کیا ہے؟ تو فرمایا کہ اس طرح کہو ”خدا یا اپنے بندہ اور رسول محمد پر اس طرح رحمت نازل کرنا جس طرح آل ابراہیم پر نازل کی ہے اور انہیں اس طرح برکت دینا جس طرح ابراہیم (ع) کو دی ہے۔ (صحیح بخاری

4

ص

1802

/

4520

صحیح مسلم ،

1

ص

305

/

405

سنن دارمی ،

1

ص

330

/

1317

سنن ابی داؤد

1

ص

257

/

978

سنن نسائی ،

3

ص

49

)-

902

- عبدالرحمان بن ابی لیلی

!

مجھ سے کعب بن عجرہ نے ملاقات کے دوران بتایا کہ میں تمہیں ایک بہترین تحفہ دینا چاہتا ہوں جو رسول اکرم نے ہمیں دیا ہے میں نے کہا وہ کیا ؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم نے حضور سے سوال کیا کہ آپ اہلبیت (ع) پر صلوات کا طریقہ کیا ہے، سلام کرنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہے؟ فرمایا کہ اس طرح کہو ”خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح ابراہیم (ع) اور آل ابراہیم (ع) پر نازل کی ہے کہ تو قابل حمد بھی ہے اور بزرگ بھی ہے، اور محمد و آل محمد کو برکت عنایت فرما جس طرح کہ ابراہیم (ع) اور آل ابراہیم (ع) کو دی ہے کہ تو حمید بھی ہے اور مجید بھی ہے۔ (صحیح بخاری

3

ص

1233

/

3190

صحیح مسلم ،

1

ص

305

/

406

سنن ابی داؤد ،

1

ص

257

/

976

سنن دارمی ،

1

ص

329

/

1316

سنن نسائی ،

3

ص

45

)-

903

-امام صادق (ع

)!

میرے والد بزرگوار نے ایک شخص کو خانہ کعبہ سے لپٹ کر یہ کہتے ہوئے سنا کہ خدایا محمد پر رحمت نازل فرما ...
تو فرمایا کہ ناقص صلوات مت پڑھ اور ہم پر ظلم نہ کر، پڑھنا ہے تو اس طرح پڑھ ” خدایا محمد او ران کے اہلبیت (ع) پر
رحمت نازل فرما - (کافی

2

ص

495

/

21

، عدة الداعي ص ،

149

روایت ابن اقداح)-

904

- رسول

!اکرم

جو شخص بھی ایسی نماز پڑھے گا جس میں مجھ پر اور میرے اہلبیت (ع) پر صلوات نہ ہوگی تو اس کی نماز قابل قبول
نہیں ہے - (سنن دارقطنی

1

ص

355

/

6

عوالی اللثالی

2

ص

40

/

101

، احقاق الحق ،

18

ص

310

، مستدرک الوسائل ،

اے اہلبیت (ع) رسول آپ کی محبت پروردگار کی طرف سے فرض ہے اور اس کا حکم قرآن میں نازل ہوا ہے۔ آپ کی عظمت کے لئے یہی کافی ہے کہ جو شخص بھی آپ پر صلوات نہ پڑھے اس کی نماز، نماز نہیں ہے۔ (الصواعق المحرقة ص

واضح رہے کہ نور الابصار میں ”عظیم القدر“ کے بجائے ”عظیم الفخر“ نقل کیا گیا ہے۔

۔ ذکر فضائل 10

۔ رسول اکرم جب بھی کوئی قوم ایک مقام پر جمع ہو کر ہو کر محمد و آل محمد کے فضائل کا تذکرہ کرتی ہے تو آسمان سے ملائکہ نازل ہو کر اس گفتگو میں شامل ہوجاتے ہیں اور جب یہ لوگ منتشر ہوجاتے ہیں تب واپس جاتے ہیں اور دوسرے ملائکہ انہیں دیکھ کر کہتے ہیں کہ آج تو تمہارے بدن سے ایسی خوشبو آرہی ہے جو ہم نے کبھی نہیں دیکھی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ایسی قوم کے پاس تھے جو محمد و آل محمد کے فضائل کا ذکر کر رہی تھی اور ان لوگوں نے ہمیں یہ خوشبو عنایت کی ہے۔

تو دوسرے ملائکہ خواہش کرتے ہیں کہ ہمیں بھی وہاں لے چلو اور وہ کہتے ہیں کہ اب تو مجلس ختم ہوچکی، تو گزارش کرتے ہیں کہ اس جگہ پر لے چلو جہاں یہ مجلس تھی۔ (احقاق الحق

/

38

)-

907

- امام علی (ع)

)!

ہم اہلبیت (ع) کا ذکر جملہ امراض و اسقام اور وسوسہ قلب کا علاج ہے۔ (خصال ص

625

/

10

روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم عن الصادق (ع) ، تفسیر فرات ص

367

/

499

روایت عبید بن کثیر)-

908

- امام باقر (ع)

)!

ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور ہمارے دشمنوں کا ذکر شیطان کا ذکر ہے، (کافی

2

ص

496

/

2

روایت ابو بصیر عن الصادق (ع))-

909

- امام صادق (ع)

)!

ہمارا ذکر اللہ کے ذکر کا ایک حصہ ہے لہذا جب ہمارا ذکر ہوگا تو گویا خدا کا ذکر ہوگا اور جب ہمارے دشمن کا ذکر

ہوگا تو گویا شیطان کا ذکر ہوگا۔ (کافی

2

ص

186

/

1

روایت علی بن ابی حمزہ)-

910

، - معتب غلام امام نے امام جعفر صادق (ع) سے نقل کیا ہے کہ آپ نے داؤد بن سرحان سے فرمایا

داؤد

ہمارے چاہنے والوں تک ہمارا سلام پہنچا دینا۔ اور کہنا کہ اللہ اس بندہ پر رحم کرتا ہے جو دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر ہمارے امر کا ذکر کرتا ہے اور ان کا تیسرا فرشتہ ہوتا ہے جو ان دونوں کے لئے استغفار کرتا ہے اور جب بھی دو افراد ہمارے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں تو پروردگار ملائکہ پر مباہات کرتا ہے لہذا جب بھی تمہارا اجتماع ہو تو ہمارا ذکر کرنا کہ اس اجتماع اور اس مذاکرہ میں ہمارے امر کا احیاء ہوتا ہے اور ہمارے بعد بہترین افراد وہی ہیں جو ہمارے امر کا ذکر کریں اور لوگوں کو ہمارے ذکر کی دعوت دیں۔ (امالی طوسی ر) ص

224

/

390

بشارة المصطفى ص ،

110

)-

911

- امام صادق (ع)

)!

آسمان کے ملائکہ جب ان ایک یا دو یا تین افراد پر نگاہ کرتے ہیں جو آل محمد کے فضائل کا ذکر کرتے ہیں تو آپس میں کہتے ہیں ذرا دیکھو یہ اپنی اس قدر قلت اور دشمنوں کی اس قدر کثرت کے باوجود آل محمد کے فضائل کا ذکر کر رہے ہیں تو دوسرا گروہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کا فضل و کرم وہ جسے چاہتا ہے عنایت فرمادیتا ہے اور وہ صاحب فضل عظیم ہے۔ (کافی

8

ص

334

/

521

،

2

ص

187

/

4

تاویل الآيات الظاہرة ص ،

667

)-

- ذکر مصائب 11

912

- احمد بن یحییٰ الاودی نے اپنے اسناد کے ساتھ منذر کے واسطہ سے امام حسین (ع) سے نقل کیا ہے کہ جس بندہ کی ... ”آنکھ سے ہمارے غم میں ایک قطرہ اشک بھی گرجاتا ہے پروردگار اسے جنت میں عظیم منزل عنایت فرماتا ہے اور اس کے بعد امام حسین (ع) کو خواب میں دیکھ کر عرض کیا کہ مجھ سے مخول بن ابراہیم نے ربیع بن منذر نے اپنے

والد کے حوالہ سے آپ کا یہ قول نقل کیا ہے تو کیا یہ صحیح ہے؟ تو فرمایا کہ بیشک صحیح ہے۔ (امالی مفید ص

340

/

6

امالی طوسی (ر) ص ،

117

/

181

بشارة المصطفیٰ ص

62

کامل الزیارات ص ،

100

)-

913

- الحسين بن ابی

!فاخته

میں اور ابوسلمہ السراج و یونس بن یعقوب و فضل بن یسار سب امام جعفر صادق (ع) کے پاس حاضر تھے تو میں نے عرض کی حضور میں آپ پر قربان ! میں لوگوں کے اجتماعات میں شرکت کرتا ہوں اور آپ کو یاد کرتا ہوں تو کیا کہا کروں ؟ تو فرمایا - حسین ! جب ان کی مجالس میں شرکت کرو تو دعا کرو کہ خدایا ہمیں آسانی اور سرور عنایت فرما، پروردگار تمہارے مقصد کو عطا کر دے گا۔

پھر میں نے عرض کیا کہ اگر امام حسین (ع) کو یاد کروں تو کیا کہوں؟ فرمایا تین مرتبہ کہو ” صلی اللہ علیک یا اباعبد اللہ “ اے ابوعبد اللہ ! خدا آپ پر رحمت نازل کرے ... اس کے بعد فرمایا کہ شہادت امام حسین (ع) پر ساتوں آسمان ، ساتوں زمینیں اور ان کے درمیان کی تمام مخلوقات اور جنت و جہنم کی تمام مخلوقات نے گریہ کیا ہے، صرف تین مخلوقات نے گریہ نہیں کیا ہے، میں نے عرض کیا وہ کون ہیں؟

فرمایا ، زمین بصرہ، دمشق ، اور آل الحکم بن ابی العاص - (امالی الطوسی (ع) ص

54

/

73

)-

واضح رہے کہ آل حکم کا تذکرہ علامت ہے کہ بصرہ اور دمشق سے مراد زمین بصرہ و دمشق ہے، اہل بصرہ و دمشق (نہیں ہیں۔ (جوادی

914

- امام صادق (ع)! جب بھی کسی آنکھ سے ایک آنسو اس غم میں نکل آتا ہے کہ ہمارا خون بہایا گیا ہے یا حق چھینا گیا ہے یا ہتک حرمت کی گئی ہے یا ہمارے کسی شیعہ پر ظلم کیا گیا ہے تو پروردگار اسے جنت میں مستقل قیام عنایت فرماتا ہے۔ (امالی طوسی (ر) ص

194

/

330

(امالی مفید (ر) ،

175

/

5

روایت محمد بن ابی عمارہ کوفی)۔

915

- بکر بن محمد ازدی امام صادق (ع) سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نے دریافت کیا کہ تم لوگ آپس میں بیٹھ کر گفتگو کرتے ہو؟ میں نے عرض کی بیشک! فرمایا میں ان مجالس کو دوست رکھتا ہوں لہذا میرے امر کا احیاء کرو کہ اگر کوئی شخص ہمارا ذکر کرتا ہے یا اس کے سامنے ہمارا ذکر کیا جاتا ہے اور اس کی آنکھ سے مکھی کے پر کے برابر آنسو نکل آتا ہے تو پروردگار اس کے گناہوں کو معاف کردیتا ہے چاہے سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ (ثواب الاعمال

223

/

1

بشارة المصطفى،

275

مستطرفات السرائر،

125

المحاسن! ص،

136

/

174

کامل الزیارات ص،

104

تفسیر قمی،

2

ص

292

)-

916

- امام صادق (ع)

)!

جس کے سامنے ہمارا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھ سے آنسو نکل آئیں تو اللہ اس کے چہرہ کو آتش جہنم پر حرام کردیتا ہے۔ (کامل الزیارات ص

104

)-

917

- ابان بن

تغلب!

امام صادق (ع) فرماتے ہیں کہ جو ہماری مظلومیت سے رنجیدہ ہو اس کی سانس بھی تسبیح کا ثواب رکھتی ہے اور اس

کا ہم و غم بھی عبادت کا درجہ رکھتا ہے اور ہمارے راز کا محفوظ رکھنا ایک جہادِ راہِ خدا ہے۔“

اس کے بعد فرمایا کہ اس حدیث کو سونے کے پانی سے لکھنا چاہئے، (امالی طوسی (ر) ص

115

/

178

(امالی مفید (ر) ،

338

/

2

بشارة المصطفى ص ،

257

کافی ،

2

ص

226

/

16

)-

918

- سمع بن

!عبدالملك

مجھ سے امام صادق (ع) نے فرمایا کہ جس دن سے امیر المومنین (ع) کی شہادت ہوئی ہے، آسمان و زمین ہمارے غم میں رو رہے ہیں اور ملائکہ کا گریہ اور ان کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو اس سے زیادہ ہیں اور جب بھی کوئی ملک یا انسان ہمارے حال پر مہربان ہو کر گریہ کرتا ہے تو آنسو نکلنے سے پہلے ہی پروردگار اس کے حال پر مہربان ہو جاتا ہے اور جب یہ آنسو رخسار پر جاری ہو جاتے ہیں تو ان کا مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ ایک قطرہ بھی جہنم میں گر جائے تو آگ سرد ہو جائے اور جس کا دل ہمارے غم میں دکھنے لگتا ہے، پروردگار وقت مرگ ہماری زیارت سے وہ فرحت عنایت کرتا ہے جس کا سلسلہ موت سے حوض کوثر تک برقرار رہتا ہے۔ (کامل الزیارات ص

101

)-

919

- امام رضا (ع)

)!

جو ہماری مصیبت کو یاد کر کے ہمارے غم میں آنسو بہائے وہ روز قیامت ہمارے ساتھ ہمارے درجہ میں ہوگا اور جس کے سامنے ہماری مصیبت کا ذکر کیا جائے اور وہ گریہ کرے یا دوسروں کو رلاتے اس کی آنکھ اس دن نہ روئے گی جس دن تمام آنکھیں گریہ کناں ہوں گی اور جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جہاں ہمارے امر کا احیاء کیا جاتا ہے اس کا دل اس دن مردہ نہ ہوگا جس دن تمام دل مردہ ہو جائیں گے۔ (امالی صدوق (ر) ص

68

/

4

روایت

(علی بن فضال ، عیون اخبار الرضا (ع)

1

ص

394

/

48

مکارم الاخلاق ،

2

ص

93

/

2663

)-

920

- دعبل

!خزاعی

میں امام علی بن موسی الرضا (ع) کی خدمت میں ایام غم میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ محزون و رنجیدہ بیٹھے ہیں اور اصحاب بھی آپ کے گرد اسی عالم میں ہیں حضرت نے مجھے آتے دیکھ کر استقبال فرمایا اور فرمایا کہ آؤ آؤ تم زبان اور ہاتھ سے ہماری مدد کرنے والے ہو، اس کے بعد مجھے اپنے پہلو میں بٹھا کر فرمایا کہ یہ دن ہم اہلبیت (ع) کے حزن و غم کے دن میں ، ہماری خواہش ہے کہ تم کوئی غم کا شعر سناؤ کہ آج کل بنی امیہ ہمارے غم سے خوشی منا رہے ہیں۔ دیکھو دعبل ! اگر کوئی شخص ہمارے غم میں روئے گا یا ایک آدمی کو بھی رلائے گا تو اس کے اجر کی ذمہ داری پروردگار پر ہوگی اور جس کی آنکھ سے ہمارے غم میں آنسو نکل آئیں گے خدا اسے ہمارے زمرہ میں محشور کرے گا اور جو ہمارے جد کے غم میں گریہ کرے گا خدا اس کے گناہوں کو یقیناً معاف کر دے گا۔ (بحار الانوار

45

ص

257

/

15

)-

921

- ائمہ طاہرین (ع)! جو ہمارے غم میں روئے یا سو آدمیوں کو رلائے گا اس کے لئے جنت ہے، اور جو پچاس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو تیس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو بیس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو دس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو ایک کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو حزن و غم طاری کرے گا اس کے لئے بھی جنت ہے۔ (طہوف ص

86

)-

واضح رہے کہ ان روایات کا مقصد بے عملی کی ترویج نہیں ہے بلکہ گریہ کی تاثیر کا بیان ہے، اس کے بعد پروردگار پر (اچھے برے عمل کا حساب کرنے والا ہے۔) (جوادی

(فصل اول : فضائل محبت اہلبیت (ع)
 (فصل دوم : خصائص محبت اہلبیت (ع)
 (فصل سوم : تربیت اولاد بر حب اہلبیت (ع)
 (فصل چہارم : ترویج محبوبیت اہلبیت (ع)
 (فصل پنجم : علامات محبت اہلبیت (ع)
 (فصل ششم : آثار محبت اہلبیت (ع)
 (فصل ہفتم : جوامع آثار محبت اہلبیت (ع)

(فصل اول: فضائل محبت اہلبیت (ع)

۱۔ اساس الاسلام

922

-رسول

اکرم!

اسلام کی اساس میری اور میرے اہلبیت(ع) کی محبت ہے۔ (کنز العمال

12

ص

105

/

34206

درمنثور ، ص ،

350

)-

923

- رسول

اکرم!

پر شے کی ایک بنیاد ہے اور اسلام کی بنیاد ہم اہلبیت (ع) کی محبت ہے۔ (محاسن

1

ص

247

/

461

روایت مدرک بن عبدالرحمن)-

924

- امام علی (ع)! رسول اکرم نے مجھ سے خطاب کرکے فرمایا کہ اسلام سادہ ہے اور اس کا لباس تقویٰ ہے اور اس کے

بال و پر ہدایت ہیں اور اس کی زینت حیا ہے اور اس کا ستون ورع ہے اور اس کا معیار عمل صالح ہے اور اس کی بنیاد

میری اور میرے اہلبیت (ع) کی محبت ہے۔ (کنز العمال

13

ص

645

/

37631

)-

925

- امام باقر (ع)

)!

رسول اکرم حجة الوداع کے مناسک ادا کرچکے تو سواری پر بلند ہوکر ارشاد فرمایا کہ جنت میں غیر مسلم کا داخلہ ناممکن ہے!

ابوذر (ر) نے عرض کی حضور پھر اسلام کی بھی وضاحت فرمادیں؟ فرمایا کہ اسلام ایک جسم عریان ہے جس کا لباس تقویٰ، زینت حياء معیار ورع، جمال دین، ثمرہ عمل صالح اور ہر شے کی ایک اساس ہے، اور اسلام کی اساس ہم اہلبیت ((ع) کی محبت ہے۔ (امالی طوسی ر)

84

ص

126

روایت جابر بن یزید، کافی

2

ص

46

/

2

امالی صدوق (ر) ص ،

221

/

16

محاسن ! ص ،

445

/

1031

شرح الاخبار ،

3

ص

8

/

927

الفقیہ ،

4

ص

364

/

5762

روایت حماد بن عمرو انس بن محمد، تحف العقول ص

52

)-

926

- رسول

اکرم!

آیت مودت کے نزول بعد جبریل (ع) نے کہا کہ اے محمد! ہر دین کی ایک اصل اور اس کا ایک ستون اور ایک شاخ اور ایک عمارت ہوتی ہے اور اسلام کی اصل اور اس کا ستون لاله الا اللہ ہے اور اس کی فرع اور تعمیر آپ اہلبیت (ع) کی محبت ہے جس میں حق کی ہم آہنگی اور دعوت پائی جاتی ہے۔ (تفسیر فرات کوفی

397

/

528

روایت علی بن الحسین بن سمط)-

927

- امام باقر (ع)

)!-

(ہم اہلبیت (ع) کی محبت ہی دین کا نظام ہے۔) (امالی طوسی ر)

296

/

582

روایت جابر بن یزید الجعفی)-

- محبت اہلبیت (ع) محبت خدا ہے 2

928

- امام علی (ع)

)!-

میں نے رسول اکرم کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یا علی (ع) تم اور تمہاری اولاد کے ائمہ میری امت کے سردار ہیں جس نے ہم سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے ہم سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی ، جو ہمارا چاہنے والا ہے وہ اللہ کا چاہنے والا ہے اور جو ہم سے عداوت کرنے والا ہے ، وہ اللہ سے عداوت رکھنے والا ہے ، ہمارا مطیع اللہ کا اطاعت گزار ہے اور ہمارا نافرمان اللہ کا نافرمان ہے۔ (امالی صدوق (ر))

384

/

16

بشارة المصطفیٰ ص ،

151

روایت اصبع بن نباتہ)-

929

- امام صادق (ع)

)!)

جو ہمارے حق کو پہچانے اور ہم اہلبیت (ع) سے محبت کرے وہ پروردگار سے محبت کرنے والا ہے۔ (کافی

8

ص

129

/

98

روایت حفص بن غیاث ، تنبیہ الخواطر

2

ص

137

)-

930

- امام ہادی (ع) ، زیارت جامعہ ، جس نے آپ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے آپ حضرات سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی ، آپ کا موالی اللہ کا چاہنے والا ہے اور آپ سے بغض رکھنے والا اللہ سے بغض رکھنے والا ہے

- (تہذیب

6

ص

97

/

177

)-

- محبت اہلبیت (ع) محبت رسول اکرم ہے 3

931

- رسول

اکرم!

اللہ سے محبت کرو کہ تمہیں اپنی نعمتوں سے فیضیاب فرمایا ہے، اس کے بعد اس کی محبت کی بنا پر ہم سے محبت کرو اور ہماری محبت کی بنا پر ہمارے اہلبیت (ع) سے محبت کرو۔ (سنن ترمذی

5

ص

622

/

3789

تاریخ بغداد ،

4

ص

160

مستدرک حاکم ،

3

ص

162

/

16

47

المعجم الكبير ،

3

ص

46

/

2639

،

10

ص

281

/

10664

شعب الايمان ،

1

ص

366

/

408

،

2

ص

130

/

1378

اسد الغابه ،

2

ص

18

امالى صدوق (ر) ص ،

298

/

6

علل الشرائع ،

139

/

1

بشارة المصطفى ص ،

61

،

237

روایت ابن عباس ، امالی طوسی (ر) ص

278

/

531

روایت عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ ، صواعق محرقہ ص

230

)-

932

- زید بن

!الرقم

میں رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا جب فاطمہ (ع) ایک ادنی چادر اوڑھے ہوئے اپنے گھر سے

حضور کے حجرہ کی طرف جارہی تھیں اور ان کے ساتھ دونوں فرزند حسن (ع) و حسین (ع) تھے اور پیچھے پیچھے علی

(ع) بن ابی طالب (ع) چل رہے تھے کہ آپ نے ان سب کو دیکھ کر فرمایا کہ جس نے ان سب سے محبت کی اس نے مجھ

سے محبت کی ، اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ۔ (تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع) ص

91

/

126

)-

933

- اما م باقر (ع)

!)

خدا سے محبت کرو اور اس کی وجہ سے رسول خدا سے محبت کرو اور ان کی وجہ سے ہم سے محبت کرو ۔ (مناقب

امیر المومنین (ع) الکوفی

2

ص

160

/

637

روایت عبیداللہ بن عمر بن علی (ع) ابی طالب (ع) ۔

۔ محبت اہلبیت تحفہ الہی ہے 4

934

- رسول

اکرم!

پروردگار نے اسلام کو خلق کرنے کے بعد اس کا ایک میدان قرار دیا اور ایک نور۔ ایک قلعہ بنایا اور ایک مددگار، اس کا میدان قرآن مجید ہے اور نور حکمت، قلعہ نیکی ہے اور انصار ہم اور ہمارے اہلبیت (ع) اور شیعہ، لہذا ہمارے اہلبیت (ع) ، ان کے شیعہ اور ان کے اعوان و انصار سے محبت کرو کہ مجھے معراج کی رات جب آسمان پر لے جایا گیا تو جبریل (ع) نے آسمان والوں سے میرا تعارف کرایا اور پروردگار نے میری محبت، میرے اہلبیت (ع) اور شیعوں کی محبت ملائکہ کے دل میں رکھ دی جو قیامت تک امانت رہے گی ، اس کے بعد مجھے واپس لاکر زمین والوں میں متعارف کرایا کہ میری اور میرے اہلبیت (ع) اور ان کے شیعوں کی محبت میری امت کے مومنین کے دلوں میں امانت پروردگار ہے جس کی تا قیامت حفاظت کرتے رہیں گے۔ (کافی

2

ص

46

/

3

بشارة المصطفى ص ،

157

روایت عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی عن الجواد (ع)۔

935

- امام باقر (ع) میں جانتا ہوں کہ تم لوگ جو ہم سے محبت کر رہے ہو یہ تمہارا کارنامہ نہیں ہے، پروردگار نے ہماری محبت تمہارے دلوں میں پیدا کی ہے (

محاسن) ص

246

/

457

روایت ابوبصیر۔

936

- امام صادق (ع)

!)

ہم اہلبیت (ع) کی محبت کو پروردگار اپنے عرش کے خزانوں سے اس طرح نازل کرتا ہے جس طرح سونے چاندی کے خزانے نازل ہوتے ہیں ، اور اس کا نزول بھی ایک مخصوص مقدار میں ہوتا ہے اور مالک اسے صرف مخصوص افراد کو عنایت کرتا ہے، محبت کا ایک مخصوص ابرکرم ہے جب پروردگار کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس پر اس ابرکرم کو برساتا ہے اور اس سے شکم مادر میں

بچہ بھی فیضیاب ہو جاتا ہے۔ (تحف العقول ص

313

روایت جعفر محمد بن النعمان الاحوال)۔

5 - محبت اہلبیت (ع) افضل عبادت ہے

937

- رسول

!اکرم

آل محمد سے ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور اس پر مرنے والا جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔)

الفردوس

2

ص

142

/

2721

ینابیع المودة ،

3

ص

191

روایت ابن مسعود)۔

938

- رسول

!اکرم

ابوذر کو وصیت فرماتے ہیں، دیکھو سب سے پہلی عبادت پروردگار معرفت الہی ہے، اس کے بعد مجھ پر ایمان اور اس

امر کا اقرار کہ پروردگار نے مجھے تمام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر ، داعی الی اللہ اور سراج منیر بنا کر ارسال کیا ہے، اس

کے بعد میرے اہلبیت (ع) کی محبت جن سے خدا نے ہر رجس کو دور رکھا ہے اور کمال طہارت کی منزل پر فائز کیا ہے۔)

(امالی طوسی ر)

526

/

1162

مکارم الاخلاق ،

2

ص

363

/

2661

تنبیہ الخواطر ،

2

ص

51

اعلام الدین ص)

189

)-

939

- امام علی (ع)

)!

تمام نیکیوں میں سب سے بہتر ہماری محبت ہے اور تمام برائیوں میں سب سے بدتر ہماری عداوت ہے۔ (غرر الحکم ص

3363

)-

940

- امام صادق (ع)

)!

ہر عبادت سے بالاتر ایک عبادت ہے لیکن ہم اہلبیت (ع) کی محبت تمام عبادات سے افضل و برتر ہے۔ (المحاسن

1

ص

247

/

462

روایت حفص الدہان)۔

941

-

!فضیل

میں نے امام رضا (ع) سے عرض کی کہ قرب خدا کے لئے سب سے بہتر فریضہ کون سا ہے؟ فرمایا بہترین وسیلہ تقرب

خدا کی اطاعت، اس کے رسول کی اطاعت اور اس کے رسول اور اولی الامر کی محبت ہے۔ (المحاسن

1

ص

227

/

463

کافی،

1

ص

187

/

12

روایت محمد بن الفضیل)۔

- محبت اہلبیت (ع) باقیات صالحات میں ہے 6

942

- محمد بن اسماعیل بن عبدالرحمان

!الجعفی

میں اور میرے چچا حصین بن عبدالرحمان امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں قریب بلا کر بٹھایا اور فرمایا کہ یہ کس کے فرزند ہیں؟ انہوں نے عرض کی کہ میرے بھائی اسماعیل کے فرزند ہیں!۔ فرمایا خدا اسماعیل پر رحمت نازل کرے اور ان کے گناہوں کو معاف فرمائے تم نے انہیں کس عالم میں چھوڑا ہے، انہوں نے عرض کی کہ بہترین حال میں کہ خدا نے ہمیں آپ کی محبت عنایت فرمائی ہے۔ فرمایا حصین! دیکھو ہم اہلبیت (ع) کی مودت کو معمولی مت سمجھنا یہ باقی رہ جانے والی نیکیوں میں ہے، انہوں نے کہا کہ حضور ہم اسے معمولی نہیں سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس پر شکر خدا کرتے ہیں کہ اس سے فیضیاب فرمایا۔ (اختصاص

ص

86

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

215

)-

(فصل دوم: خصائص محبت اہلبیت (ع)

- علامت ولادتِ صحیح 1

943

-رسول اکرم -

!لوگو

اپنی اولاد کا امتحان محبت علی (ع) کے ذریعہ لو کہ علی (ع) کسی گمراہی کی دعوت نہیں دے سکتے ہیں اور کسی ہدایت سے دور نہیں کر سکتے ہیں جو اولاد ان سے محبت کرے وہ تمہاری ہے ورنہ پھر تمہاری نہیں ہے۔ (تاریخ دمشق حالات (امام علی (ع

2

ص

225

/

730

)-

944

- امام علی (ع

)!

رسول اکرم نے ابوذر سے فرمایا کہ جو ہم اہلبیت (ع) سے محبت رکھتا ہے اسے شکر خدا کرنا چاہیئے کہ اس نے پہلی ہی نعمت عنایت فرمادی ہے ابوذر نے عرض کی حضور یہ پہلی نعمت کیا ہے؟ فرمایا حلال زادہ ہونا کہ ہماری محبت حلال زادہ کے علاوہ کسی کے دل میں نہیں ہوسکتی ہے۔ (امالی طوسی (ر) ص

455

/

1918

روایت حسین بن زید و عبداللہ بن ابراہیم الجعفری عن الصادق (ع)۔

945

- رسول

!اکرم

یا علی (ع) ! جو مجھ سے تم سے اور تمہاری اولاد کے ائمہ سے محبت کرے اسے حلال زادہ ہونے پر شکر خدا کرنا چاہیئے کہ ہمارا دوست صرف حلال زادہ ہی ہوسکتا ہے اور ہمارا دشمن صرف حرام زادہ ہی ہوسکتا ہے، (امالی صدوق ص

384

/

14

معانی الاخبار،

161

/

3

بشارہ المصطفیٰ ص،

150

روایت زید بن علی (ع) -

946

- رسول

!اکرم

یا علی (ع) ! عرب میں تمہارا کوئی دشمن ناتحقیق کے علاوہ نہیں ہوسکتا ہے - (مناقب خوارزمی

323

/

330

روایت ابن عباس، فرائد السمطين،

1

ص

135

/

97

خصال،

577

/

1

علل الشرائع،

143

/

7

مناقب ابن شہر آشوب،

2

ص

267

-

947

- امام علی (ع)! کوئی کا فر یا حرامزادہ مجھ سے محبت نہیں کر سکتا ہے۔ (شرح نہج البلاغہ

4

ص

110

روایت ابن مریم انصاری، شرح الاخبار،

1

ص

152

/

92

مناقب ابن شہر آشوب،

3

ص

208

-

948

- امام باقر (ع)! جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت کی خنکی کا احساس کرے اسے ابتدائی نعمت پر شکر خدا کرنا

(چاہیئے کسی نے سوال کیا کہ یہ ابتدائی نعمت کیا ہے؟ فرمایا حلال زادہ ہونا۔) (امالی صدوق (ر

384

/

13

علل الشرائع،

141

/

2

معانی الاخبار،

161

/

2

روایت ابو محمد الانصاری)۔

949

- امام صادق (ع)

)!

جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت کی خنکی کا احساس کرے اسے اپنی ماں کو دعائیں دینا چاہئیں کہ اس نے باپ

کے ساتھ خیانت نہیں کی ہے۔ (معانی الاخبار

/

4

بشارة المصطفى ص ،

9

روایت مفضل بن عمر)۔

950

- ابن

!بکیر

امام صادق (ع) نے فرمایا کہ جو شخص ہم سے محبت کرے اور محل عیب میں نہ ہو اس پر اللہ خصوصیت کے ساتھ مہربان ہے میں نے عرض کی کہ محل عیب سے مراد کیا ہے؟ فرمایا - حرام زادہ ہونا - (معانی الاخبار

166

/

1

)۔

951

- امام صادق (ع)

)!

خدا کی قسم عرب و عجم میں ہم سے محبت کرنے والے وہی لوگ ہیں جو اہل شرف اور اصیل گھر والے ہیں اور ہم سے دشمنی کرنے والے وہی لوگ ہیں جن کے نسب میں نجاست، گندگی اور غلط نسبت پائی جاتی ہے۔ (کافی

8

ص

316

/

497

)۔

952

- عبادة بن

!الصامت

ہم اپنی اولاد کا امتحان محبت علی (ع) کے ذریعہ کیا کرتے تھے کہ جب کسی کو دیکھ لیتے تھے کہ وہ علی (ع) سے محبت نہیں کرتا ہے تو سمجھ لیتے تھے کہ یہ ہمارا نہیں ہے اور صحیح نکاح کا نتیجہ نہیں ہے۔ (تاریخ دمشق حالات امام علی (ع) ص

224

/

727

، نہایة ،

1

ص

161

لسان العرب ،

4

ص

87

- تاج العروس)

6

ص

118

مجمع البيان ،

9

ص

160

شرح الاخبار ،

1

ص

446

/

124

رجال کشی ،

1

ص

241

مناقب ابن شہر آشوب ،

3

ص

207

-

953

- محبوب بن ابی

!الزناد

انصار کا کہنا تھا کہ ہم لوگوں کے حرامزادہ ہونے کو بغض علی (ع) کے ذریعہ پہچان لیا کرتے تھے۔

مولف ! عیسیٰ بن ابی دلف کا بیان ہے کہ ان کا بھائی ولف جس کے نام سے ان کے والد کو ابودلف کہا جاتا تھا، حضرت

علی (ع) اور ان کے شیعوں کی برابر برائی کیا کرتا تھا اور انہیں جاہل قرار دیا کرتا تھا، ایک دن اس نے اپنے والد کی بزم

میں ان کی عدم موجودگی میں یہ کہنا شروع کر دیا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ علی (ع) کی تنقیص کرنے والا حرامزادہ

ہوتا ہے حالانکہ تم لوگ جانتے ہو کہ

میرا باپ کس قدر غیرت دار ہے اور وہ گوارا نہیں کرسکتا کہ اس کی زوجہ کے بارے میں کوئی شخص زبان کھول سکے

اور میں برابر علی (ع) سے عداوت کا اعلان کر رہا ہوں جو اس بات کی علامت ہے کہ یہ بات بے بنیاد ہے۔

اتفاق امر کہ اچانک ابودلف گھر سے نکل آئے، لوگوں نے ان کا احترام کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے دلف کا بیان تو سن لیا،

اب بتائیے کیا حدیث معروف غلط ہے جبکہ اس کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، تو ابودلف نے کہا کہ یہ ولد الزنا

بھی ہے اور ولد الحیض بھی ہے اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ میں بیمار تھا، میری بہن نے اپنی کنیز کو عیادت کے لیے بھیجا، مجھے وہ پسند تھی، میں نے اپنے نفس کو بے قابو دیکھ کر اس سے تعلقات قائم کر لئے جبکہ وہ ایام حیض میں تھی اور اس طرح وہ حاملہ بھی ہو گئی اور بعد میں اس نے بچہ کو میرے حوالہ کر دیا۔ جس کے بعد دلف اپنے باپ کا بھی دشمن ہو گیا کہ اس کا رجحان تشیع اور محبت علی (ع) کی طرف تھا اور باب کے مرنے کے بعد مسلسل اسے بُرا بھلا کہنے لگا۔ (مروج الذهب

4

ص

62

کشف الیقین ،

276

/

573

)-

- شرط توحید 2

954

- جابر بن عبداللہ

!انصاری

ایک اعرابی رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ حضور کیا جنت کی کوئی قیمت ہے؟ فرمایا، بیشک اس نے کہا وہ کیا ہے؟ فرمایا لا الہ الا اللہ جسے بندہ مومن خلوص دل کے ساتھ زبان پر جاری کرے۔ اس نے کہا کہ خلوص دل کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا میرے احکام پر عمل اور میرے اہلبیت (ع) کی محبت۔ اس نے عرض کیا اہلبیت (ع) کی محبت بھی کلمہ توحید کا کوئی حق ہے؟ فرمایا یہ سب سے عظیم ترین حق ہے۔ (امالی طوسی (ر) ص

583

/

1207

)-

955

- امام علی (ع)

!)

کلمہ لا الہ الا اللہ کے بہت سے شروط ہیں اور میں اور میری اولاد انہیں شروط میں سے ہیں۔ (غرر الحکم ص

3479

)-

956

- اسحاق بن

!راہویہ

جب امام علی رضا (ع) نیشاپور پہنچے تو لوگوں نے فرمائش کی کہ حضور ہمارے درمیان سے گزر جائیں اور کوئی حدیث بیان نہ فرمائیں یہ کیونکر ممکن ہے۔؟

آپ نے محمل سے سر باہر نکالا اور فرمایا کہ مجھ سے میرے والد بزرگوار موسیٰ بن جعفر (ع) نے فرمایا کہ انہوں نے

اپنے والد بزرگوار حضرت جعفر بن محمد (ع) سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت محمد بن علی (ع) سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت علی (ع) بن ابی طالب (ع) سے اور انہوں نے رسول اکرم سے اور انہوں نے جبریل کی زبان سے یہ ارشاد الہی سنا ہے کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو جائیگا۔

یہ کہہ کر آگے بڑھ گئے اور پھر ایک مرتبہ پکار کر فرمایا لیکن اس کی شرائط ہیں اور انہیں میں سے ایک میں بھی ہوں۔
التوحید

25

/

23

امالی صدوق (ر) ص ،

195

/

8

(عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

135

/

4

معانی الاخبار ص ،

371

/

1

ثواب الاعمال ص ،

21

/

1

بشارة المصطفیٰ ص ،

269

روضة الواعظین ص ،

51

)-

۔ علامت ایمان 3

957

۔ رسول

!اکرم

مجھ سے میرے پروردگار نے عہد کیا ہے کہ میرے اہلبیت (ع) کی محبت کے بغیر کسی بندہ کے ایمان کو قبول نہیں کریں گا۔ (احقاق الحق

کوئی انسان صاحب ایمان نہیں ہوسکتا ہے جب تک میں اس کے نفس سے زیادہ محبوب نہ ہوں اور میرے اہل اس کے اہل سے زیادہ محبوب نہ ہوں اور میری عترت اس کی عترت سے زادہ محبوب نہ ہو اور میری ذات اس کی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو۔ (المعجم الاوسط

)-

959

- رسول

!اکرم

ایمان ہم اہلبیت (ع) کی محبت کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا ہے (کفایۃ الاثر ص

110

روایت واثلہ بن الاسقع)-

960

- امام علی (ع)

!)

کسی بندہ مومن کا دل ایمان کے ساتھ آزمایا ہوا نہیں ہے مگر یہ کہ وہ اپنے دل میں ہماری محبت کو پا کر ہمیں دوست رکھتا ہے اور کسی بندہ سے خدا ناراض نہیں ہوتا ہے مگر یہ کہ ہمارے بغض کو اپنے دل میں جگہ دے کر ہم سے دشمنی کرتا ہے ، لہذا ہمارا دوست

ہمیشہ منتظر رحمت رہتا ہے اور گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھلے رہتے ہیں اور ہمارا دشمن ہمیشہ جہنم کے کنارہ رہتا ہے، خوش بختی ہے اہل رحمت کے لئے اس رحمت کی بنیاد پر اور ہلاکت و بدبختی ہے اہل جہنم کیلئے (اس بدترین ٹھکانہ کی بنا پر) امالی طوسی (ر

43

/

34

امالی مفید ص ،

270

/

2

بشارة المصطفیٰ ص ،

25

کشف الغمہ ،

1

ص

140

روایات حارث اعور)-

961

- رسول

!اکرم

جس نے علی (ع) سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے خدا سے بغض رکھا اور اے علی (ع) تمہارا دوست مومن کے علاوہ کوئی نہ ہوگا اور تمہارا دشمن کافر اور منافق کے علاوہ کوئی نہ ہوگا۔ (تاریخ دمشق حالات امام علی (ع

2

ص

188

/

671

از یعلیٰ بن مرة الثقفی)۔

962

۔ امام علی (ع

)!

مجھ سے رسول اکرم کا یہ عہد ہے کہ مجھ سے مومن کے علاوہ کوئی محبت نہ کرے گا اور منافق کے علاوہ کوئی دشمنی نہ کرے گا ۔ (سنن نسائی

8

ص

117

مسند احمد بن حنبل ،

1

ص

204

/

731

فضائل الصحابة ابن حنبل ،

2

ص

564

/

948

کنز الفوائد ،

2

ص

83

الغارات ،

2

ص

520

تاریخ بغداد ،

2

ص

255

/

14

ص

426

روایات زرّ بن جیش

80

ص

417

روایت علی بن ربیعہ الوالیّی۔

963

- ام

!سلمہ

میں نے رسول اکرم کو علی (ع) سے یہ فرماتے سنا ہے کہ مومن تم سے دشمنی نہیں کر سکتا ہے اور منافق تمہارا دوست نہیں ہو سکتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل

10

ص

176

/

26569

سنن ترمذی ،

5

ص

635

/

3717

البداية والنهاية ،

7

ص

55

-

3

(تاریخ دمشق حالات امام علی (ع) ،

2

ص

208

/

99

محاسن ،

1

ص

248

/

456

اعلام الدین ص ،

278

عوالی اللالی ،

4

ص

85

/

95

احتجاج ،

10

ص

149

شرح نہج البلاغہ معتزلی ،

4

ص

83

)-

964

-

!بؤذر

میں نے رسول اکرم کو حضرت علی (ع) سے فرماتے سنا ہے کہ اللہ نے مومنین سے تمہاری محبت کا عہد لے لیا ہے اور گویا منافقین سے تمہاری عداوت کا عہد ہو گیا ہے ، اگر تم مومن کی ناک بھی کاٹ دو تو تم سے دشمنی نہیں کرے گا اور اگر منافق پر دینا رنچا در کردو تو بھی تم سے محبت نہیں کرے گا یا علی (ع) تم سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن (اور تم سے عداوت نہیں کرے گا مگر منافق -) تاریخ دمشق حالات امام علی (ع)

2

ص

204

/

695

الغارات ،

2

ص

520

وايت حبة القرتی)-/

965

- امام علی (ع)

)!

اگر میں مومن کی ناک بھی تلوار سے کاٹ دوں کہ مجھ سے عداوت کرے تو نہیں کرے گا اور اگر منافق پر ساری دنیا انڈیل دوں کہ مجھ سے محبت کر لے تو نہیں

کرے گا اس لئے کہ یہ فیصلہ رسول اکرم کی زبان سے ہو چکا ہے کہ یا علی (ع) ! مومن تم سے دشمنی نہیں کر سکتا ہے
اور منافق تم سے محبت نہیں کر سکتا ہے (نہج البلاغہ حکمت ص
45
امالی طوسی (ر) ص ،
206
/
353
روایت سوید بن غفلہ ، روضة الواعظین ص ،
323
کافی ،
8
ص
268
/
396
)-
966
- امام باقر (ع)
)!)
ہماری محبت ایمان ہے اور ہماری عداوت کفر ہے۔ (کافی
1
ص
188
/
12
محاسن
1
ص
247
/
463
روایت محمد بن الفضل ، تفسیر فرات کوفی ص
228
/
566
زیاد بن المنذر)۔
967
- امام باقر (ع)
)!)

اے ابا ابورد اور اے جابر ! تم دونوں قطعیت تک جب بھی کسی مومن کے نفس کی تفتیش کرو گے تو علی (ع) بن ابی طالب (ع) کی محبت ہی پاؤ گے اور اسی طرح قیامت تک اگر منافق کے نفس کی جانچ کرو گے تو امیر المومنین (ع) کی دشمنی ہی پاؤ گے، اس لئے کہ پروردگار نے رسول اکرم کی زبان سے یہ فیصلہ سنایا ہے، کہ یا علی (ع) ! تم سے مومن دشمنی نہیں کرے گا اور کافر یا منافق محبت نہیں کرے گا اور ظلم کا حامل ہمیشہ خائب و خاسر ہی ہوتا ہے، دیکھو ہم سے سمجھ بوجھ کر محبت کرو تا کہ راستہ پا جاؤ اور کامیاب ہو جاؤ ہم اسلامی انداز کی محبت کرو۔ (تفسیر فرات کوفی ص

260

/

355

روایت جابر بن یزید و ابی الورد)۔

968

۔ امام باقر (ع

)!

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ یہ معلوم کرے کہ وہ اہل جنت میں سے ہے اسے چاہیئے کہ ہماری محبت کو اپنے دل پر پیش کرے، اگر دل اسے قبول کر لے تو سمجھے کہ مومن ہے۔ (کامل الزیارات ص

193

از ابوبکر الخصرمی)۔

969

۔ علی بن محمد بن

بشر!

میں محمد بن علی (ع) کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک سوار آیا اور اپنے ناقہ کو بٹھا کر آپ کے پاس آیا اور ایک خط دیا، آپ نے خط پڑھنے کے بعد فرمایا کہ مہلب ہم سے کیا چاہتا ہے؟ خدا کی قسم کہ ہمارے پاس نہ کوئی دنیا ہے اور نہ سلطنت۔ اس نے کہا کہ میری جان آپ پر قربان، اگر کوئی شخص دنیا و آخرت دونوں چاہتا ہے تو وہ آپ اہلبیت (ع) ہی کے پاس ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ماشاء اللہ، یاد رکھو کہ جو ہم سے برائے خدا محبت کرے گا اللہ اسے اس محبت کا فائدہ دے گا اور جو کسی اور کے لئے محبت کرے گا تو خدا جو چاہتا ہے فیصلہ کر سکتا ہے، ہم اہلبیت (ع) کی محبت ایک ایسی شے ہے جسے پروردگار دلوں پر ثبت کر دیتا ہے اور جس

کے دل پر خدا ثبت کر دیتا ہے اسے کوئی مٹا نہیں سکتا ہے، کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے ”یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے دل میں خدا نے ایمان لکھ دیا اور ان کی اپنی روح سے تائید کردی ہے“ ... ہم اہلبیت (ع) کی محبت ایمان کی اصل ہے۔ (شواہد التنزیل

2

ص

330

/

971

تاویل الآیات الظاہرة ص،

650

-

۔ قیامت کا سب سے پہلا سوال4

970

۔ رسول

!اکرم

(قیامت کے دن سب سے پہلے ہم اہلبیت (ع) کی محبت کے بارے میں سوال کیا جائے گا ۔ (عیون اخبار الرضا (ع

2

ص

62

/

258

روایت حسن بن عبداللہ بن محمد بن العباس الرازی التمیمی)۔

971

۔ ابوبرزہ رسول اکرم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن کسی بندہ کے قدم آگے نہیں بڑھیں گے جب تک چار باتوں

کا سوال نہ کر لیا جائے، اپنی عمر کو کہاں صرف کیا ہے، اپنے جسم کو کہاں استعمال کیا ہے، اپنے مال کو کہاں خرچ

کیا ہے اور کہاں سے حاصل کیا ہے اور پھر ہم

(اہلبیت

(ع) کی

!محبت

(المعجم الكبير)

11

ص

84

/

11177

، المعجم الاوسط ،

9

ص

155

/

9406

مناقب ابن المغازلی ص ،

120

/

157

روایات ابن عباس ، فرائد السمطين

2

ص

301

/

557

(روایت داؤد بن سلیمان، امالی صدوق (ر

42

/

9

خصال ،

253

/

125

روایت اسحاق بن موسیٰ عن کاظم (ع) ، تحف العقول ص ،

56

امالی طوسی (ر) ص ،

593

/

1227

تنبیہ الخواطر ،

2

ص

75

روایت ابوہریرہ الاسلمی ، جامع الاخبار ص

499

/

1384

عن الرضا (ع) ، روضة الواعظین ص

546

شرح الاخبار ،

2

ص

508

/

898

روایت ابوسعید خدری)-

972

-

!ابوہریرہ

رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ کسی بندہ کے قدم روز قیامت آگے نہ بڑھیں گے جب تک چار باتوں کا سوال نہ کر لیا جائے ،
جسم کو کہاں تھکایا ہے ؟ عمر کو کہاں صرف کیا ہے ؟ مال کو کہاں سے حاصل کیا ہے اور کہاں خرچ کیا ہے ؟ اور
ہم اہلبیت (ع) کی محبت -

کسی نے عرض کیا کہ حضور آپ حضرات کی محبت کی علامت کیا ہے؟ آپ نے علی (ع) نے کاندھے پر رکھ کر فرمایا
... یہ ... (المعجم الاوسط

2

ص

348

/

1291

مناقب خوارزمی ص ،

77

/

59

)-

973

- حنان بن

سدير!

مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ہے کہ میں امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے ایسا کھانا پیش فرمایا جو میں نے کبھی نہیں کھایا تھا اور اس کے بعد فرمایا کہ سدير ! تم نے ہمارے کھانے کو کیسا پایا؟ میں نے عرض کی ، کی میرے ماں باپ آپ پر قربان

!ایسا کھانا تو میں نے کبھی نہیں کھایا ہے، اور نہ شائد کبھی کھاسکوں گا، اس کے بعد میری آنکھوں میں آنسو آگئے

! فرمایا سدير ! کیوں رورہے ہو؟ میں نے عرض کی ، فرزند رسول قرآن مجید کی ایک آیت یاد آگئی

فرمایا وہ کونسی آیت ہے؟ میں نے عرض کی کہ ” قیامت کے دن تم لوگوں سے نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا “

مجھے خوف ہے کہ یہ کھانا بھی اسی نعمت میں شمار ہو جس کا حساب دینا پڑے۔

امام ہنس پڑے اور فرمایا کہ سدير ! تم سے نہ اچھے کھانے کے بارے میں سوال ہوگا اور نہ نرم لباس کے بارے میں اور

نہ پاکیزہ خوشبو کے بارے میں - یہ سب تو ہمارے ہی لئے خلق کئے گئے ہیں اور ہم مالک کے لئے خلق ہوئے ہیں تا

کہ اس کی اطاعت کریں۔

میں نے عرض کی تو حضور ! یہ نعمت کیا ہے؟ فرمایا علی (ع) اور ان کی اولاد کی محبت ! جس کے بارے میں خدا روز

قیامت سوال کرے گا کہ تم نے اس نعمت کا کس طرح شکریہ ادا کیا ہے اور اس کی کس قدردانی کی ہے۔ (تفسیر فرات

الکوفی ص

605

/

763

)-

(فصل سوم: تربیت اولاد بر محبت اہلبیت (ع)

974

- رسول

اکرم!

اپنی اولاد کی تربیت کرو میری محبت ، میری اہلبیت (ع) کی محبت اور قرآن کی تعلیم پر ۔ (احقاق الحق

18

/

498

)-

975

- رسول

!اکرم

اپنی اولاد کو تین خصلتوں کی تربیت دو، اپنے پیغمبر کی محبت پیغمبر کے اہلبیت (ع) کی محبت اور قرائت قرآن ، اس لئے کہ حاملان قرآن انبیاء و اولیاء کے ساتھ اس دن بھی سایہ رحمت میں ہوں گے جس دن سایہ رحمت الہی کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا ۔ (کنز العمال

16

/

456

/

45409

نقل از فوائد عبدالکریم الشیرازی ، والدیلی و ابن النجار، فرائد السمطين

2

ص

304

/

559

از مخارق بن عبدالرحمان ، صواعق محرقة ص

172

احقاق الحق ،

18

/

297

نقل از ابوיעلی)-

976

- ابوالزبیر

!المکی

میں نے جابر کو دیکھا کہ انصار کے راستوں اور اجتماعات کا دورہ کر رہے ہیں عصا کا سہارا لئے ہوئے ... اور کہتے جارہے ہیں اپنی اولاد کو محبت علی (ع) کی تربیت دو اور اگر قبول نہ کریں تو ان کی ماں کے بارے میں تحقیق کرو ۔ (علل الشرائع ص

142

الفقیہ ،

3

ص

493

/

4744

رجال کشی ،

1

ص

236

/ الثاقب فی المناقب ،

123

)-

977

- ابوالزبیر ، عطیہ کو فی

!جواب

ہر ایک کا بیان ہے کہ ہم نے جابر کو عصا کا سہارا لے کر مدینہ کی گلیوں اور محفلوں کا دورہ کرتے ہوئے دیکھا ہے جب وہ اس روایت کا اعلان کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے اے گروہ انصار ! اپنی اولاد کو محبت علی (ع) کی تربیت دو اور جو انکار کردے اس کی ماں کے بارے میں غور کرو ۔ (مناقب ابن شہر آشوب

3

ص

67

)-

نوٹ ! روایت سے مراد حدیث ” علی خیر البشر فمن ابی فقد کفر “ علی (ع) تمام انسانوں سے افضل ہیں اور جو اس کا انکار کردے وہ کافر ہے

978

- امام صادق (ع) (ع)! اے میرے شیعو ! اپنی اولاد کو عبدی کے اشعار سکھاؤ کہ وہ دین خدا پر ہیں ۔ (رجال کشی

2

ص

704

/

748

از سماعة)-

نوٹ ! ابو محمد سفیان بن مصعب العبدی الکندی کا شمار ان شعراء اہلبیت (ع) میں ہوتا ہے جو ہر اعتبار سے ان سے قربت اور اخلاص رکھتے تھے اور انہوں نے بے شمار اشعار امیر المومنین (ع) اور ان کی ذریت کے بارے میں لکھے ہیں جن میں ان حضرات کی مدح بھی کی ہے اور ان کے مصائب کا تذکرہ بھی کیا ہے اور اہلبیت (ع) کے علاوہ کسی کے بارے میں ایک شعر بھی نہیں لکھا ہے ۔

شیخ الطائفہ نے انہیں امام صادق (ع) کے اصحاب میں شمار کیا ہے لیکن یہ صحابیت صرف محبت ، آمد و رفت یا ہمزمان ہونے کی بنا پر نہیں ہے بلکہ اس کی بنیاد حضرت کی بارگاہ میں تقرب ، ان سے اخلاص اور اہلبیت (ع) سے صحیح قلب سے محبت ہے یہاں تک کہ امام (ع) نے اپنے شیعوں کو ان کے اشعار کی تعلیم دینے کا حکم دیا ہے اور ان اشعار کو دین خدا پر مبنی قرار دیا ہے جیسا کہ کشی نے اپنے رجال ص

254

میں نقل کیا ہے ۔

ان کی صداقت اور ان کے اخلاص و استقامت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ امام (ع) نے انہیں وہ مراثنیٰ لکھنے کا حکم دیا تھا جو خواتین اپنے اجتماعات غم میں پڑھا کریں ۔ افسوس کہ مورخین نے ان کی تاریخ ولادت و وفات کا تذکرہ نہیں کیا ہے، البتہ ان کا امام جعفر صادق (ع) سے روایت کرنا اور سید حمیری کے ساتھ اجتماع جن کی ولادت

105

ء ھ میں ہوئی ہے اور

178

ء ھ میں وفات ہوئی ہے اور اسی طرح ابوداؤد المسترق کے ساتھ جمع ہونا اس بات کی علامت ہے کہ عبدی کی زندگی کا سلسلہ سید حمیری کے سال وفات تک باقی تھا۔

فہرست نجاشی کی بنا پر ابوداؤد کا انتقال

231

ء ھ میں ہوا ہے اور کشی کی بنا پر

160

ء ھ میں ہوا ہے اور عبدی سے روایت کرنے کے لئے کم سے کم اتنی عمر تو بہر حال درکار ہے جس میں انسان روایت کرنے کے قابل ہو جائے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عبدی کی زندگی کا سلسلہ سید حمیری کی وفات تک باقی تھا لہذا اعیان الشیعة

1

ص

370

کا یہ بیان کہ عبدی کا انتقال تقریباً

120

ء ھ میں ابوداؤد المسترق کی ولادت سے تقریباً

40

سال پہلے ہو گیا ہے خلاف تحقیق اور خلاف قرائن ہے۔ (الغدیر

2

ص

290

-

328

حالات عبدی کوفی)۔

واضح رہے کہ عبدی کا قصیدہ بائیں بہت طویل ہے جس کے مدحیہ اشعار کا خلاصہ یہ ہے۔

میرا سلام اس قبر تک پہنچا دو جو مقام غری (نجف) میں ہے اور جس میں عرب و عجم کا سب سے زیادہ وفادار انسان آرام کر رہا ہے۔

اور اپنا شعار ان کی بارگاہ میں خشوع کو قرار دو اور آواز دو اے بہترین پیغمبر کے بہترین وصی ۔

تو نبی ہادی کا بھائی بھی ہے اور مددگار بھی ، تو حق کا اظہار کرنے والا بھی ہے اور تمام کتب سماویہ کا ممدوح بھی۔

تو بضعة الرسول فاطمہ زہرا کا شوہر بھی ہے اور منتخب روزگار اولاد رسول کا باپ بھی ہے۔

وہ اولاد رسول جن میں سب راہ خدا میں زحمت برداشت کرنے والے دین خدا کی مدد کرنے والے اور اللہ کے لئے کام

کرنے والے افراد ہیں۔

یہ سب گمراہی کی تاریک راتوں کے راہنما ہیں اور ان کا نور ہدایت ستاروں سے زیادہ جگمگا رہا ہے۔

میں نے ان کی محبت کا اظہار کیا تو مجھے رافضی کا لقب دیدیا گیا اور مجھے اس راہ میں یہ لقب کس قدر پیارا ہے۔ صاحب عرش کی صلوات و رحمت ہر آن فاطمہ (ع) بنت اسد کے اس لال پر ہے جو تما م رنج و غم کا دور کرنے والا ہے۔ اور ان کے دونوں فرزندوں پر جن میں سے ایک زہر دغا سے شہید ہونے والا اور دوسرا خاک کربلا پر شہید ہونے والا ہے۔

اور اس عابد (ع) و زاہد پر جو اس کے بعد ہے اور اس باقر (ع) العلم پر جو منتہایے مطلوب سے قریب تر ہے۔ اور جعفر (ع) پر اور ان کے فرزند موسیٰ (ع) پر اور ان کے بعد رضا (ع) نیک کردار پر اور جواد (ع) شب زندہ دار پر۔ اور عسکر بین (ع) پر اور اس مہدی پر جو قائم ، صاحب (ع) الامر اور لباس ہدایت سے آراستہ و پیراستہ ہے۔ جو زمین کو ظلم سے بھرنے کے بعد انصاف سے بھر دے گا اور اہل فتنہ و فساد کا قلع قمع کر دے گا۔ اور بہترین مجاہدین راہ خدا کی قیادت کرنے والا ہے اس جنگ میں جو سرکش باغیوں کے خلاف ہونے والی ہے۔ عبدی نے دوسرے قصیدہ میں اپنی محبت آل (ع) کا اظہار اس انداز سے کیا ہے۔

اے میرے سردارو ! اے اولاد علی (ع) اے آل طہ اور آل ص کون تمہارا مثل ہوسکتا ہے جبکہ تم زمین میں اللہ کے جانشین ہو۔

تم وہ نجو م ہدایت ہو جن کے ذریعہ خدا ہر ہادی کو ہدایت دیتا ہے۔ اگر تمہاری راہنمائی نہ ہوتی تو ہم گمراہ ہوجاتے اور ہدایت و گمراہی مخلوط ہوکر رہ جاتے۔ میں ہمیشہ تمہاری محبت میں محبت کرتا ہوں اور تمہارے دشمنوں سے دشمنی کرتا ہوں۔ میں نے تمہاری محبت کے علاوہ کوئی زاد راہ نہیں فراہم کیا ہے اور یہی بہترین زاد راہ ہے۔ یہی وہ ذخیرہ ہے جس پر روز قیامت میرا اعتماد اور بھروسہ ہے۔ آپ حضرات کی محبت اور آپ کے دشمنوں سے برائت ہی میرا کل دین و ایمان ہے!۔

فصل چہارم: اہلبیت (ع) کو محبوب خلائق بنانے کی تاکید

979

- امام صادق (ع)

!)

اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمیں لوگوں میں محبوب بنائے اور مبغوض نہ بنائے۔ (کافی

8

ص

229

/

293

تنبیہ الخواطر ،

2

ص

152

روایت ابوبصیر، مشکوٰۃ الانوار ص

180

روایت علی بن ابی حمزہ ، الاعتقادات و تصحیح الاعتقادات ص

109

دعائم الاسلام ،

1

ص

61

فقه الرضا (ع) ص ،

306

)-

980

- امام صادق (ع)

)!

اللہ اس بندہ پر رحمت کرے جو لوگوں کی محبت کو ہماری طرف کھینچ کر لے آئے اور ان سے وہ بات کرے جو انہیں
(پسندیدہ ہو اور وہ بات نہ کرے جو ناپسند ہو۔) امالی صدوق (ر

88

/

8

روایت مدرک بن زہبیر ، الخصال

25

/

89

بشارة المصطفى ص ،

15

شرح الاخبار ،

3

ص

590

/

1456

روایت مدرک بن الہزبان) - ،

981

-

!علقمہ

میں نے امام صادق (ع) سے گزارش کی کہ میں آپ کے قربان کوئی نصیحت فرمائیے ؟ فرمایا کہ میں تمہیں تقوائے الہی ، احتیاط ، عبادت ، طول سجدہ ، ادائے امانت ، صدق حدیث ، ہمسایہ کے ساتھ بہترین سلوک کی وصیت کرتا ہوں ، دیکھو اپنے قبیلہ کے ساتھ تعلقات ٹھیک رکھنا ، ان کے مریضوں کی عیادت کرنا ، جنازوں کی مشایعت کرنا اور ہمارے واسطے باعث زینت بننا باعث ننگ و عار نہ بننا ہمیں لوگوں کے نزدیک محبوب بنانا اور مبغوض نہ بنانا ، ہماری طرف ہر مودت کو کھینچ کر لے آؤ اور ہر برائی کو ہم سے دور رکھو ہمارے بارے میں جو خیر کہا جائے ہم اس کے اہل ہیں اور جس شرکی نسبت دی جائے اس سے یقیناً پاکیزہ ہیں ، ہمارا کتاب خدا اور قرابت رسول اور پاکیزہ ولادت کی بنا پر ایک حق ہے لہذا ہمارے بارے میں ایسی ہی بات کرو ! (بشارة المصطفى ص

222

)-

(فصل پنجم: علامات محبت اہلبیت (ع)

- کوشش عمل1

982

- امام علی (ع)

)!)

میں رسول اکرم کے ساتھ ہوں گا اور میرے فرزند میرے ساتھ حوض کوثر پر ہوں گے لہذا جسے میرے ساتھ رہنا ہے اسے میری بات کو اختیار کرنا ہوگا اور میرے عمل کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔ (خصال ص

624

/

10

روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم ، تفسیر فرات ص

367

/

499

جامع الاخبار ،

495

/

1376

غرر الحکم حاشیہ ص ،

3763

)-

983

- حماد لحام امام صادق (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد محترم نے فرمایا کہ اگر تم نے میرے خلاف عمل کیا تو میرے ساتھ آخرت میں نہیں رہ سکتے ہو پروردگار اس بات کو برداشت نہیں کرسکتا کہ ہمارے اعمال کے خلاف عمل کرنے والے ہماری منزل میں نازل ہوں، پروردگار کعبہ کی قسم ایسا پرگز نہیں ہوسکتا ہے

- (کافی

8

ص

253

/

358

تنبیہ الخواطر ،

2

ص

176

-)

984

- امام علی (ع)! جو ہم سے محبت کرے اسے ہمارا جیسا عمل بھی کرنا ہوگا اور اس راہ میں تقویٰ کو ردا کو اوڑھنا ہوگا

-(غرر الحکم ص

8483

)-

985

- امام علی (ع

)!-

جو ہم سے محبت کرے وہ ہمارا جیسا عمل بھی کرے اور اس راہ میں تقویٰ سے مدد لے کہ دنیا و آخرت کا سب سے بڑا مددگار تقویٰ الہی ہی ہے۔(خصال

614

/

10

روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادق (ع) ، تحف العقول ص

104

)-

986

- امام صادق (ع

)!-

میں والد بزرگوار کے ساتھ نکل کر مسجد رسول میں گیا ، قبر و منبر کے درمیان شیعوں کی ایک جماعت موجود تھی ، آپ نے انہیں سلام کیا ، ان لوگوں نے جواب دیا تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری روح اور تمہاری خوشبو کو دوست رکھتا ہوں لہذا اپنے تقویٰ اور ورع سے میری مدد کرو اور یہ یاد رکھو کہ ہماری محبت ورع اور سعی عمل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی ہے اور اگر کوئی شخص کسی بندہ کے پیچھے چلے تو اسے اس کے مطابق عمل بھی کرنا چاہیئے۔ (کافی

8

ص

212

/

259

روایت عمرو بن المقدام، امالی صدوق ص

500

/

4

روایت ابوبصیر ، فضائل الشیعہ

51

/

8

از محمد بن عمران)-

987

- امام مہدی (ع

)!-

جناب شیخ مفید (ر) کے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر شخص کو وہ عمل کرنا چاہیئے جو ہماری محبت سے قریب بنادے اور ہر اس عمل سے پرہیز کرنا چاہئے جو ہم سے کراہت اور بیزاری کا سبب بنے کہ ہمارا ظہور اچانک ہوگا اور اس وقت نہ کوئی توبہ کار آمد ہوگی اور نہ ہمارے عتاب سے کوئی شرمندگی بچا سکے گی (احتجاج 2

ص

599

)-

۔ محبان اہلبیت (ع) سے محبت 2

988

- حنش بن

المعتمر!

میں امیر المومنین علی (ع) بن ابی طالب (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام کرکے مزاج دریافت کیا تو فرمایا کہ میری شام اس عالم میں ہوئی ہے کہ میں اپنے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن ہوں اور ہمارا دوست اس رحمت خدا پر مطمئن ہے جس کا انتظار کر رہا تھا اور ہمارا دشمن اپنی تعمیر جہنم کے کنارہ کر رہا ہے جس کا انجام جہنم میں گرجانا ہے اور گویا کہ اہل رحمت کیلئے رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور انہیں رحمت مبارک ہے اور اہل جہنم کیلئے جہنم کی ہلاکت حاضر ہے۔

حنش! جو شخص یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ میرا دوست ہے یا دشمن؟ اسے چاہئے کہ اپنے دل کا امتحان کرے، اگر ہمارے دوستوں کا دوست ہے تو ہمارا دشمن نہیں ہے اور ہمارے دوستوں کا دشمن ہے تو پھر ہمارا دوست نہیں ہے، خدا نے ہمارے دوست کی دوستی کا عہد لیا ہے اور ہمارے دشمنوں کا نام کتاب میں ثبت کر دیا ہے، ہم نجیب اور پاکیزہ (افراد ہیں اور ہمارا گہرانہ انبیاء کا گہرانہ ہے۔) امالی طوسی (ر)

113

/

172

امالی مفید (ع) ص،

334

/

74

بشارة المصطفیٰ ص،

45

کشف الغمہ،

2

ص

8

الغارات،

2

ص

585

)-

- امام علی (ع)

!)

جس نے اللہ سے محبت کی اس نے نبی سے محبت کی اور اس نے ہم سے محبت کی اور جس نے ہم سے محبت کی وہ ہمارے شیعوں سے بہر حال محبت کرے گا - (تفسیر فرات کوفی ص

128

/

146

روایت زید بن حمزہ بن محمد بن علی بن زیاد القصار)۔

990

- امام صادق (ع)

!)

جس نے ہمارے دوست سے محبت کی اس نے ہم سے محبت کی (بحار الانوار

100

/

124

/

34

روایت عبدالرحمان بن مسلم (المزار الکبیر)۔

- دشمنان اہلبیت (ع) سے دشمنی 3

991

- صالح بن میثم

!التمار

میں نے حضرت میثم کی کتاب میں دیکھا ہے کہ ہم لوگوں نے ایک شام امیر المومنین (ع) کی خدمت میں حاضری دی تو آپ نے فرمایا کہ جس مومن کے دل کا بھی خدا نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا وہ ہماری مودت کو اپنے دل میں ضرور پائے گا اور جس پر خدا کی ناراضگی ثبت ہوگئی ہے وہ ہماری دشمنی ضرور رکھے گا ، ہم اس بات پر خوش ہیں کہ مومن ہم سے دوستی رکھتا ہے اور دشمن کی دشمنی کو ہم پہچانتے ہیں۔

ہمارا دوست رحمت خدا کی بنا پر خوشحال ہے اور ہر روز اس کا منتظر رہتا ہے اور ہمارا دشمن اپنی تعمیر جہنم کے کنارے پر کر رہا ہے جس کا انجام ایک دن اس میں گر جانا ہے، گویا اہل رحمت کے لئے رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور وہ اس میں خوشحال ہے اور اہل جہنم کا انجام ہلاکت ہے۔

جس بندہ کے دل میں خدا نے خیر قرار دیدیا ہے وہ ہماری محبت میں کوتاہی نہیں کر سکتا ہے اور جو ہمارے دشمن سے محبت کرتا ہے وہ ہمارا دوست نہیں ہو سکتا ہے، دو طرح کی چیزیں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں اور ”خدا نے کسی سینہ میں دو دل نہیں قرار دیے ہیں۔ سورہ احزاب آیت

124

کہ ایک سے اس قوم سے محبت کرے اور دوسرے سے اس قوم سے ، جو ہمارا محب ہے وہ اتنا ہی خالص ہے جس قدر بغیر ملاوٹ والا سونا ہوتا ہے۔

ہم نجیب و پاکیزہ افراد ہیں اور ہمارا گھرانہ انبیاء کا گھرانہ ہے، ہم اوصیاء کے وصی اور اللہ و رسول کے گروہ والے ہیں، ہمارا باغی گروہ حزب الشیطان ہے، جو ہماری محبت کا حال آزمانا چاہے وہ اپنے دل کا امتحان کر لے، اگر ہمارے

دشمنوں کی محبت بھی پائی جاتی ہے تو اسے معلوم رہے کہ خدا، جبریل اور میکائیل سب اس کے دشمن ہیں اور خدا (تمام کافروں کا دشمن ہے) (امالی طوسی ر)

148

/

243

بشارة المصطفى ص ،

87

كشف الغمہ

2

/

11

تاویل الآيات الظاهرة ص ،

439

روایت ابی الجارود و عن الصادق (ع) -

992

- ابوالجارود نے امام باقر (ع) سے آیت شریفہ ’ ’ ما جعل الله لرجلٍ من قلوبين في جوفه “ کے بارے میں امیر المومنین (ع) کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ہماری اور ہمارے دشمن کی محبت ایک سینہ میں جمع نہیں ہوسکتی ہیں کہ خدا نے کسی کے سینہ میں دو دل نہیں رکھے ہیں کہ ایک سے اس سے محبت کرے اور دوسرے سے اس سے دشمنی کرے، ہمارا محبت کرنے والا اتنا ہی مخلص ہوتا ہے جیسے خالص سونا جس میں کسی طرح کی ملاوٹ نہ ہو، جو شخص ہماری محبت کا اندازہ کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے دل کا امتحان کرلے، اگر ہماری محبت میں دشمن کو شریک پاتا ہے تو نہ وہ ہم سے ہے اور نہ ہم اس سے ہیں اور اللہ بھی اس کا دشمن ہے اور جبریل و میکائیل بھی اور اللہ تمام کافروں کا دشمن ہے - (تفسیر قمی

2

ص

171

)-

993

- امام صادق (ع) نے ایک شخص کے جواب میں فرمایا جس کا سوال یہ تھا کہ ایک شخص آپ کا دوست تو ہے لیکن آپ کے دشمن سے برائت میں کمزوری محسوس کرتا ہے، اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ... فرمایا، افسوس ، جو ہماری محبت کا دعویٰ کرے اور ہمارے دشمن سے برائت نہ کرے وہ جھوٹا ہے - (مستطرفات السرائر

149

/

2

)-

- بلاؤں کے لئے آمادگی4

994

- ابوسعید خدری نے رسول اکرم سے ایک حاجت کے بارے میں فریاد کی تو آپ نے فرمایا کہ ابوسعید صبر کرو کہ فقر و

فاقہ میرے چاہنے والوں تک پہاڑوں کی بلندیوں سے وادیوں کی طرف آنے والے سیلاب سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ

آتا ہے

- (مسند

ابن حنبل

4

ص

85

/

11379

شعب الایمان ،

7

ص

318

/

10442

،

2

ص

174

/

1473

الفردوس ،

3

ص

155

/

4421

-)

995

- ابوذر رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں آپ کے گھرانہ کا چاہنے والا ہوں تو فرمایا کہ

ہوشیار رہو اور فقر کی سواری تیار رکھو کہ فقر ہمارے چاہنے والوں کی طرف سیلاب کی تیز رفتاری سے زیادہ روانی

کے ساتھ آتا ہے

- (مستدرک

حاکم

4

ص

367

/

944

سنن ترمذی ،

4

ص

576

/

2350

شعب الایمان

2

ص

173

/

1471

) -

996

- ابن

عباس!

رسول اکرم کو سخت پریشانی کا سامنا ہو گیا اور علی (ع) کو اس کی خبر مل گئی تو وہ کام کی تلاش میں نکل پڑے تا کہ کچھ سامان حاصل کر کے رسول اکرم کی خدمت میں پیش کر دیں، اتفاق سے ایک یہودی کے باغ میں سینچائی کا کام مل گیا اور سترہ کھجور کے عوض سترہ ڈول پانی نکالا اور وہ کھجور لے کر رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ یا ابا الحسن یہ کہاں سے ؟ عرض کی کہ مجھے آپ کی پریشانی کا علم ہوا تو میں کام کی تلاش میں نکل پڑا اور یہ کھجور لے حاضر ہوا ہوں۔

فرمایا کہ یہ تم نے خدا و رسول کی محبت میں کیا ہے ؟ عرض کی بیشک ! فرمایا کہ جب کوئی بندہ خدا و رسول سے محبت کرتا ہے تو فقر و فاقہ اس کی طرف سیلاب کی روانی سے تیز رفتاری کے ساتھ بڑھتا ہے خدا و رسول سے محبت کرنے والے کو صبر کی سواری کو تیار رکھنا چاہئے۔ (السنن الکبریٰ

6

ص

197

/

1149

(تاریخ دمشق حالات امام علی (ع) ،

2

ص

449

/

966

)-

997

- عنمة

!!الجهنئ

ایک دن رسول اکرم گھر سے برآمد ہوئے تو انصار کے ایک شخص نے ملاقات کرکے عرض کی کہ میرے ماں باپ قربان، آپ کے چہرہ پر کبیدگی کے آثار اچھے نہیں لگتے ہیں ، آخر اس کا سبب کیا ہے ؟ آپ نے تاویر اس شخص پر نظر کرنے کے بعد فرمایا کہ بھوک !

وہ شخص یہ سن کر روپڑا اور گھر میں کھانا تلاش کرنے لگا اور جب کچھ نہ ملا تو بنی قریظہ میں جا کر ایک کھجور ایک ڈول پانی کھینچنے کا کام کرنے لگا اور جب کچھ کھجور جمع ہوگئے تو لیے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضور نوش فرمائیں۔

آپ نے فرمایا کہ یہ کھجور کہاں سے آئے؟

اس نے ساری داستان بیان کی ۔

آپ نے فرمایا کہ شائد تم اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہو؟ اس نے عرض کی کہ بیشک ! اس ذات کی قسم

جس نے آپ کو رسول بنایا ہے کہ آپ میری نظر میں میری جان اور میرے اہل و عیال اور اموال سے زیادہ عزیز ہیں۔

فرمایا اگر ایسا ہے تو فقراور بلاء کے لئے تیار ہوجاؤ کہ ذات واجب کی قسم، فقر اور بلا کی رفتار میرے چاہنے والوں کی طرف بلندی کوہ سے سیلاب کی رفتار سے زیادہ تیز تر ہے۔ (المعجم الکبیر

18

ص

84

/

155

اصابہ ،

4

ص

611

/

6097

اسد الغابہ ،

4

ص

294

/

4112

)-

998

- امام علی (ع)! جو شخص بھی ہم سے محبت کرے وہ بلاء کی چادر تیار کرلے۔ (غرر الحکم ص

9037

)-

999

- امام علی (ع)! جو ہم سے محبت کرے اسے رنج و محن کی کھال اوڑ لینی چاہیئے۔ (غرر الحکم ص

9038

)-

1000

- امام علی (ع)

!)

جو ہم اہلبیت (ع) سے محبت کرے اسے سامانِ بلاء کو تیار کر لینا چاہیئے (الغارات

2

ص

588

تاویل الآيات الظاہرہ ص ،

775

)-

1001

- امام علی (ع)! جو ہم اہلبیت (ع) سے محبت کرے اسے فقر کی چادر مہیار کر لینی چاہیئے۔ (نہج البلاغہ حکمت ص

112

)-

1002

- اصبع بن نباتہ! میں امیر المومنین (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص وارد ہوا اور اس نے کہا کہ خدا گواہ ہے میں آپ سے محبت کرتا ہوں، فرمایا تم صحیح کہتے ہو، ہماری طینت خزانہ قدرت میں محفوظ ہے اور اللہ نے اس کا عہد صلب آدم (ع) میں لیا ہے لیکن اب چادر فقر اختیار کرلو کہ میں نے رسول اکرم سے سنا ہے کہ خدا کی قسم یا علی (ع)! فقر کی رفتار تمہارے چاہنے والوں کی

طرف سیلاب کی رفتار سے زیادہ تیز تر ہے۔ (المومن

16

ص

5

اعلام الدین ص ،

432

)-

1003

- اصبع بن

نباتہ!

میں امیر المومنین (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آکر عرض کی کہ میں آپ سے خفیہ، علانیہ ہر حال میں محبت کرتا ہوں! امیر المومنین (ع) نے یہ سن کر ایک لکڑی سے زمین کو کھودنا شروع کر دیا، اس کے بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ تو جھوٹا ہے، میں نے نہ تیری شکل اپنے چاہنے والوں کی شکلوں میں دیکھی ہے اور نہ تیرا نام ان کے ناموں میں دیکھا ہے۔

مجھے اس کلام سے بے حد تعجب ہوا اور میں خاموش بیٹھا رہا یہاں تک کہ ایک دوسرے شخص نے آکر یہی بات دہرائی! آپ نے پھر زمین کو کریدا اور فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے، ہماری طینت طینتِ مرحومہ ہے، اس کا عہد پروردگار نے روز میثاق لے لیا ہے اور اس سے کوئی شخص الگ نہیں ہوسکتا ہے اور نہ اس میں کوئی شخص باہر سے داخل ہوسکتا ہے، لیکن اب فقر کی چادر تیار کر لے کہ میں رسول اکرم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یا علی (ع)! فاقہ کی رفتار تمہارے چاہنے والوں کی طرف سیلاب کی رفتار سے تیز تر ہے۔ (امالی طوسی (ر) ص

409

/)

میں بیماری کی حالت میں مدینہ وارد ہوا تو کسی نے امام باقر (ع) کو میرے حالات کی اطلاع کردی ، آپ نے ایک غلام کے ہمراہ رومال سے ڈھانک کر ایک شربت ارسال فرمایا اور غلام نے کہا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ اپنے سامنے پلادینا، میں نے اسے دیکھا کہ انتہائی خوش ذائقہ اور خوشبودار ہے اور فوراً پی لیا۔

غلام نے کہا کہ اب اجازت دیجئے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جب پی لیں تو تم واپس آجانا، میں غور کرنے لگا کہ ابھی تو میں اٹھنے کے قابل نہیں تھا اور اب یکبارگی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور حضرت کے دروازہ پر حاضر ہو کر اذن طلب کیا، آپ نے اندر سے آواز دی کہ ٹھیک ہو گئے؟ اچھا اب اندر آ جاؤ ! میں روتا ہوا داخل ہوا، سلام کر کے دست مبارک کو بوسہ دیا ، فرمایا رونے کا سبب کیا ہے؟

عرض کی ، میں آپ پر قربان، منزل اس قدر دور ہے کہ برابر حاضر نہیں ہوسکتا اور حالات ایسے ہیں کہ مدینہ میں قیام نہیں کرسکتا، یہ رونا اپنی غربت اور بدقسمتی کا ہے۔

فرمایا کہ جہاں تک بلاء کا سوال ہے، پروردگار نے میرے چاہنے والوں کو ایسا ہی بنایا اور بلاء کو ان کی طرف تیز رفتار بنادیا ہے اور جہاں تک غربت کا سوال ہے تو حضرت ابو عبد اللہ سے سبق لینا چاہیئے جو شط فرات پر ہم سب سے دور ہیں۔

رہ گیا تمہاری منزل کا ہم سے دور ہونا تو مومن ہمیشہ اس دار دنیا میں غریب رہتا ہے یہاں تک کہ جوار رحمت الہیہ میں پہنچ جائے۔

اور تم نے ہم سے قریب رہنے اور ہمیں دیکھنے کی خواہش کا جو اظہار کیا ہے تو اللہ تمہاری نیت سے باخبر ہے اور تمہیں اس جذبہ پر اجر عنایت کرنے والا ہے۔ (رجال کشی

(فصل ششم: آثار محبت اہلبیت (ع)

۱۔ گناہوں کا محو ہوجانا

۱۰۰۵

- رسول

!اکرم

ہم اہلبیت(ع) کی محبت گناہوں کو محو کردیتی ہے اور نیکیوں کو دگنا کردیتی ہے۔ (امالی طوسی (ر) ص

۱۶۴

/

۲۷۴

روایت علی بن مہدی ، ارشاد القلوب ص

۲۵۳

)-

۱۰۰۶

- امام حسن (ع)

)!

خدا کی قسم ہماری محبت ہر ایک کو فائدہ پہنچا دیتی ہے چاہے وہ ارض دیلم کا قیدی غلام کیوں نہ ہو اور ہماری محبت

اولاد آدم (ع) کے گناہوں کو اس طرح گرا دیتی ہے جس طرح ہوا درخت سے پتے گرا دیتی ہے۔ (اختصاص ص

۸۲

(رجال کشی (ر ،

۱

ص

۳۲۹

/

۱۷۸

روایت ابو حمزہ ثمالی (-

۱۰۰۷

- امام زین العابدین (ع)! جو ہم سے برائے خدا محبت کرے گا اسے محبت ضرور فائدہ پہنچائے گی چاہے دیلم کے

پہاڑوں پر کیوں نہ ہو اور جو کسی اور غرض سے محبت کرے گا تو اس کا اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہے اور ہم اہلبیت (ع)

کی محبت گناہوں کو یوں گرا دیتی ہے جس طرح ہوا درخت کے پتوں کو گرا دیتی ہے۔ (بشارة المصطفیٰ ص

۳

ابوزرین ، شرح الاخبار

۲

ص

۵۱۳

/

۹۰۶

روایت علی بن حمزہ عن الحسین (ع) -

۱۰۰۸

- امام باقر (ع)

)!

ہم اہلبیت (ع) کی محبت سے گناہ معاف کئے جاتے ہیں - (امالی طوسی (ر) ص

۴۵۲

/

۱۰۱۰

،

بشارة المصطفیٰ ص

۶۷

روایت خالد بن طہاز ابوالعلاء الخفاف) -

۱۰۰۹

- امام صادق (ع) (ع)! ہم اہلبیت (ع) کی محبت بندوں کے گناہوں کو اسی طرح گرا دیتی ہے جس طرح تیز ہوا درخت کے

پتوں کو گرا دیتی ہے - (ثواب الاعمال ص

۲۲۳

/

۱

قرب الاسناد ص ،

۳۹

/

۱۲۶

بشارة المصطفیٰ ص ،

۲۷۰

روایات بکر بن محمد ازدی) -

۱۰۱۰

- امام صادق (ع)

)!

جو شخص خدا کے لئے ہم سے اور ہمارے دوستوں سے محبت کرے اور اس کی کوئی دنیاوی غرض نہ ہو یا اسی طرح

ہمارے دشمنوں سے صرف برائے خدا دشمنی کرے اور اس کی کوئی ذاتی عداوت نہ ہو اور اس کے بعد روز قیامت بقدر

(ریگ صحرا و زبد دریا گناہ لے کر آئے تو بھی خدا اس کے گناہوں کو معاف کر دے گا - (امالی طوسی (ر

۱۵۶

/

۲۵۹

بشارة المصطفیٰ ص ،

۹۰

روایت حسین بن مصعب ، ارشاد القلوب ص ،

۲۵۳

اعلام الدین ص

۴۴۸

ثواب الاعمال ص ،

۲۰۴

/

۱

روایت صالح بن سہل ہمدانی)۔

۲۔ طہارت قلب

1011

۔ امام باقر (ع

)!

جو شخص بھی ہم سے محبت کرتا ہے ، اللہ اس کے دل کو پاک کردیتا ہے اور جس کے دل کو پاک کردیتا ہے وہ ہمارے لئے سراپا تسلیم ہوجاتا ہے اور جب ایسا ہوجاتا ہے تو پروردگار اسے سختی حساب اور ہول قیامت سے محفوظ بنادیتا ہے۔ (کافی

1

ص

194

/

1

ابو خالد کاہلی)۔

1012

۔ امام صادق (ع

)!

کوئی شخص بھی ہم سے محبت نہیں کرے گا مگر یہ کہ روز قیامت ہمارے ساتھ ہماری منزل میں اور ہمارے زیر سایہ ہوگا ، خدا کی قسم جو شخص بھی ہم سے محبت کرے گا پروردگار اس کے دل کو پاکیزہ بنادے گا اور جب ایسا کردے گا تو وہ سراپا تسلیم ہوجائے گا اور جب ایسا ہوجائے گا تو اسے سختی حساب اور ہول قیامت سے محفوظ بنادے گا اور اس امر کی اہمیت کا اندازہ اس وقت ہوگا جب سانس حلق تک پہنچ جائے گی۔ (دعائم الاسلام

1

ص

73

شرح الاخبار ،

3

ص

471

/

1367

روایت عبدالعلی بن الحسین)۔

3۔ اطمینان قلب

1013

۔ امام علی (ع)

)!

جب آیت کریمہ ” الا بذر اللہ تطمئن القلوب“ نازل ہوئی تو رسول اکرم نے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جو خدا و رسول اور میرے اہلبیت (ع) سے سچی محبت کرتا ہے اور جھوٹ نہیں بولتا ہے اور مومنین سے بھی حاضر و غائب ہر حال میں محبت کرتا ہے کہ مومنین ذکر خدا ہی سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ۔ (کنز العمال

2

ص

442

/

4448

در منثور ،

2

ص

642

جعفریات ص ،

224

)۔

1014

۔ امام صادق (ع)

)!

آیت کریمہ کے نزول کے بعد رسول اکرم نے حضرت علی (ع) سے فرایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟

عرض کی کہ خدا اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے ! فرمایا جو شخص میرے اقوال کی تصدیق کرے ، مجھ پر ایمان لے آئے اور تم سے اور تمہاری اولاد سے محبت کرے اور سارے امور کو تم لوگوں کے حوالہ کر دے ۔ (تفسیر فرات کوفی ص

207

/

374

روایت محمد بن القاسم بن عبید)۔

1015

۔ انس بن

مالک!

رسول اکرم نے مجھ سے آیتہ ” الا بذکر اللہ “ کے بارے میں دریافت کیا کہ فرزند ام سلیم تمہیں معلوم ہے کہ اس سے مراد کون لوگ ہیں ؟

میں نے عرض کی حضور آپ فرمائیں ؟ فرمایا ہم اہلبیت (ع) اور ہمارے شیعہ ۔ (بحار النوار

35

ص

405

/

29

/

23

ص

184

/

48

تاویل الآیات الظاہرہ ص ،

239

البرہان ،

2

ص

291

/

2

روایت ابن عباس (-

نوٹ ! بظاہر ابن عباس کا نام سہواً درج ہو گیا ہے اس لئے کہ ابن عباس ام سلیم سے مراد انس بن مالک ہے جیسا کہ

تہذیب الکمال

3

ص

353

/

568

میں واضح کیا گیا ہے۔؟

۔ حکمت 4

1016

۔ امام صادق (ع)

)!

جو ہم اہلبیت (ع) سے محبت کرے گا اور ہماری محبت کو اپنے دل میں ثابت کرے گا اس کی زبان سے حکمت کے

چشمے جاری ہوں گے اور اس کے دل میں ایمان ہمیشہ تازہ رہے گا ۔ (محاسن

1

ص

134

/

۔ کمال دین 5

1017

۔ رسول

!اکرم

میرے اہلبیت (ع) اور میری ذریت کی محبت کمال دین کا سبب بنتی ہے۔ (امالی صدوق (ر) ص

161

/

1

روایت حسن بن عبداللہ)۔

1018

۔ رسول

!اکرم

میرے قبیلہ ، میرے اہلبیت (ع) اور میری ذریت کی فضیلت ویسی ہی ہے جیسے دنیا کی ہر شے پر پانی کی فضیلت ہے کہ ہر شے کی زندگی کا دارو مدار پانی پر ہے۔ (اسی طرح میرے اہلبیت (ع) ، عشیرہ اور ذریت کی محبت سے کمال دین حاصل ہوتا ہے۔ (اختصاص ص

37

)۔

۔ مسرت و اطمینان وقت موت 6

1019

۔ عبداللہ بن

!الولید

میں امام صادق (ع) کی خدمت میں مروان کے دور حکومت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں اہل کوفہ میں سے ہوں

فرمایا کہ کوفہ سے زیادہ ہم سے محبت کرنے والا کوئی شہر نہیں ہے خصوصاً یہ ایک جماعت جسے خدا نے ہمارا عرفان عنایت فرمایا ہے جبکہ تمام لوگ جاہل تھے۔ تم لوگوں نے ہم سے محبت کی جب لوگ نفرت کر رہے تھے، ہمارا اتباع کیا جب لوگ مخالفت کر رہے تھے، ہماری تصدیق کی جب لوگ تکذیب کر رہے تھے، خدا تمہیں ہماری جیسی حیات و موت عنایت کرے۔

یاد رکھو کہ میرے والد بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی خنکی چشم اور سکون قلب کو اس وقت دیکھے گا جب سانس آخری مرحلہ تک پہنچ جائے گی ، پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے ہر رسول کے لئے ازواج اور ذریت قرار دی ہے۔ رعد ص

38

اور ہم ذریت رسول اللہ میں)۔ (کافی

8

ص

81

/

38

امالی طوسی (ر) ص

144

/

234

بشارة المصطفیٰ ص ،

82

)-

واضح رہے کہ بشارة المصطفیٰ میں مروان کے بجائے بنی مروان کا ذکر ہے اور یہی صحیح ہے کہ امام صادق (ع) کی ولادت عبدالملک بن مروان کے دور میں ہوئی ہے۔

(۔ شفاعت اہلبیت (ع) 7)

1020

- رسول اکرم - میری شفاعت میری امت میں صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو میرے

(اہلبیت

ع) سے محبت کرنے والے ہیں اور میرے شیعہ ہیں

- (تاریخ

بغداد

2

ص

146

)-

1021

- رسول اکرم ، ہم اہلبیت (ع) کی محبت اختیار کرو کہ جو ہماری محبت لے کر میدان قیامت میں وارد ہوگا ، وہ ہماری

شفاعت سے داخل جنت ہو جائے گا ، (المعجم الاوسط

2

ص

360

/

2230

(روایت ابن ابی لیلیٰ ، امالی مفید ر)

13

/

1

(امالی طوسی (ر) ،

187

/

314

المحاسن ،

1

ص

134

/

169

بشارة المصطفى ص ،

100

ارشاد القلوب ص ،

254

) -

1022

- امام علی (ع)! روز قیامت اپنے اعمال کی بنا پر شفاعت کے لئے ہماری تلاش میں پریشان نہ ہونا، ہمیں بھی حق شفاعت حاصل ہے اور ہمارے شیعوں کو بھی ہم سے حوض کوثر پر ملاقات کرنے میں سبقت کرو کہ ہم اپنے دشمنوں کو وہاں سے ہنکا دیں گے اور اپنے دوستوں کو سیراب کریں گے۔ (الخصائص

614

/

624

/

10

روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادق (ع)۔

- نورِ روزِ قیامت 8

1023

- رسول

اکرم!

تم میں سب سے زیادہ نورانیت کا حامل وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ اہلبیت (ع) سے محبت کرنے والا ہوگا۔ (شواہد التنزیل

2

ص

310

/

948

از سالم)۔

1024

- رسول

اکرم!

آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی قسم کوئی بندہ میرے اہلبیت (ع) سے محبت نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ پروردگار اسے ایک نور عطا

کردیتا ہے جو حوض کوثر تک ساتھ رہتا ہے اور اسی طرح دشمن اہلبیت (ع) کے اور اپنے درمیان حجاب حائل کردیتا ہے۔ (شواہد التنزیل)

2

ص

310

/

947

روایت ابوسعید خدری)۔

9 - امن روز قیامت

1025

- رسول

!اکرم

(جو ہم اہلبیت (ع) سے محبت کرے گا پروردگار اسے روز قیامت مامون و محفوظ اٹھائے گا۔ (عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

58

/

220

از ابو محمد الحسن بن عبداللہ بن محمد بن العباس الرازی التمیمی عن الرضا (ع))۔

1026

- رسول

!اکرم

آگاہ رہو کہ جو آل محمد سے محبت کرتا ہے وہ حساب، میزان اور صراط سے محفوظ ہو جاتا ہے، فضائل الشیعہ

27

/

1

بشارة المصطفیٰ ص ،

37

مائة منقبة ص ،

149

اعلام الدین ص ،

264

ارشاد القلوب ص ،

235

مناقب خوارزمی ،

73

/

51

مقتل خوارزمی ،

1

ص

40

فرائد السمطين ،

2

ص

258

/

526

روایات ابن عمر)۔

1027

- رسول

اکرم!

میری اور میرے اہلبیت (ع) کی محبت سات مقامات پر کام آنے والی ہے جن کا ہوں انتہائی عظیم ہے، وقت مرگ ، قبر ،
وقت نشر ، وقت نامہ اعمال ، وقت حساب، میزان ، صراط - (خصال

360

/

49

(امالی صدوق (ر ،

18

/

3

بشارة المصطفی ص ،

17

روایت جابر عن الباقر (ع) ، روضة الواعظین ص

297

جامع الاخبار ،

513

/

1441

کفاية الاثر ص ،

108

روایت واثله بن الاسقع)۔

1028

- امام صادق (ع)! ہم اہلبیت (ع) کی محبت سے مقامات پر فائدہ ہونے والا ہے، خدا کے سامنے ، موت کے وقت ، قبر
میں ، روز حشر، حوض کوثر پر ، میزان پر ، صراط پر - (المحاسن

1

ص

250

/

471

روایت محمد بن الفضل الهاشمی)۔

- ثباتِ قدم بر صراط 10

1029

- رسول

!اکرم

تم میں سب سے زیادہ صراط پر ثبات قدم والا وہ ہوگا جو سب سے زیادہ مجھے سے اور میرے اہلبیت (ع) سے محبت کرنے والا ہوگا۔ (جامع الاحادیث قمی ص

231

)-

1030

- رسول

!اکرم

تم میں سب سے زیادہ صراط پر ثابت قدم سب سے زیادہ میرے اہلبیت (ع) سے محبت کرنے والا ہوگا۔ (فضائل الشیعہ

48

/

3

روایت اسماعیل بن مسلم الشعیری، الجعفریات ص

182

نوادیر راوندی ص ،

95

کامل ابن عدی ،

6

/

2304

روایت موسیٰ بن اسماعیل ، کنز العمال

2

ص

97

/

63

341

صواعق محرقہ ص ،

187

احقاق الحق ،

18

/

459

)-

1031

- رسول

!اکرم

ہم اہلبیت (ع) سے جس نے بھی محبت کی اس کا ایک قدم پھسلنے لگے گا تو دوسرا ثابت ہو جائے گا یہاں تک کہ خدا اسے روز قیامت نجات دیدے۔ (در الاحادیث النبویہ ص

51

)-

1032

- امام صادق (ع)

!)

ہمارا کوئی دوست ایسا نہیں ہے جس کے دونوں قدم پھسل جائیں بلکہ جب ایک قدم پھسلنے لگتا ہے تو دوسرا ثابت ہو کر اسے سنبھال لیتا ہے۔ (دعائم الاسلام ص

163

)-

- نجات از جہنم 11

1033

- رسول

!اکرم

روز قیامت پروردگار فاطمہ (ع) کو آواز دے گا کہ جو چاہو مانگ لو میں عطا کردوں گا ! تو فاطمہ (ع) کہیں گی کہ خدایا تجھ ہی سے ساری امیدیں وابستہ ہیں اور تو امیدوں سے بھی بالاتر ہے، میرا سوال صرف یہ ہے کہ میرے اور میری عترت کے محبوبوں پر جہنم کا عذاب نہ کرنا ؟ تو آواز آئے گی، فاطمہ (ع) ! میری عزت و جلال اور بلندی کی قسم، میں نے آسمان و زمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے سے یہ عہد کر رکھا ہے کہ تیرے اور تیری اولاد کے دوستوں پر جہنم کا عذاب نہیں کروں گا۔ (تاویل الآیات الظاہرہ روایت ابوزر)۔

1034

- بلال بن

حمامہ

ایک دن رسول اکرم ہمارے درمیان مسکراتے ہوئے تشریف لائے تو عبدالرحمان بن عوف نے عرض کی کہ حضور آپ کے مسکرانے کا سبب کیا ہے؟

فرمایا میرے پاس پروردگار کی بشارت آئی ہے کہ مالک نے جب علی (ع) و فاطمہ (ع) کا عقد کرنا چاہا تو ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ درخت طوبیٰ کو ہلائے۔ اس نے ہلایا تو بہت سے اوراق گر پڑے اور ملائکہ نے انہیں چن لیا، اب روز قیامت ملائکہ تمام مخلوقات کو دیکھیں گے اور جسے محبت اہلبیت (ع) پائیں گے اسے یہ پروانہ دیدیں گے جس پر جہنم سے برائت لکھی ہوگی میرے بھائی، ابن عم اور میری بیٹی کی طرف سے جو میری امت کے مرد و زن کو عذاب جہنم سے آزادی دلانے والے ہوں گے۔ (تاریخ بغداد

4

ص

410

اسدالغابہ ،

1

ص

415

/

492

ینابیع المودہ ،

2

ص

460

/

278

مناقب خوارزمی ،

231

/

361

مناقب ابن شہر آشوب ،

3

ص

346

مائتہ منقبہ ص ،

145

الخرائج والجرائح ،

2

ص

356

/

11

)-

1035

-امام صادق (ع)! خدا کی قسم کوئی بندہ اللہ و رسول کا چاہنے والا اور ائمہ سے محبت کرنے والا ایسا نہیں ہوسکتاہے

جسے آتش جہنم مس کرسکے۔ (رجال نجاشی

1

ص

138

روایت الیاس بن عمرو البجلي، شرح الاخبار

3

ص

463

/

1355

روایت حضرمی)۔

۔ اہلبیت (ع) کے ساتھ حشر و نشر 12

1036

۔ امام علی (ع)! رسول اکرم نے حسن (ع) و حسین (ع) کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو مجھ سے ، ان دونوں سے اور ان کے والدین سے اور ان کے والدین سے محبت کرے گا وہ روز قیامت میرے ساتھ درجہ میں ہوگا۔ (سنن ترمذی

5

ص

641

/

37733

مسند احمد بن حنبل ،

1

ص

168

/

576

فضائل الصحابہ ابن حنبل ،

2

ص

694

/

1185

تاریخ بغداد ،

13

/

287

مناقب خوارزمی ص ،

138

/

156

تاریخ دمشق حالات امام حسن (ر) ص ،

52

/

95

،

امالی صدوق (ر) ص ،

190

/

11

بشارة المصطفى ص ،

32

روایت علی بن جعفر عن کاظم (ع) ، احقاق الحق

9

ص

174

)-

1037

- امام علی (ع)

)!)

رسول اکرم نے فرمایا کہ ہم فاطمہ (ع) ، حسن (ع) ، حسین (ع) اور ہمارے دوست ایک مقام پر جمع ہوں گے اور کھانے پینے میں مصروف رہیں گے یہاں تک کہ تمام بندوں کا حساب ہو جائے ، ایک شخص نے یہ سنا تو کہنے لگا کہ پھر حساب و کتاب کا کیا ہوگا؟ تو میں نے کہا صاحب یاسین کے بارے میں کیا خیال ہے جو اسی ساعت داخل جنت کردیے گئے ۔ (المعجم الكبير

3

ص

41

/

2623

از عمر بن علی ، تہذیب تاریخ دمشق

4

ص

213

)-

1038

- رسول اکرم میرے پاس حوض کوثر پر میرے اہلبیت (ع) اور ان کے چاہنے والے برابر سے وارد ہوں گے

- (مقاتل

الطالبین ص

76

شرح نہج البلاغہ معتزلی ،

16

ص

45

روایت سفیان، ذخائر العقبین

-

!ابوذر

میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں ایسے افراد سے محبت کرتا ہوں جن کے اعمال تک نہیں پہنچ سکتا ہوں تو اب کیا کروں؟ فرمایا، ابوذر! ہر انسان اپنے محبوب کے ساتھ محشور ہوگا اور اعمال کے مطابق جزا پائے گا۔ میں نے عرض کی کہ میں اللہ، رسول اور اس کے اہلبیت (ع) سے محبت کرتا ہوں؟ فرمایا تمہارا انجام تمہارے محبوبوں (کے ساتھ ہوگا)۔ (امالی طوسی ر)

632

/

1303

کشف الغمہ،

2

ص

41

)۔

1043

- امام حسین (ع)

)!

جو ہم سے دنیا کے لئے محبت کرے اسے معلوم ہونا چاہئے کہ وہ دنیا دار ہیں جن کے دوست نیک اور فاجر سب ہوتے ہیں اور جو ہم سے اللہ کے لئے محبت کرے اسے معلوم رہنا چاہئے کہ قیامت کے دن ہمارے برابر میں ہوگا جس طرح کی ہاتھ کی دو انگلیاں۔ (المعجم الکبیر

3

ص

135

/

2880

روایت بشر بن غالب)۔

1044

- امام حسین (ع)

)!

جو ہم سے اللہ کے لئے محبت کرے گا وہ ہمارے ساتھ دو برابر کی انگلیوں کی طرح رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوگا اور جو ہم سے دنیا کیلئے محبت کرے گا تو دنیا نیک و بد سب کے لئے ہے۔ (امالی طوسی

253

/

455

- بشارۃ المصطفیٰ ص)

123

روایت بشر بن غالب)۔

1045

- امام حسین (ع)

!)

جو ہم سے محبت کرے اور صرف خدا کے لئے کرے وہ ہمارے ساتھ برابر سے روز قیامت محشور ہوگا اور جو ہم سے صرف دنیا کے لئے محبت کرے گا اس کا حساب ایسے ہی ہوگا جیسے میزان عدالت میں ہر نیک و بد کا حساب ہوگا۔)

محاسن

1

ص

134

/

168

)-

1046

- امام زین العابدین (ع)! مختصر سی بات یہ ہے کہ جو ہم سے بغیر دنیاوی لالچ کے محبت کرے گا اور ہمارے دشمن سے بغیر ذاتی کدورت کے دشمنی رکھے گا وہ روز قیامت حضرت محمد ، حضرت ابراہیم (ع) اور حضرت علی (ع) کے ساتھ محشور ہوگا۔ (محاسن

1

ص

267

/

517

روایت ابو خالد کابلی)۔

1047

- برید بن معاویہ

!!البجلی

میں امام باقر (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ اچانک ایک شخص خراسان سے پیدل چل کر وارد ہوا اس طرح اس کے دونوں پیر زخمی ہو چکے تھے، کہنے لگا کہ میں اس عالم میں صرف آپ اہلبیت (ع) کی محبت میں حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا خدا کی قسم ہم سے کوئی پتھر بھی محبت کرے گا تو روز قیامت ہمارے ہی ساتھ محشور ہوگا کہ دین محبت کے علاوہ اور کیا ہے۔ (تفسیر عیاشی

1

ص

167

/

27

)-

1048

- امام صادق (ع)! جو ہم سے اس طرح محبت کرے کہ اس کی بنیاد نہ کوئی قربتداری ہو اور نہ ہمارا کوئی احسان، صرف خدا و رسول کے لئے محبت کرے تو روز قیامت ہمارے ساتھ ہاتھ کی دو انگلیوں کی طرح محشور ہوگا۔ (اعلام

الدین ص

260

روایت عبیدہ بن زرارہ)۔

1049

- یوسف بن ثابت بن ابی سعید ، امام صادق (ع) سے نقل کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے آپ کے پاس حاضر ہوکر عرض کی کہ ہم آپ سے قرابت رسول اور حکم خدا کی بنا پر محبت کرتے ہیں اور ہمارا مقصد ہرگز کسی دنیا کا حصول نہیں ہے، صرف رضاء الہی اور آخرت مطلوب ہے اور ہم اپنے دین کی اصلاح چاہتے ہیں ۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے یقیناً سچ کہا ہے، اب جو ہم سے محبت کرے گا وہ روز قیامت دو انگلیوں کی طرح ہمارے ساتھ ہوگا۔ (کافی)

8

ص

106

/

80

تفسیر عیاشی ،

2

ص

69

/

61

)-

1050

- حکم بن عتبہ، میں امام باقر (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا تو گھر حاضرین سے چھلک رہا تھا کہ ایک مرد بزرگ عصا پر تکیہ کئے ہوئے حاضر ہوئے اور دروازہ پر کھڑے ہوکر آواز دی ، سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول اور رحمت و برکات الہیہ آپ پر ، اس کے بعد خاموش ہوگئے تو امام نے فرمایا علیک السلام و رحمة اللہ و برکاتہ ، اس کے بعد مرد بزرگ نے تمام حاضرین کو سلام کیا اور چپ ہوگئے تو حاضرین نے جواب سلام دیا۔

اس کے بعد امام کی طرف رخ کر کے عرض کی فرزند رسول ! میں آپ پر قربان ! مجھے قریب جگہ دیجیئے کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپ کے دوستوں سے محبت کرتا ہوں اور خدا گواہ ہے کہ اس میں کوئی طمع دنیا شامل نہیں ہے اور اسی طرح آپ کے دشمنوں سے اور آپ کے دوستوں کے دشمنوں سے نفرت کرتا ہوں اور اس میں کوئی ذاتی عداوت شامل نہیں ہے ، میں آپ کے حلال و حرام کا پابند اور آپ کے حکم کا منتظر رہتا ہوں کیا میرے لئے کوئی نیکی کی امید ہے۔

فرمایا - میرے قریب آؤ، اور قریب آؤ، یہ کہہ کر اپنے پہلو میں جگہ دی اور فرمایا کہ ایسا ہی سوال میرے پدر بزرگوار سے ایک بزرگ نے کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ اگر تم اسی عالم میں دنیا سے چلے گئے تو رسول اکرم ، حضرت علی (ع) ، حضرت حسن (ع) و حسین (ع) اور علی بن الحسین (ع) کے پاس وارد ہوگے۔ تمہارا دل ٹھنڈا ہوگا، روح مطمئن ہوگی اور آنکھیں خنک ہوں گی ، تمہارا استقبال راحت و سکون کے ساتھ نامہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہوگا، اور اگر زندہ رہ گئے تو وہ کچھ دیکھوگے جس میں خنکی چشم ہو اور ہمارے ساتھ بلندترین منزل پر ہوگے۔ اس بزرگ نے کہا حضور دوبارہ فرمائیں ... آپ نے تکرار فرمائی ... اس نے کہا اللہ اکبر ، اے ابوجعفر ، میں مرکز رسول اکرم حضرت علی (ع) امام حسن (ع) و حسین (ع) اور علی بن الحسین (ع) کی خدمت میں وارد ہوں گا اور خنکی چشم ، راحت روح کے ساتھ حاضر ہوں گا اور اس ساریہ اجر کا حقدار ہوں گا جو آپ نے بیان فرمایا ہے اور یہ کہہ کر رونا شروع کیا یہاں تک کہ بیہوش ہوکر گر پڑا اور تمام گھر والوں نے رونا شروع کردیا اور سب کی ہچکیاں بندھ گئیں ۔ حضرت (ع) نے اپنے دست مبارک سے آنکھوں کو پوچھنا شروع کیا تو مرد بزرگ نے سر اٹھا کر امام (ع) سے عرض کیا ،

فرزند رسول ، ذرا اپنا دست مبارک بڑھائیے ، آپ نے ہاتھ بڑھائیے ، اس نے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور اپنے رخسار اور اپنی آنکھوں سے لگایا اور پھر اپنے شکم و سینہ پر رکھا اور سلام کرکے رخصت ہوگیا۔
 امام علیہ السلام اس کو تا دیر دیکھتے رہے ، اس کے بعد لوگوں سے فرمایا کہ جو شخص کسی جنتی شخص کو دیکھنا چاہیے ، اسے اس شخص کو دیکھنا چاہیئے۔“
 حکم بن عتیہ کا بیان ہے کہ میں نے اس اجتماع جیسا کوئی ماتم نہیں دیکھا ہے۔ (کافی

8

/

76

/

30

)-

- جنت 13

1051

-

!حذیفہ

میں نے رسول اکرم کو دیکھا کہ امام حسین (ع) کا ہاتھ پکڑ کر فرما رہے ہیں کہ ایہا الناس۔ اس کا جد یوسف بن یعقوب کے جد سے افضل ہے اور یاد رکھو کہ حسین (ع) کی منزل جنت ہے ، اس کے باپ کی منزل جنت ہے ، اس کی ماں کی جگہ جنت ہے۔ اس کا بھائی جنتی ہے اور اس کے تمام دوست اور ان کے چاہنے والے سب جنتی ہیں۔ (مقتل الحسین خوارزمی

1

ص

67

)-

1052

- امام صادق (ع) رسول اکرم ایک سفر میں جا رہے تھے ، ایک مقام پر رک کر آپ نے پانچ سجدے کئے اور روانہ ہو گئے تو بعض اصحاب نے عرض کی کہ

!حضور

آج تو بالکل نئی بات دیکھی ہے؟

فرمایا کہ جبریل امین نے آکر یہ بشارت دی ہے کہ علی (ع) جنتی ہیں تو میں نے سجدہ شکر کیا ، پھر کہا کہ فاطمہ (ع) جنتی ہیں تو میں نے پھر سجدہ شکر کیا تو کہا کہ حسن و (ع) و حسین (ع) بھی جنتی ہیں تو میں نے سجدہ شکر کیا ، پھر کہا کہ ان سب کا دوست بھی جنتی ہے تو میں نے پھر سجدہ شکر کیا تو کہا کہ ان کے دوستوں کا دوست بھی جنتی ہے (تو میں نے پھر سجدہ شکر کیا۔) (امالی مفید ر

21

/

2

روایت ابو عبد الرحمن۔

1053

- جابر بن عبد اللہ

!انصاری

ہم مدینہ میں مسجد رسول میں حضور کی خدمت حاضر تھے کہ بعض اصحاب نے جنت کا ذکر شروع کر دیا، آپ نے فرمایا کہ خدا کے یہاں نور کا ایک پرچم اور زمرد کا ایک ستون ہے جسے خلقت آسمان سے دو ہزار سال قبل خلق کیا ہے اور اس پر لکھا ہوا ہے 'لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'، ال محمد خیر البریۃ، اور یا علی (ع) تم اس قوم کے بزرگ ہو

-

یہ سن کر حضرت علی (ع) نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس مرتبہ کی ہدایت دی اور آپ کے ذریعہ شرافت و کرامت عنایت فرمائی، آپ نے فرمایا یا علی (ع)! کیا تمہیں نہیں معلوم ہے کہ جو ہم سے محبت کرے اور ہماری محبت کو اختیار کرے پروردگار اسے ہمارے ساتھ جنت میں ساکن کرے گا جیسا کہ سورہ قمر کی آیت نمبر

55

میں بیان کیا گیا ہے۔ (فضائل ابن شاذان ص

104

احقاق الحق،

4

ص

284

)-

1054

- رسول

!اکرم

یا علی (ع)! جس نے تمہاری اولاد سے محبت کی اس نے تم سے محبت کی اور جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی اور جس نے خدا سے محبت کی وہ داخل جنت ہو گیا اور جس نے تمہاری اولاد سے دشمنی کی اس نے تم سے دشمنی کی اور جس نے تم سے دشمنی کی اس سے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی اور جس نے خدا سے دشمنی کی وہ اس بات کا سزاوار ہے کہ خدا اسے داخل جہنم کر دے۔ (درر الاحادیث ص

51

)-

1055

- رسول

!اکرم

جس نے دل سے ہم سے محبت کی اور ہاتھ اور زبان سے ہماری امداد کی وہ ہمارے ساتھ جنت کی بلندترین منزل میں ہوگا اور جو ہم سے محبت کر کے زبان سے ہماری امداد کرے گا اور ہاتھ روک لے گا وہ اس سے کمتر درجہ میں ہوگا اور جو صرف دل سے محبت کرے گا وہ اس سے کمتر درجہ میں ہوگا۔ (احقاق الحق

9

ص

484

عن الامام علی (ع)۔

1050

- رسول

!اکرم

جنت میں تین درجہ ہیں اور جہنم میں تین طبقے ہیں، جنت کا اعلیٰ درجہ ہمارے اس دوست کے لئے ہے جو زبان اور ہاتھ سے ہماری امداد بھی کرے اور اس کے بعد کا درجہ اس کے لئے ہے جو صرف زبان ، سے قدر کرے اور اس کے بعد کا درجہ اس کے لئے ہے جو صرف دل سے محبت کرے۔ (محاسن

1

ص

251

/

472

روایت ابو حمزہ ثمالی (-)

1057

- امام علی (ع)

!)

جو ہم سے دل سے محبت کرے اور زبان سے ہماری مدد کرے اور ہاتھ سے ہمارے دشمنوں سے جہاد کرے وہ جنت میں ہمارے درجہ میں ہوگا اور جو صرف دل اور زبان سے محبت کرے اور جہاد نہ کرے وہ اس سے کمتر درجہ میں ہوگا اور جو صرف دل سے محبت کرے اور ہاتھ اور زبان سے ہماری امداد نہ کرے وہ بھی جنت ہی میں رہے گا۔ (-)

خصال ص

629

/

10

روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم ، جامع الاخبار ص

496

/

1377

امالی مفید ،

33

/

8

روایت عمر بن ابی المقدام، غرر الحکم

8146

،

8147

،

8173

تحف العقول ص ،

118

-)

1058

- اما م زین العابدین (ع) بیمار تھے ، ایک قوم عیادت کے لئے حاضر ہوئی ، عرض کیا فرزند رسول صبح کیسی ہوئی ؟

فرمایا عافیت کے عالم میں اور اس پر خدا کا شکر

ہے، تم لوگوں کا کیا عالم ہے ، عرض کی کہ حضور آپ حضرات کی محبت و مودت میں صبح کی ہے۔
فرمایا جو ہم سے اللہ کے لئے محبت کرے گا اللہ اس کو اپنے سایہ رحمت میں رکھے گا جس دن اس کی رحمت کے
علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، اور جو ہم سے محبت میں منتظر جزا رہے گا خدا اسے جنت میں ہماری طرف سے جزا دے
گا اور جو دنیا کے لئے ہم سے محبت کرے گا خدا اسے بھی بے وہم و گمان روزی عطا کر دے گا۔ (نور الابصار ص
154

الفصول المہمہ ص ،

203

)-

1059

-

ایونس!

میں نے امام صادق (ع) سے عرض کیا کہ آپ حضرات کی محبت اور آپ کے حق کی معرفت میری نگاہ میں تمام دنیا سے
زیادہ محبوب ہے، تو میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرہ پر غضب کے آثار نمودار ہو گئے۔
فرمایا یونس ! تم نے بڑا غلط حساب کیا ہے ۔ کہاں دنیا اور کہاں ہم ، اس دنیا کی حقیقت ایک غذا اور ایک لباس کے
علاوہ کیا ہے جبکہ ہماری محبت کا اثر حیات دائمی ہے ۔ (تحف العقول ص

379

)-

- خیر دنیا و آخرت4

1060

- رسول اکرم - جو خدا پر توکل کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ میرے اہلبیت (ع) سے محبت کرے اور جو عذاب قبر سے
نجات چاہتا ہے اس کا بھی فرض ہے کہ میرے اہلبیت (ع) سے محبت کرے اور جو حکمت چاہتا ہے اواس کا بھی فرض
ہے کہ اہلبیت (ع) سے محبت کرے اور جو جنت میں بلا حساب داخلہ چاہتا ہے اسے بھی چاہئے کہ اہلبیت (ع) سے
محبت کرے کہ خدا کی قسم جو بھی ان سے محبت کرے گا اسے دنیا و آخرت کا فائدہ حاصل ہوگا ۔ (مقتل الحسین
خوارزمی

1

ص

59

مائتہ منقبہ ص

106

فرائد السمطين ،

2

ص

294

/

551

ینابیع المودہ ،

2

ص

فصل ہفتم: جامع آثار محبت

پروردگار جس شخص کو ہم اہلبیت (ع) کے ائمہ کی محبت عنایت کر دے گویا کہ اسے دنیا و آخرت کا سارا خیر حاصل ہوگا لہذا کوئی شخص اپنے جنتی ہونے میں شک نہ کرے کہ ہم اہلبیت (ع) کی محبت میں بیس خصوصیات پائی جاتی ہیں، دس دنیا میں اور دس آخرت میں -

دنیا کی دس خصوصیات میں زہد، حرصِ عمل، دین میں تقویٰ، عبادت میں رغبت، موت سے پہلے توبہ، نماز شب میں دلچسپی، لوگوں کے اموال کی طرف سے بے نیازی، اوامر و نواہی پروردگار کی حفاظت، دنیا سے نفرت اور سخاوت شامل ہیں کہ ان صفات کے بغیر محبت اہلبیت (ع) ایک لفظ بے معنی ہے۔

اور آخرت کے دس فضائل میں یہ ہے کہ

اس کا نامہ اعمال نشر نہ ہوگا۔

اسے میزان کا سامنا نہ ہوگا۔

اس کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

اسے جہنم سے نجات کا پروانہ دیا جائے گا۔

اس کا چہرہ سفید اور روشن ہوگا۔

اسے لباس جنت پہنایا جائے گا۔

اسے سو افراد کی شفاعت کا حق دیا جائے گا۔

خدا اس کی طرف رحمت کی نگاہ کرے گا۔

اسے جنت کا تاج پہنایا جائے گا۔

وہ جنت میں بلا حساب داخل کیا جائے گا۔

کیا خوش نصیب ہیں میرے اہلبیت (ع) کے چاہنے والے۔ (خصال ص

- رسول

الاکرم

جو آل محمد کی محبت پر مرجائے وہ شہید مرتاہے، جو

جو آل محمد کی محبت پر مرجائے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

جو آل محمد کی محبت پر مرجائے وہ توبہ کرکے دنیا سے جاتا ہے۔

جو آل محمد کی محبت پر مرجائے وہ مومن کامل الایمان مرتاہے۔

جو آل محمد کی محبت پر مرجائے اسے ملک الموت اور اس کے بعد منکر و نکیر جنت کی بشارت دیتے ہیں۔

آگاہ ہوجاؤ جو آل محمد کی محبت پر مرجائے وہ جنت کی طرف اس شان سے لے جایا جاتا ہے جیسے عورت اپنے شوہر

کے گھر کی طرف۔

آگاہ ہوجاؤ جو آل محمد کی محبت پر مرجاتا ہے اس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

آگاہ ہوجاؤ جو آل محمد کی محبت میں مرجاتا ہے پروردگار اس کی قبر کو ملائکہ رحمت کی زیارت گاہ بنادیتا ہے۔

آگاہ ہوجاؤ جو آل محمد کی محبت میں مرجاتا ہے وہ سنت رسول اور جماعت ایمان پر دنیا سے جاتا ہے۔ (کشاف

3

ص

403

فرائد السمطين ،

2

ص

255

/

524

ینابیع المودة ،

2

ص

333

/

972

العمده ص ،

54

/

52

بشارة المصطفى ص ،

197

روایت جریر بن عبداللہ ، جامع الاخبار ص

473

/

1335

احقاق الحق ،

9

ص

487

روایت جریر بن عبیداللہ البجلی)-

1063

، (- امام علی (ع)

!حارث

تمہیں ہم اہلبیت (ع) کی محبت تین مقامات پر فائدہ پہنچائے گی ، ملک الموت کے نازل ہوتے وقت قبر میں سوال و جواب کے وقت اور خدا کے سامنے حاضری کے وقت (اعلام الدین ص

461

روایت جابر جعفی عن الباقر (ع))-

1064

- امام علی (ع)! جو ہم اہلبیت (ع) سے محبت کرے گا ، اس کا حسن عمل عظیم اور میزان حساب کا پلہ سنگین ہوگا ، اس کے اعمال مقبول ہوں گے اور اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جو ہم سے بغض رکھے گا اس کا اسلام بھی کام نہ آئے گا - (مشارق انوار الیقین ص

51

روایت ابوسعید خدری)-

اول : بغض اہلبیت (ع) پر تنبیہ

دوم: بغض اہلبیت (ع) کے اثرات

فصل اول: بغض اہلبیت (ع) پر تنبیہ

1065

- رسول

!اکرم

میرے بعد ائمہ بارہ ہوں گے جن میں سے نوصلب حسین (ع) سے ہوں گے اور ان کا نواں قائم ہوگا ، خوشا بحال ان کے دوستوں کے لئے اور ویل ان کے دشمنوں کے لئے - (کفایۃ الاثر ص

30

روایت ابوسعید خدری)-

1066

- رسول

!اکرم

میرے بارہ ائمہ مثل نقباء بنی اسرائیل کے بارہ ہوں گے ، اس کے بعد حسین (ع) کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہہو اس کے صلب سے ہوں گے جن کا نواں مہدی ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح ظلم و جور سے بھری ہوگی ، ویل ہے ان سب کے دشمنوں کے لئے - (مناقب ابن شہر آشوب

1

ص

195

)-

1067

- رسول

!اکرم

اگر کوئی بندہ صفاء و مروہ کے درمیان ہزار سال عبادت الہی کرے پھر ہزار سال دوبارہ اور ہزار سال تیسری مرتبہ اور ہم اہلبیت (ع) کی محبت حاصل نہ کر سکے تو پروردگار اسے منہ کے بھل جہنم میں ڈال دے گا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے ” میں (تم سے محبتِ اقربا کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کرتا ہوں“ (تاریخ دمشق حالات امام علی (ع

1

ص

132

/

182

روایت ابو امامہ ہابلی ، مناقب ابن شہر آشوب

3

ص

198

)-

1068

- رسول

!اکرم

اگر کوئی شخص ہزار سال عبادت الہی کرے اور پھر ذبح کر دیا جائے اور ہم اہلبیت (ع) سے دشمنی لے کر خدا کی بارگاہ میں پہنچ جائے تو پروردگار اس کے سارے اعمال کو واپس کر دے گا۔ (محاسن

1

ص

271

/

527

روایت جابر عن الباقر (ع) -

1069

- رسول

!اکرم

پروردگار اشتہاء سے زیادہ کھانے والے ، اطاعت خدا سے غفلت برتنے والے ، سنت رسول کو ترک کرنے والے عہد کو توڑ دینے والے ، عترت پیغمبر سے نفرت کرنے والے اور ہمسایہ کو اذیت دینے والے سے سخت نفرت کرتا ہے۔ (کنز العمال

16

/

44029

احقاق الحق ،

9

ص

)-

1070

- رسول اکرم ، ہم سے عداوت وہی کرے گا جس کی ولادت خبیث ہوگی

- (امالی

صدوق (ر) ص

384

/

14

علل الشرائع ص ،

141

/

3

روایت زید بن علی ، الفقیہ

1

ص

96

/

203

-

1071

- امام علی (ع)

)!

بدترین اندھا وہ ہے جو ہم اہلبیت (ع) کے فضائل سے آنکھیں بند کر لے اور ہم سے بلا سبب دشمنی کا اظہار کرے کہ ہماری کوئی خطا اس کے علاوہ نہیں ہے کہ ہم نے حق کی دعوت دی ہے اور ہمارے غیر نے فتنہ اور دنیا کی دعوت دی ہے اور جب دونوں باتیں اس کے سامنے آئیں تو ہم سے نفرت اور عداوت کرنے لگا۔ (خصال ص

633

/

10

روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم، غرر الحکم

3296

)-

1072

- امام علی (ع)! ہر بندہ کے لئے خدا کی طرف سے چالیس پردہ داری کے انتظامات ہیں یہاں تک کہ چالیس گناہ کبیرہ کر لے تو سارے پردہ اٹھ جاتے ہیں اور پروردگار ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ اپنے پروں کے ذریعہ میرے بندہ کی پردہ پوشی کرو اور بندہ اس کے بعد بھی ہر طرح کا گناہ کرتا ہے اور اسی کو قابل تعریف قرار دیتا ہے تو ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ خدایا یہ تیرا بندہ ہر طرح کا گناہ کر رہا ہے اور ہمیں اس سے اعمال کے حیا آرہی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا اپنے پروں کو اٹھالو ، اس کے بعد وہ ہم اہلبیت (ع) کی عداوت میں پکڑا جاتا ہے اور زمین و آسمان کے سارے پردے چاک ہو جاتے ہیں اور ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ خدایا اس بندہ کا اب کوئی پردہ نہیں رہ گیا ہے۔ ارشاد

ہوتا ہے کہ اللہ کو اس دشمن اہلبیت (ع) کی کوئی بھی پرواہ ہوتی تو تم سے پروں کو ہٹانے کے بارے میں نہ کہتا۔ (کافی

2

ص

279

/

9

علل اشرائع ص ،

532

/

1

روایت عبداللہ بن مسکان عن الصادق (ع) -

1073

، - جمیل بن میسر نے اپنے والد نخعی سے روایت کی ہے کہ مجھ سے امام صادق (ع) نے فرمایا

!میسر

سب سے زیادہ محترم کونسا شہر ہے؟

ہم میں سے کوئی جواب نہ دے سکا تو فرمایا ، مکہ اس کے بعد فرمایا اور مکہ میں سب سے محترم جگہ؟

اور پھر خود ہی فرمایا رکن سے لے کر حجر اسود کے درمیان ، اور دیکھو اگر کوئی شخص اس مقام پر ہزار سال عبادت کرے اور پھر خدا کی بارگاہ میں ہم اہلبیت (ع) کی عداوت لے کر پہنچ جائے تو خدا اس کے جملہ اعمال کو رد کر دے گا۔

محاسن

1

ص

27

/

28

، -

فصل دوم: بغض اہلبیت (ع) کے اثرات

- پروردگار کی ناراضگی 1

1074

- رسول

!اکرم

شب معراج میں آسمان پر گیا تو میں نے دیکھا کہ درجنت پر لکھا ہے - لا الہ الا اللہ - محمد رسول اللہ ، علی حبیب اللہ الحسن والحسین (ع) صفوة اللہ ، فاطمة خيرة اللہ اور ان کے دشمنوں پر لعنة اللہ - (تاریخ بغداد

1

ص

259

تہذیب دمشق ،

4

ص

322

مناقب خوارزمی ص ،

302

/

297

فرائد السمطين ،

2

ص

74

/

396

امالی طوسی (ر) ص ،

355

/

737

كشف الغمه ،

1

ص

94

كشف اليقين ص ،

445

/

551

فضائل ابن شاذان ص ،

71

)-

1075

- رسول

!اکرم

جب مجھے شب معراج آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے دیکھا کہ در جنت پر سونے کے پانی سے لکھا ہے ، اللہ کے علاوہ

خدا نہیں ۔ محمد اس کے رسول ہیں ، علی (ع) اس کے ولی ہیں ، فاطمہ (ع) اس کی کنیز ہیں ، حسن (ع) و حسین (ع) اس

کے منتخب ہیں اور ان کے دشمنوں پہ خدا کی لعنت ہے ۔ (مقتل خوارزمی

1

ص

108

خصال ص ،

324

/

10

مائنہ منقبہ ،

109

/

54

روایت اسماعیل بن موسیٰ (ع) -

1076

- رسول

!اکرم

ہر خاندان اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتا ہے سوائے نسل فاطمہ (ع) کے کہ میں ان کا ولی اور وارث ہوں اور یہ سب میری عترت ہیں ، میری بچی ہوئی مٹی سے خلق کئے گئے ہیں، ان کے فضل کے منکروں کے لئے جہنم ہے، ان کا دوست خدا کا دوست ہے اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ (کنز العمال

12

ص

98

/

34168

روایت ابن عساکر، بشارۃ المصطفیٰ ص

20

روایت جابر۔

1077

- رسول

!اکرم

آگاہ ہو جاؤ کہ جو آل محمد سے نفرت کرے گا وہ روز قیامت اس طرح محشور ہوگا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا ”رحمت خدا سے مایوس ہے“ (مناقب خوارزمی ص

73

مقتل خوارزمی ،

1

ص

40

مائنہ منقبہ ،

150

/

95

روایت ابن عمر ، کشاف ،

3

ص

403

فرائد السمطين ،

2

ص

256

/

524

بشارة المصطفى ص ،

197

العمدة ،

54

/

52

روایت جریر بن عبداللہ، احقاق الحق ،

9

ص

487

)-

1078

- امام علی (ع)! ہمارے دشمنوں کے لئے خدا کے غضب کے لشکر ہیں۔ (تحف العقول ص

116

خصال ص ،

627

/

10

روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم ، غرر الحکم ص

7342

)-

- منافقین سے ملحق ہوجانا2

1079

- رسول

اکرم!

جو ہم اہلبیت (ع) سے نفرت کرے گا وہ منافق ہوگا ۔(فضائل الصحابہ ابن حنبل

2

ص

661

،

1166

درمنثور ،

7

ص

349

نقل از ابن عدی ، مناقب ابن شہر آشوب

3

ص

205

کشف الغمہ ،

1

ص

47

روایت ابوسعید)۔

1080

- رسول

اکرم

ہم اہلبیت (ع) کا دوست مومن متقی ہوگا اور ہمارا دشمن منافق شقی ہوگا۔ (ذخائر العقبئیں

18

روایت جابر بن عبداللہ ، کفایۃ الاثر ص

110

واثلہ بن الاسقع)۔

1081

- رسول

اکرم

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ انسان کی روح اس وقت تک جسم سے جدا نہیں ہوتی ہے جب تک جنت کے درخت یا جہنم کے زقوم کا مزہ نہ چکھ لے

اور ملک الموت کے ساتھ مجھے علی (ع) ، فاطمہ ، حسن (ع) اور حسین (ع) کو نہ دیکھ لے ، اس کے بعد اگر ہمارا محب ہے تو ہم ملک الموت سے کہتے ہیں ذرا نرمی سے کام لو کہ یہ مجھ سے اور ہمارے اہلبیت (ع) سے محبت کرتا تھا اور اگر ہمارا اور ہمارے اہلبیت (ع) کا دشمن ہے تو ہم کہتے ہیں ملک الموت ذرا سختی کرو کہ یہ ہمارا اور ہمارے اہلبیت (ع) کا دشمن تھا اور یاد رکھو ہمارا دوست مومن کے علاوہ اور ہمارا دشمن منافق بدبخت کے علاوہ کوئی نہیں

ہوسکتا ہے۔ (مقتل الحسین (ع) خوارزمی

1

ص

109

روایت زید بن علی(ع)۔

1082

- رسول

اکرم

میرے بعد بارہ امام ہوں گے جن میں سے نوحسین (ع) کے صلب سے ہوں گے اور نواں ان کا قائم ہوگا، اور ہمارا

دشمن منافق کے علاوہ کوئی نہیں ہوسکتا ہے۔(کفایۃ الاثر ص

31

روایت ابوسعید خدری)۔

1083

- رسول

!اکرم

جو ہماری عترة سے بغض رکھے وہ ملعون، منافق اور خسارہ والا ہے۔ (جامع الاخبار ص

214

/

527

)-

1084

- رسول

!اکرم

ہوشیار رہو کہ اگر میری امت کا کوئی شخص تمام عمر دنیا تک عبادت کرتا رہے اور پھر میرے اہلبیت (ع) اور میرے شیعوں کی عداوت لے کر خدا کے سامنے جائے تو پروردگار اس کے سینے کے نفاق کو بالکل کھول دے گا۔ (کافی

2

ص

46

/

3

بشارة المصطفى ص ،

157

روایت عبدالعظیم الحسنی)۔

1085

-ابوسعید

!خدری

ہم گروہ انصار منافقین کو صرف علی (ع) بن ابی طالب کی عداوت سے پہچانا کرتے تھے۔ (سنن ترمذی

5

ص

635

/

3717

(تاریخ دمشق حالات امام علی (ع) ،

2

ص

220

/

718

تاریخ الخلفاء ص ،

202

المعجم الاوسط ،

4

ص

264

/

4151

مناقب خوارزمي ،

1

ص

332

/

313

عن الباقر (ع) ، فضائل الصحابه ابن حنبل

2

ص

239

/

1086

مناقب امير المومنين (ع) كوفي ،

2

ص

470

/

965

روايت جابر ابن عبدالله تذكرة الخواص ص

28

(از ابودرداء ، عيون اخبار الرضا (ع)

2

ص

67

/

305

روايت امام حسين (ع) ، كفاية الاثر ص

102

روايت زيد بن ارقم ، العمدة ص

216

/

334

روايت جابر بن عبدالله مناقب ابن شهر آشوب

3

ص

207

مجمع البيان ،

9

ص

160

روایت ابوسعید خدری ، قرب الاسناد

26

/

86

روایت عبدالله بن عمر)۔

۔ کفار سے الحاق3

1086

۔ رسول

!اکرم

ہوشیار ہو کہ جو بغض آل محمد پر مرجائے گا وہ کافر مرے گا، جو بغض آل محمد پر مرے گا وہ بوئے جنت نہ سونگھ سکے گا۔ (کشاف

3

ص

403

مائتہ منقبہ ،

90

/

37

روایت ابن عمر، بشارۃ المصطفیٰ ص

197

فرائد السمطين ،

2

ص

256

/

254

روایت جریر بن عبداللہ ، جامع الاخبار

474

/

1335

احقاق الحق ،

ص

487

)-

1087

- رسول

!اکرم

جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں، بغض علی (ع) بن ابی طالب (ع) عداوت
(اہلبیت (ع) اور ایمان کو صرف کلمہ تصور کرنا۔) تاریخ دمشق حالات امام علی (ع)

2

ص

218

/

712

، الفردوس ،

2

ص

85

/

2459

مقتل خوارزمی ،

2

ص

97

، مناقب کوفی ،

2

ص

473

/

969

روایت جابر)۔

- یہو و نصاریٰ سے الحاق4

1088

- جابر بن عبداللہ رسول اکرم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، لوگو! جو ہم اہلبیت (ع) سے بغض رکھے گا اللہ اسے

روز قیامت یہودی محشور کرے گا۔

میں نے عرض کی حضور! چاہے نماز روزہ کیوں نہ کرتا ہو؟ فرمایا چاہے نماز روزہ کا پابند ہو اور اپنے کو مسلمان

تصور کرتا ہو۔ (المعجم الاوسط

4

ص

212

/

4002

(امالی صدوق (ر ،

273

/

2

روایت سدیف ملکی، روضة الواعظین ص

297

)-

1089

- امام باقر (ع

)!)

جابر بن عبداللہ انصاری نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم منبر پر تشریف لے گئے جبکہ تمام انصار و مہاجرین نماز کے لئے جمع ہو چکے تھے اور فرمایا

ایہا الناس ! جو ہم اہلبیت (ع) سے بغض رکھے گا ، پروردگار اس کو یہودی محشور کرے گا۔

! میں نے عرض کی حضور ! چاہے توحید و رسالت کا کلمہ پڑھتا ہو؟ فرمایا بیشک

یہ کلمہ صرف اس قدر کارآمد ہے کہ خون محفوظ ہو جائے اور ذلت کے ساتھ جزیہ نہ دینا پڑے۔

اس کے بعد فرمایا ، ایہا الناس جو ہم اہلبیت (ع) سے دشمنی رکھے گا پروردگار اسے روز قیامت یہودی محشور کرے گا

اور یہ دجال کی آمد تک زندہ رہ گیا تو اس پر ایمان ضرور لے آئے گا اور اگر نہ رہ گیا تو قبر سے اٹھایا جائے گا کہ دجال

پر ایمان لے آئے اور اپنی حقیقت کو بے نقاب کر دے۔

پروردگار نے میری تمام امت کو روز اول میرے سامنے پیش کر دیا ہے اور سب کے نام بھی بتا دیے ہیں جس طرح آدم کو

اسماء کی تعلیم دی تھی۔ میرے سامنے سے تمام پرچمدار گذرے تو میں نے علی (ع) اور ان کے شیعوں کے حق میں

استغفار کیا۔

اس روایت کے راوی سنان بن سدیر کا بیان ہے کہ مجھ سے میری والد نے کہا کہ اس حدیث کو لکھ لو، میں نے لکھ لیا

اور دوسرے دن مدینہ کا سفر کیا ، وہاں امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری جان قربان، مکہ

کے سدیف نامی ایک شخص نے آپ کے والد کی ایک حدیث بیان کی ہے فرمایا تمہیں یاد ہے؟ میں نے عرض کی میں نے

لکھ لیا ہے۔

فرمایا ذرا دکھلاؤ، میں نے پیش کر دیا، جب آخری نقرہ کو دیکھا تو فرمایا سدیر ! یہ روایت کب بیان کی گئی ہے؟

میں نے عرض کی کہ آج ساتواں دن ہے۔

فرمایا میرا خیال تھا کہ یہ حدیث میرے والد بزرگوار سے کسی انسان تک نہ پہنچے گی ، (امالی طوسی (ر ص

649

/

1347

(امالی مفید (ر ،

126

/

4

روایت حنان بن سدير از سدیف مکی، محاسن

1

ص

173

/

266

ثواب الاعمال ،

243

/

1

دعائم الاسلام ،

1

ص

75

)-

1090

- امام باقر (ع)

)!

ایک شخص رسول اکرم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ! کیا ہر لا الہ الا اللہ کہنے والا مومن ہوتا ہے؟
فرمایا ہماری عداوت اسے یہود و نصاریٰ سے ملحق کر دیتی ہے، تم لوگ اس وقت تک داخل جنت نہیں ہوسکتے ہو جب
تک مجھ سے محبت نہ کرو، وہ شخص جھوٹا ہے جس کا خیال یہ ہے کہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور وہ علی (ع) کا
(دشمن ہو۔) امالی صدوق (ر)

221

/

17

روایت جابر بن یزید الجعفی ، بشارۃ المصطفیٰ ص

120

)-

5 روز قیامت دیدار پیغمبر سے محرومی۔

1091

- عبدالسلام بن صالح الہروی از امام رضا (ع) ... میں نے عرض کی کہ فرزند

رسول!

پھر اس روایت کے معنی کیا ہیں کہ لا الہ الا اللہ کا ثواب یہ ہے کہ انسان پروردگار کے چہرہ کو دیکھ لے؟
فرمایا کہ اگر کسی شخص کا خیال ظاہری چہرہ کا ہے تو وہ کافر ہے - یاد رکھو کہ خدا کے چہرہ سے مراد انبیاء
مرسلین اور اس کی حجتیں ہیں جن کے وسیلہ سے اس کی طرف رخ کیا جاتا ہے اور اس کے دین کی معرفت حاصل کی
جاتی ہے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے کہ اس کے چہرہ کے علاوہ ہر شے ہلاک ہونے والی ہے، انبیاء و مرسلین اور
حجج الہیہ کی طرف نظر کرنے میں ثواب عظیم ہے اور رسول اکرم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو میرے اہلبیت (ع) اور میری
عترت سے بغض رکھے گا وہ روز قیامت مجھے نہ دیکھ سکے گا اور میں بھی اس کی طرف نظر نہ کروں گا۔ (عیون اخبار

(الرضا (ع

1

ص

115

/

3

(امالی صدوق (ر ،

372

//

7

التوحيد

117

/

21

احتجاج ،

2

ص

380

/

286

)-

- روز قیامت مجنوم ہونا6

1092

- رسول

اکرم!

جو بھی ہم اہلبیت (ع) سے بغض رکھے گا، خدا اسے روز قیامت کوڑھی محشور کرے گا - (ثواب الاعمال

243

/

2

محاسن ،

1

ص

174

/

269

روایت اسماعیل الجعفی ، کافی

2

ص

337

/

2

)-

7۔ شفاعت سے محرومی

1093

- انس بن

مالک!

میں نے رسول اکرم کو علی (ع) بن ابی طالب (ع) کی طرف رخ کر کے اس آیت کی تلاوت کرتے دیکھا ” رات کے ایک حصہ میں بیدار ہو کر یہ خدائی عطیہ ہے وہ اس طرح تمہیں مقام محمود تک پہنچانا چاہتا ہے“ (اسراء ص

79

)-

اور پھر فرمایا - یا علی (ع)! پروردگار نے مجھے اہل توحید کی شفاعت کا اختیار دیا ہے لیکن تم سے اور تمہاری اولاد سے (دشمنی رکھنے والوں کے بارے میں منع کر دیا ہے)۔ (امالی طوسی ر

455

/

1017

کشف الغمہ ،

2

ص

27

تاویل الآيات الظاہرہ ص ،

279

)-

1094

- امام صادق (ع

)!)

بیشک مومن اپنے ساتھی کی شفاعت کر سکتا ہے لیکن ناصبی کی نہیں اور ناصبی کے بارے میں اگر تمام انبیاء و مرسلین مل کر بھی سفارش کریں تو یہ شفاعت کارآمد نہ ہوگی ، ثواب الاعمال

251

/

21

محاسن ،

1

ص

296

/

595

روایت علی الصائغ)۔

8 داخلہ جہنم

1095

رسول -

اکرم!

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، ہم اہلبیت (ع) سے جو شخص بھی دشمنی کرے گا اللہ اسے جہنم میں جھونک دے گا، (مستدرک حاکم

3

ص

162

/

4717

،

موارد الظمان

555

/

2246

مناقب کوفی ،

4

ص

120

/

607

درمنثور ص ،

349

نقل از احمد ابوحبان)۔

1096

رسول -

اکرم!

قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جو بھی ہم اہلبیت (ع) سے بغض رکھے گا پروردگار اسے جہنم میں منہ کے بھل ڈال دے گا - (مستدرک

4

ص

392

/

8036

مجمع الزوائد ،

7

ص

580

/

12300

شرح الاخبار ،

1

ص

161

/

110

امالی مفید ،

217

/

3

روایت ابوسعید خدری)۔

1097

- رسول

!اکرم

اے اولاد عبدالمطلب ، میں نے تمہارے لئے پروردگار سے تین چیزوں کا سوال کیا ہے ، تمہیں ثبات قدم عنایت کرے ، تمہارے گمراہوں کو ہدایت دے اور تمہارے جاہلوں کو علم عطا فرمائے اور یہ بھی دعا کی ہے کہ وہ تمہیں سخی ، کریم اور رحم دل قرار دیدے کہ اگر کوئی شخص رکن و مقام کے درمیان کھڑا رہے نماز ، روزہ ، ادا کرتا رہے اور ہم اہلبیت (ع) کی عداوت کے ساتھ روز قیامت حاضر ہو تو یقیناً داخل جہنم ہوگا۔ (مستدرک

3

ص

161

/

4712

المعجم الكبير ،

11

ص

142

/

11412

(امالی طوسی ر ،

21

/

117

/

184

/

247

/

435

بشارة المصطفى ص ،

260

روایات ابن عباس)-

1098

- معاویہ بن

!خدیج

مجھے معاویہ بن ابی سفیان نے حضرت حسن (ع) بن علی (ع) کے پاس بھیجا کہ ان کی کسی بیٹی یا بہن کے لئے یزید کا پیغام دوں تو میں نے جاکر مدعا پیش کیا ، انہوں نے فرمایا کہ ہم اہلبیت (ع) بچیوں کی رائے کے بغیر ان کا عقد نہیں کرتے لہذا میں پہلے اس کی رائے دریافت کرلوں۔

میں نے جاکر پیغام کا ذکر کیا تو بچی نے کہا کہ یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک ظالم ہمارے ساتھ فرعون جیسا برتاؤ نہ کرے کہ تمام لڑکوں کو ذبح کرے اور صرف لڑکیوں کو زندہ رکھے۔

میں نے پلٹ کر حسن (ع) سے کہا کہ آپ نے تو اس قیامت کی بچی کے پاس بھیج دیا جو امیر المومنین (معاویہ) کو فرعون کہتی ہے۔

تو آپ نے فرمایا معاویہ ! دیکھو ہم اہلبیت (ع) کی عداوت سے پرہیز کرنا کہ رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بھی ہم اہل بیت (ع) سے بغض و حسد رکھے گا وہ روز قیامت جہنم کے کوڑوں سے ہنکایا جائے گا۔ (المعجم الکبیر

3

ص

81

/

2726

المعجم الاوسط ،

3

ص

39

/

2405

)-

1099

- امام باقر (ع)

)!

اگر پروردگار کا پیدا کیا ہوا ہر ملک اور اس کا بھیجا ہوا ہر نبی اور ہر صدیق و شہید ہم اہلبیت (ع) کے دشمن کی سفارش کرے کہ خدا اسے جہنم سے نکال دے تو ناممکن ہے، اس نے صاف کہہ دیا ہے، یہ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، سورہ کہف آیت

3

- (ثواب الاعمال

از حمران بن الحسین)۔

1100

- امام صادق (ع)! جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ اس سے محبت کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ اس کی اطاعت کرے اور ہمارا اتباع کرے، کیا اس نے مالک کا یہ ارشاد نہیں سنا ہے کہ ”پیغمبر کہہ دیجئے اگر تم لوگوں کا دعویٰ ہے کہ خدا کے چاہنے والے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ (آل عمران آیت

31

)-

خدا کی قسم کوئی بندہ خدا کی اطاعت نہیں کرے گا مگر یہ کہ پروردگار اپنی اطاعت میں ہمارا اتباع شامل کر دے۔ اور کوئی شخص ہمارا اتباع نہیں کرے گا مگر یہ کہ پروردگار اسے محبوب بنالے اور جو شخص ہمارا اتباع ترک کر دے گا وہ ہمارا دشمن ہوگا اور جو ہمارا دشمن ہوگا وہ اللہ کا گناہگار ہوگا اور جو گناہگار مرجائے گا اسے خدا رسوا کرے گا اور منہ کے بھل جہنم میں ڈال دے گا، والحمدلہ رب العالمین (کافی

8

ص

14

روایت اسماعیل بن مخلدو اسماعیل بن جابر)۔

1001

- اما م کاظم (ع

)!)

جو ہم سے بغض رکھے، وہ حضرت محمد کا دشمن ہوگا اور جو ان کا دشمن ہوگا وہ خدا کا دشمن ہوگا اور جو خدا کا دشمن ہوگا اس کے بارے میں خدا کا فرض ہے کہ وہ اسے جہنم میں ڈال دے اور اس کا کوئی مددگار نہ ہو (کامل الزیارات ص

336

روایت عبدالرحمان بن مسلم)۔

اول : ظلم پر تنبیہ

دوم : ظالم پر جنت کا حرام ہونا

سوم : ظالم کا عذاب

چہارم: مظالم کے بارے میں اخبار رسول

(پنجم : مظالم بر اہلبیت (ع

فصل اول: مظالم پر تنبیہ

- رسول

!اکرم

ویل ہے میرے اہلبیت(ع) کے دشمنوں کے لئے جو ان پر اپنے کو مقدم رکھتے ہیں ، انہیں نہ میری شفاعت حاصل ہوگی اور نہ میرے پروردگار کی جنت کو دیکھ سکیں گے۔ (امالی شجری

1

ص

154

)-

1103

- رسول اکرم (ع)! اس پر اللہ کا شدید غضب ہوگا جو میری عترت کے بارے میں مجھے ستائے گا۔ (کنز العمال

12

ص

93

/

34143

الجامع الصغير ،

1

ص

158

/

1045

)-

1104

- رسول

!اکرم

اس پر میرا اور اللہ کا غضب شدید ہوگا جو میرا خون بہائے گا اور مجھے میری عترت کے بارے میں ستائے گا۔ (امالی

صدوق (ر) ص

377

/

7

الجعفریات ص ،

183

(روایت اسماعیل بن موسیٰ ، عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

27

/

11

مقتل الحسین خوارزمی ،

2

ص

84

صحيفة الرضا (ع) ص ،

155

/

99

روایت احمد بن عامر الطای ، مسند زید ص ،

465

نخائر العقبی ص ،

39

)-

1105

- رسول اکرم - ایہا

!!الناس

کل میرے پاس اس انداز سے نہ آنا کہ تم دنیا کو سمیٹے ہوئے ہو اور میرے اہلبیت(ع) پریشان حال ، مظلوم ، مقہور ہوں اور ان کا خون بہہ رہا ہو۔ (خصائص الائمہ ص

74

)-

1106

- رسول

!اکرم

جس نے میرے اہلبیت (ع) کو برا بھلا کہا میں اس سے بری اور بیزار ہوں ۔ (ینابیع المودہ

2

ص

378

/

74

)-

1107

- رسول

!اکرم

جس نے مجھے میرے اہل کے بارے میں اذیت دی اس نے خدا کو اذیت دی ہے۔ (کنز العمال

12

ص

103

/

34197

از ابو نعیم)۔

1108

- رسول

!اکرم

چھ افراد ہیں جن پر میری بھی لعنت ہے اور خدا کی بھی لعنت ہے اور ہر نبی کی لعنت ہے، کتاب خدا میں زیادتی کرنے والا، قضا و قدر کا انکار کرنے والا، لوگوں پر زبردستی حاکم بن کر صاحب عزت کو ذلیل اور ذلیلوں کو صاحب عزت بنانے والا، میری سنت کو ترک کر دینے والا، میری عترت کے بارے میں حرام خدا کو حلال بنالینے والا اور حرم خدا کی بے حرمتی کرنے والا - (مستدرک حاکم

2

ص

572

/

3940

روایت عبيدالله بن عبد الرحمن بن عبد الله بن موسى ، المعجم الكبير

3

ص

126

/

2883

المعجم الاوسط ،

2

ص

186

/

1667

روایت عائشہ، شرح الاخبار ،

1

ص

494

/

878

(روایت سفیان ثوری، خصال صدوق (ر

338

/

41

روایت عبد الله بن میمون)۔

1109

- رسول

!اکرم

پانچ افراد ہیں جن پر میری بھی لعنت ہے اور ہر نبی کی لعنت ہے، کتاب خدا میں زیادتی کرنے والا، میری سنت کا ترک

کرنے والا ، قضائے الہی کا انکار کرنے والا میری عترت کی حرمت کو ضائع کرنے والا، مال غنیمت پر قبضہ کرکے اسے حلال کرلینے والا ۔ (کافی

2

ص

293

/

14

روایت میسر۔

1110

- زید بن علی (ع

)!

اپنے والد بزرگوار کی زبانی نقل کرتے ہیں کہ امام حسین (ع) نے مسجد میں روز جمعہ عمر بن الخطاب کو منبر پر دیکھا تو فرمایا کہ میرے باپ کے منبر پر سے اتر آ۔ تو عمر رونے لگے اور کہا فرزند سچ کہتے ہو، یہ تمہارے باپ کا منبر ہے، میرے باپ کا نہیں ہے۔

حضرت علی (ع) نے واقعہ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ میں نے نہیں سکھایا ہے! عمر نے کہا یہ سچ ہے، ابوالحسن! میں آپ کو الزام نہیں دے رہا ہوں، یہ کہہ کر منبر سے اتر آئے اور آپ کو منبر پر لے جاکر پہلو میں بٹھایا اور خطبہ شروع کیا اور کہا! ایہا الناس! میں نے تمہارے پیغمبر کو یہ کہتے سنا ہے کہ مجھے میری عترت و ذریت کے ذیل میں محفوظ رکھو، جو ان کے ذیل میں مجھے محفوظ رکھے گا خدا اس کی حفاظت کرے گا اور جو ان کے بارے میں مجھے اذیت دے گا اس پر خدا کی لعنت، خدا کی لعنت، خدا کی لعنت۔ (امالی طوسی (ر) ص

703

/

1504

)-

1111

- رسول

اکرم!

پروردگار کا غضب یہودیوں پر شدید ہوا کہ عزیز کو اس کا بیٹا بنادیا اور نصاریٰ پہ شدید ہوا کہ مسیح کو بیٹا بنادیا اور اس پر بھی شدید ہوگا جو میرا خون بہائے گا اور مجھے میری عترت کے بارے میں ستائے گا ۔ (کنز العمال

1

ص

267

/

1343

روایت ابوسعید خدری۔

1112

- ابوسعید

خدری!

جب جنگ احد میں رسول اکرم کا چہرہ زخمی ہوگیا اور دندان مبارک ٹوٹ گئے تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا خدا کا غضب یہودیوں پر شدید ہوا جب عزیز کو اس کا بیٹا بنادیا اور عیسائیوں پر شدید ہوا جب مسیح کو اس کا بیٹا بنادیا اور اب اس پر

(شدید ہوگا جس نے میرا خون بہایا اور مجھے میری عترت کے بارے میں اذیت دی - (امالی طوسی ر)

142

/

231

تفسیر عیاشی ،

2

ص

86

/

43

بشارة المصطفى ص ،

280

روایت فضل بن عمرو، كنز العمال

10

ص

435

/

30050

نقل از ابن النجار)۔

فصل دوم: اہلبیت (ع) پر ظلم کرنے والوں پر جنت حرام ہے

1113

- رسول

!اکرم

پروردگار نے جنت کو حرام قرار دیدیا ہے اس پر جو میرے اہلبیت (ع) پر ظلم کرے۔ ان سے جنگ کرے ، ان پر حملہ کرے
یا انہیں گالیاں دے۔ (نخائر العقبتئص

20

ینابیع المودہ ،

2

ص

119

/

344

)-

1114

- رسول

!اکرم

میرے اہلبیت (ع) پر ظلم کرنے والوں اور میری عترت کے بارے میں مجھے اذیت دینے والوں پر جنت حرام ہے۔ (تفسیر

قرطبی

16

ص

22

کشاف ،

3

ص

402

سعد السعود ص ،

141

کشف الغمہ ،

1

ص

106

لباب الانساب ،

1

ص

215

العمدة ص ،

53

فرائد السمطين ،

2

ص

278

/

542

-

واضح رہے کہ کشف الغمہ نے عترتی کے بجائے عشیرتی نقل کیا ہے جو غالباً اشتباہ ہے۔

1115

- رسول اکرم ، جنت حرام کردی گئی ہے اس پر جو میرے اہلبیت (ع) پر ظلم کرے، ان سے جنگ کرے، ان کے خلاف کسی کی مدد کرے اور انہیں برا بھلا کہے ” ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور نہ خدا ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف رخ کرے گا اور نہ انہیں پاکیزہ قرار دے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا، آل عمران آیت

77

(عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

34

/

65

امالی طوسی

164

/

272

تاویل الآیات الظاہرہ ص ،

120

-

1116

- امام علی (ع)

)!

خدا کی قسم میں اپنے انہیں کوتاہ ہاتھوں سے تمام اپنے دشمنوں کو حوض کوثر سے ہنکاؤں گا اور تمام دوستوں کو سیراب کروں گا ۔ (بشارۃ المصطفیٰ ص

95

روایت ابوالاسود الدثلی ، کشف الغمہ

2

/

15

)-

1117

- امام علی (ع)

)!

میں رسول اکرم کے ہمراہ حوض کوثر پر ہوں گا اور میری عترت میرے ہمراہ ہوں گی اور ہم سب اپنے دشمنوں کو ہنکائیں گے اور اپنے دوستوں کو سیراب کریں گے اور جو شخص ایک گھونٹ پی لے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا ۔ (غرر الحکم ص

3763

تفسیر فرات کوفی ،

367

/

499

)-

1118

- انس بن

مالک!

میں رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا جب سورہ کوثر نازل ہوچکا تھا اور میں نے دریافت کیا حضور یہ کوثر کیا ہے؟ فرمایا جنت میں ایک نہر ہے جس کی وسعت زمین و آسمان کے برابر ہے، کوئی اس سے پینے والا پیاسا نہ ہوگا اور کوئی اس سے منہ دھوئے والا غبار آلود نہ ہوگا لیکن وہ شخص سیراب نہیں ہوسکتا جس نے میرے عہد کو توڑ دیا ہے اور میرے اہلبیت (ع) کو قتل کیاہے ۔ (المعجم الکبیر

3

ص

- علی بن ابی طلحہ غلام

!بنٹامیہ

معاویہ بن ابی سفیان نے حج کیا اور اس کے ساتھ معاویہ بن خدیج بھی تھا جو سب سے زیادہ علی (ع) کو گالیاں دیا کرتا تھا مدینہ میں مسجد پیغمبر کے پاس سے گذرا تو حسن (ع) چند افراد کے ساتھ بیٹھے تھے، لوگوں نے کہا کہ یہ معاویہ بن خدیج ہے جو حضرت علی (ع) کو گالیاں دیتا ہے فرمایا اسے بلاؤ؟ ایک شخص نے آکر بلایا، اس نے کہا کس نے بلایا ہے؟ کہا حسن (ع) بن علی (ع) نے۔

وہ آیا اور آکر سلام کیا، حضرت حسن (ع) بن علی (ع) نے کہا کہ تیرا ہی نام معاویہ بن خدیج ہے؟

اس نے کہا بیشک ...؟

فرمایا تو ہی حضرت علی (ع) کو گالیاں دیتا ہے؟

وہ شرمندہ ہو کر خاموش ہو گیا

آپ نے فرمایا ، آگاہ ہوجا کہ اگر تو حوض کوثر پر وارد ہوا جس کا کوئی امکان نہیں ہے تو دیکھے گا کہ حضرت علی (ع) کمر کو کسے ہوئے منافقین کو یوں ہنکار ہے ہوں گے جس طرح چشمہ سے اجنبی اونٹ ہنکائے جاتے ہیں جیسا کہ پروردگار نے فرمایا ہے کہ ” رسوائی اور ناکامی افترا پردازوں کا مقدر ہے“ ۔ سورہ طہ آیت

المعجم الكبير

سير اعلام النبلاء ،

فصل سوم: ظالمین اہلبیت(ع) کا عذاب

- رسول

!اکرم

ویل ہے میرے اہلبیت(ع) کے ظالموں کے لئے ، ان پر درک اسفل میں منافقین کے ساتھ عذاب کیا جائے گا ۔ (صحیفہ

(الرضا ع)

/

80

(عیون اخبار الرضا (ع ،

2

ص

47

/

177

مقتل الحسین (ع) خوارزمی ،

2

ص

83

مناقب ابن المغازلی ،

66

/

94

جامع الاحادیث قمی ص ،

128

ینابیع المودة ،

2

ص

326

/

950

ربیع الابرار ،

2

ص

828

تاویل الآیات الظاہرہ ص ،

743

)-

1121

- رسول

اکرم!

جنت میں تین درجات ہیں اور جہنم میں تین طبقات ... جہنم کے پست ترین طبقہ میں وہ ہوگا جو دل سے ہم سے نفرت کرے اور زبان اور ہاتھ سے ہمارے خلاف دشمن کی مدد کرے اور دوسرے طبقہ میں وہ ہوگا جو دل سے نفرت کرے اور صرف زبان سے مخالفت کرے اور تیسرے طبقہ

میں وہ ہوگا جو صرف دل نفرت کرے۔ (محاسن ص

251

/

472

روایت ابو حمزہ ثمالی)۔

1122

- امام علی (ع)

)!

جو ہم سے دل سے بغض رکھے گا اور زبان اور ہاتھ سے ہمارے خلاف امداد کرے گا وہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ جہنم میں ہوگا اور جو بغض رکھ کر صرف زبان سے ہمارے خلاف امداد کرے گا وہ بھی جہنم میں ہوگا اور جو صرف دل سے بغض رکھے گا اور زبان یا ہاتھ سے مخالفت نہ کرے گا وہ بھی جہنم ہی میں ہوگا۔ (خصال

629

/

10

روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم ، تحف العقول ص

119

شرح الاخبار ،

1

ص

165

/

120

/

3

ص

121

جامع الاخبار ،

496

/

1377

ص ،

506

/

1400

)۔

1123

- امام زین العابدین (ع)

)!

کربلائیے معلیٰ اور امام حسین (ع) کی زیارت کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے ، پروردگار آسمان، زمین، پہاڑ ، دریا اور تمام مخلوقات کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میری عزت و جلال کی قسم ! میں اپنے رسول کا خون بہانے والوں ، اس کی توہین کرنے والوں، اس کی عترت کو قتل کرنے والوں، اس کے عہد کو توڑنے والوں اور اس کے اہلبیت (ع) پر ظلم کرنے

والوں پر ایسا عذاب کروں گا جو ظالمین میں کسی پر نہ کیا ہوگا ۔ (کامل الزیارات ص

264

روایت قدامہ بن زائدہ)۔ ،

فصل چہارم: اہلبیت (ع) کے مظالم کے بارے میں اخبار پیغمبر اکرم

1124

- رسول

!اکرم

افسوس آل محمد کے بچوں پر کیسا ظلم ہونے والا ہے اس حاکم کی طرف سے جسے دولت کی بنیاد پر حاکم بنادیا جائے گا۔ (الفردوس

4

ص

307

/

7147

الجامع الصغير ،

2

ص

718

/

6939

نقل از ابن عساکر روایت سلمہ بن الاکوع، کنز العمال

14

ص

593

/

39679

روایت اصبع بن نباتہ، بشارۃ المصطفیٰ ص

203

روایت ابوطاہر)۔

1125

- رسول

!اکرم

روز قیامت قرآن ، مسجد اور عترت اس طرح فریاد کریں گے کہ قرآن کہے گا خدایا ان لوگوں نے پارہ پارہ کیا ہے اور جلايا ہے اور مسجد کہے گی خدایا انہوں نے مجھے خراب بنادیا ہے اور غیر آباد چھوڑ دیا ہے اور عترت کہے گی خدایا انہوں نے مجھے نظر انداز کیا ہے ، قتل کیا ہے اور آوارہ وطن کردیا ہے اور میں سب کی طرف سے وکالت کے لئے گھٹنہ ٹیک دوں گا تو آواز آئے گی کہ یہ میرے ذمہ ہے اور میں اس محاسبہ کے لئے تم سے اولیٰ ہے۔ (کنز العمال

11

ص

193

/

31190

نقل از طبرانی و ابن

(حنبل و سعید بن منصور، خصال صدوق (ر

175

/

232

روایت جابر)-

1126

- رسول

!اکرم

عنقریب میرے اہلبیت (ع) میرے بعد میری امت کی طرف سے قتل اور آوارہ وطنی کا شکار ہوں گے اور ان کے سب سے بدتر دشمن بنو امیہ ، بنو مغیرہ اور بنو مخروم ہوں گے۔ (مستدرک حاکم

4

ص

534

/

8500

الملاحم والفتن ص ،

28

روایت ابوسعید خدری، اثبات الہدایۃ

2

ص

263

/

177

)-

1127

- جابر از امام باقر (ع

)!)

جب آیت ”یوم ندعو کل اناس بامامہم“ نازل ہوئی تو مسلمانوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ تمام لوگوں کے امام نہیں ہیں؟ فرمایا میں تمام لوگوں کے لئے رسول ہوں اور میرے بعد میرے اہلبیت (ع) میں سے اللہ کی طرف سے کچھ امام ہوں گے جو لوگوں میں قیام کریں گے تو لوگ انہیں جھٹلائیں گے اور حکام کفر و ضلالت اور ان کے مرید ان پر ظلم کریں گے۔

اس وقت جو ان سے محبت کرے گا، ان کا اتباع کرے گا اور ان کی تصدیق کرے گا وہ مجھ سے ہوگا، میرے ساتھ ہوگا، مجھ سے ملاقات کرے گا اور جو ان پر ظلم کرے گا، انہیں جھٹلائے گا وہ نہ مجھ سے ہوگا اور نہ میرے ساتھ ہوگا بلکہ میں اس سے بری اور بیزار ہوں۔ (کافی

1

ص

215

/

1

محاسن

1

ص

254

/

480

بصائر الدرجات ،

33

/

1

)-

1128

- رسول

!اکرم

حسن (ع) و حسین (ع) اپنی امت کے امام ہوں گے اپنے پدر بزرگوار ہے کہ بعد اور یہ دونوں جوانان جنت کے سردار ہیں اور ان کی والدہ تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اور ان کے باپ سید الوصیین ہیں اور حسین (ع) کی اولاد میں نو امام ہوں گے جن میں نواں ہماری اولاد کا قائم ہوگا ان سب کی اطاعت میری اطاعت اور ان کی معصیت میری معصیت ہے۔ میں ان کے فضائل کے منکر اور ان کے احترام کے ضائع کرنے والوں کے خلاف روز قیامت فریاد کروں گا اور خدا میری ولایت اور میری عترت اور ائمہ امت کی نصرت کے لئے کافر ہے اور وہی ان کے حق کے منکروں سے انتقام لینے والا ہے و سيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون (شعراء ص

227

کمال الدین ص)،

260

/

6

فرائد السمطين

1

ص

54

/

19

روایت حسین بن خالد)-

1129

- جنادہ بن ابی

!امیہ

میں حضرت حن(ع) بن علی (ع) کے پاس مرض الموت میں وارد ہوا جب آپ کے سامنے طشت رکھا تھا اومعاویہ کے زہر کے اثر سے مسلسل خون تھوک رہے

تھے میں نے عرض کی حضور ! یہ کیا صورت حال ہے، آپ علاج کیوں نہیں کرتے؟

فرمایا: عبداللہ! موت کا کیا علاج ہے؟

میں نے کہا ” اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ“ اس کے بعد آپ نے میری طرف رخ کرکے فرمایا یہ رسول اکرم کا ہم سے عہد ہے کہ اس امر کے مالک علی (ع) و فاطمہ (ع) کی اولاد سے کل بارہ امام ہوں گے اور ہر ایک زہریا تلوار سے شہید کیا جائے گا، اس کے بعد طشت اٹھا لیا گیا اور آپ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ (کفایۃالانثر ص

226

الصراط المستقیم ،

2

ص

128

)-

1130

- امام صادق (ع)

!)

رسول اکرم نے حضرت علی (ع) حسن (ع) اور حسین (ع) کو دیکھ کر گریہ فرمایا اور فرمایا کہ تم میرے بعد مستضعف ہو گئے۔ (معانی الاخبار

79

/

1

)-

1131

- امام صادق (ع)! رسول اکرم کا آخری وقت تھا، آپ غش کے عالم میں تھے تو فاطمہ (ع) نے رونا شروع کیا ، آپ نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ فاطمہ (ع) کہہ رہی ہیں، آپ کے بعد میرا کیا ہوگا ؟ تو فرمایا کہ تم سب میرے بعد مستضعف ہو گئے۔ (دعائم الاسلام

1

ص

225

ارشاد ،

1

ص

184

(امالی مفید ر) ،

212

/

2

مسند ابن حنبل ،

1

ص

257

/

26940

المعجم الكبير ،

25

ص

23

/

32

)-

1132

- رسول اکرم نے بنی ہاشم سے فرمایا کہ تم سب میرے بعد مستضعف

(ہو گئے

(عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

61

/

244

روایت حسن بن عبداللہ از امام رضا (ع) ، کفایتہ الاثر ص

118

روایت ابوایوب

) -

1133

- ابن

عباس!

حضرت علی (ع) نے رسول اکرم سے عرض کی کہ کیا آپ عقیل کو دوست رکھتے ہیں ؟ فرمایا دوہری محبت ! اس لئے بھی

کہ ابوطالب ان سے محبت کرتے تھے اور اس لئے بھی کہ ان کا فرزند تمہارے لال کی محبت میں قتل کیا جائے گا اور

مومنین کی آنکھیں اس پر اشکبار ہوں گے اور ملائکہ مقربین نماز جنازہ ادا کریں گے، یہ کہہ کر حضرت نے رونا شروع

کیا ، یہاں تک کہ آنسوؤں کی دھار سینہ تک پہنچ گئی اور فرمایا کہ میں خدا کی بارگاہ میں اپنی عترت کے مصائب کی

(فریاد کروں گا۔) (امالی صدوق (ر

111

/

3

)-

1134

- انس بن

مالک!

میں رسول اکرم کے ساتھ علی (ع) بن ابی طالب (ع) کے پاس عیادت کے لئے گیا تو وہاں ابوبکر و عمر بھی موجود تھے،
دونوں ہٹ گئے اور حضور بیٹھ گئے تو
ایک نے دوسرے سے کہا عنقریب یہ مرنے والے ہیں ! حضرت نے فرمایا یہ شہید ہوں گے اور اس وقت تک دنیا سے نہ
جائیں گے جب تک ان کا دل رنج و الم سے مملو نہ ہو جائے ۔ (مستدرک حاکم

3

ص

150

/

4673

(تاریخ دمشق حالات امام علی (ع) ،

3

ص

74

/

1118

ص

267

/

1343

)-

1135

-

جابر!

رسول اکرم نے حضرت علی (ع) سے فرمایا کہ تم کو خلیفہ بنایا جائے گا ، پھر قتل کیا جائے اور تمہاری داڑھی تمہارے
سر کے خون سے رنگین ہوگی ۔ (المعجم الکبیر

2

ص

247

/

2038

المعجم الاوسط ،

7

ص

218

/

7318

دلائل النبوة ابونعیم ص ،

553

/

491

(تاریخ دمشق حالات امام علی (ع) ،

3

ص

268

/

1345

)-

1136

-

عائشہ!

میں نے رسول اکرم کو دیکھا کہ آپ نے علی (ع) کو گلے سے لگایا ، بوسہ دیا اور فرمایا ، میرے ماں باپ قربان اس یکتا
'شہید پر جو تنہائی میں شہید کیا جائے گا۔ (مسند ابویعلی

4

ص

318

/

4558

(تاریخ دمشق حالات امام علی (ع) ،

3

ص

285

/

1376

مناقب خوارزمی ص ،

65

/

34

مناقب ابن شہر آشوب ،

2

ص

220

)-

1137

- امام علی (ع)

)!)

رسول اکرم میرے ہاتھ کو پکڑے ہوئے مدینہ کی گلیوں میں چل رہے تھے کہ ہمارا گذرا ایک باغ کی طرف سے ہوا، میں
نے عرض کی کہ حضور کس قدر حسین یہ باغ ہے؟

فرمایا ، تمہارے لئے جنت میں اس سے بہتر ہے ، پھر دوسرے باغ کو دیکھ کر میں نے پھر تعریف کی اور آپ نے پھر وہی فرمایا، یہاں تک کہ ہمارا گذر سات باغات کے پاس سے ہوا اور ہر مرتبہ میں نے بھی وہی کہا اور حضرت نے بھی وہی جواب دیا ۔

یہاں تک کہ جب تنہائی کی منزل تک پہنچ گئے تو آپ نے مجھے گلے سے لگایا اور بیساختہ رونے لگے ، میں نے عرض کی حضور ! یہ رونے کا سبب کیا ہے؟ فرمایا لوگوں کے دلوں میں کینے ہیں، جو میرے بعد ظاہر ہوں گے ؟ میں نے عرض کی حضور! میرا دین سلامت رہے گا ؟

فرمایا بیشک ! (سنن ابویعلیٰ

1

ص

285

/

561

تاریخ بغداد ،

12

ص

398

مناقب خوارزمی ص ،

65

/

35

تاریخ دمشق حالات امام علی (ع) ص ،

321

/

827

،

831

ایضاح ص ،

454

فضائل الصحابہ ابن حنبل ،

2

ص

653

/

1109

)-

1138

- رسول

!اکرم

میرا فرزند حسن (ع) زہر سے شہید کیا جائے گا ۔ (کتاب سلیم بن قیس

2

ص

838

روایت عبداللہ بن جعفر ، الخرائج و الجرائح

3

ص

1143

/

55

عوالی اللثالی ،

1

ص

199

/

14

)-

1139

- ام

!سلمہ

رسول اکرم ایک دن سونے کے لئے لیٹے اور پھر گھبرا کر اٹھ گئے۔

پھر لیٹ کر سو گئے پھر چونک کر اٹھ گئے ، پھر تیسری مرتبہ ایسا ہی ہوا اور اب جو اٹھے تو آپ کے ہاتھوں میں ایک

سرخ مٹی تھی جسے بوسہ دے رہے تھے ، میں نے عرض کی حضور ! یہ خاک کیسی ہے؟

فرمایا مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ میرا یہ حسین (ع) سرزمین عراق پر قتل کیا جائے گا ، میں نے جبریل سے کہا کہ

مجھے وہ خاک دکھلا دو تو انہوں نے یہ مٹی دی ہے۔ (مستدرک حاکم

4

ص

440

/

8202

المعجم الكبير ،

3

ص

109

/

2821

تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع) ص ،

173

/

221

اعلام الوری ص ،

43

)-

1140

- سحیم از انس بن حارث ، میں نے رسول اکرم سے سنا ہے کہ میرا یہ فرزند سرزمین عراق پر قتل کیا جائے گا لہذا جو اس وقت تک رہے اس کا فرض ہے کہ اس کی نصرت کرے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انس بن حارث امام حسین (ع) کے ساتھ شہید ہو گئے ۔ (دلائل النبوة ابونعیم

554

/

493

(تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع) ،

239

/

283

، اصاہ ،

1

ص

271

/

266

اسدالغابہ ،

1

ص

288

/

246

البدایۃ والنہایۃ ،

8

ص

199

مقتل الحسین خوارزمی ،

1

ص

159

ذخائر العقبی ص ،

146

)-

1141

- انس بن

مالک!

فرشتہ باران نے مالک سے اذن طلب کیا کہ رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب اذن مل گیا تو آپ نے ام سلمہ سے فرمایا کہ دیکھو دروازہ سے کوئی داخل نہ ہونے پائے، اتنے میں حسین (ع) آگئے ام سلمہ نے روکا لیکن وہ داخل ہو گئے اور کبھی حضور کی پشت پر، کبھی کاندھوں پر کبھی گردن پر -

فرشتہ نے کہا یا رسول اللہ ! کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں ؟

فرمایا بیشک ، کہا لیکن اسے تو آپ کی امت قتل کر دیے گی اور آپ چاہیں تو میں وہ جگر بھی دکھلا دوں؟

یہ کہہ کر ہاتھ مارا اور ایک سرخ مٹی لاکر دیدی، ام سلمہ نے آپ سے لے کر چادر میں رکھ لیا۔

اس روایت کے ایک راوی ثابت کا بیان ہے کہ وہ خاک کربلا کی خاک تھی - (مسند ابن حنبل

4

ص

482

/

13539

المعجم الكبير ،

3

ص

106

/

2813

مسند ابویعلیٰ،

3

ص

370

/

3389

دلائل النبوة ابونعیم ،

553

/

492

(تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع) ،

168

/

217

مقتل الحسين (ع) خوارزمی ،

1

ص

160

نخائر العقبیٰ ص ،

146

)-

1142

ام-

سلمہ

ایک دن پیغمبر اسلام میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے فرمایا خبردار کوئی گھر میں آنے نہ پائے، میں دیکھتی رہی کہ اچانک حسین (ع) داخل ہو گئے اور میں نے رسول اکرم کی صدائے گریہ سنی، اب جو دیکھا تو حسین (ع) آپ کی گود میں تھے اور پیغمبر ان کی پیشانی کو پونچھ رہے تھے، میں نے عرض کی کہ مجھے نہیں معلوم ہوسکا کہ یہ کب آگئے، آپ نے فرمایا کہ جبریل یہاں حاضر تھے، انہوں نے پوچھا کیا آپ حسین (ع) سے محبت کرتے ہیں؟ میں نے کہا بیشک!

جبرئیل نے کہا مگر آپ کی امت اسے کربلا نامی زمین پر قتل کر دے گی اور انہوں نے یہ خاک بھی دکھلائی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب حسین (ع) نزعہ میں گھر کر اس سرزمین پر پہنچے تو دریافت کیا کہ اس زمین کا نام کیا ہے؟ اور جب لوگوں نے کربلا بتایا تو فرمایا کہ خدا و رسول نے سچ فرمایا ہے ”یہ کرب و بلا کی زمین ہے“۔ (المعجم الکبیر

3

ص

108

/

2819

)-

1143

- عبداللہ بن بخی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ حضرت علی (ع) کے ہمراہ سفر تھے اور طہارت کے منتظم تھے، جب صفین جاتے ہوئے آپ نینوی پہنچے تو آپ نے فرمایا - عبداللہ صبر، ابو عبداللہ صبر!

میں نے عرض کی حضور یہ کیا ہے؟

فرمایا کہ میں ایک دن رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، میں نے عرض کی حضور خیر تو ہے کیا کسی نے اذیت دی ہے؟

فرمایا ابھی میرے پاس سے جبریل گئے ہیں اور یہ بتا کر گئے ہیں کہ میرا حسین (ع) فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا اور اگر آپ چاہیں تو میں وہ خاک دکھلا سکتا ہوں اور

یہ کہہ کر ایک مٹھی خاک مجھے دی اور میں اسے دیکھ کر ضبط نہ کرسکا۔ (مسند احمد بن حنبل العقبی ص

184

/

648

المعجم الکبیر،

3

ص

105

/

2811

¹ مسند ابویعلیٰ،

1

ص

206

/

358

ذخائر العقبیٰ ص ،

148

مناقب کوفی ،

2

ص

253

/

19

الملاحم والفتن ص ،

104

باب

24

تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع) ص ،

165

-

171

)

1144

- محمد بن عمرو بن

!حسن

میں حسین (ع) کے ساتھ نہر کربلا کے کنارہ تھا کہ آپ نے شمر کو دیکھ کر فرمایا کہ خدا و رسول نے سچ فرمایا تھا جب رسول اکرم نے خبر دی تھی کہ میں کتے کو دیکھ رہا ہوں جو میرے اہلبیت (ع) کے خون کو چاٹ رہا ہے ، اور شمر مبروص تھا ۔ (الخصائص الکبریٰ السیوطی

2

ص

125

)-

1145

- امام علی (ع)! رسول اکرم ہمارے گھر تشریف لے آئے تو ہم نے حلوہ تیار کیا اور ام سلمہ نے ایک کاسہ شیر ، مکھن اور کھجور فراہم کیا ، ہم سب نے مل کر کھایا ، میں نے حضرت کا ہاتھ دھلایا ، آپ نے روبقلہ ہوکر دعا فرمائی اور پھر زمین کی طرف جھک کر بے ساختہ رونے لگے ، ہم گھبرا گئے کہ کس طرح دریافت کریں اچانک حسین (ع) آگئے اور بڑھ کر کہا کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں ؟

فرمایا آج تمہارے بارے میں وہ سنا ہے جو کبھی نہ سنایا گیا تھا ۔

ابھی جبریل امین آئے تھے اور انہوں نے بتایا کہ تم سب قتل کئے جاؤ گے اور سب کے مقتل بھی الگ الگ ہوں گے ، میں نے تمہارے حق میں دعا کی اور میں اس خبر سے مخزون ہو گیا ۔

حسین (ع) نے عرض کی کہ جب سب الگ الگ ہوں گے تو ہماری قبر کی زیارت اور نگرانی کون کرے گا ؟
فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہوگا جو میرے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہے گا اور جب روز قیامت ہوگا اس گروہ کو دیکھ
کر اس کا بازو تھام کر اسے ہول و مصیبت محسوس سے نجات دلاؤں گا۔ (مقتل الحسین (ع) خوارزمی

2

ص

166

بشارة المصطفى ص ،

195

روایت محمد بن الحسین از امام زین العابدین (ع) ، اعلام الوری ص

44

)-

فصل پنجم: اہلبیت (ع) پر وارد ہونے والے مظالم

1146

- امام حسن (ع)! امیر المومنین (ع) کی شہادت کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھ سے میرے جد رسول اکرم نے
فرمایا ہے کہ اسرار امامت کے ذمہ دار میرے اہلبیت (ع) میں سے بارہ افراد ہوں گے اور سب قتل کئے جائیں گے یا انہیں
زہر دیا جائیگا ، (کفایتہ الاثر ص

160

روایت ہشام بن محمد)-

1147

- امام علی (ع)! ... یہاں تک کہ جب پروردگار نے اپنے رسول کو بلالیا تو ایک قوم الٹے پاؤں پلٹ گئی اور انہیں مختلف
راستوں نے ہلاک کر دیا اور انہوں نے اندرونی جذبات پر اعتماد کیا اور غیر قرابتدار کے ساتھ تعلق پیدا کیا اور جس سے
مودت کا حکم دیا گیا تھا اسے نظر انداز کر دیا، عمارت کو جڑ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ تعمیر کر دیا، یہ لوگ ہر غلط بات
کا معدن تھے اور ہر ہلاکت میں پڑ جانے والے کے دروازہ تھے۔ (نہج البلاغہ خطبہ

150

)-

1148

- منہال بن

!عمرو

معاویہ نے امام حسن (ع) سے مطالبہ کیا کہ منبر پر جا کر اپنا نسب بیان کریں، آپ نے منبر پر جا کر حمد و ثنائے الہی کے
بعد فرمایا -

قریش سارے عرب پر فخر کرتے ہیں کہ محمد ان میں سے ہیں اور عرب عجم پر فخر کرتے ہیں کہ محمد ان میں سے ہیں ”
اور عجم بھی عرب کا احترام کرتے ہیں کہ محمد ان میں سے ہیں لیکن افسوس کہ سب دوسروں سے ہمارے حق کا مطالبہ
کر رہے ہیں اور خود ہمارا حق نہیں دے رہے ہیں۔ (مناقب ابن شہر آشوب

4

ص

12

)-

- حبیب بن

یسار!

امام حسین (ع) کی شہادت کے بعد زید بن ارقم دروازہ مسجد پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ تم لوگوں نے یہ کام کیا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود رسول اکرم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں تم دونوں (حسن (ع) و حسین (ع)) اور صالح المومنین کو خدا کے حوالہ کر رہا ہوں۔

لوگوں نے ابن زیاد سے کہا کہ زید بن ارقم یہ حدیث بیان کر رہے ہیں؟ اس نے کہا کہ بوڑھے ہو گئے ہیں اور عقل چلی گئی ہے۔ (المعجم الکبیر

5

ص

185

/

5037

امالی طوسی (ر) ص

252

/

450

شرح الاخبار،

3

ص

170

/

1116

-

1117

)-

1150

- یعقوبی جناب فاطمہ (ع) کی وفات کے ذیل میں بیان کرتا ہے کہ زنان قریش اور ازواج پیغمبر آپ کے پاس آئیں اور مزاج دریافت کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری دنیا سے بیزار ہوں اور تمہارے فراق سے خوش ہوں، میں خدا و رسول سے ملاقات کروں گی اس حال میں کہ تمہاری طرف سے رنج و غم لے کر جا رہی ہوں، میرے حق کا تحفظ نہیں کیا گیا اور میرے ذمہ کی رعایت نہیں کی گئی، نہ وصیت پیغمبر کو قبول کیا گیا ہے اور نہ ہماری حرمت کو پہنچانا گیا ہے۔ (تاریخ یعقوبی

2

ص

115

)-

1151

- اما م حسین (ع) جب جناب فاطمہ (ع) کا انتقال ہوا اور امیر المومنین (ع) نے خاموشی سے انہیں دفن کر کے نشان قبر کو مٹا دیا تو مڑ کر قبر رسول کو دیکھا اور آواز دی ”سلام ہو آپ پر اے خدا کے رسول، میرا اور آپ کی اس دختر کا جو

آپ کے پاس آرہی ہے اور آپ سے ملاقات کے لئے تہہ خاک آرام کر رہی ہے پروردگار نے بہت جلد اسے آپ سے ملادیا ، لیکن اب میرا صبر بہت دشوار ہے اور میری قوت برداشت ساتھ چھوڑ رہی ہے ، میں صرف آپ کے فراق کو دیکھ کر دل کو تسلی دے رہا ہوں کہ میں نے آپ کو بھی سپرد خاک کیا ہے اور آپ نے میرے سینہ پر سر رکھ کر دنیا کو خیر باد کہا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لیجئے آپ کی امانت واپس ہوگئی اور فاطمہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئیں ۔ اب یہ آسان و زمین کس قدر بڑے نظر آرہے ہیں یا رسول اللہ ! اب میرا حزن و ملال دائمی ہے اور میری راتیں صرف بیداری میں گذریں گی، یہ رنج میرے دل سے جانے والا نہیں ہے جب تک میں بھی آپ کے گھر نہ آجاؤں بڑا دردناک غم ہے اور بڑا دل دکھانے والا درد ہے، کتنی جلدی ہم میں جدائی ہوگئی ، اب اللہ ہی سے اس کی فریاد ہے، عنقریب آپ کی بیٹی بیان کرے گا کہ آپ کی امت نے اس کا حق مارنے پر کس طرح اتفاق کرلیا تھا، آپ اس سے دریافت کریں اور مکمل حالات معلوم کرلیں، کتنے ہی ایسے رنجیدہ دستم رسیدہ ہیں جن کے پاس عرض حال کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے ، عنقریب فاطمہ (ع) سب بیان کریں گی اور خدا فیصلہ کرے گا کہ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ یہ الوداع کہنے والے کا سلام ہے جو نہ رنجیدہ ہے اور نہ بیزار ، اب اگر آپ سے رخصت ہو رہا ہے تو کسی ملال کی بنا پر نہیں ہے اور اگر یہیں رہ جاؤں تو یہ صابرین سے ہونے والے وعدہ سے بدظنی کی بنا پر نہیں ہے۔ (کافی

1

ص

459

/

3

امالی مفید (ر) ص ،

281

/

7

(امالی طوسی (ر) ،

109

/

166

بشارة المصطفیٰ ص ،

258

روایت علی بن محمد الہرمزانی ، نہج البلاغہ خطبہ نمبر

202

)-

1152

- عبدالرحمان بن ابی

!نعم

ایک مرد عراقی نے عبداللہ بن عمر سے سوال کیا کہ اگر کپڑے میں مچھر کا خون لگ جائے تو کیا کرنا ہوگا؟ تو ابن عمر

نے کہا کہ ذرا اس شخص کو دیکھو یہ مچھر کے خون کے بارے میں

دریافت کر رہا ہے جبکہ ان عراقیوں نے فرزند رسول کا خون بہا دیا ہے جس کے بارے میں میں نے خود رسول اکرم سے

سنا ہے کہ حسن (ع) و حسین (ع) اس دنیا میں میرے دو پھول ہیں ۔ (سنن ترمذی

5

ص

657

/

3770

مسند ابن حنبل ،

2

ص

405

/

5679

ص ،

452

/

5947

الادب المفرد ،

38

/

85

المعجم الكبير ،

3

ص

127

/

2884

نخائر العقبى ص ،

124

مسند أبي يعلى ،

5

ص

287

/

5713

اسد الغابه ص ،

2

/

26

امالى صدوق ،

123

/

12

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

75

صحیح بخاری ،

3

ص

371

/

3543

خصائص نسائی ص ،

259

/

144

الادب المفرد ،

259

/

144

انساب الاشراف ،

3

ص

227

/

85

حلیۃ الاولیاء ،

5

ص

70

(تاریخ دمشق حالات امام حسین (ع) ،

36

/

58

،

60

)-

1153

- منہال بن

!عمرو

میں امام زین العابدین (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کرکے مزاج دریافت کیا تو فرمایا کہ تم شیعہ ہو کہ ہمارے

صبح و شام سے باخبر نہیں ہو؟ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم آل فرعون کے درمیان بنی اسرائیل کی مثال ہیں کہ ان کے بچوں کو ذبح کیا جا رہا تھا اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیا جاتا تھا اور آج یہ عالم ہے کہ رسول اکرم کے بعد بہترین خلائق کو منبروں سے گالیاں دی جا رہی ہیں اور ان کے سب و شتم پر اموال عطا کئے جا رہے ہیں ، ہمارے چاہنے والوں کے حقوق اس محبت کے جرم میں پامال کئے جا رہے ہیں اور صورت حال یہ ہے کہ سارے عرب کے درمیان قریش کا احترام ہو رہا ہے کہ پیغمبران میں سے ہیں اور اس طرح لوگوں سے ہمارا حق لیا جا رہا ہے اور ہمیں ہمارا حق نہیں دیا جا رہا ہے آؤ ، آؤ دیکھو یہ ہیں ہمارے صبح و شام (جامع الاخبار

238

/

607

تفسیر قمی ،

1

ص

134

روایت عاصم بن حمید عن الصادق (ع) ، مناقب ابن شہر آشوب

4

ص

169

مشیر الاحزان ص ،

105

)-

1154

- امام باقر (ع

)!:

جو شخص بھی ہمارے اوپر ہونے والے ظلم ، ہمارے حق کی پامالی اور ہماری پریشانیوں کو نہ پہچانے وہ بھی ان لوگوں کا شریک ہے جنہوں نے ہمارے اوپر ظلم ڈھائے ہیں۔ (ثواب الاعمال ص

248

/

6

روایت جابر)-

1155

- منہال بن

عمرہ!

میں امام محمد باقر (ع) کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے سلام کر کے مزاج دریافت کیا ؟ فرمایا کہ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ تم ہمارے حالات کا اندازہ کرسکو جب کہ ہماری مثال امت میں بنی اسرائیل جیسی ہے جن کے بچے ذبح کر دیے جاتے تھے اور بچیوں کو زندہ چھوڑ دیا جاتا تھا اور یہی حال اب ہمارا ہے کہ ہمارے بچوں کو ذبح کر دیا جاتا ہے اور بچیوں کو زندہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ عرب نے عجم پر برتری کا اظہار کیا اور جب انہوں نے دلیل پوچھی تو کہا کہ محمد عرب تھے اور سب نے تسلیم کر لیا، اس کے بعد قریش نے عرب پر اپنی فضیلت کا اظہار کیا اور انہوں نے بھی دلیل بیان کی کہ محمد ہم میں سے تھے اور سب نے مان لیا، تو اگر بات یہی ہے تو گویا ہمارا سب پر احسان ہے کہ ہم رسول اکرم کی

ذریعت اور ان کے اہلبیت (ع) ہیں اور اس میں ہمارا کوئی شریک نہیں ہے۔

یہ سن کر اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو آپ اہلبیت (ع) سے محبت کرتا ہوں، فرمایا اگر ایسا ہے تو بلاء کی چادر اختیار کرلو کہ بلاء کی رفتار ہماری اور ہمارے چاہنے والوں کی طرف وادی کے سیلاب سے زیادہ تیزتر ہے، بلائیں پہلے ہم پر نازل ہوتی ہیں اور اس کے بعد تم پر اور سکون و آرام کا آغاز بھی پہلے ہم سے ہوگا، اس کے بعد تم کو (حاصل ہوگا۔) امالی طوسی (ر)

154

/

255

بشارة المصطفیٰ ص ،

89

)-

1156

- ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ میں رقمطراز ہیں کہ حضرت ابوجعفر محمد بن علی (ع) نے بعض اصحاب سے فرمایا کہ تمہیں اندازہ ہے کہ قریش نے ہم پر کس طرح ظلم اور ہجوم کیا ہے اور ہمارے شیعوں اور دوستوں نے کس قدر مظالم کا سامنا کیا ہے؟ رسول اکرم یہ فرما کر دنیا سے گئے تھے کہ ہم تمام لوگوں سے اولیٰ ہیں لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام قریش نے ہمارے خلاف اتفاق کر لیا اور خلافت کو اس کے مرکز سے جدا کر دیا ، ہمارے حق اور ہماری محبت کے ذریعہ انصار کے سامنے استدلال کیا اور پھر خود ہی قبضہ کر لیا اور ایک دوسرے کے حوالہ کرتا رہا یہاں تک کہ جب خلافت پلٹ کر ہمارے گھر آئی تو قریش نے بیعت کر توڑ کر جنگ کا بازار گرم کر دیا اور صاحب امر انہیں مصائب کا سامنا کرتے کرتے شہید کر دیا گیا ۔

اس کے بعد امام حسن (ع) کی بیعت کی گئی اور ان سے عہد کیا گیا لیکن ان سے بھی غداری کی گئی اور انہیں بھی تنہا چھوڑ دیا گیا ، یہاں تک کہ عراق والوں نے حملہ کر کے خنجر سے ان کے پہلو کو زخمی کر دیا اور ان کا سارا سامان لوٹ لیا اور گھر کی کنیزوں کے زیورات تک لے لئے، جس کے نتیجہ میں آپ نے معاویہ سے صلح کر لی تا کہ اپنی اور اپنے گھر والوں کی زندگی کا تحفظ کرسکیں جو کہ تعداد میں انتہائی قلیل تھے۔

اس کے بعد ہم اہلبیت (ع) کو مسلسل حقیر و ذلیل بنایا جاتا رہا، ہمیں وطن سے نکالا گیا اور مبتلائے مصائب !کیا گیا ، نہ ہماری زندگی محفوظ رہی اور نہ ہمارے چاہنے والوں کی زندگی ۔

جھوٹ بولنے والے اور ہمارے حق کا انکار کرنے والے اپنے کذب و انکار کی وجہ سے بلندترین درجات حاصل کرتے رہے اور ہر مقام پر حکام ظلم کے یہاں تقرب حاصل کرتے رہے، جھوٹی حدیثیں تیار کیں اور ہماری طرف سے وہ باتیں نقل کیں جو نہ ہم نے کہی تھیں اور نہ کی تھیں تا کہ لوگوں کو ہم سے متنفر اور بیزار بناسکیں۔

یہ کام زیادہ تیزی سے معاویہ کے دور حکومت میں امام حسن (ع) کی شہادت کے بعد ہوا اور ہمارے شیعوں کا ہر مقام پر قتل عام ہوا، ان کے ہاتھ پاؤں تہمتوں کی بنا پر کاٹ دئے گئے اور جو بھی ہماری محبت کا نام لیتا تھا اسے گرفتار کر لیا جاتا ہے اور اس کے اموال کو لوٹ کر گھر کو گرا دیا جاتا تھا۔

اس کے بعد بلاؤں میں اور اضافہ ہوتا رہا ، یہاں تک کہ عبیداللہ بن زیاد کا دور آیا اور پھر حجاج کے ہاتھ میں حکومت آئی جس نے طرح طرح سے قتل کیا اور تہمتوں پر زندانوں کے حوالہ کر دیا اور حالت یہ ہو گئی کہ کسی بھی انسان کے لئے زندیق اور کافر کہا جانا شیعہ علی (ع) کہے جانے سے زیادہ بہتر اور محبوب عمل تھا۔ (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید

11

ص

43

)-

1157

- حمزہ بن

!حمران

میں امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے عرض کی کوفہ سے! آپ نے گریہ شروع کر دیا یہاں تک کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی، میں نے عرض کی فرزند رسول (ع)! اس قدر گریہ کا سبب کیا ہے؟

فرمایا مجھے میرے چچا زیدا اور ان کے ساتھ ہونے والے مظالم یاد آگئے۔

میں نے عرض کی کہ وہ کیا مظالم یاد آگئے؟

فرمایا کہ ان کی شہادت کا وہ منظر یاد آگیا جب ان کی پیشانی میں تیر پیوست ہو گیا اور بیٹا آکر باپ سے لپٹ گیا کہ بابا مبارک ہو، آپ اس شان سے رسول اکرم، حضرت علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ فرمایا بیشک۔

اس کے بعد یحییٰ نے لوہا ر کو بلا کر پیشانی سے تیر نکلوا یا اور جناب زید کی روح جسم سے پرواز کر گئی اور یحییٰ نے لاش کو ایک نہر کے کنارہ سپرد لحد کر کے اس پر نہر کا پانی جاری کر دیا تا کہ کسی کو اطلاع نہ ہونے پائے لیکن ایک سندی غلام نے یہ منظر دیکھ لیا اور یوسف بن عمر کو اطلاع کر دی اور اس نے لاش کو قبر سے نکلوا کر سولی پر لٹکا دیا اور اس کے بعد نذر آتش کر کے خاکستر کو ہوا میں اڑا دیا، خدا ان کے قاتل اور انہیں تنہا چھوڑ دینے والوں پر لعنت کرے۔

ہم تو ان مصائب کی فریاد خدا کی بارگاہ میں کرتے ہیں جہاں اولاد رسول کو مرنے کے بعد بھی نشانہ ستم بنایا گیا اور پھر (پروردگار ہی سے دشمنوں کے مقابلہ میں طالب امداد ہیں کہ وہی بہترین مدد کرنے والا ہے۔) (امالی صدوق ر)

321

/

3

(امالی طوسی ر)

434

/

973

)-

1158

- محمد بن الحسن، محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ اولاد حسن (ع) میں بعض افراد کو منصور کے

سامنے لایا گیا تو اس نے محمد بن ابراہیم کو دیکھ کر کہا کہ تم ہی دیباچ اصغر کہے جاتے ہو؟ فرمایا بیشک۔

اس نے کہا کہ خدا کی قسم تمہیں اس طرح قتل کروں گا جس طرح اب تک کسی کو قتل نہیں کیا ہے... اور یہ کہہ کر ایک

کھوکھلے ستون کے اندر کھڑا کر کے ستون کو بند کر دیا اور وہ زندہ دفن کر دئے گئے۔ (تاریخ طبری

7

ص

546

مقاتل الطالبیین ص،

181

)-

1159

- محمد بن

!اسماعیل

میں نے اپنے جد موسیٰ بن عبداللہ سے سنا ہے کہ ہمیں ایسے اندھیرے قید خانہ میں رکھا گیا تھا کہ اوقات نماز کا اندازہ بھی علی بن الحسن بن الحسن بن الحسن (ع) کی قرآن کے پاروں کی تلاوت سے کیا جاتا تھا۔ (مقاتل الطالبيين ص

176

)-

1160

- موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ

!

علی بن الحسن کا انتقال منصور کے قیدخانہ میں حالت سجدہ میں ہوا ہے جب عبداللہ نے کہا کہ میرے بھتیجے کو جگاؤ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سجدہ میں نیند آگئی ہے اور لوگوں نے حرکت دی تو معلوم ہوا کہ روح جسم سے جدا ہو چکی ہے اور عبداللہ نے یہ دیکھ کر کہا کہ اللہ تم سے راضی رہے، میرے علم کے مطابق تمہیں اس طرح کی موت کا خوف تھا۔

مقاتل الطالبيين ص

176

)-

1161

- محمد بن المنصور نے یحییٰ بن الحسین بن زید کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں اپنے چچا عیسیٰ بن زید کو دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرے جیسے انسان کے لئے یہ بڑا عیب ہے کہ اپنے ایسے محترم بزرگ سے ملاقات نہ کرے تو انہوں نے ٹال دیا اور ایک مدت تک یہ کہہ کر ٹالتے رہے کہ مجھے یہ خوف ہے کہ انہیں یہ ملاقات گراں گذرے اور اس کے زیر اثر وہ جگہ چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں جہاں ان کا قیام ہے۔

لیکن میں برابر اصرار کرتا رہا اور اپنے اشتیاق کا اظہار کرتا رہا یہاں تک کہ وہ راضی ہو گئے اور مجھے تیار کر کے کوفہ روانہ کر دیا اور فرمایا کہ کوفہ پہنچ کر نبی حی کے مکانات دریافت کرنا اور وہاں فلاں کوچہ میں جاکر دیکھنا کہ درمیان کوچہ ان ان صفات کا ایک گھر نظر آئے گا مگر تم اس گھر کے پاس نہ ٹھہرنا بلکہ دور جاکر کھڑے ہو جانا، عنقریب تم دیکھو گے کہ مغرب کے وقت ایک ضعیف آدمی آ رہا ہے اور اس کا چہرہ چمک رہا ہے، پیشانی پر سجدہ کا نشان ہے اور ایک اونی کرتا پہنے ہوئے ایک اونٹ پر سقائی کا کام انجام دے رہا ہے اور جب بھی کوئی قدم اٹھاتا ہے برابر ذکر خدا کرتا رہتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، تم یہ دیکھ کر سلام کرنا اور معانقہ کرنا۔

وہ تم سے گھبرائیں گے اور خوف زدہ ہوں گے لیکن تم فوراً اپنا شجرہ نسب بیان کر دینا، انہیں یہ سن کر سکون ہوگا اور تم سے تاویر گفتگو کرتے رہیں گے اور ہم لوگوں کے بارے میں تفصیلات دریافت کریں گے اور اپنے حالات بتائیں گے لیکن تم ان کے پاس زیادہ دیر نہ ٹھہرنا اور نہ لمبی گفتگو کرنا بلکہ فوراً خدا حافظ کہہ دینا کہ وہ تم سے معذرت کریں گے کہ آئندہ ملاقات کے لئے نہ آنا اور تم اس کے مطابق عمل کرنا ورنہ وہ تم سے چھپ جائیں گے اور گھبرا کر جگہ بدلنے پر مجبور ہو جائیں گے جو ان کے لئے باعث مشقت عمل ہوگا۔

میں اپنے دل میں یہ عزم لے کر روانہ ہوا کوفہ پہنچ کر عصر کے بعد بنٹھی کے علاقہ میں گیا اور گلی کے کنارہ دروازہ کو پہچان کر دور بیٹھ گیا کہ غروب کے بعد ایک اونٹ ہنکانے والے کو دیکھا جس میں بابا کے بیان کر وہ تمام صفات موجود تھے اور ہر قدم پر مسلسل ذکر خدا کر رہا تھا اور آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے۔

میں نے اٹھ کر معانقہ کیا، وہ خوفزدہ ہو گئے، میں نے کہا کہ چچا میں یحییٰ بن الحسین بن زید، آپ کا بھتیجا ہوں۔ انہوں نے کلیجہ سے لگالیا اور رونے لگے اور اس قدر روئے جیسے ہلاک ہو جائیں گے، اس کے بعد اونٹ کو بٹھادیا اور میرے پاس بیٹھ کر ایک ایک فرد خاندان

مرد، عورت، بچہ کے بارے میں دریافت کرنے لگے، میں نے سب کا حال بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ فرزند! میں اسی اونٹ پر سقائی کا کام کر رہا ہوں، جس قدر اجرت ملتی ہے، اونٹ کا کرایہ دے کر باقی سے بچوں کی پرورش کرتا ہوں اور اگر کسی دن کچھ نہیں بچتا ہے تو آبادی کے باہر جاکر جو سبزی و غیرہ لوگ پھینک دیتے ہیں، اس کو اٹھا کر کھالیتا ہوں۔ میں نے یہیں ایک شخص کی لڑکی سے شادی کی ہے لیکن اسے نہیں معلوم ہے کہ میں کون ہوں اور اس سے ایک بیٹی

بھی پیدا ہو چکی ہے جو اب بلوغ کی منزل میں ہے لیکن اسے بھی نہیں معلوم کہ میں کون ہوں؟ ایک مرتبہ اس کی ماں نے کہا کہ محلہ کے فلاں سقاء کے بیٹے نے پیغام دیا ہے لہذا اس بچی کا عقد کر دیجئے، اس کے حالات ہم لوگوں سے بہتر ہیں اور پھر اصرار بھی کیا لیکن میں نہ بتاسکا کہ یہ بات ہمارے لئے جائز نہیں ہے اور وہ ہمارا کفو نہیں ہے، وہ برابر اصرار کرتی رہی اور میں خدا سے دعا کرتا رہا کہ اس مشکل سے نجات دلادے کہ اتفاقاً اس بچی کا انتقال ہو گیا اور آج مجھے اس سے زیادہ کسی امر کا صدمہ نہیں ہے کہ اسے رسول اکرم سے اپنی قرابت کا علم بھی نہ ہو سکا ۔

اس کے بعد مجھے قسم دلائی کہ میں واپس چلا جاؤں اور دوبارہ پھر ان کے پاس نہ جاؤں اور یہ کہہ کر مجھے رخصت کر دیا ، اس کے بعد جب بھی میں انہیں دیکھنے اس جگہ پر گیا وہ نظر نہیں آئے اور یہی میری آخری ملاقات تھی۔ (مقاتل الطالبیین ص

345

)- واضح رہے کہ اسلام میں کفو ہونے کے لئے اتحاد حیثیت و مذہب ضروری ہے اور جہت ممکن ہے کہ وہ بچہ سقا اہلبیت (ع) کے مسلک پر نہ رہا ہو یا اس میں کوئی ایسا نقص رہا ہو جو اس بچی کے کفو بننے سے مانع رہا ہو ورنہ اس بچی کی ماں بھی خاندان اہلبیت (ع) سے نہیں تھی۔

1162

- منذر بن جعفر العبدی نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں صالح بن حی کے دونوں فرزند حسن اور علی (ع) ، عبد ربہ بن علقمہ اور جناب بن نسطاس سب عیسیٰ بن زید کے ہمراہ حج کے سفر پر نکلے اور عیسیٰ جمالوں کے لباس میں تقیہ کی زندگی گزار رہے تھے، ایک رات ہم لوگ مکہ میں مسجد الحرام میں جمع ہوئے تو عیسیٰ بن زید اور حسن بن صالح نے سیرت کے مسائل پر گفتگو شروع کر دی اور ایک مسئلہ میں دونوں میں اختلاف ہو گیا، دوسرے دن عبد ربہ بن علقمہ آئے تو کہا کہ تمہارا مسئلہ حل ہو گیا ہے

سفیان ثوری آگئے ہیں ان سے دریافت کرلو، چنانچہ اٹھ کر مسجد میں ان کے پاس آئے اور سلام کر کے مسئلہ دریافت کیا تو سفیان نے کہا کہ اس کا جواب میرے بس سے باہر ہے کہ اس کا تعلق سلطان وقت سے ہے۔

حسن نے انہیں متوجہ کیا کہ یہ سوال کرنے والے عیسیٰ بن زید ہیں ، انہوں نے جناب بن نسطاس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا اور انہوں نے بھی تصدیق کر دی کہ یہ عیسیٰ بن زید ہیں تو سفیان ثوری نے انہیں سینہ سے لگالیا اور بے تحاشہ رونا شروع کر دیا اور آخر میں اپنے انداز جواب کی معذرت کی اور روتے روتے مسئلہ کا جواب دیدیا اور پھر ہم لوگوں کی طرف رخ کر کے فرمایا کہ اولاد فاطمہ سے محبت اور ان کے مصائب پر گریہ ہر اس انسان کیلئے لازم ہے جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان پایا جاتا ہے، اور اس کے بعد پھر عیسیٰ بن زید سے کہا کہ جاؤ اپنے کو ان ظالموں سے پوشیدہ کرو کہیں تم پر کوئی مصیبت نازل نہ ہو جائے، یہ سن کر ہم لوگ اٹھ گئے اور سب متفرق ہو گئے۔ (مقاتل الطالبیین ص

351

)-

1163

- علی بن جعفر

!الاحمر

مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ ہم لوگ (میں ، عیسیٰ بن زید، حسن بن صالح ، علی بن صالح بن حی، اسرائیل بن یونس، بن ابی اسحاق ، جناب بن نسطاس) زید یوں کی ایک جماعت کے ساتھ کوفہ میں ایک گھر میں جمع ہوتے تھے کہ کسی شخص نے مہدی کے یہاں جاسوسی کر دی اور اس نے کوفہ کے عامل کو پیغام بھیج دیا کہ ہماری کڑی نگرانی کی جائے اور اگر ایسے کسی اجتماع کی اطلاع ملے تو سب کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دیا جائے۔

ایک رات ہم لوگ سب جمع تھے کہ عامل کوفہ کو خبر ہو گئی اور اس نے ہمارے اوپر حملہ کر دیا اور قوم نے یہ محسوس کرتے ہی چھت سے چھلانگ لگادی اور میرے علاوہ سب فرار کر گئے، ظالموں نے مجھے گرفتار کر کے مہدی کے پاس

بھیج دیا، میں اس کے سامنے پیش کیا گیا، اس نے مجھے دیکھتے ہی حرام زادہ کہہ کر خطاب کیا اور کہا کہ تو عیسیٰ بن زید کے ساتھ اجتماع کرتا ہے اور انہیں میرے خلاف اقدام پر آمادہ کرتا ہے۔

میں نے کہا مہدی! تجھے خدا سے شرم نہیں آتی ہے اور نہ اس کا خوف ہے، تو شریف زادیوں کی اولاد کو حرام زادہ کہتا ہے اور ان پر تہمت زنا لگاتا ہے جبکہ تیرا فرض تھا کہ تیرے سامنے کوئی جاہل اور احمق اس طرح کے کلمات استعمال کرے تو اسے منع کرے۔

اس نے دوبارہ وہی گالی دی اور اب اٹھ کر مجھے زمین پر پٹک دیا اور ہاتھ پاؤں سے گھونسہ لات کرنے لگا اور گالیاں دینے لگا میں نے کہا کہ واقعا بہت بہادر آدمی ہے کہ مجھ جیسے بوڑھے کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کرتا ہے جس میں اپنے دفاع کی بھی طاقت نہیں ہے۔

اس نے مجھے قید خانہ میں ڈال دیا اور سختی کرنے کا حکم دیدیا، مجھے زنجیروں میں جکڑ کر قید کر دیا گیا اور میں برسوں قید خانہ میں رہا، یہاں تک کہ جب اسے اطلاع ملی کہ عیسیٰ بن زید کا انتقال ہو گیا ہے تو مجھے طلب کیا اور کہنے لگا کہ تو ہے کون؟

میں نے کہا کہ مسلمان ہوں۔

اس نے کہا اعرابی؟

میں نے کہا نہیں

اس نے کہا پھر کیا ہے؟

میں نے کہا کہ میرا باپ کوفہ کے کسی شخص کا غلام تھا، اس نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

!کہا کہ عیسیٰ بن زید مر گئے

میں نے کہا کہ یہ عظیم ترین مصیبت ہے، اللہ ان پر رحمت نازل کرے، واقعاً بڑے عابد، زاہد، اطاعت خدا میں زحمت برداشت کرنے والے اور اس راہ میں انتہائی نڈر تھے۔

اس نے کہا کہ کیا تمہیں ان کی وفات کا علم نہیں تھا؟

میں نے کہا کہ معلوم ہے۔

کہا کہ پھر مجھے مبارکباد کیوں نہیں دی؟

میں نے کہا کہ میں ایسی بات کی مبارکباد کس طرح دیتا کہ اگر رسول اکرم زندہ ہوتے تو ہرگز اس بات کو پسند نہ کرتے وہ تادیر سر جھکائے خاموش رہا اور پھر کہنے لگا کہ تمہارے جس میں سزا کی طاقت نہیں ہے اور میں کوئی ایسی سزا دینا نہیں چاہتا جس سے تم مرجاؤ اور اللہ نے مجھے میرے دشمن عیسیٰ بن زید سے بچا لیا ہے لہذا جاؤ یہاں سے چلے جاؤ لیکن خدا تمہارا نگہبان نہ ہوگا۔

اور یاد رکھو کہ اگر مجھے اطلاع ملی کہ تم نے پھر وہی کام شروع کر دیا ہے تو خدا کی قسم تمہاری گردن اڑا دوں گا۔

میں یہ سن کر کوفہ چلا آیا اور مہدی نے ربیع سے کہا کہ دیکھتے ہو یہ شخص کس قدر بے خوف اور باہمت ہے۔ خدا کی قسم صاحبان بصیرت ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (مقاتل الطالبیین ص

352

)-

1164

- امام کاظم (ع)! دعا کرتے ہیں ... خدایا پیغمبر اسلام کے اہلبیت (ع) پر رحمت نازل فرما جو ہدایت کے امام، اندھیروں کے چراغ، مخلوقات پر تیرے امین، بندوں میں تیرے مخلص، زمین پر تیری حجت، شہروں میں تیرے منارہ ہدایت، بلاؤں میں صبر کرنے والے، رضاؤں کے طلب کرنے والے، وعدہ کو وفا کرنے والے، عبادتوں میں شک یا انکار نہ کرنے والے، تیرے اولیاء اور تیرے اولیاء کی اولاد، تیرے علم کے خزانہ دار، جنہیں تو نے ہدایت کی کلید، اندھیروں کا چراغ قرار دیا ہے، تیری صلوات و رحمت و رضا انہیں کے لئے ہے۔

خدایا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما ... اور اپنے بندوں میں منارہ ہدایت، اپنی ذات کی طرف دعوت دینے والے تیرے امر کے ساتھ قیام کرنے والے اور تیرے رسول کا پیغام پہنچانے والے پر بھی، اور خدایا جب اسے ظاہر کرنا تو اس

کے وعدہ کو پورا کر دینا اور اس کے اصحاب و انصار کو جمع کر دینا اور اس کے مددگاروں کو طاقت عطا فرمانا اور اسے آخری منزل امید تک پہنچا دینا اور اس کے سوالات کو عطا کر دینا اور اس کے ذریعہ محمد و آل محمد کے حالات کی اصلاح کر دینا اس ذلت، توہین اور مصائب کے بعد جو رسول اکرم کے بعد نازل ہوئی ہیں کہ انہیں قتل کیا گیا ، وطن سے باہر نکالا گیا ، خوفزدہ حالت میں منتشر کر دیا گیا ، انہوں نے تیری رضا اور اطاعت کی خاطر اذیت اور تکذیب کا سامنا کیا اور تمام مصائب پر صبر کیا اور ہر حال میں راضی رہے اور تیری بارگاہ میں ہمیشہ سراپا تسلیم رہے۔
 خدایا ان کے قائم کے ظہور میں تعجیل فرما، اس کی امداد فرما اور اس کے ذریعہ اس دین کی امداد فرما جس میں تغیر و تبدل پیدا کر دیا گیا ہے اور ان امور کو پھر سے زندہ کر دے جو مٹائے گئے ہیں اور نبی اکرم کے بعد بدل دئے گئے ہیں۔)
 جمال الاسبوع ص

186

)-

1165

- ابوالصلت عبدالسلام بن صالح الہروی ، میں نے امام رضا (ع) کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خدا کی قسم ہم میں کا ہر شخص شہید کیا جانے والا ہے... تو کسی نے دریافت کر لیا کہ آپ کو کون قتل کرے گا ؟
 فرمایا کہ میرے زمانہ کا بدترین انسان، جو مجھ کو زہر دے گا اور پھر بلا و غربت میں دفن کیا جاؤں گا۔ (الفقیہ

2

ص

585

/

3192

(امالی صدوق ر) ،

61

/

8

(عیون اخبار الرضا ع) ،

2

ص

256

/

9

جامع الاخبار ،

93

/

150

روضۃ الواعظین ص

257

مناقب ابن شہر آشوب،

2

ص

209

)۔

1166

- امام رضا (ع)

)!

خدا کا شکر ہے جس نے ہم میں اس کو محفوظ رکھا ہے جس کو لوگوں نے برباد کر دیا ہے اور اسے بلند رکھا ہے جسے لوگوں نے پست بنادیا ہے، یہاں تک کہ ہمیں کفر کے منبروں پر اسی سال تک گالیاں دی گئیں، ہمارے فضائل کو چھپایا گیا، ہمارے خلاف جھوٹ بولنے کے لئے اموال خرچ کئے گئے، مگر خدا نے یہی چاہا کہ ہمارا ذکر بلند رہے اور ہمارے فضائل آشکار ہو جائیں، خدا کی قسم ایسا ہماری وجہ سے نہیں ہوا ہے، رسول اکرم اور ان کی قرابت کی برکت سے ہوا ہے کہ اب ہمارا مسئلہ اور ہماری روایات ہی ہمارے بعد پیغمبر کی بہترین دلیل ہوں گی۔ (عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

164

/

26

روایت محمد بن ابی الموج بن الحسین الرازی (۔)

1167

- امام عسکری (ع)

)!

بنی امیہ نے اپنی تلواریں ہماری گردنوں پر دو وجہوں سے چلائی ہیں۔

ایک یہ کہ انہیں معلوم تھا کہ خلافت میں ان کا کوئی حق نہیں ہے اور ہم نے دعویٰ کر دیا اور وہ اپنے مرکز تک پہنچ گئی تو ان کا کیا ہوگا۔

اور دوسرے یہ کہ انہوں نے متواتر اخبار سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ ہمارے قائم کے ذریعہ ظالموں اور جابروں کی حکومت کا خاتمہ ہونے والا ہے اور انہیں یقین تھا کہ وہ ظالم و جابر ہیں، چنانچہ انہوں نے کو شش کی کہ اہلبیت (ع) رسول کو قتل کر دیا جائے، ان کی نسلوں کو فنا کر دیا جائے تا کہ اس طرح ان کا قائم دنیا میں نہ آنے پائے مگر پروردگار نے طے کر لیا کہ بغیر کسی اظہار و انکشاف کے اپنے نور کو مکمل کر دے گا چاہے یہ بات کفار کو کسی قدر ناگوار کیوں نہ ہو۔ (اثبات الہدایۃ

3

ص

570

/

685

روایت عبداللہ بن الحسین بن سعید الکاتب (۔)

1168

- دعائے ندبہ، حضرت محمد و علی (ع) کے گھرانہ کے پاکیزہ کردار افراد پر گریہ اور ندبہ کرنے والوں کو ندبہ کرنا

، چاہئے، ان کے غم میں آنسوؤں کو بہنا چاہئے

صدائے نالہ و شیون کو بلند ہونا چاہئے، آواز فریاد کو سنائی دینا چاہئے۔

کہاں ہیں حسن (ع)؟

کہاں ہیں حسین (ع)؟

کہاں ہیں اولاد حسین (ع) ؟

، ایک کے بعد ایک نیک کردار اور ایک کے بعد ایک صداقت شعار
کہاں ہیں ایک کے بعد ایک سبیل ہدایت اور ایک کے بعد ایک منتخب روزگار۔

کہاں ہیں طلوع کرنے والے سورج؟

اور کہاں ہیں چمکنے والے چاند؟

کہاں ہیں روشن ستارے؟

اور کہاں ہیں دین کے پرچم اور علم کے ستون؟

بحار الانوار)

102

/

107

نقل از مصباح الزائر (مخطوط) محمد بن علی بن ابی قرۃ از کتاب محمد بن الحسین بن سفیان البزوفری)۔

اس مقام پر تصریح کی گئی ہے کہ یہ دعا امام عصر (ع) سے نقل کی گئی ہے اور اس کا چاروں عیدوں میں پڑھنا مستحب
ہے۔

عیدالفطر

عیدالاضحیٰ

عید غدیر

! روز جمعہ

(اول : بشارات حکومت اہلبیت (ع)

(دوم : تمہید حکومت اہلبیت (ع)

سوم : آخری حکومت

چہارم: انتظار حکومت

پنجم : دعاء حکومت

(فصل اول: بشارات حکومت اہلبیت (ع)

ہم چاہتے ہیں کہ اپنے ان بندوں پر احسان کریں جنہیں اس زمین میں کمزور بنادیا گیا ہے اور انہیں قائد و امام بناکر ”
زمین کا وارث بنادیں“۔ (سورہ قصص آیت

5

)-

اس پروردگار نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب بنادے چاہے یہ ”
بات مشرکین کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو“ (سورہ صف آیت

9

)-

پروردگار نے تم میں سے ایمان و کردار والوں سے وعدہ کیا ہے کہ انہیں روئے زمین پر اسی طرح اپنا جانشین بنائے گا ”
جس طرح پہلے والوں کو بنایا ہے اور ان کے لئے اس دین کو غالب بنادے گا جسے ان کیلئے پسندیدہ قرار دیا ہے اور ان
کے خوف کو امن میں تبدیل کردے گا اور یہ سب ہماری عبادت کریں گے اور کسی شے کو ہمارا شریک نہ قرار دیں گے
اور اگر کوئی شخص اس کے بعد بھی انکار کرے تو اس کا شمار فاسقین میں ہوگا“۔ (سورہ نور نمبر

55

)-

1169

- رسول

!اکرم

قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک میرے اہلبیت (ع) میں سے ایک شخص حاکم نہ ہو جائے جس کا نام میرا نام ہوگا - (مسند ابن حنبل

2

ص

10

/

3571

از عبداللہ بن مسعود)-

1170

- رسول

!اکرم

یہ دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک عرب کا حاکم میرے اہلبیت (ع) میں سے وہ شخص نہ ہو جائے جس کا نام میرا نام ہوگا - (سنن ترمذی

4

ص

505

/

2230

سنن ابی داؤد ،

3

ص

107

/

4282

مسند ابن حنبل ،

2

ص

11

/

3573

المعجم الکبیر ،

10

ص

131

/

10208

الملاحم والفتن نمبر ،

148

بشارة المصطفى ص ،

281

-)

1171

- ابولیلی

!

رسول اکرم نے علی (ع) سے فرمایا کہ تم میرے ساتھ جنت میں ہو گے اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں... میں ، تم ، حسن (ع) حسین (ع) اور فاطمہ (ع) ہوں گے۔

یا علی (ع) ! ان کینوں سے ہوشیار رہنا جو لوگوں کے دلوں میں چھپے ہوئے ہیں اور ان کا اظہار میری موت کے بعد

ہوگا، یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی بھی لعنت ہے اور تمام لعنت کرنے والوں کی بھی لعنت ہے۔

یہ کہہ کر آپ نے گریہ فرمایا ... اور فرمایا کہ جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ لوگ علی (ع) پر ظلم کریں گے اور یہ

سلسلہ ظلم قیام قائم (ع) تک جاری رہیگا اس کے بعد ان کا کلمہ بلند ہوگا اور لوگ ان کی محبت پر جمع ہو جائیں گے

اور دشمن بہت کم رہ جائیں گے اور انہیں برا سمجھنے والے ذلیل ہو جائیں گے اور ان کی مدح کرنے والوں کی کثرت

ہوگی اور یہ سب اس وقت ہوگا جب زمانہ کے حالات بالکل بدل جائیں گے، بندگان خدا کمزور ہو جائیں گے لوگ راحت و

آرام سے مایوس ہو جائیں گے اور پھر ہمارا قائم مہدی قیام کرے گا ایک ایسی قوم کے ساتھ جن کے ذریعہ پروردگار حق

کو غالب بنادے گا ، باطل کی آگ کوان کی تلوار کے پانی سے بجھادے گا اور لوگ رغبت یا خوف سے بہر حال ان کا اتباع

کرنے لگیں گے۔

اس کے بعد فرمایا، ایہا الناس ! کشائش حال کی خوشخبری مبارک ہو کہ اللہ کا وعدہ بہر حال سچا ہے، وہ اپنے وعدہ کے

خلاف نہیں کرتا ہے اور اس کا فیصلہ رد نہیں ہوسکتا ہے، وہ حکیم بھی ہے اور خبیر بھی ہے اور خدا کی فتح بہت جلد

آنے والی ہے۔

خدایا یہ سب میرے اہل ہیں ، ان سے رجس کو دور رکھنا اور انہیں پاک و پاکیزہ رکھنا، خدایا ان کی حفاظت و رعایت

فرمانا اور تو ان کا ہوجانا اور ان کی مدد کرنا، انہیں عزت دینا اور ذلت سے دوچار نہ ہونے دینا اور مجھے انہیں کے ذریعہ

باقی رکھنا کہ تو ہر شے پر قادر ہے۔ (ینابیع المودہ

3

ص

279

/

72

مناقب خوارزمی ،

62

/

31

(امالی طوسی (ر ،

351

/

)-

1172

- رسول

اکرم!

لوگو مبارک ہو، مبارک ہو، مبارک ہو، میری امت کی مثال اس بارش کے جیسی ہے جس کے بارے میں نہیں معلوم ہے کہ اس کی ابتدا زیادہ بہتر ہے یا انتہا۔

میری امت کی مثال اس باغ جیسی ہے جس سے اس سال ایک جماعت کو سیر کیا جائے اور دوسرے سال دوسری جماعت کو سیر کیا جائے اور شائد آخر میں وہ جماعت ہو جو وسعت میں سمندر، طول میں عمیق تر اور محبت میں حسین تر اہواور بھلا وہ امت کس طرح تباہ ہوسکتی ہے جس کی ابتدا میں میں ہوں اور میرے بعد بارہ صاحبان بخت اور ارباب عقل

ہوں اور مسیح عیسیٰ بن مریم بھی ہوں ، ہاں ان کے درمیان وہ افراد ہلاک ہوجائیں گے جو ہرح و مرج کی پیداوار ہوں گے (کہ نہ وہ مجھ سے ہوں گے اور نہ میں ان سے ہوں گا۔) (عیون اخبار الرضا (ع

1

/

52

/

18

خصال ،

476

/

39

کمال الدین ،

269

/

14

روایت حسین بن زید، کفایتہ الاثر ص

231

روایت یحییٰ بن جعدہ بن ہبیرہ ، العمدة ،

432

/

906

روایت مسعدہ عن الصادق (ع)۔

1173

-

حذیفہ!

میں نے رسول اکرم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اس امت کے لئے باعث افسوس ہے کہ اس کے حکام جابر و ظالم ہوں گے اور لوگوں کو قتل کریں گے ، اطاعت گذاروں کو خوفزدہ کریں گے علاوہ اس کے کہ کوئی انہیں کی اطاعت کا اظہار کردے ، نتیجہ یہ ہوگا کہ مومن متقی بھی زبان سے ان کے ساتھ دے گا اور آل سے دور بھاگے گا ، اس کے بعد جب

پروردگار چاہے گا کہ اسلام کو دوبارہ عزت عنایت کرے تو تمام جابروں کی کمر توڑ دے گا کہ وہ جو بھی چاہے

کرسکتاہے اور کسی بھی امت کو تباہی کے بعد اس کی اصلاح کرسکتاہے۔

اس کے بعد فرمایا - حذیفہ ! اگر اس دنیا میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تو پروردگار اس دن کو طول دے گا یہاں تک کہ میرے اہلیت (ع) میں سے وہ شخص حاکم ہو جس کے ہاتھوں میں زمام اقتدار ہو اور وہ اسلام کو غالب بنادے کہ خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے اور وہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔ (عقد الدرر ص

62

کشف الغمہ ،

3

ص

262

حلیۃ الابرار ،

2

ص

704

ینابیع المودہ ،

3

ص

298

/

10

)-

1174

- رسول

!اکرم

قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک ہمارا قائم حق کے ساتھ قیام نہ کرے اور یہ اس وقت ہوگا جب خدا اسے

اجازت دے دے گا اس کے بعد جو اس کا اتباع کرے گا نجات پائے گا اور جو اس سے الگ ہو جائے گا وہ ہلاک

ہو جائے گا ، بندگان خدا، اللہ کو یاد رکھنا اور اس کی بارگاہ میں پہنچ جانا، چاہے برف پر چلنا پڑے کہ وہ خدائے عزوجل

کا اور میرا جانشین ہوگا۔ (عیون اخبار الرضا (ع) ص

59

/

230

دلائل الامامة ص ،

452

/

428

روایت حسن بن عبداللہ بن محمد الرازی ، کفایتہ الاثر ص

106

روایت ابوامامہ)-

1175

-

!سلمان

جب رسول اکرم پر مرض کا غلبہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ باہر جاؤ میں گھر والوں کے ساتھ تخلیہ چاہتا ہوں، سب لوگ باہر نکل گئے ، میں نے بھی جانا چاہا تو فرمایا کہ تم میرے اہلبیت (ع) میں ہو۔ اس کے بعد حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا ، دیکھو میری عترت اور میرے اہلبیت (ع) کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہنا کہ دنیا نہ پہلے کسی کے لئے باقی رہی ہے، نہ بعد میں رہے گی اور نہ ہمارے لئے رہنے والی ہے۔ اس کے بعد علی (ع) سے فرمایا کہ سب سے اچھی حکومت حق کی حکومت ہے اور دیکھو تم لوگ ان لوگوں کے بعد حکومت ہے اور دیکھو تم لوگ ان لوگوں کے بعد حکومت کرو گے ایک دن کے بدلے دو دن، ایک مہینہ کے بدلے دو مہینے اور ایک سال کے بدلے دو سال، (مناقب امیر المومنین (ع) کوفی

2

ص

171

/

250

)-

1176

- امام علی (ع)! آل محمد ہی کے ذریعہ حق اپنے مرکز پر واپس آنے والا ہے اور باطل اپنی جگہ سے زائل ہونے والا ہے۔) نہج البلاغہ خطبہ

239

)-

1177

- امام علی (ع)

)!

میں بار بار حملہ کرنے والا اور صاحب حکومت حق ہوں ، میرے پاس عصا بھی ہے اور مہر بھی ہے، میں وہ زمین پر چلنے والا ہوں جو لوگوں سے روز محشر کلام کروں گا۔ (کافی

1

ص

198

/

3

روایت ابوالصامت الحلوانی عن الباقر (ع)۔

1178

- امام علی (ع)

)!

نرید ان نَمَنَّ علی الذین استضعفوا ... کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد آل محمد ہیں جن کے مہدی کو پروردگار سامنے لائے گا، اور اس کے ذریعہ انہیں عزت اور دشمنوں کو ذلت نصب فرمائے گا۔ (الغیبتہ الطوسی (ر) ص

184

/

143

روایت محمد بن الحسین)۔

1179

- امام صادق (ع)

)!

امیر المومنین (ع) نے فرمایا ہے کہ یہ دنیا بیزاری کے بعد ہم پر ویسے ہی مہربان ہوگی جیسے کائنات والی اونٹنی اپنے بچہ پر مہربان ہوتی ہے اور اس کے ذیل میں آپ نے آیت ”نرید ان نمّن“ کی تلاوت فرمائی ہے۔ (خصائص الائمه ذیل میں آپ نے آیت ”نرید ان نمّن“ کی تلاوت فرمائی ہے۔) (خصائص الائمه ص

70

تاویل الآيات الظاہرہ ص ،

407

شواہد التنزیل ،

1

ص

556

/

590

روایات ربیعہ بن ناجذ، نہج البلاغہ حکمت نمبر

209

تفسیر فرات کوفی ،

314

/

420

)-

1180

- امام علی (ع)! ”نرید ان نمّن“ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد آل محمد ہیں جن کے مہدی کو پروردگار مشقتوں (کے بعد اقتدار دے گا اور وہ آل محمد کی عزت اور دشمنوں کی ذلت کا سامان فراہم کرے گا، (الغیبتہ الطوسی ر

184

/

143

روایت محمد بن الحسین بن علی)۔

نوٹ! یہ روایت بعینہ نمبر

1178

میں بیان ہوچکی ہے، اس مقام پر مولف محترم سے اعداد و شمار میں اشتباہ ہوگیا ہے، جوادی

1181

- محمد بن

!سیرین

میں نے بصرہ کے متعدد شیوخ سے یہ بات سنی ہے کہ حضرت علی (ع) بن ابی طالب (ع) جنگ جمل کے بعد بیمار ہوگئے اور جمعہ کا دن آگیا تو آپ نے اپنے فرزند حسن (ع) سے کہا کہ تم جاکر نماز جمعہ پڑھاؤ۔ وہ مسجد میں آئے اور منبر پر جاکر حمد و ثنائی پروردگار اور شہادت و صلوات کے بعد فرمایا۔

ایہا الناس ! پروردگار نے ہمیں نبوت کے ساتھ منتخب کیا ہے اور تمام مخلوقات میں مصطفیٰ قرار دیا ہے، ہمارے گھر میں کتاب اور وحی نازل کی ہے اور خدا گواہ ہے کہ جو شخص بھی ہمارے حق میں ذرا کمی کرے گا پروردگار اس کی دنیا و آخرت دونوں کم کردے گا اور ہمارے سر پر جو حکومت چاہے قائم ہو جائے، آخر کا ہماری ہی حکومت ہوگی ” اور یہ بات تمہیں ایک عرصہ کے بعد معلوم ہو جائے گی “ - سورہ ص آیت

88

)-

اس کے بعد نماز پڑھائی اور اس واقعہ کی خبر حضرت علی (ع) تک پہنچا دی گئی ، نماز کے بعد جب حضرت حسن (ع) باپ کے پاس پہنچے تو حضرت دیکھ کر بیساختہ رونے لگے اور فرزند کو کلیجہ سے لگا کر پیشانی کا بوسہ دیا، فرمایا ” یہ ایک ذریت ہے جس میں ایک کا سلسلہ ایک سے ملا ہوا ہے اور پروردگار بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔“ آل عمران آیت

34

(امالی طوسی ر)

82

/

121

/

104

/

159

بشارة المصطفیٰ ص ،

263

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

11

)-

1182

- امام حسن (ع) نے سفیان ابی لیلیٰ سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا سفیان مبارک ہو، یہ دنیا نیک و بد سب کیلئے ہونہی رہے گی یہاں تک کہ پروردگار آل محمد کے امام برحق کو منظر عام پر لے آئے

)- (شرح

نہج البلاغہ معتزلی

16

/

45

روایت سفیان بن ابی لیلیٰ ، مقاتل الطالبیین ص

76

الملاحم والفتن ص ،

99

)-

- امام حسن (ع) نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ پروردگار نے جب بھی کسی نبی کو بھیجا ہے تو اس کے لئے نقیب ، قبلہ اور گھر کا بھی انتخاب کیا ہے ، قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمد کو نبی برحق بنایا ہے ، جو شخص بھی ہم اہلبیت (ع) کے حق میں کمی کرے گا خدا اس کے اعمال میں کمی کر دے گا اور ہم پر جو بھی حکومت گذر جائے ، آخر کا ر حکومت ہماری ہی ہوگی اور یہ بات تھوڑے عرصہ کے بعد معلوم ہو جائے گی ۔ (مروج الذهب

3

ص

9

نثر الدر ،

1

ص

328

)-

1184

- امام باقر (ع)

)!

میں نے کتاب علی (ع) میں دیکھا ہے کہ ” ان الارض اللہ ... (سورہ اعراف آیت

128

سے مراد ہیں اور میرے اہلبیت (ع) ہیں کہ پروردگار نے ہمیں اس زمین کا وارث بنایا ہے اور ہمیں وہ متقی ہیں جن کے لئے انجام کار ہے ، یہ ساری زمین ہمارے لئے ہے لہذا جو بھی کسی زمین کو زندہ کرے گا اس کا فرض ہے کہ اسے آباد رکھے اور اس کا خراج امام اہلبیت (ع) کو ادا کرتا رہے اور باقی خود استعمال کرے لیکن اگر زمین کو بیکار چھوڑ دیا اسے خراب کر دیا اور دوسرے مسلمان نے لے کر آباد کر لیا اور زندہ کر لیا تو وہ چھوڑ دینے والے سے زیادہ صاحب اختیار ہے اور اسے امام اہلبیت (ع) کو اس کا خراج ادا کرنا پڑے گا اور باقی اس کے لئے حلال رہے گی یہاں تک کہ ہمارے قائم کا ظہور ہو جائے اور وہ تلوار اٹھا کر ساری زمینوں پر قبضہ کر لے اور انہیں اغیار کے قبضہ سے نکال لے تو صرف جس قدر زمین ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہوگی اسے انہیں دیدیا جائے گا اور باقی امام کے قبضہ میں ہوگی ۔ (کافی

1

ص

407

/

1

روایت ابو خالد کابلی)۔

1185

- ابوبکر

!الحضرمی

جب حضرت ابوجعفر باقر (ع) کو شام سے عبدالملک بن ہشام کے پاس لایا گیا اور دروازہ پر لاکر روک دیا گیا تو ہشام نے درباریوں سے کہا کہ جب تم لوگ دیکھو کہ میں محمد (ع) بن علی (ع) کو برا بھلا کہہ رہا ہوں تو سب کے سب انہیں برا بھلا کہنا اور اس کے بعد آپ کو دربار میں طلب کیا گیا ، آپ نے داخل ہو کر تمام لوگوں کو سلام کیا اور بیٹھ گئے ، ہشام کو یہ بات سخت ناگوار گذری کہ نہ حاکم کو خصوصی سلام کیا اور نہ بیٹھنے کی اجازت طلب کی چنانچہ اس نے سرزنش

شروع کردی اور کہا کہ تم لوگ ہمیشہ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرتے ہو اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دے کر جہالت اور نادانی کی بنا پر امام بننا چاہتے ہو؟ یہ کہہ کر وہ خاموش ہوا تو درباریوں نے وہی کام شروع کر دیا، جب سب خاموش ہوئے تو حضرت نے فرمایا کہ لوگو! تم کدھر جا رہے ہو اور تمہیں کہاں گمراہ کیا جا رہا ہے، ہمارے ہی اول کے ذریعہ تمہیں ہدایت دی گئی ہے اور ہمارے ہی آخر پر تمہارا خاتمہ ہونے والا ہے، اگر تمہارے پاس دنیا کی حکومت ہے تو آخری اقتدار ہمارے ہی ہاتھوں میں ہے جس کے بعد کوئی ملک نہیں ہے کہ عاقبت صرف صاحبان تقویٰ کے لئے ہے۔ (کافی

1

ص

471

/

5

)-

1186

- امام باقر (ع

)!

یاد رکھو کہ بنی امیہ کے واسطے بھی ایک ملک ہے جسے کوئی روک نہیں سکتا ہے اور اہل حق کو بھی ایک دولت ہے جسے پروردگار ہم اہلبیت (ع) میں سے جسے چاہے گا عطا کر دے گا لہذا جو اس وقت تک باقی رہ گیا، وہ بلندترین منزل پر ہوگا اور اگر اس سے پہلے مر گیا تو خدا اسی میں خیر قرار دے گا۔ (الغیبتہ النعمانی ص

195

/

2

روایت ابوالجارود)۔ ،

1187

- امام باقر (ع

)!

قل جاء الحق و زہق الباطل کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ جب قائم آل محمد قیام کریں گے تو باطل کا اقتدار ختم ہو جائے گا۔ (کافی

8

ص

287

/

432

روایت ابو حمزہ)۔

1188

- امام صادق (ع)! ہمارے بھی دن ہیں اور ہماری بھی حکومت ہے خدا جب چاہے گا اسے بھی لے آئے گا۔ (امالی مفید

28

/

9

روایت حبیب بن نزار بن حیان)۔

1189

- امام صادق (ع)! بلاؤں کا آغاز ہم سے ہوگا پھر تمہاری نوبت آئے گی اور اسی طرح سہولتوں کی ابتدا ہم سے ہوگی پھر تمہیں وسیلہ بنایا جائے گا اور قسم ہے ذات پروردگار کی کہ پروردگار تمہارے ذریعہ ویسے ہی انتقام لے گا جیسے پتھر کے ذریعہ سزا دی ہے۔ (امالی مفید)

301

/

2

(امالی طوسی (ر ،

74

/

109

روایت سفیان بن ابراہیم الغادمی القاضی)۔

1190

- امام صادق (ع

)!

میرے والد بزرگوار سے دریافت کیا گیا کہ قاتلوا لامشرکین کافۃً۔ توبہ نمبر

36

اور ”حتی لا تكون فتنہ“ - سورہ انفال

39

کا مفہوم کیا ہے؟

تو فرمایا کہ اس کی ایک تاویل ہے جس کا وقت ابھی نہیں آیا ہے اور جب ہمارے قائم کا قیام ہوگا تو جو زندہ رہے گا وہ اس تاویل کو دیکھ لے گا جب دین پیغمبر وہاں تک پہنچ جائے گا جہاں تک رات کی رسائی ہوگی اور اس کے بعد روئے زمین پر کوئی مشرک نہ رہ جائے گا۔ (تفسیر عیاشی

2

ص

56

/

48

روایت زرارہ ، مجمع البیان روایت زرارہ

4

ص

83

ینابیع المودة ،

3

ص

239

/

13

)-

1191

(۔ امام صادق (ع)

”نئے

وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصالحات ... سورہ نور آیت

55

کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ آیت حضرت قائم اور ان کے اصحاب کے بارے میں ہے

(الغیبتہ

للنعمانی

240

/

35

از ابوبصیر، تاویل الآیات الظاہرہ ص

365

ینابیع المودہ ،

3

ص

345

/

32

(از امام باقر (ع ،

) -

1192

- دعائے ندبہ آل محمد کے بارے میں پروردگار کا فیصلہ اسی طرح جاری ہوا ہے جسمیں بہترین ثواب کی امیدیں ہیں اور زمین اللہ کی ہے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنادیتا ہے اور انجام کا بہر حال متقین کے لئے ہے اور ہمارا پروردگار پاک و پاکیزہ ہے اور اس کا وعدہ سچا اور برحق ہے اور وہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرسکتا ہے کہ وہ صاحب عزت و غلبہ بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے۔ (بحار الانوار

102

/

106

از مصباح الزائر از محمد بن علی بن ابی قرہ از کتاب محمد بن الحسین بن سفیان البزوفری)۔

(فصل دوم: تمہید حکومت اہلبیت (ع)

1193

- رسول

!اکرم

کچھ لوگ مشرق سے برآمد ہوں گے جو مہدی کے لئے زمین ہموار کریں گے۔ (سنن ابن ماجہ

2

ص

1368

/

4088

المعجم الاوسط ،

1

ص

94

/

285

مجمع الزوائد ،

7

ص

617

/

12414

عق الددر ص ،

125

كشف الغمہ ،

3

ص

267

روایت عبدالله بن الحارث بن جزوالزبیدی)-

1194

-

عبدالله!

ہم لوگ رسول اکرم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی ہاشم کے کچھ نوجوان آگئے، آپ نے انہیں دیکھا تو آنکھوں میں آنسو بھر آئے میں نے عرض کیا کہ حضور آپ کے چہرہ پر افسردگی کے آثار دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا ہم اہلبیت (ع) وہ ہیں جن کے پروردگار نے آخرت کو دنیا پر مقدم رکھا ہے اور میرے اہلبیت (ع) عنقریب میرے بعد بلاء، آوارہ وطنی اور درپردری کی مصیبت میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ ایک قوم سیاہ پرچم لئے مشرق سے قیام کرے گی اور وہ لوگ خیر کا مطالبہ کریں گے لیکن انہیں نہ دیا جائے گا تو قتال کریں گے اور کامیاب ہوں گے اور مطلوبہ اشیاء مل جائیں گے مگر خود قبول نہ کریں گے بلکہ میرے اہلبیت (ع) میں سے ایک شخص کے حوالہ کر دیں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے ویسے ہی بھر دے گا جیسے ظلم و جور سے بھری ہوگی، دیکھو تم سے جو بھی اس وقت تک باقی رہ جائے اس کا فرض ہے کہ ان تک پہنچ جائے چاہے برف پر چل کر جانا پڑے۔ (سنن ابن ماجہ

2

ص

1366

/

4082

الملاحم والفتن ص ،

47

المصنف ابن ابی شیبہ ،

8

ص

697

/

74

دلائل الامامہ ص ،

242

/

414

مناقب کوفی ،

2

ص

110

/

599

روایت عبداللہ بن مسعود، کشف الغمہ

3

ص

262

روایت عبداللہ بن عمر، مستدرک حاکم

1

ص

511

/

8434

العدد القویہ ،

91

/

157

نخائر العقبیٰ ص ،

17

)-

1195

- رسول

اکرم!

مشرق کی طرف سے سیاہ پرچم والے آئیں گے جن میں دل لوہے کی چٹانوں جیسے مضبوط ہوں گے لہذا جو ان کے بارے میں سن لے اس کا فرض ہے کہ ان سے ملحق

ہوجائے چاہیے برف کے اوپر چل کر جائے۔ (عقد الدرر ص

129

روایت ثوبان)۔

1196

۔ امام

!باقر

میں ایک قوم کو دیکھ رہا ہوں جو مشرق سے برآمد ہوئی ہے اور حق طلب کر رہی ہے لیکن اسے نہیں جا رہا ہے اور پھر بار بار ایسا ہی ہو رہا ہے یہاں تک کہ وہ لوگ کاندھے پر تلوار اٹھالیں گے اور پھر جو چاہیں گے سب مل جائے گا لیکن اسے قبول نہ کریں گے بلکہ تمہارے صاحب کے حوالہ کر دیں گے اور ان کے مقتولین شہداء کے درجہ میں ہوں گے، اگر میں اس وقت تک باقی رہتا تو اپنی جان کو بھی صاحب الامر کے لئے باقی رکھتا۔ (الغیبتہ النعمانی ص

273

/

50

روایت ابو خالد)۔

1197

۔ امام علی (ع)! اے طالقان! اللہ کے تیرے یہاں خزانہ ہیں جو سونے چاندی کے نہیں ہیں بلکہ ان صاحبان ایمان کے ہیں جو مکمل معرفت رکھنے والے ہوں گے اور آخر زمانہ میں مہدی کے انصار میں ہوں گے۔ (الفتوح

2

ص

320

، کفایۃ الطالب ص ،

491

روایت اعثم کوفی ینابیع المودہ

3

ص

298

/

12

)-

1198

۔ امام حسن (ع)! رسول اکرم نے اہلبیت (ع) پر وارد ہونے والی بلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے بعد خدا مشرق سے ایک پرچم بھیجے گا اور جو اس کی مدد کرے گا خدا اس کی مدد کرے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا خدا اسے چھوڑ دے گا یہاں تک کہ وہ لوگ اس شخص تک پہنچ جائیں جس کا نام میرا نام ہوگا اور سارے امور حکومت اس کے حوالہ کر دیں اور اللہ اس کی تائید اور نصرت کر دے۔ (عقد الدرر

1

ص

130

الملاحم و الفتن ص ،

49

روایت علاء بن عتبہ)۔

1199

- محمد بن

!الحنفیہ

ہم حضرت علی (ع) کی خدمت میں حاضر تھے جب ایک شخص نے مہدی (ع) کے بارے میں سوال کر لیا تو آپ نے فرمایا افسوس ... اس کے بعد اپنے ہاتھ سے سات گرہیں باندھیں اور پھر فرمایا کہ وہ آخر زمانے میں خروج کرے گا جب حال یہ ہوگا کہ اگر کوئی شخص خدا کا نام لے گا تو قتل کر دیا جائے گا۔ پھر خدا اس کے پاس ایک قوم کو جمع کر دے گا جو ابر کے ٹکڑوں کی طرح جمع ہو جائیں گے اور ان کے دلوں میں محبت ہوگی کوئی دوسرے سے گھبرائے گا نہیں اور وہ کسی کے آنے سے خوش بھی نہیں ہوں گے، ان کی تعداد اصحاب بدر جیسی ہوگی، نہ اولین ان سے آگے جاسکتے ہیں اور نہ بعد والے انہیں پاسکتے ہیں، اصحاب طالوت کے عدد کے برابر، جنہوں نے نہر کو پار کر لیا تھا۔ (مستدرک حاکم

4

ص

597

/

8659

عقد الدرر ،

1

ص

131

)-

1200

- عفان البصری راوی ہیں کہ امام صادق (ع) نے مجھ سے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ قم کا نام قم کیوں ہے؟ میں نے عرض کی خدا، رسول اور آپ بہتر جانتے ہیں! فرمایا اس کا نام قم اس لئے ہے کہ یہاں والے قائم آل محمد کے ساتھ قیام کریں گے اور اس پر استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قائم کی مدد کریں گے (بحار الانوار

60

ص

218

/

38

نقل از کتاب تاریخ قم)۔

1201

- امام صادق (ع) - قم کی خاک مقدس ہے اور اس کے باشندے ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں، کوئی ظالم اس سرزمین کا ارادہ نہیں کرے گا مگر یہ کہ خدا فوراً اسے سزا دے گا جب تک کہ خود وہاں والے خیانت نہ کریں گے ورنہ اگر ایسا کریں گے تو خدا ان پر ظالم حکام کو مسلط کر دے گا۔

اہل قم ہمارے قائم کے انصار ہیں اور ہمارے حق کے طلبگار، یہ کہہ کر آپ نے آسمان کی طرف رخ کیا اور دعا کی خدایا، انہیں ہر فتنہ سے محفوظ رکھنا اور ہر ہلاکت سے نجات دینا۔ (بحار الانوار

60

ص

218

/

49

)-

1202

- امام صادق (ع) - عنقریب کوفہ اہل ایمان سے خالی ہوجائے گا اور علم اس میں مخفی ہوجائے گا جس طرح کہ سانپ اپنے سوراخ میں چھپ جاتا ہے اور پھر علم ایک قم نامی شہر میں ظاہر ہوگا جو علم و فضل کا معدن ہوگا اور پھر زمین پر کوئی دینی اعتبار سے مستضعف اور کمزور نہ رہ جائے گا، یہاں تک کہ پردہ دار خواتین بھی صاحب علم و فضل ہوجائیں گی اور یہ سب ہمارے قائم کے ظہور کے قریب ہوگا جب تک خدا قم اور اہل قم کو حجت کا قائم مقام قرار دیدے گا کہ ایسا نہ ہوتا تو زمین اہل زمین کو لیے کر دھنس جاتی اور زمین میں کوئی حجت خدا نہ رہ جاتی، پھر تم سے تمام مشرق و مغرب تک علم کا سلسلہ پہنچے گا اور اللہ کی حجت مخلوقات پر تمام ہوجائے گی اور کوئی شخص ایسا باقی نہ رہ جائیگا جس تک علم اور دین نہ پہنچ جائے اور اس کے بعد قائم کا قیام ہوگا۔ (بحار الانوار

60

ص

213

/

23

نقل از تاریخ قم)-

1203

- امام صادق (ع)

)!

پروردگار نے کوفہ کے ذریعہ تمام شہروں پر حجت تمام کی اور مومنین کے ذریعہ تمام غیر مومنین پر اور پھر قم کے ذریعہ تمام شہروں پر اور اہل قم کے ذریعہ تمام اہل مشرق و مغرب کے جن و انس پر ، خدا قم اور اہل قم کو کمزور نہ رہنے دے گا بلکہ انہیں توفیق دے گا اور ایک زمانہ آئے گا جب قم اور اہل قم تمام مخلوقات کے لئے حجت بن جائیں گے اور یہ سلسلہ

ہمارے قائم کی غیبت کے زمانہ میں ظہور تک رہے گا کہ اگر ایسا نہ ہوگا تو زمین اہل سمیت دھنس جاتی ، ملائکہ قم اور اہل قم سے بلاؤں کو دفع کرتے ہیں اور کوئی ظالم اسکی برائی کا ارادہ نہیں کرتا ہے کہ پروردگار اس کی کمر توڑ دیتا ہے۔(بحار الانوار

60

ص

212

/

22

)-

1204

- امام صادق (ع)

)”

آیت

”شریفہ

بعثنا علیکم عباد النبا

“...“

سورہ اسراء آیت

5

کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ یہ ایک قوم ہے جسے پروردگار خروج قائم سے پہلے پیدا کرے گا اور یہ آل محمد کے ہر خون کا بدلہ لے لیں گے

- (کافی)

8

ص

206

/

250

تاویل الآيات الظاہرہ ص ،

272

روایت عبداللہ بن القاسم البطل، تفسیر عیاشی

2

ص

281

/

20

روایت صالح بن سہل

-)

1205

- امام کاظم (ع)! اہل قم میں سے ایک شخص لوگوں کو حق کی دعوت دے گا اور اس کے ساتھ ایک قوم لوہے کی چٹانوں کی طرح جمع ہو جائے گی جسے تیز و تند آندھیاں بھی نہ ہلا سکیں گی ، یہ لوگ جنگ سے خستہ حال نہ ہوں گے اور یزدلی کا بھی اظہار نہ کریں گے بلکہ خدا پر بھروسہ کریں گے اور انجام کا ر بہر حال صاحبان تقویٰ کے لئے ہے۔) بحار الانوار

60

ص

216

/

37

نقل از تاریخ قم روایت ایوب بن یحییٰ الجندل)۔

!فصل سوم: حکومت اہلبیت (ع) آخری حکومت ہے

1206

- امام باقر (ع)! ہماری حکومت آخری حکومت ہوگی اور دنیا کاکوئی خاندان نہ ہوگا جو ہم سے پہلے حکومت نہ کرچکا ہو اور ہماری حکومت اس لئے آخری ہوگی کہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ ہمیں موقع ملتا تو ہم بھی یہی طریقہ اختیار کرتے اور اس نکتہ کی طرف پروردگار نے اشارہ کیا ہے کہ عاقبت صاحبان تقویٰ کے لئے ہے۔ (الغیبتۃ الطوسی ر)

472

/

493

روایت کسبان بن کلیب ، روضة الواعظین ص

291

)-

1207

- امام صادق (ع)! ہر قوم کی ایک حکومت ہے جس کا وہ انتظار کر رہی ہے لیکن ہماری حکومت بالکل آخر زمانہ میں (ظاہر ہوگی - (امالی صدوق ر)

396

/

3

روضۃ الواعظین ص ،

234

)-

1208

- امام صادق (ع)

)!:

یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا یہاں تک کہ کوئی صنف باقی نہ رہ جائے جس نے حکومت نہ کر لی ہو اور کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ رہ جائے کہ اگر ہمیں حکومت مل جاتی تو ہم انصاف سے کام لیتے ، اس کے بعد ہمارا قائم حق و عدل کے ساتھ قیام کرے گا۔ (الغیبتہ النعمانی ص

274

/

53

روایت ہشام بن سالم)۔

(فصل چہارم: انتظار حکومت اہلبیت (ع)

1209

- اسماعیل

!الجعفی

ایک شخص امام باقر (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے پاس ایک صحیفہ تھا جس کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ یہ مخاصم کا صحیفہ ہے جس میں اس دین کے بارے میں سوال کیا گیا ہے جس میں عمل قبول ہوجاتا ہے اس نے کہا خدا آپ پر رحمت نازل کرے میں بھی یہی چاہتا تھا؟

فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمداً عبده و رسوله کی شہادت اور تمام احکام الہیہ اور ہم اہلبیت (ع) کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے برائت اور ہمارے احکام کے آگے سر تسلیم خم کر دینا اور احتیاط و تواضع اور ہمارے قائم کا انتظار یہی وہ دین ہے جس کے ذریعہ سے اعمال قبول ہوتے ہیں اور یہ انتظار اس لئے ضروری ہے کہ ہماری بھی ایک حکومت ہے اور پروردگار جب چاہے گا اسے منظر عام پر لے آئے گا۔ (کافی

2

ص
22
/
13
(امالی طوسی (ر ،
179
/
299
)-
1210
- امام علی (ع)! ہمارے امر کا انتظار کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کوئی راہ خدا میں اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔ (خصال
625
/
10
کمال الدین ،
645
/
6
روایت محمد بن مسلم عن الصادق (ع) ، تحف العقول ص
115
)-
1211
- زید بن صوحان نے امیرالمومنین (ع) سے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ محبوب پروردگار کونسا عمل ہے؟ فرمایا انتظار
کشائش حال۔ (الفقیہ
4
/
383
/
5833
روایت عبداللہ بن بکر المرادی)-
1212
- اما م باقر (ع)! تم میں جو شخص اس امر کی معرفت رکھتا ہے اور اس کا انتظار کر رہا ہے اور اس میں خیر سمجھتا ہے
وہ ایسا ہی ہے کہ جیسے راہ خدا میں قائم آل محمد کے ساتھ تلوار لے کر جہاد کر رہا ہو۔ (مجمع البیان
9
ص
359
روایت حارث بن المغیرہ ، تاویل الآیات الظاہرہ ص
640
)-

- امام باقر (ع)! تمہارے مضبوط کو چاہئے کہ کمزور کو طاقتور بنائے اور تمہارے غنی کا فرض ہے کہ فقیر پر توجہ دے اور خبردار ہمارے راز کو فاش نہ کرنا اور ہمارے امر کا اظہار نہ کرنا اور جب ہماری طرف سے کوئی حدیث آئے تو اگر کتاب خدا میں ایک یا دو شاہد مل جائیں

تو اسے قبول کر لینا ورنہ توقف کرنا اور اسے ہماری طرف پلٹا دینا تا کہ ہم اس کی وضاحت کرسکیں اور یاد رکھو کہ اس امر کا انتظار کرنے والا نماز گزار اور روزہ دار کا ثواب رکھتا ہے اور جو ہمارے قائم کا ادراک کر لے اور ان کے ساتھ خروج کر کے ہمارے دشمن کو قتل کر دے اسے بیس شہیدوں کا اجر ملے گا اور جو ہمارے قائم کے ساتھ قتل ہو جائے گا اسے

25

شہیدوں کے اجر سے نوازا جائے گا - (کافی

2

ص

222

/

4

(روایت عبداللہ بن بکیر ، امالی طوسی ر)

232

/

410

بشارة المصطفى ص ،

113

روایت جابر -)

1214

- امام باقر (ع)! اگر کوئی شخص ہمارے امر کے انتظار میں مرجائے تو اس کا کوئی نقصان نہیں ہے جبکہ اس نے امام مہدی (ع) کے خیمہ اور آپ کے لشکر کے ساتھ موت نہیں پائی ہے - (کافی

1

ص

372

/

6

روایت ہاشم -)

1215

- امام صادق (ع)! جو ہمارے امر کا منتظر ہے اور اس راہ میں اذیت و خوف کو برداشت کر رہا ہے وہ کل ہمارے زمرہ میں ہوگا - (کافی

8

ص

37

/

7

روایت حمران)۔

1216

- امام صادق (ع)

)!

ہمارے بارہویں کا انتظار کرنے والا رسول اکرم کے سامنے تلوار لیے کر جہاد کرنے والے کے جیسا ہے جبکہ وہ رسول اکرم سے دفاع بھی کر رہا ہو۔ (کمال الدین

335

/

5

الغیبتہ النعمانی ،

91

/

21

اعلام الوری ص ،

404

روایت ابراہیم کوفی)۔

1217

- امام صادق (ع)! جو اس امر کے انتظار میں مرجائے وہ ویسا ہی ہے جیسے قائم کے ساتھ ان کے خیمہ میں رہا ہو بلکہ ایسا ہے جیسے رسول اکرم کے سامنے تلوار لیے کر جہاد کیا ہو۔ (کمال الدین

338

/

11

روایت مفضل بن عمر)۔

1218

- امام صادق (ع)

)!

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا شمال حضرت قائم (ع) کے اصحاب میں ہو اس کا فرض ہے کہ انتظار کرے اور تقویٰ اور حسن اخلاق کے ساتھ عمل کرے کہ اس حالت میں اگر مر بھی جائے اور قائم کا قیام اس کے بعد ہو تو اس کو وہی اجر ملے گا جو حضرت کے ساتھ رہنے والوں کا ہوگا لہذا تیاری کرو اور انتظار کرو تمہیں مبارک ہو اے وہ گروہ جس پر خدا نے رحم کیا ہے۔ (الغیبتہ للنعمانی

200

/

16

روایت ابوبصیر)۔

1219

- امام جواد (ع)

)!

خدایا اپنے اولیاء کو اقتدار دلوادے ان ظالموں کے ہاتھ سے جنہوں نے میرے مال کو اپنا مال بنالیا ہے اور تیرے بندوں کو اپنا غلام بنالیا ہے تیری زمین کے عالم کو گونگے، اندھے، تاریک، اندھیرے میں چھوڑ دیا ہے جہاں آنکھ کھلی ہوئی

ہے لیکن دل اندھے ہو گئے ہیں اور ان کے لئے تیرے سامنے کوئی حجت نہیں ہے، خدایا تو نے انہیں اپنے عذاب سے ڈرایا، اپنی سزا سے آگاہ کیا، اطاعت گزاروں سے نیکی کا وعدہ کیا، برائیوں پر ڈرایا دھمکایا تو ایک گروہ ایمان لے آیا، خدایا اب اپنے صاحبان ایمان کو دشمنوں پر غلبہ عنایت فرما کہ وہ سب ظاہل ہو گئے ہیں اور حق کی دعوت دے رہے ہیں اور امام منتظر قائم بالقسط کا اتباع کر رہے ہیں۔ (نہج البلاغہ)۔

1220

- امام ہادی (ع)! زیارت جامعہ، میں خدا کو اور آپ حضرات کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں آپ کی واپس کا ایمان رکھتا ہوں، آپ کی رجعت کی تصدیق کرتا ہوں اور آپ کے امر کا انتظار کر رہا ہوں اور آپ کے حکومت کی آس لگائے بیٹھا ہوں۔ (تہذیب

6

ص

98

/

177

)-

(فصل پنجم: دعائے حکومت اہلبیت (ع)

1221

- امام زین العابدین (ع)! پروردگار! اہلبیت (ع) پیغمبر کے پاکیزہ کردار افراد پر رحمت نازل فرما جنہیں تو نے اپنے امر کے لئے منتخب کیا ہے۔ اور اپنے علم کا مخزن، اپنے دین کا محافظ، اپنی زمین میں اپنا خلیفہ اور اپنے بندوں پر اپنی حجت قرار دیا ہے، انہیں اپنے ارادہ سے ہر رجس سے پاکیزہ بنایا ہے اور اپنی ہستی کا وسیلہ اور اپنی جنت کا راستہ قرار دیا ہے۔

خدایا اپنے ولی کو اپنی نعمتوں کے شکریہ کی توفیق کرامت فرما اور ہمیں بھی ایسی ہی توفیق دے، انہیں اپنی طرف سے سلطنت و نصرت عطا فرما اور بآسانی فتح مبین عطا فرما، اپنے محکم رکن کے ذریعہ ان کی امداد فرما، ان کی کمر کو مضبوط اور ان کے بازو کو قوی بنا، اپنی نگاہوں سے ان کی نگرانی اور اپنی حفاظت سے ان کی حمایت فرما، اپنے ملائکہ سے ان کی نصرت اور اپنے غالب لشکر سے امداد فرما، ان کے ذریعہ کتاب و حد و شریعت و سنن رسول کو قائم فرما اور جن آثار دین کو ظالمین نے مردہ بنادیا ہے انہیں زندہ بنادے، اپنے راستہ سے ظلم کی کثافت کو دور کر دے اور اپنے طریق سے نقصانات کو جدا کر دے راہ حق سے منحرف لوگوں کو زائل کر دے اور کجی کے طلبگاروں کو محو کر دے، ان کے مزاج کو چاہنے والوں کے لئے نرم کر دے اور ہاتھوں کو دشمنوں پر غلبہ عنایت فرما ہمیں ان کی رافت، رحمت، مہربانی اور محبت عطا فرما اور ان کا اطاعت گزار اور خدمت شعار بنادے کہ ہم ان کی رضا کی سعی کریں، ان کی امداد اور ان سے دفاع کے لئے ان کے گرد رہیں اور اس عمل کے ذریعہ تیرا اور تیرے

رسول کا قرب حاصل کر سکیں۔ (صحیفہ سجادیہ دعاء نمبر

47

ص

190

-

191

اقبال الاعمال،

2

ص

91

)-

1222

- امام باقر (ع)

)!-

نماز جمعہ کے دوسرے خطبہ کی تعلیم دیتے ہوئے، پروردگار! ہم تجھ سے باعزت حکومت کے طلبگار ہیں جس کے ذریعہ اسلام اور اہل اسلام کو عزت نصیب ہو اور نفاق و اہل نفاق ذلیل ہوں، ہمیں اپنی اطاعت کا داعی اور اپنے راستہ کے قائدین میں قرار دیدے اور اسی حکومت کے ذریعہ دنیا و آخرت کی کرامت عطا فرما۔ (کافی

3

ص

424

/

6

- روایت محمد بن مسلم۔

1223

- امام صادق (ع)! خدایا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور امام مسلمین پر رحمت نازل فرما اور انہیں سامنے، پیچھے، داہنے، بائیں، اوپر، نیچے ہر طرف سے محفوظ رکھ انہیں آسان فتح عنایت فرما اور باعزت نصرت عطا فرما، ان کے لئے سلطنت و نصرت قرار دیدے، خدایا آل محمد کے سکون و آرام میں عجلت فرما اور جن و انس میں ان کے دشمنوں کو ہلاک کر دے۔ (مصباح المتہجد ص

392

جمال الاسبوع ص

293

)-

1224

- امام کاظم (ع)! سجدہ شکر کا ذکر کرتے ہوئے۔

خدایا میں واسطہ دیتا ہوں اس وعدہ کا جو تو نے اپنے اولیاء سے کیا ہے کہ انہیں اپنے اور ان کے دشمنوں پر فتح عنایت فرمائے گا کہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور آل محمد کے محافظین دین پر رحمت نازل فرما۔ خدایا میں ہر تنگی کے بعد سہولت کا طلب گار ہوں۔ (کافی

3

ص

225

/

17

- روایت عبداللہ بن جندب۔

1225

- امام رضا (ع)

)!-

امام زمانہ (ع) کے حق میں دعا کی تعلیم دیتے ہوئے۔

خدایا اپنے ولی ، خلیفہ، مخلوقات پر اپنی حجت، اپنے حکم کے ساتھ بولنے والے اور اپنے مقاصد کی تعبیر کرنے والی زبان، اپنے اذن سے دیکھنے والی آنکھ ، اپنے بندوں پر اپنے شاہد، سردارمجاہد، اپنی پناہ میں رہنے والے اور اپنی عبادت کرنے والے سے دفاع فرما، اسے تمام مخلوقات کے شر سے اپنی پناہ میں رکھنا اور سامنے، پیچھے، داہنے، بائیں، اوپر نیچے سے اس کی ایسی حفاظت فرما جس کے بعد بربادی کا اندیشہ نہ رہے اور اس کے ذریعہ اپنے رسول اور اس کے آباء و اجداد کا تحفظ فرما جو سب تیرے امام اور تیرے دین کے ستون تھے، اسے اپنی امانت میں قرار دیدے جہاں بربادی نہیں اور اپنے ہمسایہ میں قرار دیدے جہاں تباہی نہیں اور اپنی

پناہ میں قرار دیدے جہاں ذلت نہیں اور اپنی امان میں لے لے جہاں رسوائی کا خطرہ نہیں، اپنے زیر سایہ قرار دیدے جہاں کسی اذیت کا امکان نہیں، اپنی غالب نصرت کے ذریعہ اس کی امداد فرما اور اپنے قوی لشکر کے ذریعہ اس کی تائید فرما، اپنی قوت سے اسے قوی بنادے اور اپنے ملائکہ کو اس کے ساتھ کر دے، اس کے دوستوں سے محبت فرما اور اس کے دشمنوں سے دشمنی کر، اسے اپنی محفوظ زرہ پہنادے اور ملائکہ کے حلقہ میں رکھ دے۔

اس کے ذریعہ انتشار کو دور کر دے، شگاف کو پر کر دے، ظلم کو موت دیدے، عدل کو غالب بنادے، اس کے طول بقاء سے زمین کو موت دیدے، عدل کو غالب بنادے، اس کے طول بقاء سے زمین کو زینت دیدے اور اپنی نصرت سے اس کی تائید فرما ، اپنے رعب سے اس کی امداد فرما، اس کے مددگاروں کو قوی بنادے، اس سے الگ رہنے والوں کو رسوا کر دے، جو دشمنی کرے اسے تباہ کر دے اور جو خیانت کرے اسے برباد کر دے، اس کے ذریعہ کافرو جابر حکام، ان کے ستون و ارکان سب کو قتل کر دے اور گمراہوں کی کمر توڑ دے جو بدعت ایجاد کرنے والے، سنت کو مردہ بنادینے والے اور باطل کو تقویت دینے والے ہیں، اس کے ہاتھوں جابروں کو ذلیل، کافروں اور ملحدوں کو تباہ و برباد کر دے وہ شرق و غرب میں ہوں یا برو بحر میں یا صحرا و بیابان میں ، یہاں تک کہ نہ ان کا کوئی باشندہ رہ جائے اور نہ ان کے کہیں آثار باقی رہ جائیں۔

خدایا ان ظالموں سے اپنے شہروں کو پاک کر دے اور اپنے نیک بندوں کو انتقام عطا فرما، مومنین کو عزت دے اور مرسلین کی سنت کو زندہ بنادے انبیاء کے بوسیدہ ہوجانے والے احکام کی تجدید فرما اور دین کے جو احکام محو ہو گئے ہیں یا بدل دیئے گئے ہیں انہیں تازہ بنادے تا کہ اس کے ہاتھوں دین تازہ و زندہ خالص اور صریح ہو کر سامنے آئے نہ کسی طرح کی کجی ہو اور نہ بدعت اور اس کے عدل سے ظلم کی تاریکیوں میں روشنی پیدا ہوجائے اور کفر کی آگ بجھ جائے اور حق و عدل کے عقدے کھل جائیں کہ وہ تیرا ایسا بندہ ہے جسے تو نے اپنے بندوں میں مصطفیٰ قرار دیا ہے، گناہوں سے محفوظ اور عیب سے بری رکھا ہے اور ہر رجس اور گندگی سے پاک و سالم قرار دیا ہے۔

خدایا ہم اس کے لئے روز قیامت گواہی دیں گے کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے اور کسی برائی کا ارتکاب نہیں کیا ہے، کسی اطاعت کو نظر انداز نہیں کیا ہے اور کسی حرمت کو برباد نہیں کیا ہے، کسی فریضہ کو بدلا نہیں ہے اور کسی شریعت میں تغیر نہیں پیدا کیا ہے، وہ ہدایت

یافتہ ، ہادی ، طاہر ، متقی ، پاکیزہ، پسندیدہ اور طیب و طاہر انسان ہے۔

خدایا اسے اس کی ذات، اس کے اہل و اولاد، ذریت و امت اور تمام رعایا میں خنکی چشم، سرور نفس عنایت فرما، تمام مملکتوں کو جمع کر دے قریب ہوں یا دور ، عزیز ہوں یا ذلیل، تا کہ اس کا حکم ہر حکم پر جاری ہوجائے اور اس کا حق ہر باطل پر غالب آجائے۔

خدایا ہمیں اس کے ہاتھوں ہدایت کے راستہ اور دین کی شاہراہ اعظم اور اس کی معتدل راہوں پر چلا دے جہاں ہر غالی پلٹ کر آتا ہے اور ہر پیچھے رہ جانے والا اس سے ملحق ہوجاتا ہے، ہمیں اس کی اطاعت کی وقت اور اس کی پیروی کا ثبات عطا فرما، اس کی متابعت کا کرم فرما اور اس کے گروہ میں شامل کر دے جو اس کے امر سے قیام کرنے والے۔ اس کے ساتھ صبر کرنے والے اور اس کی رضا کے مخلص طلب گار ہیں تا کہ ہمیں روز قیامت اس کے انصار و اعوان اور اس کی حکومت کے ارکان میں محشور کرے۔

خدایا ہمارے لئے اس مرتبہ کو ہر شک و شبہ سے خالص اور ہر ریاء و سمعہ سے پاکیزہ قرار دیدے تا کہ ہم تیرے غیر پر اعتماد نہ کریں اور تیری رضا کے علاوہ کسی شے کے طلبگار نہ ہوں، ان کی منزل میں ساکن ہوں اور انکے ساتھ جنت میں داخل ہوں ۔

ہمیں ہر طرح کی کسلمندی ، کاہلی ، سستی سے پناہ دے اور ان لوگوں میں قرار دیدے جن سے دین کا کام لیا جاتا ہے اور اپنے ولی کی نصرت کا انتظام کیا جاتا ہے اور ہماری جگہ پر ہمارے غیر کو نہ رکھ دینا کہ یہ کام تیرے لئے آسان ہے اور ہمارے لئے بہت سخت ہے۔

خدایا اپنے اولیاء عہد اور اس کے بعد کے پیشواؤں پر بھی رحمت نازل فرما اور انہیں ان کی امیدوں تک پہنچا دینا، انہیں طول عمر عطا فرما اور ان کی امداد فرما، جو امر ان کے حوالہ کیا ہے اسے مکمل کر دے اور ان کے ستونوں کو ثابت بنادے، ہمیں ان کے اعوان اور ان کے دین کے انصار میں قرار دے دے کہ وہ سب تیرے کلمات کے معدن، تیرے علم کے مخزن تیری توحید کے ارکان اور تیرے دین کے ستون اور تیرے اولیاء امر ہیں۔ بندوں میں تیرے خالص بندے اور مخلوقات میں تیرے منتخب اولیاء اور تیرے اولیاء کی اولاد اور اولاد پیغمبر کے منتخب افراد ہیں، میرا سلام پیغمبر پر اور ان کی تمام اولاد پر اور صلوات و برکات و رحمت ۔

(مصباح المتہجد ص)

409

مصباح کفعمی ص ،

548

جمائل الاسبوع ص ،

307

روایات یونس بن عبدالرحمان)۔

1226

- امام ہادی (ع) زیارت امام مہدی (ع) میں فرماتے ہیں، پروردگار جس طرح تو نے اپنے پیغمبر پر ایمان لانے اور ان کی دعوت کی تصدیق کرنے کی توفیق دی اور یہ احسان کیا کہ میں ان کی اطاعت کروں اور ان کی ملت کا اتباع کروں اور پھر ان کی معرفت اور ان کی ذریت کے ائمہ کی معرفت کی ہدایت دی اور ان کی معرفت سے ایمان کو کامل بنایا اور ان کی ولایت کے طفیل اعمال کو قبول کیا اور ان پر صلوات کو وسیلہ عبادت قرار دیدیا اور دعا کی کلی اور قبولیت کا سبب بنادیا، اب ان سب پر رحمت نازل فرما اور ان کے طفیل مجھے اپنی بارگاہ میں دنیا و آخرت میں سرخرو فرما اور بندہ مقرب بنادے...

خدایا ان کے وعدہ کو پورا فرما، ان کے قائم کی تلوار سے زمین کی تطہیر فرما، اس کے ذریعہ اپنے معطل حدود اور تبدیل شدہ احکام کے قیام کا انتظار فرما، مردہ دلوں کو زندہ کر دے اور متفرق خواہشات کو یکجا بنادے راہ حق سے ظلم کی کثافت کو دور کر دے تا کہ اس کے ہاتھوں پر حق بہترین صورت میں جلوہ نما ہوا ور باطل و اہل باطل ہلاک ہو جائیں اور حق کی کوئی بات باطل کے خوف سے پوشیدہ نہ رہ جائے ۔ (بحار

102

ص

182

از مصباح الزائر)۔

1227

- امام عسکری (ع) ، ولی امر امام (ع) منتظر پر صلوات کی تعلیم دیتے ہوئے۔

خدایا اپنے ولی ، فرزند اولیاء پر رحمت نازل فرما جن کی اطاعت تو نے فرض کی ہے اور ان کا حق لازم قرار دیا ہے اور ان سے رجس کو دور کر کے انہیں طیب و طاہر قرار دیا ہے۔

خدایا اس کے ذریعہ اپنے دین کو غلبہ عطا فرما، اپنے اور اس کے دوستوں، شیعوں اور مددگاروں کی امداد فرما اور ہمیں انہیں میں سے قرار دیدے، خدایا اسے ہر باغی، طاغی اور شریر کے شر سے اپنی پناہ میں رکھنا اور سامنے، پیچھے ، دہانے بائیں ہر طرف سے محفوظ رہنا، اسے ہر برائی کی پہنچ سے دور رکھنا اور اس کے ذریعہ رسول اور آل رسول کی حفاظت فرمانا ، اس کے وسیلہ سے عدل کو ظاہر فرما، اپنی مدد سے اس کی تائید فرما، اس کے ناصروں کی امداد فرما،

اس سے الگ ہوجانے والوں کو بے سہارا بنادے اس کے ذریعہ کا فر جابروں کی کمر توڑ دے اور کفار و منافقین و ملحدوں کو فنا کردے چاہے مشرق میں ہوں یا مغرب میں ، ہر میں ہوں یا بحر میں، زمین کو عدل سے معمور کردے اور اپنے دین کو غلبہ عنایت فرما، ہمیں ان کے انصار و اعوان، اتباع و شیعیاں میں سے قرار دیدے اور آل محمد کے سلسلہ میں وہ سب دکھلا دے جس کی انہیں خواہش ہے اور دشمنوں کے بارے میں وہ سب دکھلا دے جس سے وہ لوگ ڈر رہے ہیں، خدایا آمین، (مصباح المتہجد ص

405

جمال الاسبوع ص

300

روایت ابو محمد عبداللہ بن محمد العابد۔

1228

- ابوعلی ابن ہمام، کا بیان ہے کہ حضرت کے نائب خاص شیخ عمری نے اس دعا کو ملا کر پڑھا ہے اور اس کے پڑھنے

کی تاکید کی ہے، جو دور غیبت امام قائم کی بہترین دعا ہے۔

خدایا مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا فرما کہ اپنی معرفت نہ دے گا تو میں رسول کو بھی نہ پہچان سکوں گا اور پھر اپنے رسول کی معرفت عطا فرما کہ اگر ان کی معرفت نہ دے گا تو میں تیری حجت کو بھی نہ پہچان سکوں گا اور پھر اپنی حجت کی معرفت بھی عطا فرما کہ اگر اسے نہ پہچان سکا تو دین سے بھک جاؤ گا۔

خدایا مجھے جاہلیت کی موت نہ دینا اور نہ ہدایت کے بعد میرے دل کو منحرف ہونے دینا۔

خدایا جس طرح تو نے ان لوگوں کی ہدایت دی جن کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے اور جو تیرے رسول کے بعد تیرے اولیاء امر ہیں اور میں نے تیرے تمام اولیاء امیر المومنین (ع) ، حسن (ع) ، حسین (ع) ، علی (ع) ، محمد ، جعفر (ع) ، موسیٰ (ع) ، علی (ع) ، محمد (ع) ، علی (ع) ، حسن (ع) حجت قائم مہدی (عج) سے محبت اختیار کی ہے۔

خدایا اب حضرت قائم (ع) کے ظہور میں تعجیل فرما، اپنی مدد سے ان کی تائید فرما، ان کے مددگاروں کی امداد فرما، ان سے الگ رہنے والوں کو ذلیل فرما، ان سے عداوت کرنے والوں کو تباہ و برباد کردے، حق کا اظہار فرما، باطل کو مردہ بنادے، بندگان مومنین کو ذلت سے نجات دیدے شہروں کو زندگی عطا فرمادے، کفر کے جباروں کو تہ تیغ کردے، ضلالت کے سر براہوں کی کمر توڑ دے، جابروں اور کافروں کو ذلیل کردے، منافقوں عہد شکنوں اور شرق و غرب کے ملحدوں، مخالفوں کو ہلاک و برباد کردے چاہے وہ خشکی میں ہوں یا دریاؤں میں، بیابانوں میں ہوں یا پہاڑوں پر ۔ تا کہ ان کی کوئی آبادی نہ رہ جائے اور ان کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے، زمین کو ان

کے وجود سے پاک کردے اور اپنے بندوں کے دلوں کو سکون عطا فرما، جو دین مٹ گیا ہے اس کی تجدید فرما اور جو احکام بدل دیے گئے ہیں ان کی اصلاح فرما، جو سنت بدل گئی ہے اسے ٹھیک کردے تا کہ دین دوبارہ اس کے ہاتھوں ترو تازہ ہو کر سامنے آئے نہ کوئی کجی ہو نہ بدعت نہ انحراف کفر کی آگ بجھ جائے اور ضلالت کا شعلہ خاموش ہوجائے کہ وہ تیرا وہ بندہ ہے کہ جسے تو نے اپنا بنایا ہے، اور اسے دین کی نصرت کے لئے منتخب کیا ہے اور اپنے علم سے چنا ہے اور گناہوں سے محفوظ رکھا ہے اور عیوب سے پاک رکھا ہے، غیب کا علم دیا ہے اور نعمتوں سے نوازا ہے، رجس سے دور رکھا ہے اور پاک و پاکیزہ بنایا ہے۔

خدایا ہم اس بات کے فریادی ہیں کہ تیرے نبی جاچکے ہیں، تیرا ولی بھی پردہ غیب میں ہے، زمانہ مخالف ہو گیا ہے ، فتنے سر اٹھا رہے ہیں، دشمنوں نے ہجوم کر رکھا ہے اور ان کی کثرت ہے اور اپنی قلت ہے۔

خدایا ان حالات کی اصلاح فرما فوری فتح کے ذریعہ، اور اپنی نصرت کے ذریعہ، اور امام عادل کے ظہور کے ذریعہ، خدائے برحق اس دعا کو قبول کرلے۔

خدایا اپنے ولی کے ذریعہ قرآن کو زندہ کردے اور اس کے نور سرمدی کی زیارت کرا دے جس میں کوئی ظلمت نہیں ہے، مردہ دلوں کو زندہ بنادے اور سینوں کی اصلاح کردے، خواہشات کو ایک نقطہ پر جمع کردے معطل حدود اور متروک احکام کو قائم کرا دے تا کہ ہر حق منظر پر آجائے اور ہر عدل چمک اٹھے، خدایا ہمیں ان کے مددگاروں اور حکومت کو تقویت دینے والوں میں قرار دیدے کہ ہم ان کے احکام پر عمل کریں، اور ان کے عمل سے راضی رہیں، ان کے احکام کے

لئے سراپا تسلیم رہیں اور پھر تقیہ کی کوئی ضرورت نہ رہ جائے۔

خدایا تو ہی برائیوں کو دور کرنے والا ، مضطر افراد کی دعاؤں کا قبول کرنے والا اور کرب و رنج سے نجات دینے والا ہے۔
لہذا اپنے ولی کے ہر رنج و غم کو دور کر دے اور اسے حسب وعدہ زمین میں اپنا جانشین بنادے۔
خدایا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور مجھے ان کے طفیل دنیا و آخرت میں کامیابی اور تقرب عنایت فرما ۔ (کمال الدین

512

/

43

مصباح المتہجد ص ،

411

جمال الاسبوع ص ،

315

)-

1229

- دعائے افتتاح.... خدایا ہم ایسی باعزت حکومت کے خواہشمند ہیں جس سے اسلام و اہل اسلام کو عزت اور نفاق و اہل نفاق کو ذلت نصیب ہو ہمیں اپنی اطاعت کے داعیوں اور اپنے راستہ کے قائدوں میں قرار دیدے اور پھر دنیا و آخرت کی کرامت عطا فرما۔

خدایا جو حق ہم نے پہچان لیا ہے اسے اٹھانے کی طاقت دے اور جسے نہیں پہچان سکے ہیں اس تک پہنچا دے۔
خدایا اس کے ذریعہ ہماری پراگندگی کو جمع کر دے، ہمارے درمیان شگاف کو پڑ کر دے، ہمارے انتشار کو جمع کر دے۔
ہماری قلت کو کثرت اور ہماری ذلت کو عزت میں تبدیل کر دے، ہماری غربت کو دولت میں بدل دے اور ہمارے قرض کو ادا کر دے، ہمارے فقر کا علاج فرما اور ہماری حاجتوں کو پورا فرما۔
ہماری زحمت کو آسان کر دے اور ہمارے چہروں کو نورانی بنادے، ہمیں قید سے رہائی عطا فرما اور ہمارے مطالب کو پورا فرما، ہمارے وعدوں کو مکمل فرما اور ہماری دعاؤں کو قبول کر لے، ہمیں تمام امیدیں عطا فرما اور ہماری خواہش سے زیادہ عطا فرما۔

اے بہترین مسئلہ اور وسیع ترین عطا کرنے والے ، ہمارے دلوں کو سکون عطا فرما اور ہمارے رنج و غم کا علاج فرما، جہاں جہاں حق کے بارے میں اختلاف ہے ہمیں ہدایت فرما کہ تو جسے چاہے صراط مستقیم کی ہدایت دے سکتا ہے، اپنے اور ہمارے دشمنوں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما اور اے خدائے برحق ! ہماری اس دعا کو قبول کر لے۔
خدایا ہماری فریاد یہ ہے کہ تیرے نبی جاچکے، تیرا ولی غیب میں ہے، دشمنوں کی کثرت ہے، فتنوں کی شدت ہے، زمانہ کا ہجوم ہے، اب تو محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور ان حالات میں ہماری فوری فتح کے ذریعہ امداد فرما تا کہ رنج و غم دور ہو جائیں، باعزت امداد دے اور حکومت حق کو ظاہر فرما، رحمت کی کرامت عطا فرما اور عافیت کا لباس عنایت فرما دے اپنی رحمت کے سہارے اے بہترین رحمت دینے والے۔ (اقبال الاعمال

1

ص

142

روایت محمد بن ابی قرہ۔)

واضح رہے کہ یہ دعا امام زمانہ عج کی طرف سے ہے جسے نائب دوم محمد بن عثمان بن سعید العمری کے بہتیجہ نے ان کی کتاب سے نقل کیا ہے اور یہ ماہ رمضان کی شبوں میں پڑھی جاتی ہے۔

اول : غلو پر تنبیہ

دوم : غالیوں سے برأت
سوم : غالیوں کا کفر
چہارم : غالیوں کی ہلاکت
پنجم : غلو کی جعلی روایات

فصل اول: غلو پر تنبیہ

1230

- امام علی (ع)! خبردار ہمارے بارے میں غلو نہ کرنا، یہ کہو کہ ہم بندہ ہیں اور خدا ہمارا رب ہے، اس کے بعد جو چاہو ہماری فضیلت بیان کرو، (خصال

614

/

10

روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادق (ع) ، غرر الحکم نمبر

2740

تحف العقول ،

104

نوادر الاخبار ص ،

137

)-

1231

- اما م حسین (ع)! ہم سے اسلام کی محبت میں رکھو کہ رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ خبردار میرے حق سے زیادہ میری تعریف نہ کرنا کہ پروردگار نے مجھے رسول بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے۔ (المعجم الکبیر

3

ص

128

/

2889

روایت یحییٰ بن سعید)-

1232

- امام صادق (ع)! جس نے ہمیں نبی قرار دیا اس پر خدا کی لعنت ہے اور جس نے اس مسئلہ میں شک کیا اس پر بھی خدا (کی لعنت ہے۔ (رجال کشی ر

2

ص

590

/

540

روایت حسن و شاء)-

1233

- امام صادق (ع)! ان غالیوں میں بعض ایسے جھوٹے ہیں کہ شیطان کو بھی ان کے جھوٹ کی ضرورت ہے۔ (رجال کشی

ر)

2

ص

587

/

536

روایت ہشام بن سالم)۔

1234

- مفضل بن

عمر!

میں اور قاسم شریکی اور نجم بن حطیم اور صالح بن سہل مدینہ میں تھے اور ہم نے ربوبیت کے مسئلہ میں بحث کی تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس بحث کا فائدہ کیا ہے، ہم سب امام سے قریب ہیں اور زمانہ بھی تقیہ کا نہیں ہے، چلو، چل کر انہیں سے فیصلہ کرا لیں۔

چنانچہ جیسے ہی وہاں پہنچے حضرت بغیر رداء اور نعلین کے باہر نکل آئے اور عالم یہ تھا کہ غصہ سے سرکے سارے بال کھڑے تھے۔

فرمایا، پرگز نہیں۔

پرگز نہیں، اے مفضل، اے قاسم، اے نجم، ہم خدا کے محترم بندے ہیں جو کسی بات میں اس پر سبقت نہیں کرتے ہیں اور ہمیشہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ (کافی

8

ص

231

/

303

)-

1235

- امام صادق (ع)! غالیوں کی مذمت کرتے ہوئے۔

خدا کی قسم، ہم صرف اس کے بندہ ہیں جس نے ہمیں خلق کیا ہے اور منتخب کیا ہے، ہمارے اختیار میں نہ کوئی نفع ہے اور نہ نقصان، مالک اگر رحمت کرے تو یہ اس کی رحمت ہے اور اگر عذاب کرے تو یہ بندوں کا عمل ہے، خدا کی قسم ہماری خدا پر کوئی حجت نہیں ہے اور نہ ہمارے پاس کوئی پروانہ برائت ہے، ہمیں موت بھی آتی ہے، ہم دفن بھی ہوتے ہیں ہم قبر سے دوبارہ نکالے بھی جائیں گے، ہمیں عرصہ محشر میں کھڑا کر کے ہم سے حساب بھی لیا جائے گا۔ (رجال کشی

2

ص

49

/

403

روایت عبدالرحمان بن کثیر)۔

1236

- صالح بن سہل، میں امام صادق (ع) کے بارے میں ان کے رب ہونے کا قائل تھا تو ایک دن حضرت کے پاس حاضر ہوا تو دیکھتے ہی فرمایا

صالح!

خدا کی قسم ہم بندہٗ مخلوق ہیں اور ہمارا ایک رب ہے جس کی ہم عبادت کرتے ہیں اور نہ کریں تو وہ ہم پر عذاب بھی کرسکتا ہے۔ (رجال کشی

2

ص

632

/

632

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

219

)-

1237

- اسماعیل بن

!عبدالعزیز

امام صادق (ع) نے فرمایا کہ اسماعیل وضو کیلئے پانی رکھو میں نے رکھ دیا تو حضرت وضو کے لئے داخل ہوئے ، میں سوچنے لگا کہ میں تو ان کے بارے میں یہ خیالات رکھتا ہوں اور یہ وضو کر رہے ہیں۔

اتنے میں حضرت نکل آئے اور فرمایا اسماعیل ! طاقت سے اونچی عمارت نہ بناؤ کہ گر پڑے، ہمیں مخلوق قرار دو، اس کے بعد جو چاہو کہو۔ (بصائر الدرجات

236

/

5

الخرائج والجرائع ،

2

ص

735

/

45

الثاقب فی المناقب ،

452

/

330

کشف الغمہ ،

2

ص

403

)-

1238

- کامل

!التمار

میں ایک دن امام صادق (ع) کی خدمت میں تھا کہ آپ نے فرمایا، کامل ! ہمارا ایک رب قرار دو جس کی طرف ہماری

بازگشت ہے، اس کے بعد جو چاہو بیان کرو۔

میں نے کہا کہ آپ کا بھی رب قرار دیں جو آپ کا مرجع ہو اور اس کے بعد چاہیں کہیں تو بچا کیا ؟

یہ سن کر آپ سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ آخر کیا کہنا چاہتے ہو، خدا کی قسم ہمارے علم میں سے ایک الف سے

زیادہ تم تک نہیں پہنچا ہے۔ (مختصر بصائر الدرجات ص

59

بصائر الدرجات ،

507

/

8

)-

1239

- امام صادق (ع)

!)

خبردار غالی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا چاہیے وہ تمہاری جیسی بات کرتا ہو اور مجھول الحال کے پیچھے اور کھلم کھلا

فاسق کے پیچھے چاہیے میانہ روہی کیوں نہ ہو۔ (تہذیب

3

ص

31

/

109

روایت خلف بن حماد ، الفقیہ

1

ص

379

/

1110

)-

1240

- امام صادق (ع)

اپنے !)

نوجوانوں کے بارے میں غالیوں سے ہوشیار رہنا یہ انہیں برباد نہ کرنے پائیں کہ غالی بدترین خلق خدا ہیں، جو خدا کی

عظمت کو گھٹاتے ہیں اور بندوں کو خدا بناتے ہیں، خدا کی قسم ، غالی یہود و نصاریٰ اور مجوس و مشرکین سے بھی بدتر

(ہیں)۔ (امالی طوسی ر)

650

/

1349

روایت فضل بن یسار)۔

1241

- امام رضا (ع)! ہم آل محمد و ہ نقطہ اعتدال ہیں جسے غالی پانہیں سکتا ہے اور پیچھے رہنے والا اس سے آگے جا نہیں سکتا ہے۔ (کافی

1

ص

101

/

3

روایت ابراہیم بن محمد النخزار و محمد بن الحسین)۔

فصل دوم: غالیوں سے اہلبیت (ع) کی برأت

1242

- امام علی (ع)! خدایا میں غالیوں سے بری اور بیزار ہوں جس طرح کہ عیسیٰ (ع) بن مریم نصاریٰ سے بیزار تھے۔ (خدایا انہیں بے سہارا کر دے اور ان میں سے کسی ایک کی بھی مدد نہ کرنا) (امالی طوسی ر)

650

/

1350

روایت اصبع بن نباتہ، مناقب ابن شہر آشوب! ص

263

)-

1243

- امام علی (ع)

) -

خبردار ہمارے بارے میں بندگی کی حد سے تجاوز نہ کرنا، اس کے بعد ہمارے بارے میں جو چاہو کہہ سکتے ہو کہ تم ہماری حد تک نہیں پہنچ سکتے ہو اور ہوشیار رہو کہ ہمارے بارے میں اس طرح غلو نہ کرنا جس طرح نصاریٰ نے غلو کیا کہ میں غلو کرنے والوں سے بری اور بیزار ہوں

- (

احتجاج

2

ص

453

/

314

تفسیر عسکری،

50

/

24

) -

1244

- زین العابدین (ع)! یہودیوں نے عزیر سے محبت کی اور جو چاہا کہہ دیا تو نہ ان کا عزیز سے کوئی تعلق رہا اور نہ عزیر کا ان سے کوئی تعلق رہا، یہی حال محبت عیسیٰ میں نصاریٰ کا ہوا ، ہم بھی اسی راستہ پر چل رہے ہیں، ہمارے چاہنے والوں میں بھی ایک قوم پیدا ہوگی جو ہمارے بارے میں یہودیوں اور عیسائیوں جیسی بات کہے گی تو نہ ان کا ہم سے (کوئی تعلق ہوگا اور نہ ہمارا ان سے کوئی تعلق ہوگا)۔ (رجال کشی ر)

1

ص

336

/

191

روایت ابو خالد کابلی)۔

1245

-

!الہروی

میں نے امام (ع) رضا سے عرض کیا کہ فرزند رسول ! یہ آخر لوگ آپ کی طرف سے کیا نقل کر رہے ہیں؟ فرمایا کیا کہہ رہے ہیں؟

عرض کی کہ لوگ کہہ رہے ہیں آپ حضرات لوگوں کو اپنا بندہ تصور کر رہے ہیں ! آپ نے فرمایا کہ خدایا، اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے اور حاضر و غائب کے جاننے والے ! تو گواہ ہے کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی اور نہ میرے آباء و اجداد نے کہی ہے ، تجھے معلوم ہے کہ اس امت کے مظالم ہم پر کس قدر زیادہ ہیں یہ ظلم بھی انہیں میں سے ایک ہے۔

اس کے بعد میری طرف رخ کر کے فرمایا، عبدالاسلام ! اگر سارے بندے ہمارے ہی بندے اور غلام ہیں تو ہم انہیں کس کے ہاتھ فروخت کریں گے ؟ میں نے عرض کیا کہ آپ نے سچ فرمایا۔

اس کے بعد فرمایا کہ خدا نے جو ہمیں حق ولایت دیا ہے کیا تم اس کے منکر ہو؟

(میں نے عرض کیا کہ معاذ اللہ - میں یقیناً آپ کی ولایت کا اقرار کرنے والا ہوں۔) (عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

184

/

6

)۔

گویا ظالموں نے اس حق ولایت الہیہ کی غلط توجیہ کر کے اس کا مطلب یہ نکال لیا اور اسے اہلبیت (ع) کو بدنام کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے - جوادی

1246

- الحسن بن

!الجہم

میں ایک دن مامون کے دربار میں حاضر ہوا تو حضرت علی بن موسیٰ الرضا (ع) بھی موجود تھے اور بہت سے فقہاء ور

علماء علم کلام بھی موجود تھے، ان میں سے بعض افراد نے مختلف سوالات کئے اور مامون

نے کہا کہ یا ابا الحسن ! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ ایک قوم آپ کے بارے میں غلو کرتی ہے اور حد سے آگے نکل جاتی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار حضرت موسیٰ (ع) بن جعفر (ع) نے اپنے والد جعفر (ع) بن محمد (ع) سے اور انہوں نے اپنے والد محمد (ع) بن علی (ع) سے اور انہوں نے اپنے والد علی (ع) بن الحسین (ع) سے اور انہوں نے اپنے والد حسین بن علی (ع) سے اور انہوں نے اپنے والد علی (ع) بن ابی طالب (ع) سے رسول اکرم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ خبردار مجھے میرے حق سے اونچا نہ کرنا کہ پروردگار نے مجھے نبی بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے اور اس کا ارشاد ہے ”کسی بشر کی یہ مجال نہیں ہے کہ خدا اسے کتاب و حکمت و نبوت عطا کرے اور وہ بندوں سے یہ کہہ دے کہ خدا کو چھوڑ کر میری بندگی کرو، ان سب کا پیغام یہ ہوتا ہے کہ اللہ والے نبو کہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور اسے پڑھتے ہو اور وہ یہ حکم بھی نہیں دے سکتا ہے کہ ملائکہ یا انبیاء کو ارباب قرار دیدو، کیا وہ مسلمانوں کو کفر کا حکم دے سکتا ہے۔ (آل عمران آیت

79

،

80

)-

اور حضرت علی (ع) نے فرمایا ہے کہ میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور اس میں میرا کوئی قصور نہ ہوگا، حد سے آگے نکل جانے والا دوست اور حد سے گرا دینے والا دشمن اور میں خدا کی بارگاہ میں غلو کرنے والوں سے ویسے ہی برأت کرتا ہوں جس طرح عیسیٰ نے نصاریٰ سے برأت کی تھی۔

جب پروردگار نے فرمایا کہ ”عیسیٰ (ع)! کیا تم نے لوگوں سے یہ کہہ دیا ہے کہ خدا کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو خدا مان لو اور انہوں نے عرض کی کہ خدایا تو خدائے بے نیاز ہے اور میرے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ میں کوئی خلاف حق بات کہوں، اگر میں نے ایسا کہا ہے تو تجھے خود ہی معلوم ہے کہ تو میرے دل کے راز بھی جانتا ہے اور میں تیرے علم کو نہیں جانتا ہوں، تو تمام غیب کا جاننے والا ہے، میں نے ان سے وہی کہا ہے جس کا تو نے حکم دیا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور میں ان کا نگران تھا جب تک ان کے درمیان رہا، اس کے بعد جب تو نے میری مدت عمل پوری کردی تو اب تو ان کا نگران ہے اور ہر شے کا شاہد اور نگران ہے۔“ (مائدہ نمبر

116

،

117

)-

اور پھر مالک نے خود اعلان کیا ہے کہ مسیح بن مریم صرف ایک رسول ہیں جن سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں اور ان کی ماں صدیقہ ہیں اور یہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ (مائدہ نمبر

75

)-

مسیح بندہ خدا ہونے سے انکار نہیں کر سکتے ہیں اور نہ ملائکہ مقربین اس بات کا انکار کر سکتے ہیں۔ (نساء

172

)-

لہذا جو بھی انبیاء کے بارے میں ربوبیت کا ادعا کرے گا یا ائمہ کو رب یا نبی قرار دے گا یا غیر امام کو امام قرار دے گا (ہم اس سے بری اور بیزار رہیں گے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ (عیون اخبار الرضا (ع

2

ص

- امام رضا (ع) مقام دعا

!میں

خدایا میں ہر طاقت و قوت کے ادعاء سے بری ہوں اور طاقت و قوت تیرے علاوہ کسی کے پاس نہیں ہے میں ان تمام لوگوں سے بھی بری ہوں جو ہمارے حق سے زیادہ دعویٰ کرتے ہیں اور ان سے بھی بری ہوں جو وہ کہتے ہیں جو ہم نے اپنے بارے میں نہیں کیا ہے۔

خدایا خلق و امر تیرے لئے ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

خدایا! تو ہمارا بھی خالق ہے اور ہمارے آباء و اجداد کا بھی خالق ہے۔

خدایا ربوبیت کے لئے تیرے علاوہ کوئی سزاوار نہیں ہے اور الوہیت تیرے علاوہ کسی کے لئے سزاوار نہیں ہے۔

خدایا ان نصاریٰ پر لعنت فرما جنہوں نے تیری عظمت کو گھٹا دیا اور ایسے ہی تمام عقیدہ والوں پر لعنت فرما۔

خدایا ہم تیرے بندے اور تیرے بندوں کی اولاد ہیں، تیرے بغیر اپنے واسطے نفع، نقصان، موت و حیات اور حشر و نشر کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے ہیں۔

خدایا! جس نے یہ خیال کیا کہ ہم ارباب ہیں ہم ان سے بیزار ہیں اور جس نے یہ کہا کہ تخلیق ہمارے ہاتھ میں ہے یا

رزق کی ذمہ داری ہمارے اوپر ہے ہم اس سے بھی بیزار ہیں جس طرح عیسیٰ (ع) نصاریٰ سے بیزار تھے۔

خدایا ہم نے انہیں ان خیالات کی دعوت نہیں دی ہے لہذا ان کے مہملات کا ہم سے مواخذہ نہ کرنا اور ہمیں معاف

کردینا۔

خدایا زمین پر ان کافروں کی آبادیوں کو باقی نہ رکھنا کہ اگر یہ رہ گئے تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی اولاد

بھی فاجر اور کافر ہوگی۔ (الاعتقادات، صدوق (ر) ص

فصل سوم: غالیوں کا کفر

- رسول

!اکرم

میری امت کے دو گروہ ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، ہمارے اہلبیت (ع) سے جنگ کرنے والے اور دین میں غلو کر کے حد سے باہر نکل جانے والے۔ (الفقیہ

- امام صادق (ع)! کم سے کم وہ بات جو انسان کو ایمان سے باہر نکال دیتی ہے یہ ہے کہ کسی غالی کے پاس بیٹھ کر اس کی بات سنے اور پھر تصدیق کر دے۔
میرے پدر بزرگوار نے اپنے والد ماجد کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے دو گروہوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے غالی اور قدریہ۔ (خصال

72

/

109

روایت سالم)۔

غالی:

وہ لوگ جو کسی بھی ہستی کو اس کی حد سے آگے بڑھا دیتے ہیں اور بندہ کے بارے میں خالق و رازق ہونے کا عقیدہ پیدا کر لیتے ہیں۔

قدریہ:

جو لوگ کہ خیر و شر سب کا ذمہ دار خدا کو قرار دیتے ہیں یا بقولے تقدیر الہی کے سرے سے منکر ہیں۔

تشبیہ:

جو لوگ خالق کو مخلوق کی شبیہ اور اس کے صفات کو مخلوقات کے صفات جیسا قرار دیتے ہیں انہیں مشبہ کہا جاتا ہے۔

تفویض:

کائنات کے تمام اختیارات کو بندہ کے حوالہ کر کے خدا کو معطل کر دینا۔

1250

،۔ امام (ع) صادق نے مفضل سے ابوالخطاب کے اصحاب اور دیگر غالیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا
!مفضل

خبردار

(ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا اور مصافحہ و تعلقات نہ رکھنا۔) رجال کشی (ر

2

ص

586

/

525

)-

1251

- امام صادق (ع)! خدا مغیرہ بن سعید پر لعنت کرے کہ وہ میرے والد پر بہتان باندھتا تھا، خدا نے اسے لوہے کا مزہ چھکا دیا، خدا ان تمام افراد پر لعنت کرے جو ہمارے بارے میں وہ کہیں جو ہم خود نہیں کہتے ہیں اور خدا ان افراد پر

لعنت کرے جو ہمیں اس اللہ کی بندگی سے الگ کر دیں جس نے ہماری تخلیق کی ہے اور جس کی بارگاہ میں ہم کو (واپس جانا ہے اور جس کے قبضہ قدرت میں ہماری پیشانیاں ہیں۔) (رجال کشی) ر

2

ص

590

/

542

روایت ابن مسکان۔

1252

- ہاشم

جعفری!

میں نے امام رضا (ع) سے غالیوں اور تفویض والوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ غالی کافر ہیں اور تفویض کرنے والے مشرک ہیں جو ان کے ساتھ بیٹھتا ہے یا کھاتا پیتا ہے یا تعلقات رکھتا ہے یا شادی بیاہ کا رشتہ کرتا ہے یا انہیں پناہ دیتا ہے یا ان کے پاس امانت رکھتا ہے یا ان کی بات کی تصدیق کرتا ہے یا ایک لفظ سے ان کی مدد کرتا ہے وہ ولایت خدا ولایت رسول اور ولایت اہلبیت (ع) سے خارج ہے۔ (عیون اخبار الرضا)

2

ص

203

/

4

)-

1253

- حسین بن خالد امام رضا (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص تشبیہ اور جبر کا عقیدہ رکھتا ہے وہ کافر و مشرک ہے اور ہم دنیا و آخرت میں اس سے بیزار ہیں ابن

خالد!

ہماری طرف سے تشبیہ اور جبر کے بارے میں غالیوں نے بہت سی روایتیں تیار کی ہیں اور ان کے ذریعہ عظمت پروردگار کو گھٹایا ہے لہذا جو ان سے محبت کرے وہ ہمارا دشمن ہے اور جو ان سے دشمنی رکھے وہی ہمارا دوست ہے، جو ان کا موالی ہے وہ ہمارا عدو ہے اور جو ان کا عدو ہے وہی ہمارا موالی ہے جس نے ان سے تعلق رکھا اس نے ہم سے قطع تعلق کیا اور جس نے ان سے قطع تعلق کیا اس نے ہم سے تعلق پیدا کیا۔

جس نے ان سے بدسلوکی کی اس نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا اور جس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اس نے ہمارے ساتھ برا سلوک کیا، جس نے ان کا احترام کیا اس نے ہماری توہین کی اور جس نے ان کی توہین کی اس نے ہمارا احترام کیا، جس نے انہیں قبول کر لیا اس نے ہمیں رد کر دیا اور جس نے انہیں رد کر دیا اس نے ہمیں قبول کر لیا، جس نے ان کے ساتھ احسان کیا اس نے ہمارے ساتھ برائی کی اور جس نے ان کے ساتھ برائی کی اس نے ہمارے ساتھ احسان کیا، جس نے ان کی تصدیق کی اس نے ہماری

تکذیب کی اور جس نے ان کی تکذیب کی اس نے ہماری تصدیق کی، جس نے انہیں عطا کیا اس نے ہمیں محروم کیا اور جس نے انہیں محروم کیا اس نے ہمیں عطا کیا۔

فرزند خالد

(جو ہمارا شیعہ ہوگا وہ ہرگز انہیں اپنا دوست اور مددگار نہ بنائے گا۔) (عیون اخبار الرضا) ع!

1

ص

143

/

45

التوحيد ص ،

364

الاحتجاج ،

2

ص

400

)-

فصل چہارم: ہلاکت غالی

1254

- امام علی (ع)

!)

ہم اہلبیت (ع) کے بارے میں دو گروہ ہلاک ہوں گے، حد سے زیادہ تعریف کرنے والا اور بیہودہ افترا پردازی کرنے والا۔)

السنتہ لابن ابی عاصم

475

/

1005

)-

1255

- امام علی (ع)! میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہوجائیں گے، افراط کرنے والا غالی اور دشمنی رکھنے والا کینہ

پرور، (فضائل الصحابہ ابن حنبل

2

ص

571

/

964

روایت ابن مریم ، نہج البلاغہ حکمت نمبر

117

خصائص الائمہ ص ،

124

شرح نہج البلاغہ معتزلی ،

20

ص

220

)-

1256

- امام علی (ع) عنقریب میرے بارے میں دو گروہ ہلاک ہو جائیں گے، افراط کرنے والا دوست جسے محبت غیر حق تک کھینچ لے جائے گی اور گھٹانے والا دشمن جسے بغض ناحق خیالات تک لے جائے گا، میرے بارے میں بہترین افراد اعتدال والے ہیں لہذا تم سب اسی راستہ کو اختیار کرو۔

(نہج)

البلاغہ خطبہ نمبر

127

) -

1257

- رسول

اکرم!

یا علی (ع)! تمہارے اندر ایک عیسیٰ (ع) بن مریم کی مشابہت بھی ہے کہ انہیں قوم نے دوست رکھا تو دوستی میں اس قدر افراط سے کام لیا کہ بالآخر ہلاک ہو گئے اور ایک قوم نے دشمنی میں اس قدر زیادتی کی کہ وہ بھی ہلاک ہو گئے، ایک قوم حد اعتدال میں رہی اور اس نے نجات حاصل کر لی، (امالی طوسی (ر) ص

345

روایت عبید اللہ بن علی، تفسیر فرات ص

404

کشف الغمہ

1

ص

321

)-

1258

- امام علی (ع)

)!

مجھ سے رسول اکرم نے فرمایا کہ تم میں ایک عیسیٰ (ع) کی مثال بھی پائی جاتی ہے کہ یہودیوں نے ان سے دشمنی کی تو ان کی ماں کے بارے میں بکواس شروع کردی اور نصاریٰ نے محبت کی تو انہیں وہاں پہنچا دیا جو ان کی جگہ نہیں تھی۔ دیکھو میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہوں گے، حد سے زیادہ محبت کرنے والا جو میری وہ تعریف کرے گاجو مجھ

میں نہیں ہے اور مجھ سے دشمنی کرنے والا جسے عداوت الزام تراشی پر آمادہ کردے گی۔ (مسند ابن حنبل

1

ص

336

/

1376

صواعق محرقہ ص،

123

مسند ابویعلیٰ،

1

ص

274

/

530

(تاریخ دمشق حالات امام علی (ع) ،

2

ص

237

/

742

(امالی طوسی (ر ،

256

/

462

(عیون اخبار الرضا (ع ،

2

ص

63

/

263

(مناقب ابن شہر آشوب ،

2

ص

560

-

فصل پنجم: غلو کی روایات سب جعلی ہیں

1259

- ابراہیم بن ابی

!محمود

میں نے امام رضا (ع) سے عرض کیا کہ فرزند رسول! ہمارے پاس امیر المومنین (ع) کے فضائل اور آپ کے فضائل میں بہت سے روایات ہیں جنہیں مخالفین نے بیان کیا ہے اور آپ حضرات نے انہیں بیان کیا ہے کیا ہم ان پر اعتماد کر لیں؟ فرمایا ابن ابی محمود، مجھے میرے پدر بزرگوار نے اپنے والد اور اپنے جد کے حوالہ سے بتایا ہے کہ رسول اکرم کا ارشاد ہے کہ جس نے کسی کی بات پر اعتماد کیا گویا اس کا بندہ ہو گیا، اب اگر متکلم اللہ کی طرف سے بول رہا ہے تو یہ اللہ کا بندہ ہوگا اور اگر ابلیس کی بات کہہ رہا ہے تو یہ ابلیس کا بندہ ہوگا۔

اس کے بعد فرمایا، ابن ابی محمود! ہمارے مخالفین نے ہمارے فضائل میں بہت روایات وضع کی ہیں اور انہیں تین قسموں پر تقسیم کیا ہے ایک حصہ غلو کا ہے، دوسرے میں ہمارے امر کی توہین ہے اور تیسرے میں ہمارے دشمنوں

کی برائیوں کی صراحت ہے۔

لوگ جب غلو کی روایات سنتے ہیں تو ہمارے شیعوں کو کافر قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہماری ربوبیت کے قائل ہیں اور جب تقصیر کی روایات سنتے ہیں تو ہمارے بارے میں یہی عقیدہ قائم کر لیتے ہیں اور جب ہمارے دشمنوں کی نام بنام برائی سنتے ہیں تو ہمیں نام بنام گالیاں دیتے ہیں جبکہ پروردگار نے خود فرمایا ہے کہ غیر خدا کی عبادت کرنے والوں کے معبودوں کو برا نہ کہو ورنہ وہ عداوت میں بلا کسی علم کے خدا کو بھی برا کہیں گے۔

ابن ابی محمود! جب لوگ داہنے بائیں جا رہے ہوں تو جو ہمارے راستہ پر رہے گا ہم اس کے ساتھ رہیں گے اور جو ہم سے الگ ہو جائیگا ہم اس سے الگ ہو جائیں گے، کم سے کم وہ بات جس سے انسان ایمان سے خارج ہو جاتا ہے یہ ہے کہ ذرہ کو گٹھلی کہہ دے اور اسی کو دین بنالے اور اس کے مخالف سے برات کا اعلان کر دے۔

ابن ابی محمود! جو کچھ میں نے کہا ہے اسے یاد رکھنا کہ اسی میں نے دنیا و آخرت کا سارا خیر جمع کر دیا ہے۔ (عیون اخبار الرضا ع)

1

ص

304

/

63

بشارة المصطفى ص ،

221

)-

اوّل : اہلبیت (ع) والوں کے صفات

دوم : بیگانوں کے اوصاف

سوم : اہلبیت(ع) والوں کی ایک جماعت

فصل اول: اہلبیت (ع) والوں کے صفات

جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا“ (سورہ ابراہیم آیت ”

36

)-

1260

- رسول اکرم - ہر متقی انسان میرے وابستگان میں شمار ہوتا ہے۔ (الفردوس

1

ص

418

/

1691

(روایت انس بن مالک

1261

-

انس!

رسول اکرم سے دریافت کیا گیا کہ آل محمد سے کون افراد مراد ہیں؟

فرمایا ہر متقی اور پرہیزگار۔

پروردگار نے فرمایا ہے کہ اس کے اولیاء صرف متقین ہیں۔ (المعجم الاوسط

3

ص

338

/

2332

)-

1262

- ابو عبیدہ امام باقر (ع) سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو ہم سے محبت کرے وہ ہم

(اہلبیت

(ع) سے ہے تو میں نے عرض کی میں آپ پر قربان میں بھی آپ سے ہوں؟

فرمایا بیشک کیا تم نے حضرت ابراہیم (ع) کا قول نہیں سنا ہے کہ جو میرا اتباع کرے وہ مجھ سے ہے۔ (تفسیر عیاشی

2

ص

231

/

32

)-

1263

- امام صادق (ع)! جو تم میں سے تقویٰ اختیار کرے اور نیک کردار ہو جائے وہ ہم اہلبیت سے ہے۔ راوی نے عرض کی

کہ آپ سے فرزند رسول؟

فرمایا بیشک ہم سے، کیا تم نے پروردگار کا ارشاد نہیں سنا ہے کہ ”جو ان سے محبت کرے گا وہ ان سے ہوگا“ (مائدہ

51

)-

اور حضرت ابراہیم (ع) نے کہا ہے کہ جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا، (دعائم الاسلام

1

ص

62

تفسیر عیاشی،

2

ص

231

/

33

روایت محمد الحلبي).

1264

- حسن بن موسیٰ الوشاء البغدادی، میں خراسان میں امام رضا (ع) کی مجلس میں حاضر تھا اور زید بن موسیٰ بھی موجود

تھے جو مجلس میں موجود ایک جماعت پر فخر کر رہے تھے کہ ہم ایسے ہیں اور ایسے ہیں اور حضرت دوسری قوم سے گفتگو کر رہے تھے، آپ نے زید کی بات سنی تو فوراً متوجہ ہو گئے۔

فرمایا - زید ! تمہیں کوفہ کے بقالوں کی تعریف نے مغرور بنادیا ہے، دیکھو حضرت فاطمہ (ع) نے اپنی عصمت کا تحفظ کیا تو خدا نے ان کی ذریت پرچہنم کو حرام کر دیا لیکن یہ شرف صرف حسن (ع) و حسین (ع) اور بطن فاطمہ (ع) سے پیدا ہونے والوں کے لئے ہے۔

ورنہ اگر موسیٰ بن جعفر (ع) خدا کی اطاعت میں دن میں روزہ رکھیں رات میں نمازیں پڑھیں اور تم اس کی معصیت کرو اور اس کے بعد دونوں روز قیامت حاضر ہوں اور تم ان سے زیادہ نگاہ پروردگار میں عزیز ہو جاؤ، یہ ناممکن ہے، کیا تمہیں نہیں معلوم کہ امام زین العابدین (ع) فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے نیک کردار کے لئے دہرا اجر ہے اور بدکردار کے لئے دہرا عذاب ہے۔

حسن و شاء کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت نے میری طرف رخ کر کے فرمایا۔

حسن ! تم اس آیت کو کس طرح پڑھتے ہو؟

پروردگار نے کہا کہ اے نوح (ع) یہ تمہارے اہل سے نہیں ہے، یہ عمل غیر صالح ہے۔ (ہو دمبر)

46

)-

تو میں نے عرض کی کہ بعض لوگ پڑھتے ہیں ”عمل غیر صالح“ اور بعض لوگ پڑھتے ہیں ”عمل غیر صالح“ اور اس طرح فرزند نوح ماننے انکار کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ پرگز نہیں -

وہ نوح (ع) کا بیٹا تھا لیکن جب خدا کی معصیت کی تو خدا نے فرزندى سے خارج کر دیا۔

یہی حال ہمارے چاہنے والوں کا ہے کہ جو خدا کی اطاعت نہ کرے گا وہ ہم سے نہ ہوگا اور تم اگر ہماری اطاعت کرو گے تو ہم اہلبیت (ع) میں شمار ہو جاؤ گے۔ (معانی الاخبار)

106

/

1

(عیون اخبار الرضا (ع) ،

2

ص

232

/

1

)-

فصل دوم: اہلبیت (ع) سے بیگانہ افراد کے صفات

1265

- رسول

!اکرم

جو شخص ہنسی خوشی ذلت کا اقرار کر لے وہ ہم اہلبیت (ع) سے نہیں ہے۔ (تحف العقول ص

58

)-

1266

- رسول

!اکرم

جو ہمارے بزرگ کا احترام نہ کرے اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے فضل کی معرفت نہ رکھتا ہو وہ ہم اہلبیت (ع) سے نہیں ہے (جامع الاحادیث قمی ص

112

روایت طلحہ بن زید ، الجعفریات ص

183

امالی مفید ،

18

/

6

روایت ابوالقاسم محمد بن علی ابن الحنفیہ ، کافی

2

ص

165

/

2

روایت احمد بن محمد)۔

1267

- رسول

!اکرم

جو بزرگ کا احترام نہ کرے اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (مسند ابن حنبل

1

ص

554

/

2329

روایت ابن عباس)۔

1268

- رسول

!اکرم

ایہا الناس - ہم اہلبیت (ع) وہ ہیں جنہیں پروردگار نے ان امور سے محفوظ رکھا ہے کہ ہم نہ فتنہ کرتے ہیں اور نہ فتنہ میں مبتلا ہوتے ہیں ، نہ جھوٹ بولتے ہیں، نہ کہانت کرتے ہیں، نہ جادو کرتے ہیں نہ خیانت کرتے ہیں نہ بدعت کرتے ہیں نہ شک و ریب میں مبتلا ہوتے ہیں، نہ حق سے روکتے ہیں نہ نفاق کرتے ہیں لہذا اگر کسی میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں تو اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور خدا بھی اس سے بیزار ہے اور ہم بھی بیزار ہیں اور جس سے خدا بیزار ہو جائے اسے جہنم میں داخل کردے گا جو بدترین منزل ہے۔ (تفسیر فرات کوفی

307

/

412

روایت عبداللہ بن عباس۔)

1269

- رسول

!اکرم

(جس کی اذیت سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ رہے وہ ہم سے نہیں ہے۔) عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

24

/

2

روایت ابراہیم بن ابی محمود عن الرضا (ع) ، عوالی اللثالی

1

ص

259

/

33

)-

1270

- رسول

!اکرم

جو ہم کو دھوکہ دے وہ ہم سے نہیں ہے۔) مسند ابن حنبل

5

ص

544

16489

روایت ابی بردہ بن ینار۔ سنن ابن ماجہ

2

ص

49

/

2224

مستدرک حاکم ،

11

ص

2153

کافی ،

5

ص

160

/

1

تہذیب

7

ص

12

/

48

((روایت ہشام بن سالم عن الصادق (ع

1271

- رسول

اکرم!

جو کسی مسلمان کو دھوکہ دے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (الفقیہ

3

ص

273

/

3986

عیون اخبار الرضا ،

2

ص

29

/

26

مسند زید ص ،

489

فقہ الرضا (ع) ص ،

369

)-

1272

- رسول

اکرم!

جو امانت میں خیانت کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (کافی

5

ص

133

/

روایت سکونی عن الصادق (ع)۔

1273

- امام صادق (ع)! یاد رکھو کہ جو ہمسایہ کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (کافی

2

ص

668

/

11

روایت ابی الربیع الشامی)۔،

1274

- امام صادق (ع)! جو نماز شب نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (المقنع ص

131

المقنعہ ص

119

روضۃ الواعظین ص ،

321

)-

1275

- امام صادق (ع)! اگر شہر میں ایک لاکھ آدمی ہیں اور کوئی ایک بھی اس سے زیادہ متقی ہے تو وہ ہم سے نہیں ہے۔ (کافی

کافی

2

ص

78

/

10

روایت علی بن ابی زید)۔

1276

- امام صادق (ع)

)!

وہ ہم سے نہیں ہے جو دنیا کو آخرت کے لئے چھوڑ دے یا آخرت کو دنیا کے لئے چھوڑ دے۔ (الفقیہ

3

ص

156

/

3568

فقہ الرضا (ع) ص ،

337

)-

1277

- امام صادق (ع)

);

جو زبان سے ہمارے موافق ہو اور اعمال و آثار میں ہمارے خلاف ہو وہ ہم سے نہیں ہے۔ (مشکوۃ الانوار ص

70

مستطرفات السرائر ،

147

/

21

روایت محمد بن عمر بن حنظلہ)۔

1278

- ابوالربیع

!شامی

میں امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا تو گھر اصحاب سے چھلک رہا تھا جہاں شام ، خراسان اور دیگر علاقوں کے افراد موجود تھے کہ مجھے بیٹھنے کی جگہ بھی نہیں ملی، ایک مرتبہ حضرت ٹیک لگا کر بیٹھے اور فرمایا کہ اے شیعہ آل محمد ! یاد رکھو کہ وہ ہم سے نہیں ہے جو غصہ میں نفس پر قابو نہ پاسکے اور ساتھی کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرے، حسن اخلاق اور حسن رفاقت اور حسن مزاج کا مظاہرہ نہ کرے۔

اے شیعہ آل محمد ! جہاں تک ممکن ہو خدا سے ڈرو، اس کے بعد ہر قوت و طاقت اللہ ہی کے سپارے ہے۔ (کافی

2

ص

637

/

2

، الفقیہ

2

ص

274

/

2423

، المحاسن ،

2

ص

102

/

270

تحف العقول ص ،

380

مستطرفات السرائر ،

61

/

33

)-

1279

- امام صادق (ع)! پروردگار عالم نے تم پر ہماری محبت اور موالات واجب قرار دی ہے اور ہماری اطاعت کو فرض قرار دیا ہے لہذا جو ہم سے ہے اسے ہماری اقتدا کرنی چاہیئے اور ہماری شان ورع و تقویٰ، سعی عمل، ہر شخص کی امانت کی واپسی، صلہ رحم، مہمان نوازی، درگزر ہے اور جو ہماری اقتدا نہ کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (اختصاص ص 241

)-

1280

- امام کاظم (ع)! وہ ہم سے نہیں ہے جو روزانہ اپنے نفس کا حساب نہ کرے کہ اگر عمل اچھا کیا ہے تو خدا سے اضافہ کی دعا کرے اور اگر برا کیا ہے تو استغفار اور توبہ کرے۔ (کافی

2

ص

453

/

2

روایت ابراہیم بن عمریانی، تحف العقول ص ،

396

اختصاص ص ،

26

،

243

مشکوٰۃ الانوار ،

70

/

247

الزید للحسین بن سعید ص ،

76

/

203

-

1281

- امام رضا (ع

)!:

جو ہم سے قطع تعلق رکھے یا تعلقات رکھنے والے سے قطع تعلق کر لے یا ہماری مذمت کرنے والے کی تعریف کرے یا مخالف کا احترام کرے وہ ہم سے نہیں ہے اور ہم بھی اس سے نہیں ہیں۔ (صفات الشیعہ

85

/

- الہروی! میں نے امام رضا (ع) سے عرض کی کہ فرزند رسول! ذرا جنت و جہنم کے بارے میں فرمائیے کہ کیا ان کی تخلیق ہوچکی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ بیشک! رسول اکرم شب معراج جنت میں جاچکے ہیں اور جہنم کو دیکھ چکے ہیں۔

میں نے عرض کی کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ دونوں علم خدا میں ہیں لیکن ان کی تخلیق نہیں ہوئی ہے ، فرمایا یہ لوگ ہم سے نہیں ہیں اور نہ ہم ان سے ہیں جس نے جنت و جہنم کی خلقت کا انکار کیا اس نے رسول اکرم کو جھٹلایا اور ہماری تکذیب کی اور اس کا ہماری ولایت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کا ٹھکانا ہمیشہ کے لئے جہنم ہے جس کے بارے میں پروردگار نے فرمایا ہے کہ ”یہ وہ جہنم ہے جس کو مجرمین جھٹلا رہے تھے اب اس کے اور کھولتے پانی کے درمیان چکر لگا رہے ہیں۔ (رحمان

فصل سوم: جن افراد کو اہلبیت (ع) میں شامل کیا گیا ہے

- ابوذر1

- ابو عبیدہ 2

ابو عبیدہ کی زوجہ ان کے انتقال کے بعد امام صادق (ع) کی خدمت میں آئی اور کہا کہ میں اس لئے رو رہی ہوں کہ انہوں نے غربت میں انتقال کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ غریب نہیں تھے، وہ ہم اہلبیت (ع) میں سے ہیں۔ (مستطرفات السرائر

- راسب بلیخ 3

جب حضرت علی (ع) بلیخ نامی جگہ پر فرات کے کنارہ اترے تو ایک راسب صومعہ سے نکل آیا اور اس نے کہا کہ ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو آباء و اجداد سے وراثت میں ملی ہے اور اسے اصحاب عیسیٰ بن مریم نے لکھا ہے، میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں، فرمایا وہ کہاں ہے لاؤ، اس نے کہا اس کا مفہوم یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - اس خدا کا فیصلہ ہے جو اس نے کتاب میں لکھ دیا ہے کہ وہ مکہ والوں میں ایک رسول بھیجنے والا ہے جو انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے گا، اللہ کا راستہ دکھائے گا اور نہ بد اخلاق ہوگا اور نہ تند مزاج اور نہ بازاروں میں چکر لگانے والا ہوگا، وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہ دے گا بلکہ عفو و درگزر سے کام لے گا، اس کی امت میں وہ حمد کرنے والے ہوں گے جو ہر بلندی پر شکر پروردگار کریں گے اور ہر صعود و نزول پر حمد خدا کریں گے، ان کی زبانیں تہلیل و تکبیر کے لئے ہموار ہوں گی۔

خدا اسے تمام دشمنوں کے مقابلہ میں امداد دے گا اور جب اس کا انتقال ہوگا تو امت میں اختلاف پیدا ہوگا، اس کے بعد پھر اجتماع ہوگا اور ایک مدت تک باقی رہے گا، اس کے بعد ایک شخص کنارہٴ فرات سے گزرے گا جو نیکیوں کا حکم دینے والا اور برائیوں سے روکنے والا ہوگا، حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور اس میں کسی طرح کی کوتاہی نہ کرے گا ، دنیا اس کی نظر میں تیز و تند ہواؤں میں راکھ سے زیادہ بے قیمت ہوگی اور موت اس کے لئے پیاس میں پانی پینے سے بھی زیادہ آسان ہوگی، اندر خوف خدا رکھتا ہوگا اور باہر پروردگار کا مخلص بندہ ہوگا خدا کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہ ہوگا۔

اس شہر کے لوگوں میں سے جو اس نبی کے دور تک باقی رہے گا اور اس پر ایمان لے آئے اس کے لئے جنت اور رضائے خدا ہوگی اور جو اس بندہ نیک کو پالے اس کا فرض ہے کہ اس کی امداد کرے کہ اس کے ساتھ قتل شہادت ہے اور اب میں آپ کے ساتھ رہوں گا اور ہرگز جدا نہ ہوں گا یہاں تک کہ آپ کے ہر غم میں شرکت کرلوں۔ یہ سن کر حضرت علی (ع) رو دیے اور فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے نظر انداز نہیں کیا ہے اور تمام نیک بندوں کی کتابوں میں میرا ذکر کیا ہے۔

راہب یہ سن کر بے حد متاثر ہوا اور مستقل امیر المومنین (ع) کے ساتھ رہنے لگا یہاں تک کہ صفین میں شہید ہو گیا تو جب لوگوں نے مقتولین کو دفن کرنا شروع کیا تو آپ نے فرمایا کہ راہب کو تلاش کرو۔ اور جب مل گیا تو آپ نے نماز جنازہ ادا کر کے دفن کر دیا اور فرمایا کہ یہ ہم اہلبیت (ع) سے ہے اور اس کے بعد بار بار اس کے لئے استغفار فرمایا۔ (مناقب خوارزمی ص

242

وقعة صفین ص ،

147

)-

4

(- سعد الخیر ر)

1286

-

!ابوحمرہ

سعد بن عبدالملک جو عبدالعزیز بن مروان کی اولاد میں تھے اور امام باقر (ع) ! انہیں سعد الخیر کے نام سے یاد کرتے تھے، ایک دن امام باقر (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عورتوں کی طرح گریہ کرنا شروع کر دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ سعد ! اس رونے کا سبب کیا ہے؟

عرض کی - کس طرح نہ روؤں جبکہ میرا شمار قرآن مجید میں شجرہٴ ملعونہ میں کیا گیا ہے۔

فرمایا کہ تم اس میں سے نہیں ہو، تم اموی ہو لیکن ہم اہلبیت (ع) میں ہو۔

کیا تم نے قرآن مجید میں جناب ابراہیم (ع) کا یہ قول نہیں سنا ہے۔

جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا“ (اختصاص ص

85

)-

(- سلمان ر) 5

1287

-رسول اکرم نے حضرت علی (ع) سے فرمایا کہ سلمان (ر) ہم اہلبیت (ع) سے ہیں اور مخلص ہیں لہذا انہیں اپنے لئے اختیار کرلو

(مسند -

ابو یعلیٰ

6

ص

177

/

6739

روایت سعد الاسکاف عن الباقر (ع) ، الفردوس

2

ص

337

/

3532

) -

1288

- ابن شہر

!آشوب

لوگ خندق کھود رہے تھے اور گنگنا رہے تھے، صرف سلمان (ر) اپنی دھن میں لگے ہوئے تھے اور زبان سے معذور تھے

کہ رسول اکرم نے دعا فرمائی -

خدایا سلمان (ر) کی زبان کی گروہ کھول دے چاہے دو شعر ہی کیوں نہ ہوں چنانچہ سلمان (ر) نے یہ اشعار شروع

کردیے -

میرے پاس زبان عربی نہیں ہے کہ میں شعر کہوں، میں تو پروردگار جو پسندیدہ اور تمام فخر کا حامل ہے -

اپنے دشمن کے مقابلہ میں اور نبی طاہر کے دشمن کے مقابلہ میں، وہ پیغمبر جو پسندیدہ اور تمام فخر کا حامل ہے -

تا کہ جنت میں قصر حاصل کرسکوں اور ان حوروں کے ساتھ رہوں جو چاند کی طرح روشن چہرہ ہوں -

مسلمانوں میں یہ سن کر شور مچ گیا اور سب نے سلمان کو اپنے قبیلہ میں شامل کرنا چاہا تو رسول اکرم نے فرمایا کہ

سلمان (ر) ہم اہلبیت (ع) سے ہیں - (مناقب

1

ص

85

-)

1289

- رسول اکرم - سلمان (ر)

!

تم ہم اہلبیت (ع) سے ہو اور اللہ نے تمہیں اول و آخر کا علم عنایت فرمایا ہے اور کتاب اول و آخر کو بھی عطا فرمایا

ہے - (تہذیب تاریخ دمشق

6

ص

203

روایت زید بن ابی اوفی -

1290

- امام علی (ع)! سلمان (ر) نے اوّل و آخر کا سارا علم حاصل کر لیا ہے اور وہ سمندر ہے جس کی گہرائی کا اندازہ نہیں ہوسکتا ہے اور وہ ہم اہلبیت (ع) سے ہیں - (تہذیب تاریخ دمشق

6

ص

201

روایت ابوالبختری ، امالی صدوق (ر) ص

209

/

8

روایت مسیب بن نجیہ، اختصاص ص

11

(رجال کشی (ر) ،

1

ص

52

/

25

روایت زرار، الطرائف

119

/

183

روایت ربیعہ السعدی، الدرجات الرفیعہ ص

209

روایت ابوالبختری)-

1291

- ابن

!!الکواء

یا امیر المومنین (ع) ! ذرا سلمان (ر) فارسی کے بارے میں فرمائیے؟ فرمایا کیا کہنا، مبارک ہو، سلمان (ر) ہم اہلبیت (ع) سے ہیں، اور تم میں لقمان حکیم جیسا اور کون ہے، سلمان (ر) کو اول و آخر سب کا علم ہے۔ (احتجاج

1

ص

616

/

139

روایت اصبع بن نباتہ، الغارات

1

ص

177

روایت ابو عمرو الکندی، تہذیب تاریخ دمشق

ابوذر سلمان (ر) کے پاس آئے اور وہ پتیلی میں کچھ پکارہے تھے، دونوں محو گفتگو تھے کہ اچانک پتیلی الٹ گئی اور ایک قطرہ سالن نہیں گرا، سلمان (ر) نے اسے سیدھا کر دیا، ابوذر (ر) کو بے حد تعجب ہوا، دوبارہ پھر ایسا ہی ہوا تو ابوذر دہشت زدہ ہو کر سلمان (ر) کے پاس سے نکلے اور اسی سوچ میں تھے کہ اچانک امیر المومنین (ع) سے ملاقات ہوگئی -

!فرمایا ابوذر (ر) ! سلمان (ر) کے پاس سے کیوں چلے آئے اور یہ چہرہ پر دہشت کیسی ہے

ابوذر (ر) نے سارا واقعہ بیان کیا -

فرمایا ابوذر ! اگر سلمان (ر) اپنے تمام معلم کا اظہار کردیں تو تم ان کے قاتل کے لئے دعائے رحمت کرو گے اور ان کی کرامت کو برداشت نہ کرسکو گے -

دیکھو! سلمان (ر) اس زمین پر خدا کا دروازہ ہیں، جو انہیں پہچان لے وہ مومن ہے اور جو انکار کردے وہ کافر ہے -

سلمان (ر) ہم اہلبیت (ع) میں سے ہیں (رجال کشی

- حسن بن صہیب امام باقر (ع) کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت کے سامنے سلمان (ر) فارسی کا ذکر آیا تو

فرمایا خبردار انہیں سلمان (ر) فارسی مت کہو، سلمان (ر) محمد ی کہو کہ وہ ہم

(اہلبیت

(ع) میں سے ہیں

- (رجال

کشی

روایت محمد بن حکیم، روضة الواعظین ص

310

) -

- عمر بن یزید 6

1294

- عمر بن

یزید!

امام صادق (ع) نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابن یزید! خدا کی قسم تم ہم اہلبیت (ع) سے ہو، میں نے عرض کیا، میں آپ پر قربان، آل محمد سے؟ فرمایا بیشک انہیں کے نفس سے؟ عرض کیا کہ انہیں کے نفس سے؟ فرمایا بیشک انہیں کے نفس سے! کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی ہے ”یقیناً ابراہیم سے قریب تر ان کے پیرو تھے اور پھر یہ پیغمبر اور صاحبان ایمان ہیں اور اللہ صاحبان ایمان کا سرپرست ہے“ آل عمران نمبر

68

-

اور پھر یہ ارشاد الہی ”جس نے میرا اتباع کیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے نافرمانی کی تو بیشک خدا غفور رحیم ہے۔ ابراہیم آیت

36

(امالی طوسی ر)

45

/

53

بشارة المصطفیٰ ص،

68

)-

- عیسیٰ بن عبداللہ قمی 7

1295

-

یونس!

میں مدینہ میں تھا تو ایک کوچہ میں امام صادق (ع) کا سامنا ہو گیا، فرمایا یونس! جاؤ دیکھو دروازہ پر ہم اہلبیت (ع) میں سے ایک شخص کھڑا ہے میں دروازہ پر آیا تو دیکھا کہ عیسیٰ بن عبداللہ بیٹھے ہیں، میں نے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں۔ فرمایا میں قم کا ایک مسافر ہوں

ابھی چند لمحہ گزرے تھے کہ حضرت تشریف لے آئے اور گھر میں مع سواری کے داخل ہو گئے۔

پھر مجھے دیکھ کر فرمایا کہ دونوں آدمی اندر آو اور پھر فرمایا یونس! شائد تمہیں میری بات عجیب دکھائی دی ہے۔

دیکھو عیسیٰ بن عبداللہ ہم اہلبیت (ع) سے ہیں۔

میں نے عرض کی میری جان قربان یقیناً مجھے تعجب ہوا ہے کہ عیسیٰ بن عبداللہ تو قم کے رہنے والے ہیں۔ یہ آپ کے اہلبیت (ع) میں کس طرح ہو گئے۔

فرمایا یونس ! عیسیٰ بن عبداللہ ہم میں سے ہیں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی ۔ (امالی مفید

140

/

6

اختصاص ص ،

68

رجا ل کشی ،

2

ص

624

/

607

)-

1296

- یونس بن

!یعقوب

عیسیٰ بن عبداللہ امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر جب چلے گئے تو آپ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ انہیں دوبارہ بلاؤ۔

اس نے بلایا اور جب آگئے تو آپ نے انہیں کچھ وصیتیں فرمائیں اور پھر فرمایا، عیسیٰ بن عبداللہ ! میں نے اس

لئے نصیحت کی ہے کہ قرآن مجید نے اہل کو نماز کا حکم دینے کا حکم دیا ہے اور تم ہمارے اہلبیت (ع) میں ہو۔

دیکھو جب آفتاب یہاں سے یہاں تک عصر کے ہنگام پہنچ جائے، تو چھ رکعت نماز ادا کرنا اور یہ کہہ کر رخصت کر دیا

اور پیشانی کا بوسہ بھی دیا ، (اختصاص ص

195

رجال کشی ،

2

ص

625

/

610

)-

- فضیل بن یسار 8

1297

- امام صادق (ع)

!)

خدا فضیل بن یسار پر رحمت نازل کرے کہ وہ اہلبیت (ع) سے تھے ۔ (الفقہ

4

ص

441

رجال کشی ،

2

ص

473

/

381

روایت ربعی بن عبداللہ فضیل بن یسار کے غسل دینے والے کے حوالہ سے!۔

- یونس بن یعقوب 9

1298

- یونس بن یعقوب! مجھ سے امام صادق (ع) یا امام رضا (ع) نے کوئی مخفی بات بیان کی اور پھر فرمایا کہ تم ہمارے نزدیک متہم نہیں ہو، تم ایک شخص ہو جو ہم اہلبیت (ع) سے ہو، خدا تمہیں رسول اکرم اور اہلبیت (ع) کے ساتھ محشور کرے اور خدا انش ایسا کرنے والا ہے۔ (رجال کشی

2

ص

685

/

724

)-

والحمدلہ ربہ العالمین

28

- ربیع الاول

1418

ء ہ

صبح

5

بجے گلف ایر واپسی از لندن

1

-

اتحاف السادة المتقين بشرح احياء علوم الدين

ابوالفیض محمد بن محمد الحسینی الزبیدی (متوفی

1205

ء ہ

)-

2

-

(اثبات الوصیۃ للامام علی بن ابی طالب (ع

ابوالحسن علی بن الحسین المسعودی

متوفى)

346

ء هـ

) -

3

-

اثبات الهداة

الشيخ محمد بن الحسن الحر العاملي (متوفى)

1104

ء هـ

) -

4

-

الاحتجاج على اهل اللجاج

ابو منصور احمد بن علي بن ابي طالب الطبرسي

متوفى)

620

ء هـ

) -

5

-

احقاق الحق وازباق الباطل

قاضى نور الله بن السيد الشريف الله (متوفى)

1019

ء هـ

) -

6

-

احياء علوم الدين

ابوحامد محمد بن الغزالي (متوفى)

505

ء هـ

) -

7

-

الاخبار الطوال

ابوحنيفه احمد بن داود الديوري (متوفى)

282

ء هـ

) -

8

-

الاختصاص

أبو عبدالله محمد بن النعمان العكبري

(المفيد

متوفى

3

1

4

ء هـ

) -

9

-

اختيار معرفة

(الرجال

(رجال ل كشي

أبو جعفر محمد بن الحسن (شيخ طوسي (ر)) (متوفى

460

ء هـ

) -

10

-

الادب المفرد

أبو عبدالله محمد بن اسماعيل البخاري

(متوفى)

ا

256

ء هـ

) -

11

-

ارشاد القلوب

أبو محمد الحسن بن أبي الحسن الديلمي (متوفى

711

ء هـ

) -

12

-

الارشاد فى معرفة حجج الله على العباد

ابوعبدالله محمد بن محمد بن النعمان الشيخ المفيد (متوفى

413

ء هـ

) -

13

-

اسباب نزول القرآن

ابوالحسن على بن احمد الواحدى النيشاپورى (متوفى

468

ء هـ

) -

14

-

الاستبصار فيما اختلف من الاخبار

ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسى (متوفى

460

ء هـ

) -

15

-

الاستيعاب فى معرفة الاصحاب

ابوعمر يوسف بن عبدالله بن محمد بن عبدالبر القرطبى (متوفى

363

ء هـ

) -

16

-

اسدالغايه فى معرفة الصحابه

نحر الدين على بن ابي الكرم محمد بن محمد بن عبدالكريم الشيبانى (متوفى

630

ئ هـ

) -

17

-

الاصابته فى تمييز الصحابه

ابوالفضل احمد بن على بن الحجر العسقلانى (متوفى

852

ء هـ

) -

18

-

الاصول الستة عشر

دارالشبستري

19

-

الاعتقادات و تصحيح الاعتقادات

(محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي الصدوق ر)

(متوفى)

381

ء هـ

) -

20

-

اعلام الدين في صفات المؤمنين

الحسن بن ابي الحسن الديلمي (متوفى

711

ء هـ

) -

21

-

اعلام الوري باعلام الهدى

ابوعلي الفضل بن الحسن الطبرسي (متوفى

845

ء هـ

) -

22

-

ايعان الشيعة

السيد محسن بن عبدالكريم الامين الحسيني العالمي (متوفى

1371

ء هـ

) -

23

-

اقبال الاعمال الحسنه فيما يعمل مرة في السنة

على بن موسى الحلبي (ابن طاووس) (متوفى)

664

ء هـ

) -

24

-

امالي الشجرى

يحيى بن الحسين

(الشجرى

متوفى

499

ء هـ

) -

25

-

امالى صدوق

محمد بن على بن الحسين بن بابويه القمي (متوفى)

381

ء هـ

) -

26

-

امالى الطوسى

محمد بن الحسن الشيخ الطوسى (متوفى)

460

ء هـ

) -

27

-

امالى المفيد

محمد بن النعمان العكبرى شيخ مفيد (متوفى)

314

ء هـ

) -

28

-

الامامة والتبصره من الحيرة

على بن الحسين بن بابويه القمي (متوفى)

329

هـ

) -

29

-

الامامة واهل البيت

محمد بتيوى دهران

30

-

انساب الاشراف

احمد بن يحيى بن جابر البلاذرى (متوفى

279

ء هـ

) -

31

-

بحار الانورا الجامعة الدرر اخبار الائمة الاطهار

محمد باقر بن محمد تقى المجلسى (متوفى

1110

ء هـ

) -

32

-

البداية والنهاية

ابوالفداء اسماعيل بن كثير الدمشقى (متوفى

774

ء هـ

) -

33

-

بشارة المصطفى لشيعه المرتضى

ابوجعفر محمد بن محمد بن على الطبرى (متوفى

525

ء هـ

) -

34

-

بصائر الدرجات

ابوجعفر محمد بن الحسن الصفار القمى (متوفى

290

ء هـ

) -

35

-

بلاغات النساء

ابوالفضل احمد بن ابي

”طاير

ابن طينور

متوفى“

280

ء هـ

) -

36

-

البلد الامين

تقى الدين ابراهيم بن زين الدين الحارثي الكفعمي (متوفى

905

ء هـ

) -

37

-

التاج الجامع الاصول في احاديث الرسول

منصور بن علي تاصيف معاصر

38

-

تاج العروس من جواهر القاموس

السيد محمد بن محمد مرتضى الحسيني الزبيدي (متوفى

1205

ء هـ

) -

39

-

تاريخ اصفهان

ابونعيم احمد بن عبدالله الاصفهاني

(متوفى

١

430

ء هـ

) -

-

تاريخ الاسلام وفيات المشاهير والاعلام

محمد بن احمد الذهبي (متوفى)

748

ء هـ

) -

41

-

تاريخ الخلفاء

جلال الدين عبدالرحمان بن ابي بكر السيوطي

(متوفى)

911

ء هـ

) -

42

-

تاريخ الطبري العلم والملوك

ابوجعفر محمد بن جرير الطبري (متوفى)

310

ء هـ

) -

43

-

التاريخ الكبير

ابوعبدالله محمد بن اسماعيل البخاري

(متوفى)

256

ء هـ

) -

44

-

تاريخ اليعقوبي

احمد بن ابي يعقوب بن جعفر بن وهب بن واضح (متوفى)

284

هـ

) -

45

-

تاريخ بغداد او مدينة السلام

ابوبكر احمد بن علي الخطيب البغدادي (متوفى

463

ء هـ

) -

46

-

تاريخ جرجان

ابوالقاسم حمزه بن يوسف السهمي (متوفى

428

ء هـ

) -

47

-

(تاريخ دمشق ترجمة الامام الحسين (ع

ابوالقاسم علي بن الحسين بن هبة

”الله

ابن عساكر

“(

متوفى

571

ء هـ

) -

48

-

(تاريخ دمشق ترجمة الامام علي (ع

ابوالقاسم علي بن الحسين بن هبة الله

(متوفى

١

571

ء هـ

) -

49

-

تاريخ دمشق

ابوالقاسم علي بن الحسين بن هبة الله (متوفى

571

ء هـ

) -

-

(تاريخ دمشق ترجمة الامام الحسن (ع

ابوالقاسم على بن الحسين بن هبة الله (متوفى

571

هـ

-)

51

-

تاريخ واسط

52

-

تاويل الآيات الظاهرة فى فضائل العترة الطاهرة

على الغروى الاستر آبادى معاصر

53

-

“ تفسير ”

ابوجعفر محمد بن الحسن

(الطوسى

متوفى

460

هـ

-)

54

-

التحصين فى صفات العارفين من العزلة والخمول

ابوالعباس احمد بن محمد بن فهد الحلى الاسدى (متوفى

841

هـ

-)

55

-

تحف العقول عن آل الرسول

ابومحمد الحسن بن على

”الحرانى

ابن شعبه

“(

متوفى

381

٥٦

) -

56

-

تدوين السننه الشريفه

محمد رضا الحسينى الجاللى (متوفى

1325

ء هـ

) -

57

-

تذكرة الخواص

يوسف بن قرغلى بن عبدالله "سبط ابن الجوزى" (متوفى

654

٥٨

) -

58

-

الترغيب و الترهيب من الحديث الشريف

عبدالعظيم بن عبدالقوى المنذرى الشامى (متوفى

656

ء هـ

) -

59

-

تفسير ابن كثير

ابوالفدا اسماعيل بن كثير البصروى الدمشقى (متوفى

774

ء هـ

) -

60

-

تفسير البرهان

هاشم بن سليمان البحرانى (متوفى

1107

ء هـ

) -

61

-

تفسير طبرى

جامع

البيان فى تفسير

(القرآن

محمد بن جرير

(الطبرى

متوفى

310

٢هـ

-)

62

-

تفسير العياشى

ابوالنضر محمد بن مسعود السلمى السمرقندى

(متوفى

320

٤هـ

-)

63

-

تفسير القمى

ابوالحسن على بن ابراهيم بن هاشم (متوفى

307

٢هـ

-)

64

-

تفسير الكشاف

ابوالقاسم جار الله محمود بن عمر الزمخشري (متوفى

538

٢هـ

-)

65

-

(تفسير امام عسكرى ع

66

-

تفسير الفخر الرازى مفاتيح الغيب

ابوعبدالله محمد بن عمر (متوفى

604

ء هـ

) -

67

-

تفسير فرات الكوفي

ابوالقاسم فرات بن ابراهيم بن فرات (متوفى قرن چهارم

) -

68

-

تفسير مجمع البيان

ابوعلی الفضل بن الحسن الطبرسی

(متوفى)

548

هـ

) -

69

-

تفسير الميزان

علامه محمد حسين طباطبائي (متوفى

1402

هـ

) -

70

-

تفسير نور الثقلين

شيخ عبد علی بن جمعه الحویزی (متوفى

1112

ء هـ

) -

71

-

تلخيص الجيرفي تخريج احاديث الراعي الكبير

ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (متوفى

777

هـ

) -

72

-

التمحيص

ابوعلی محمد بن ہمام

(اسكافی

متوفی

336

ء هـ

) -

73

-

تنبيه الخواطر و نزہة النواظر

ابوالحسين ورام بن ابی فراس (متوفی

605

ء هـ

) -

74

-

تنقيح المقال فی علم الرجال

شيخ عبدالله بن محمد بن حسن الماهقانی (متوفی

1351

ء هـ

) -

75

-

التوحيد

ابوجعفر محمد بن علی بن الحسين بن بابويه قمی (متوفی

381

ئ هـ

) -

76

-

تهذيب الاحكام فی شرح المقنعه

ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی (متوفی

460

ئ هـ

) -

77

-

تهذيب التهذيب

ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (متوفی

852

هـ

) -

78

-

تهذيب الكمال في أسماء الرجال

يونس بن عبد الرحمن المزي (متوفى

742

ثـ

) -

79

-

تهذيب تاريخ دمشق الكبير

أبو القاسم علي بن الحسين بن هبة

”الله

ابن عساكر

“(

متوفى

571

ء هـ

) -

80

-

الثاقب في المناقب

أبو جعفر محمد بن علي بن حمزة الطوسي (متوفى

560

ء هـ

) -

81

-

الثقات

أبو حاتم محمد بن حبان البستي التميمي (متوفى

354

ء هـ

) -

82

-

ثواب الاعمال و عقاب الاعمال

أبو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه

متوفى)

381

ء هـ

) -

83

-

جامع الاحاديث

ابومحمدجعفر بن احمد بن علي القمي "ابن الرازي" (متوفى قرن چهارم

) -

84

-

(جامع الاخبار (معارج اليقين في اصول الدين

محمد بن محمد الشعيري السبزواري (متوفى قرن هفتم

) -

85

-

جامع الاصول في احاديث الرسول

ابو السعادات مجد الدين المبارك بن محمد بن محمد

(الجزري

متوفى

606

ء هـ

) -

86

-

الجامع الصغير في احاديث البشير النذير

جلال الدين عبدالرحمان بن ابي بكر

(السيوطي

متوفى

911

ء هـ

) -

87

-

الجرح والتعديل

محمد بن ادريس بن منتذر الرازي (متوفى

327

ء هـ

-)

88

-

(الجغريات (الاشعئيات

ابوالحسن محمد بن محمد بن الاشعث الكوفي (متوفى قرن چهارم

-)

89

-

جمال الاسبوع بكمال العمل المشروع

ابوالقاسم على بن موسى

”الحلى

ابن طاؤس

“(

متوفى

664

هـ

-)

90

-

الجمال والنصرة لسيد العترة فى حرب البصرة

ابوعبدالله محمد بن نعمان

”العكبرى

مفيد

“(

متوفى

413

ثـ

-)

91

-

جواهر الكلام فى شرح شرائع الاسلام

شيخ محمد حسن النجفى (متوفى

1266

ء هـ

-)

92

-

الحادى للفتاوى

جلال الدين عبدالرحمن بن ابى بكر السيوطى (متوفى

911

ء هـ

) -

93

-

حلية الاولياء و طبقات الاصفياء

ابونعيم احمد بن عبدالله الاصفهاني (متوفى

430

ء هـ

) -

94

-

الخراج والخراج

ابوالحسين سعيد بن عبدالله

”الراوندى

قطب الدين

“(

متوفى

573

هـ

) -

95

-

خصائص الاثمه

الشرىف الرضى محمد بن الحسين بن موسى

(متوفى

١

406

ء هـ

) -

96

-

(خصائص الامام امير المومنين ع)

ابوعبدالرحمن احمد بن شعيب النسائي (متوفى

303

ء هـ

) -

97

-

الخصال

أبوجعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي (متوفى)

381

٩ هـ

-)

98

-

الدر المنثور في التفسير المأثور

جلال الدين عبدالرحمن بن أبي بكر السيوطي (متوفى)

911

٩ هـ

-)

99

-

درد الأحاديث النبوية

يحيى بن

(الحسين

متوفى

298

٩ هـ

-)

100

-

الدروع الواقية

أبو القاسم علي بن موسى الحلبي (ابن طائوس) (متوفى)

664

٩ هـ

-)

101

-

الدرة الباهرة من الاصداف الطاهرة

أبو عبد الله محمد بن المكي العاملي (متوفى)

786

٩ هـ

-)

102

-

دعائم الاسلام و ذكر الحلال والحرام

أبو حنيفة النعمان بن محمد بن منصور بن أحمد المغربي

متوفى)

362

ء هـ

) -

103

-

الدعوات

ابولحسن سعيد بن عبدالله الراوندى (متوفى)

573

ء هـ

) -

104

-

دلائل الامامه

ابوجعفر محمد بن جرير

(الطبرى

متوفى

310

ء هـ

) -

105

-

الدمعة الساكبه فى احوال النبى والعترة الطاهرة

محمد باقر بن عبدالكريم بهبهانى (متوفى

1285

ئ هـ

) -

106

-

نخائر العقبي فى مناقب ذوى القربى

ابوالعباس احمد بن عبدالله الطبرى (متوفى

693

هـ

) -

107

-

ربيع الابرار و حصول الاخبار

ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشري (متوفى

538

١٠٨

) -

108

-

رجال طوسي

ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسي (متوفى)

460

١٠٩

) -

109

-

رجال العلامة

(الحلبي

(خلاصة الاقوال

جمال الدين الحسن بن يوسف بن علي بن المطهر

(الحلبي

متوفى

726

١١٠

) -

110

-

رجال نجاشي

(فهرس

(اسماء مصنفى الشيعة

ابوالعباس احمد بن علي النجاشي (متوفى

450

١١١

) -

111

-

رجال البرقي

ابوجعفر احمد بن محمد البرقي الكوفي

(متوفى

١

274

١١٢

) -

112

-

روح المعاني

ابوالفضل شهاب الدين السيد محمود الالوسي

(متوفى)

١

1270

ء هـ

) -

113

-

روضات الجنات في احوال العلماء والسادات

سيد محمد باقر الخوانساري الاصفهاني (متوفى

1313

ء هـ

) -

114

-

روضة الواعظين

محمد بن الحسن بن علي الفتال النيشاپوري (متوفى

508

هـ

) -

115

-

الزهد

ابوعبدالرحمن بن عبدالله بن المبارك المروزي (متوفى

181

ء هـ)

116

-

الزهد

ابومحمد الحسين بن سعيد الكوفي (متوفى

250

هـ

) -

117

-

السرائر الحادي لتحرير الفتاوى

ابوجعفر محمد بن منصور بن احمد بن ادريس

(الحلّی

متوفى

598

ء هـ

) -

118

-

سعد السعود

ابوالقاسم على بن موسى الحلّی

ابن

طاوس

) (

متوفى

664

ئ هـ

) -

119

-

سفينة البحار

شيخ عباس قمى (متوفى

1359

هـ

) -

120

-

سلسلة الاحاديث الصحيحه

محمد ناصر الدين الالبافى (معاصر

) -

121

-

سنن ابن ماجه

ابو عبدالله محمد بن يزيد بن ماجه قزوينى (متوفى

275

هـ

) -

122

-

سنن ترمذى

ابوعيسى محمد بن عيسى بن سوده ترمذى (متوفى

297

هـ

) -

123

-

سنن الدار قطنئ

ابوالحسن على بن عمر

”البغدادى

دار قطنئ

متوفى“

285

ء هـ

) -

124

-

سنن الدارمى

ابومحمد عبدالله بن عبدالرحمن الدارمى (متوفى

255

هـ

) -

125

-

السنن الكبرى

ابوبكر احمد بن الحسين بن على البيهقى (متوفى

458

هـ

) -

126

-

سنن النسائى

ابوعبد الرحمن احمد بن شعيب النسائى (متوفى

303

ء هـ

) -

127

-

سنن أبى داؤد

ابوداؤد سليمان بن اشعث السجستانى (متوفى

275

ء هـ

) -

128

-

السنته

ابويكر احمد بن عمرو بن ابى عام الشيبانى (متوفى

278

ئهـ

) -

129

-

سير اعلام النبلاء

ابوعبدالله محمد بن احمد الذهبى (متوفى

748

هـ

) -

130

-

سيرة ابن هشام

ابومحمد عبدالملك بن هشام بن ايوب الحميرى (متوفى

218

ئهـ

) -

131

-

شذرات الذهب فى اخبار من ذهب

ابوالفلاح عبدالحى بن احمد

”العكرى

ابن العما

“(

متوفى

1089

ئهـ

) -

132

-

شرح اصول كافى

صدر الدين محمد بن ابراهيم

”الشيرازى

ملاصدرا

“(

متوفى

1050

ء هـ

) -

133

-

شرح الاخبار فى فضائل الائمة الاطبار

ابوحنيفه قاضى نعمان بن محمد المصرى (متوفى

303

ء هـ

) -

134

-

شرح نهج البلاغه

غر الدين عبدالحميد بن محمد بن ابى الحديد المعتزلى (متوفى

656

ئ هـ

) -

135

-

شعب الايمان

ابوبكر احمد بن الحسين البيهقى (متوفى

458

هـ

) -

136

-

شواهد التنزيل لقواعد التفضيل

ابوالقاسم عبيدالله بن عبدالله

”نیشاپورى

حاكم حسكرانى“ (متوفى قرن پنجم

) -

137

-

صحيح البخارى

ابوعبدالله محمد بن اسماعيل بخارى (متوفى

256

١٣٨

-)

138

-

صحیح مسلم

ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری (متوفی

261

١٣٩

-)

139

-

(صحيفة الامام الرضا (ع

(منسوب بامام رضا (ع

140

-

الصحيفة السجادية

(امام زين العابدين (ع

141

-

الصراط المستقیم الى مستحقى التقديم

زين الدين ابو محمد على بن يونس النباطی

(البياضی

متوفی

778

١٤٢

-)

142

-

صفات الشيعة

ابوجعفر محمد بن على بن الحسين بن بابويه (متوفی

381

١٤٣

-)

143

-

صفة الصفوة

ابوالفرج جمال الدين عبدالرحمن بن على بن

”محمد

ابن الجوزی“ (متوفی

597

٥٩٧ هـ

144

-

الصواعق المحرقة في الرد على أهل

البدع والزندقة - أحمد بن حجر الهيتمي المكي (متوفى

974

٩٧٤ هـ

-)

145

-

ضيافة الإخوان وهدية الخلان

رضي الدين محمد بن الحسن

(القزويني

متوفى

1096

١٠٩٦ هـ

-)

146

-

الطبقات الكبرى

محمد بن سعد الكاتب الواقدي (متوفى

230

٢٣٠ هـ

-)

147

-

الطرائف في معرفة مذاهب الطوائف

أبو القاسم رضي الدين علي بن موسى طائس

(الحسنئ

متوفى

664

٦٦٤ هـ

-)

148

-

عدة الداعي و نجات الساعي

أبو العباس أحمد بن محمد بن فهد الحلبي (متوفى

841

ء هـ

) -

149

-

العقد الفريد

ابوعمر احمد بن محمد بن عبدربه الاندلسى (متوفى

328

ء هـ

) -

150

-

علل الشرائع

ابوجعفر محمد بن على بن الحسين بن بابويه قمى (متوفى

381

ء هـ

) -

151

-

العلل و معرفة الرجال

ابوعبدالله احمد بن محمد بن حنبل الشيبانى (متوفى

241

ء هـ

) -

152

-

عمدة عيون صحاح الاخبار فى مناقب

امام الابرار - يحيى بن الحسن الاسدى

”الحلى

ابن بطريق

“(

متوفى

600

ئ هـ

) -

153

-

عوالى اللئالى العزيزيه فى احاديث الدينيه

محمد بن على بن ابراهيم الاحسائى ” ابن ابى جمهور

“(

متوفى

940

٩٤٠

-)

154

-

عيون الاخبار

أبو محمد عبدالله بن مسلم بن قتيبة

(الدينوري

متوفى

276

٢٧٦

-)

155

-

(عيون الاخبارالرضا (ع

أبو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي (متوفى

381

٣٨١

-)

156

-

الغارت

أبو اسحاق إبراهيم بن محمد بن سعيد" ابن هلال الثقفي

“(

متوفى

283

٢٨٣

-)

157

-

الغدير في الكتاب والسنة والادب

علامه شيخ عبدالحسين احمد اميني (متوفى

1390

١٣٩٠

-)

158

-

غرر الحكم و درر الكلم

عبدالواحد الآمدى التميمى (متوفى

550

٥٥٠

-)

159

-

الغبيته

ابوجعفر محمد بن الحسين بن على بن الحسن

(الطوسى

متوفى

460

٤٦٠

-)

160

-

الغبيته

ابوعبدالله محمد بن ابراهيم بن جعفر الكاتب النعمانى (متوفى

350

٣٥٠

-)

161

-

فتح الابواب

ابوالقاسم على بن موسى بن طاؤس

(الحلى

متوفى

664

٦٦٤

-)

162

-

الفتوح

ابومحمد احمد بن اعثم كوفى (متوفى

314

٣١٤

-)

163

-

الفخرى فى انساب الطالبين

اسماعيل بن الحسين

(الروزى

متوفى

514

هـ

-)

164

-

فرائد السمطين

ابراهيم بن محمد بن المويد بن عبدالله

(الجوينى

متوفى

730

هـ

-)

165

-

الفرج بعد الشدة

ابوالقاسم على بن محمد

(التنوفى

متوفى

384

هـ

-)

166

-

الفردوس بمأثور الخطاب

ابوشجاع شيرويد بن شهر دار الديلمى (متوفى

509

هـ

-)

167

-

الفصول المختاره من العيون والمحاسن

ابوالقاسم على بن الحسين الموسوى "شريف مرتضى

(

متوفى

436

هـ

) -

168

-

الفصول المهمة في معرفة احوال الاثمة

على بن محمد بن احمد

”المالكي

ابن الصباغ

“(

متوفى

855

ء هـ

) -

169

-

فضائل الشيعة

ابوجعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه

(القمي

متوفى

381

ئهـ

) -

170

-

فضائل الصحابة

ابوعبدالله احمد بن محمد بن حنبل (متوفى

241

ء هـ

) -

171

-

الفضائل

ابوالفضل سديد الدين شاذان بن جبرئيل القمي (متوفى

660

ء هـ

) -

172

-

(فقه الرضا (ع

(منسوب الى الامام الرضا (ع

173

-

الفقيه

(من

لا يحضره الفقيه

أبو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه (متوفى

381

هـ

) -

174

-

فلاح السائل

أبو القاسم علي بن موسى بن طائس الحلبي

(متوفى

١

664

هـ

) -

175

-

الفهرست

أبو جعفر محمد بن

”الحسن

الشيخ الطوسي

“(

متوفى

460

هـ

) -

176

-

فوات الوفيات

محمد بن شاکر

(الكتبي

متوفى

764

هـ

) -

177

-
قاموس الرجال في تحقيق رواة الشيعة و محدثهم
شيخ محمد تقى بن كاظم التستري (متوفى)
1320

ء هـ

) -

178

-
قرب الاسناد

ابوالعباس عبدالله بن جعفر الحميرى (متوفى بعد
304

ئهـ

) -

179

-
كافى
ثقة الاسلام محمد بن يعقوب الكلينى (متوفى)
329

ئهـ

) -

180

-
كامل الزيارات
ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه (متوفى)
367

هـ

) -

181

-
الكامل في التاريخ
ابوالحسن على بن محمد الشيبانى
”الموصلى

ابن اثير

“(

متوفى

630

ء هـ

) -

182

-

الكامل في ضعفاء الرجال

ابو احمد عبدالله بن عدى

”الجرجاني

ابن عدى

“(

متوفى

365

ء هـ

) -

183

-

كتاب سليم بن قيس

سليم بن قيس الهلالي العامري (متوفى

90

ئهـ

) -

184

-

كشف الخفاء و مزيل الالباس

ابوالفداء اسماعيل بن محمد العجلوني (متوفى

1162

ء هـ

) -

185

-

كشف الغم في معرفة الائمة

على بن عيسى الاربلى (متوفى

687

ء هـ

) -

186

-

كفاية الاثر في النص على الائمة لاتنا عشر

ابوالقاسم على بن محمد بن على الخزاز القمي (متوفى قرن چهارم

) -

187

-

(كفايته الطالب في مناقب على بن ابي طالب (ع

أبو عبدالله محمد بن يوسف بن محمد الكنجي الشافعي

(متوفى)

658

ء هـ

) -

188

-

كمال الدين و تمام النعمة

أبو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه (متوفى)

381

ئ هـ

) -

189

-

كنز العمال في سنن الاقوال و الافعال

علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي (متوفى)

975

ء هـ

) -

190

-

كنز الفوائد

أبو الفتح محمد بن علي بن عثمان

(الكراچي

متوفى

449

ء هـ

) -

191

-

لسان العرب

أبو الفضل جمال الدين محمد بن مكرم بن منظور المصري (متوفى)

711

ء هـ

) -

192

-

لسان الميزان

أبو الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني (متوفى)

852

ء هـ

) -

193

-

مائته من مناقب أمير المؤمنين (ع) و الأئمة من ولده

أبو الحسن محمد بن أحمد بن علي بن شاذان

القمي (متوفى

قرن پنجم

) -

194

-

المبسوط في فقه الإمامية

أبو جعفر محمد بن الحسن الطوسي

(متوفى

أ

460

ء هـ

) -

195

-

مشير الاحزان و منير سبل الاشجان

أبو إبراهيم محمد بن جعفر

”الحلي

ابن نما

“(

متوفى

645

هـ

) -

196

-

مجمع البحرين

فخر الدين الطريحي

(متوفى

1085

ئهـ

) -

197

-

مجمع البيان فى تفسير القرآن

ابوعلى الفضل بن الحسن الطبرسى (متوفى

548

هـ

) -

198

-

مجمع الزوائد و منبع الفوائد

نور الدين على بن ابى بكر الهيئى

(متوفى

١

807

ء هـ

) -

199

-

المحاسن

^١ ابوجعفر احمد بن محمد بن خالد البرقى (متوفى

280

ء هـ

) -

200

-

مختصر بصائر الدرجات

حسن بن سليمان الحسنى (قرن نهم

) -

201

-

مدينة المعاجز

شيخ هاشم بن سليمان البحرانى (متوفى

1107

هـ

) -

202

-

مروج الذهب و معاون الجوهر

ابوالحسن على بن الحسين

(المسعودى

متوفى

346

٢هـ

-)

203

-

مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل

الحاج ميرزا حسين النورى (متوفى

1320

هـ

-)

204

-

المستدرک على الصحيحين

ابوعبدالله محمد بن عبدالله الحاكم النيشاپورى (متوفى

405

٢هـ

-)

205

-

مسند اسحاق بن راهويه

ابوعقوب اسحاق بن ابراهيم الخنطلى المروزي (متوفى

238

هـ ء

-)

206

-

مسند الامام زيد

(منسوب به زيد بن علي بن الحسين ع)

متوفى)

122

هـ ء

-)

207

-

مسند الشهاب

ابوعبدالله محمد بن سلامه

(القضاء

متوفى

454

٢هـ

-)

208

-

مسند أبوداؤد الطيالسي

سليمان بن داؤد أبي رود البصري (متوفى

308

٢هـ

-)

209

-

مسند أبويعلی الموصلي

أحمد بن علي بن المثنى التميمي (متوفى

307

هـ

-)

210

-

مسند أحمد

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني (متوفى

241

هـ ء

-)

211

-

(مشارك أنوار اليقين في أسرار أمير المؤمنين (ع)

رجب البرسي

212

-

مشكوة الأنوار في غرر الأخبار

أبو الفضل علي

الطبرسي (قرن

هـفتم

-)

213

-

مشكل الآثار

أبو جعفر أحمد بن محمد الأزدي الطحاوي (متوفى

321

ء هـ

) -

214

-

مصادقة لاخوان

ابوجعفر محمد بن على بن الحسين بن بايويه

215

-

مصباح الشريعة ومفتاح الحقيقه

(منسوب به امام جعفر صادق (ر)

216

-

مصباح المتهدد

ابوجعفر محمد بن الحسن بن على بن الحسن الطوسي (متوفى

460

ئ هـ

) -

217

-

المصنف فى الاحاديث والآثار

ابوبكر عبدالله بن محمد بن ابى شيبه العيسى

(متوفى)

235

ئ هـ

) -

218

-

المصنف

ابوبكر عبدالرزاق بن همام الصفاني

(متوفى)

211

ئ هـ

) -

219

-

مطالب السؤل فى مناقب آل الرسول

كمال الدين محمد بن طلحه الشافعى (متوفى

654

هـ

) -

220

-

معاني الاخبار

ابوجعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي (متوفى

381

هـ

) -

221

-

المعجم الاوسط

ابوالقاسم سليمان بن احمد الخمي الطبراني (متوفى

360

ء هـ

) -

222

-

معجم البلدان

ابوعبدالله شهاب الدين ياقوت بن عبدالله الحموي (متوفى

626

ء هـ

) -

223

-

معجم الثقات و ترتيب الطبقات

ابوطالب التجليل التبريزي (معاصر

) -

224

-

المعجم الصغير

ابوالقاسم سليمان بن احمد اللخمى

(متوفى

360

ء هـ

) -

225

-

المعجم الكبير

أبو القاسم سليمان بن أحمد اللخمي (متوفى)

360

ء هـ

) -

226

-

(معجم أحاديث الإمام المهدي (ع

الهيئة العلمية في مؤسسة المعارف الإسلامية -

227

-

معجم رجال الحديث

السيد أبو القاسم بن علي أكبر الخوي (معاصر

) -

228

-

مقاتل الطالبين

علي بن الحسين بن محمد الأصفهاني (متوفى

356

ء هـ

) -

229

-

(مقتل الحسين (ع

أبو مخنف لوط بن يحيى الأزدي الكوفي

(متوفى)

١

157

ئهـ

) -

230

-

مقتل الحسين

موفق بن أحمد المكي الخوارزمي (متوفى

568

ء هـ

) -

231

-

المقنع في الإمامة

عبيد الله بن عبدالله الاسد

آبادى (قرن

پنجم

) -

232

-

المقنعه

ابوعبدالله محمد بن محمد النعمان العكبرى شيخ مفيد (ر) (متوفى

413

ء هـ

) -

233

-

مكاتيب رسول

على بن حسين على الاحمدى الميانجى

(معاصر) -

234

-

مكارم الاخلاق

¹ ابو على الفضل بن الحسن الطبرسى (متوفى

548

ء هـ

) -

235

-

الملاحم والفتن

ابوالقاسم على بن موسى

”الحلى

ابن طاؤس

“(

متوفى

664

ء هـ

) -

236

-

الملهوف على قتلى الطفوف

ابوالقاسم على بن موسى الحلى

(متوفى)

664

ء هـ

) -

237

-

(مناقب آل أبي طالب (ع

ابوجعفر رشيد الدين محمد بن علي بن شهر آشوب المازندراني (متوفى)

588

ئ هـ

) -

238

-

(مناقب الامام امير المؤمنين (ع

محمد بن سليمان الكوفي

(متوفى)

300

ء هـ

) -

239

-

المناقب

ابوالحسين علي بن محمد بن محمد

”الواسطي

ابن المغازلي

“(

متوفى

483

ء هـ

) -

240

-

منتخب الاثر

الشيخ لطف الله الصافي الكلپايگانی (معاصر

) -

241

-

موارد الضمآن الى زوائد ابن جہان

نور الدين علي بن أبي بكر

الهيثمي (متوفى

807

٨هـ

-)

242

-

ميزان الاعتدال في نقد الرجال

أبو عبد الله محمد أحمد الذهبي (متوفى

748

٤هـ

-)

243

-

نثر الدرّ

أبو سعيد منصور بن الحسين الآبي

(متوفى

421

٤هـ

-)

244

- نفحات الازهار

علي بن الحسين الميلاني (معاصر

-)

245

-

النهاية في غريب الحديث والاثار

أبو السعادات مبارك بن مبارك الجزري "ابن الاثيره" (متوفى

606

٤هـ

-)

246

-

نهج البلاغه

تأليف سيد شريف رضى محمد بن الحسين بن موسى الموسوى (متوفى

406

٨هـ

-)

247

-

نهج الحق و كشف الصدق

جمال الدين الحسن بن يوسف بن مطهر الحلبي

(متوفى)

726

ء هـ

) -

248

-

نهج السعادة في مستدرک نهج البلاغه

الشيخ محمد باقر المحمودي (معاصر

) -

249

-

نوار الاصول في معرفة احاديث الرسول

ابوعبدالله محمد بن علي بن سوره الترمذي (متوفى

320

ئ هـ

) -

250

-

نوار الراوندي

فضل الله بن علي الحسيني الراوندي

(متوفى)

573

هـ

) -

251

-

النوار

(مستطرفات)

السرائر

) -

ابوعبدالله محمد بن احمد بن ادريس الحلبي (متوفى)

598

ئ هـ

) -

252

-

نور الابصار في مناقب آل بيت النبي المختار

الشيخ مومن بر حسن مومن الشبلنجي

(متوفى)

1298

ء هـ

) -

253

-

بداية المحدثين الى طريقة المحمدين

محمد امين بن محمد على الكاظمي (معاصر

) -

254

-

الوافي بالوفيات

صفى الدين خليل بن ايبك الصفدي

(متوفى)

749

ء هـ

) -

255

-

الوافي

محمد محسن بن مرتضى الفيض الكاشاني

(متوفى)

1091

هـ

) -

256

-

وفيات الاعيان

شمس الدين ابوالعباس احمد بن محمد البرمكي

(ابن

خلكان

) -

257

-

وقعة الطف

ابومخنف لوط بن يحيى الازدي الكوفي

(متوفى)

١

158

ء هـ

) -

258

-

وقعة صفين

نصر بن مزاحم المنقرى (متوفى)

212

ء هـ

) -

259

-

اليقين باختصاص مولانا على بامرة المسلمين

ابوالقاسم على بن موسى

”الحلى“

ابن طاؤس

“(

متوفى

664

هـ

) -

260

-

ينابيع المودة لذوى القربى

سليمان بن ابراهيم القندوزى النحفى

(متوفى)

1294

هـ

) -

والحمد لله رب العالمين

7

- ربيع الثانى

1418

ء ابوظبى

Source URL:

<https://www.al-islam.org/%D8%A7%DB%81%D9%84%D8%A8%DB%8C%D8%AA-%D8%B9%D9%84%DB%8C%DA%BE%D9%85-%D8%A7%D9%84%D8%B3%D9%84%D8%A7%D9%85-ayatullah->

muhammadi-rayshahri

Links

[1] <https://www.al-islam.org/user/login?destination=node/25885%23comment-form>

[2] <https://www.al-islam.org/user/register?destination=node/25885%23comment-form>

[3] <https://www.al-islam.org/person/ayatullah-muhammadi-rayshahri>

[4] <https://www.al-islam.org/library/prophethood-imamate>

[5] <https://www.al-islam.org/tags/%D8%A7%DB%81%D9%84%D8%A8%DB%8C%D8%AA-%D8%B9%D9%84%DB%8C%DA%BE%D9%85-%D8%A7%D9%84%D8%B3%D9%84%D8%A7%D9%85>

[6] http://www.al-islam.org/urdu/ahlul_bayt_kitab_sunnah